

تحفۃ الادب

شرح اردو

نفیۃ العرب

مصنفہ
مولانا محمد حنیف گنگوہی
فاضل دیوبند

دارُ الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۷، فون ۲۱۳۷۹۸

تحفۃ الادب

شرح اردو

نفیۃ العرب

مصنفہ
مولانا محمد حنیف گنگوہی
ناظر دہلی

دارُ الاشاعت

اردو بازار، کراچی، فون ۲۲۱۳۷۹۸

فہرست کتب جو بوقت شرح زیر مطبعہ رہی ہیں

نام کتاب	مصنف	نام کتاب	مصنف
البيان والتبيين	۳	ابو عثمان عمر بن بحر بن محبوب الجاحظ	۲
التقدیر	۳	شہنشاہ الدین احمد معروف بابن عبدہ	۱
شذرات الہدیہ	۱۲	ابو الفلاح عبدالحی بن العاد	۲
الاعانی	۲۰	ابو الفرج اصبہانی	۱۰
تاریخ ابن خلکان	۲	قاضی احمد شیرین خان خلکان	۳
فوات الوفيات	"	محمد بن شاہرین احمد الکنتی	۲
تاریخ ابن عساکر	۹	علی بن ابی محمد معروف بابن عساکر	۲
تاریخ کامل	۱۲	ابن الاثیر الجزری	۱
البدایہ والنہایہ	۱۵	حافظ حامد الدین ابو الفداء اسماعیل بن محمد	۲
تہذیب التہذیب	۱۴	حافظ ابن حجر عسقلانی	۱
تذکرۃ الحفاظ	۴	حافظ شمس الدین ذہبی	۲
دائرة المعارف	۱۱	معلم بطرس بستانی	۱
الجوامع المفضیۃ	۲	ابو محمد محی الدین عبد القادر قرشی	۱
المستطرف	۱	محمد بن جعفر کنانی	۱
معجم الشعراء	۱	ابو عبد اللہ بن عمر زبانی تونی	۱
الشعر والشعرا	۱	ابن قتیبہ ابو محمد عبد اللہ	۱
ہدیۃ الزوجۃ	۱	مولانا محمد عنایت اللہ لکھنوی	۱
شرح ابن عبدون	۱	ابو القاسم عبد الملک معروف بابن عبدون	۱
درة المعواص	۱	ابو محمد قاسم بن علی حریری	۱
رنات المشانی	۱	برزناک بوس معلوف یسوی	۱
مجمع	۱	فرونیار، تونل یسوی	۱

انتساب

نیل الامانی شرح اردو مختصر المعانی کی طرح میں اپنی اس
بضاعت مزجاء کو بھی مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کی
طرف منسوب کرتا ہوں جس کے دامنِ تربیت سے ہزار ہا
فیضیاب افراد انسانی اقلیم شہرت و عظمت کے تاجدار
بن چکے ہیں اور مجھ حقیر و ناچیز کی یہ علمی کاوش بھی اسی
کی رہین منت ہے۔ (دام الشرفیو مہال یوم الدین)

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

(۱۶ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ)

فہرست مضامین مقدمہ تحفۃ الادبک شرح نفحۃ العربک

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶	(۸) حکیم بن حزام رضی	۱۲	آپ کے مشہور تلامذہ۔	۵	دیباچہ۔
"	(۹) خلیل بن احمد۔	"	شعرو شاعری۔	۶	مقدمہ
"	(۱۰) حضرت روم۔	۱۴	عادات و اخلاق۔	"	عربی ادب کا اجمال تصور۔
۲۷	(۱۱) زیاد بن ابی اسلم۔	"	استغناء و خودداری۔	"	عربی ادب کی تاریخ۔
"	(۱۲) ابن دارہ (۱۳) طائیفی	"	زہد و ورع۔	"	پہلی صدی ہجری۔
"	(۱۳) طویس منفی۔	"	سادگی مزاج۔	"	دوسری صدی ہجری۔
۲۸	(۱۴) علامہ سہیلی۔	"	طبیہ۔	"	تیسری صدی ہجری۔
"	(۱۵) عبدالقہر بن سوا۔	"	وفات حضرت آیات	"	چوتھی صدی ہجری۔
"	(۱۶) عربی شاعر۔	۱۵	ادبی پہیلیاں۔	"	پانچویں صدی ہجری۔
"	(۱۷) عبید بن شریہ۔	۱۷	دنیائے ادب کی مشہور ترین کتاب۔	"	ادب کی نوی تحقیق۔
۲۹	(۱۸) عدی بن حاتم۔	"	نفحۃ العرب	"	ادب کی اصطلاحی تعریف۔
"	(۱۹) شیخ ابو حفص عمر صداد۔	۱۸	فہرست ماخذ کتاب نفحۃ العرب۔	"	علم ادب کا موضوع۔
"	(۲۰) علی بن حسین بن واقد۔	۲۱	مسامحات حواشی نفحۃ العرب	"	غایت علم ادب۔
"	(۲۱) کثیر حفصی۔	"	فہرست اسماء رجال جنکے تراجم	"	تذکرۃ الاعزاز
"	(۲۲) محرز بن ابی ہریرۃ۔	۲۲	شرح میں نوٹجہ بموقع درج ہیں	"	نام و نسب اور آبائی وطن۔
۳۰	(۲۳) ابن الصانع۔	"	بعض اصحاب تاریخ کا مختصر تعارف	"	تحقیق علوم۔
"	(۲۴) مختار بن ابی عبید۔	۲۵	جنکے بار میں صاحب کتاب نے	"	دارالعلوم دیوبند میں۔
"	(۲۵) ابوبلال خازمی۔	"	سکویا لائسنسی کا اظہار کیا ہے	"	بھانگلپور میں درس و تدریس۔
"	(۲۶) ابو ہریرہ رضی۔	"	"	"	مدرسہ نعمانیہ سے ترک تعلق اور
۳۱	(۲۷) ہشام بن عبدالحکم۔	"	(۱) شیخ ابو عثمان حیری۔	"	افضل المدارس میں مدرسہ۔
"	(۲۸) ہشام بن عدی۔	"	(۲) احمد بن ابی خالد۔	"	بحیثیت مدرس دارالعلوم دیوبند میں
"	(۲۹) یحییٰ بن مبارک یزیدی	"	(۳) جافظ ابن تیمیہ۔	"	ریاست حیدرآباد میں۔
۳۲	(۳۰) شیخ یوسف بن حسین	"	(۴) شوذب غارچی۔	"	درسی خصوصیات۔
"	فہرست اصحاب تاریخ	۲۶	(۵) جعفر طیار رضی۔	"	وقت کی پابندی۔
"	جن کے حالات ہم کو	"	(۶) حرث بن کلدہ۔	"	تعلیقات و تالیفات۔
"	بھی معلوم نہ ہو سکے۔	"	(۷) حاد بن زید	۱۲	

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنّ ابلغ ما تقع بہ ہدایت لکنتب : و اعلیٰ ما تورخ بہ مغاری الخُطب : احسن زینتہ تملت بہا و جئات الطروس :
 و احسن جیمتہ لبقائس النفوس : حمد اللہ تعالیٰ علی غیرہ منی لایزال علی عہدنا : و لا یقارب حسن مواقیعنا بفسم زہر من
 شراکام : و اکل ما و شادہ البیان من عزرا البیان : و اجل ما انشاء الانسان من ذریر اللسان : صلوٰات اللہ تعالیٰ علی
 من ینف نسان اقلّم عن شہر صفاتہ : و تحف افواه النجا برعن حہر سائتہ : **اما بعد**

علوم ہر بیہ میں علم ادب کا جو مقام ہے وہ علوم دینیہ کے مابوا کسی علم کو حاصل نہیں اس واسطے کہ ہم کلام الہی و اہل بیت نبوی
 پر آگاہی کا وسیلہ عربی علم ادب ہے۔ جس قدر آدمی علم ادب میں نام زد کا کتابی وہ وجہ اعجاز کے ادہ اک میں بے بہرہ ہو گا۔
 حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

علیکم بدیو انکم شرا لجا یلینہ لا تغفلوا فان فیہ تفسیر
 کتابکم و معانی کلامکم اھ (حاشیہ جمل)
 تنہاری کتاب کی تفسیر اور تمہارے کلام کے معانی ہیں۔
 قال الشاعر
 کل شیء زینتہ فی الوری : و زینتہ المرء تمام الادب :

قد شرف المرء بادابہ : فینا دان کان و ضیح النسب :
 ادب عربی کے ابتدائی اور متوسط درجہ کے لئے نفقۃ الوبس : مؤلف ادیب کا مل حضرت مولانا محمد اعجاز علی صاحب مرحوم کے
 حسن انتخاب کا بہترین مجموعہ ہے جس میں ادبی محاسن کے ساتھ ساتھ اخلاقی، اصلاحی اور تاریخی حیثیت کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔
 شیر نوبہ : نیت صما : عشرہ مبشرہ وغیرہ کے مبارک عنوانات ادبی قابلیت پیدا کرنے کے ساتھ پاکیزہ اخلاق بلند معیار اخلاقی
 ادب اسلامی مذہبی جذبات کے محرک ہیں جس سے اسلامی روایات کی عظمت، مسلمانوں کے کارنامے ابتدائے ہی پڑھنے والوں
 کے ذہن نشین ہوجاتے ہیں۔ آج کے علمی انحطاط دور میں علوم عربیہ کے ساتھ جو اعتناء ہے اس کا عالم یہ ہے کہ عربی کتاب ہاتھ
 میں آنے سے پیشتر ہی اُردو حواشی و شروحات کا تصور قائم ہو جاتا ہے اور میزان پڑھنے والا بھی اُردو شرح کا متلاشی رہتا ہے اسلئے
 ضرورت تھی اس بات کی کہ کتاب مذکور کی اُردو میں ایسی شرح کی جائے جس میں ادبی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب کا مفید
 میں علمی ماحول کو ایک حیرت انگیز ہون میں کامیالہ نہایت محدود بالخصوص عربی ادب سے باہل نہیں پایا ہے لیکن بے لوثاناً
 قوم کی علمی ترقیات سے ملے لگا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے ہر بار عزیز طلباء آسمان علم و فضل پر ہر تاباں بنکر نمودار ہوں۔
 نیل الامانی شرح اُردو مختصر المعانی اور پیش نظر علمی کاوشیں بیکر اس احساس کا نمود ہے۔ واللہ الموفق۔

(محمد حنیف گنگوہی)

عہ مخلوق میں ہر جیسز کے لئے ایک زینت ہے اور آدمی کی زینت کمال ادب ہے آدمی اپنے ادب کے سبب ہمارے
 درمیان ذی شرف ہو جاتا ہے اگرچہ معمولی نسب والا ہو۔

مقدمہ

ادب کی تاریخی، لغوی، اصطلاحی ماہیت

عربی ادب کا اجمالی تصور ادب اظہار کا ایک دھنگ ہے جو ادب کے احساس کی فائندگی بھی کرتا ہے اور حسن، لطافت اور رنگینی کو اثر انداز کی کیفیت بھی دیتا ہے۔ ادب نفس انسانی میں شائستگی، انکار و خیالات میں روشنی، احساسات میں نزاکت، زبان میں سلاست اور ندر پیدا کرتا ہے۔ ادب کا اطلاق ان تصانیف پر بھی ہوتا ہے جو کسی علمی یا ادبی تحقیق کا نتیجہ ہوں اور ان کتابوں پر بھی جو فکر و فن میں باہمی تاثر اور شاہد ماسلوب نگارش کی بہترین مثال تصور کی جاتی ہیں۔

عربی ادب کی تاریخ ادب کی ابتدائی تاریخ اور آغاز کے بارے میں کوئی یقین صریح یا برہان قاطع ایسی نہیں ہے جو اس کلمے کی تاریخی حقیقت سے بحث کرے۔ یہ ایک سلسلہ تجربہ ہے جس کی ابتدا کاسراغ نہیں تھا نہ سامی زبانوں میں نہ عربوں کی باہمی شاعری میں۔ البتہ عربوں کی تاریخوں میں کچھ اقوال آچکے ہیں، جن کے مطالعے سے اس سلسلہ میں مدد ملتی ہے مثلاً شاہ جریر و نمان بن منقذ نے کہا کہ ہم ایک غصہ میں غرق کیا تھا

فَنَدَا وَفَدَتْ اَيُّهَا اَبْنُكَ رَمْلًا مِّنَ الْعَرَبِ لَمْ نَعْلَمْ
فَنِي اَحْسَبُ اَنَّمَا نَاوِيَهُمْ وَنَعْمُ لِمَا نَاوِيَهُمْ

اسی طرح طلحہ بن علائہ نے کہنے کے سامنے کہا تھا:

فَلَيْسَ مِنْ عَرَبٍ رَمْلًا اَفَلَا مِّنْ عَرَبٍ مَّكَّانٌ بَنِي اَوْقَشَ
فَلَمْ يَجْعَلْ رَمْلًا مِّنْهُمْ وَتَلَيْتُ مَعَهُمْ مَا كَلَفْنَا لَوْ قَدَرْتُ لَهْدِي اَبَاكُمْ
اَمْ اَدَاؤُكُمْ اَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ اَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ اَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ
وَالشُّوْخُ وَنُصُوفٌ وَرَبَاكُ اَيُّ لَفَافِضٍ ذَا لَدَبٍ مَّعْرُوفٌ

ہم جو لوگ آپ کے پاس آئے ان کو ان لوگوں کی فضیلت حاصل نہیں ہے، جو نہیں آئے۔ اگر آپ ان کا ہم موازنہ کریں اور جتنا ہم ان کے بارے میں علم ہے، اتنا آپ بھی جان لیں تو آپ ان کو ہمارے ہمسروں میں ترجیح پائیں گے وہ صاحب فضل و شرف ہیں ان میں یاد تازہ اور وہ اصابت رائے سے کرم و فدا و ادب کے آراستہ ہیں ان اقوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ادب عربی زبان سے نہیں ہے۔

بعض محققین (عربی زبان اور زیات و غیرہ) کا خیال ہے کہ یہ لفظ عربی اور دوسری سامی زبانوں میں عبریوں کی زبان کا ہے جو قدیم زمانہ میں عربی عراق میں آباد تھے۔ ان سے حملہ آوردوں (سامیوں) نے اس لفظ کو اڑایا۔ عبریوں کے یہاں اس لفظ کے معنی انسان تھے۔ سامی زبانوں میں یہ لفظ ادب سے آدم اور آدم سے آدم ہو گیا۔ لیکن عربوں نے اس لفظ کو اپنی اصل حالت میں محفوظ رکھا۔ انہوں نے اس لفظ کو آدمیت یا انسانیت کے معنی میں استعمال کیا اور لازم بول کر مذہم ملا دیا۔ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال صحابہ سے عربی زبان میں لفظ ادب کے وجود کی تائید ہوتی ہے۔ مشہور حدیث ہے:

اَدَبٌ يُّرْقَىٰ فَالْحَسَنُ تَاوِيَهُ

میرے بعد دو گارے عمری تربیت کی اور عربی سے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ ذَا النُّفُوْسَ كَادُوْهُمُ لَلْبَلَاءِ الْاَوْفَىٰ تَتَكَلَّمُ اَرْبَعًا وَتَرْفَعُ رَاسَهَا

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ حدیث رسالت، عہد صحابہ اور خود ایام جاہلیت میں جانا پہچانا تھا۔

پہلی صدی ہجری | لفظ ادب کی اصل تاریخ ابن اریطہ سے شروع ہوتی ہے۔ انہی کے زمانے میں یہ لفظ رائج اور شائع ہوا۔ اسی زمانہ سے

اس لفظ کا استعمال سب سے پہلے تعلیم و تربیت کے معنی میں ہوا۔ عبد بن اسامہ میں اساتذہ کی ایک ایسی جماعت تھی جو امرائے مکرر کو تعلیم و تربیت دینے پر مامور تھی۔ اس جماعت اور اشارے کے راویوں اور تاریخی واقعات بیان کرنے والوں کو "مؤدب" کہا جاتا تھا۔ اس جماعت "مؤدبین" میں سے کچھ کے نام یہ ہیں۔
 (۱) ابو عبد الرحمن (۱۶) غلام اشبوس۔ دونوں خلیفہ عبد الملک بن مروان کے لڑکوں کو تعلیم دیتے تھے۔
 (۲) صالح بن کيسان۔ خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے لڑکوں کا مؤدب تھا۔
 (۳) جند بن درہم۔ خلیفہ مروان بن محمد کا مؤدب تھا۔

اس دور کی تحریروں میں جاہل لفظ ادب کا ذکر ملتا ہے۔ زیاد بن ابیہ اپنے خطبہ "البر" میں کہتا ہے
 فادعوا للعلم بالعلماء والبر بالبر
 تم خدا سے اپنے آپ کے لئے راستی اور نیکو کی دعا کرو، کیونکہ وہ تمہارا نظام کرنے والے اور سکھانے والے ہیں، بخدا تم کو اس طرز ادب کے سوا ادب سکھانے والا۔
 تم اپنی روش درست کرو۔

کسی فطری شاعر نے لفظ ادب کا اپنے شعر میں اس طرح استعمال کیا ہے
 کناک اربنت حشی شاعر من خلقی
 الی وجزت ملاک اربنتی

میری تہذیب و تربیت اس طرح کی گئی ہے کہ ادب میری شریعت بن گئی ہے اور میں نہ اپنی فطرت کا خدا داد کبجہ بنایا ہے نہ اپنے کے زمانہ میں اس لفظ کا اطلاق اس قسم کے علم پر ہوتا تھا۔ یہی کا مذہب اور دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔ جیسے شاعری، کہانی، انساب، ایام عرب اخبار و احوال، اشراف اور سنی و اطلاق بھی اس سے مراد لئے جاتے تھے۔ پھر جب نعت مدح ہوا تو وہ بھی ادب میں شامل ہو گیا۔

عاصم لسان العرب نے مادۃ ادب سے بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ادب دو ہی چیزوں کا نام ہے، ایک تہذیب نفسی اور دوسری تعلیم شعرو شریعت۔ پہلی صدی ہجری سے اب تک مادۃ ادب انہی دو معنوں پر دلالت کرتا رہا ہے۔

بنی امیہ کے عہد سے ہی ادب یا مؤدب "شاعر اور شریعت نگار" کے درمیان فرق قائم ہوا، جس شخص پر ادب و اس کی تعلیم کا غلبہ ہوتا تھا اس کا ادب کہتے تھے اور جس کا رجحان شاعری کی طرف ہوتا تھا وہ شاعر کہلاتا تھا۔

دوسری صدی ہجری | دوسری صدی ہجری کے نصف اول میں جب عربی علوم، لغت، صرف کا نشو و نما ہوا تو ان مامل نے اصطلاحی شکل اختیار کر لی اور اصطلاح ادب کے معنی میں داخل ہو گئے۔ ادب تعلیمی کا منہم دین ہو گیا۔ لفظ ادب کا اطلاق شریعت نگار، انساب اخبار لکھنے پر معروف اصطلاح پر ہونے لگا۔ قس یہ حالت زیادہ دنوں قائم نہ ہو سکی۔

تیسری صدی ہجری | تیسری صدی ہجری میں ادب پھر اپنے اسی منہم کی طرف لوٹا جو پہلی صدی ہجری میں تھا، یعنی ادب فنی اور تہذیب نفس کے معنی میں۔ اس تہذیب میں شعر و شاعری سے متعلقہ علوم اخبار، انساب، ایام عرب اور احکام فقہ داخل ہیں، البتہ اس میں فنی شرا و ادبی تنقید کا اضافہ ہو گیا۔

اس صدی میں اعلیٰ ادب تصنیف ہوا۔ جاحظ (متوفی ۲۵۵ھ) کی البیان و التبيين، ابن قتیبة (متوفی ۳۳۵ھ) کی اشعر شعراء الکمال، اللبید (متوفی ۳۵۵ھ) جو عربی ادبیات میں اہمات تصنیف تعلیم کی جاتی ہیں اسی زمانہ میں لکھی گئیں۔ اس صدی میں لفظ ادب کے تہذیبی معنی والے معنی میں وسعت پیدا ہوئی اور اس صورت پر کچھ کتابیں بھی تصنیف کی گئیں۔ ابوالباس مضر (متوفی ۳۵۵ھ) کی ادب النفس

کے مجموعہ شام (مترنی سلسلہ) کی آدابِ قدیم، صبحِ ندی (مترنی سلسلہ) کا بابِ ادب، حارسِ اہلِ تمام (مترنی سلسلہ) کا بابِ الادب اس سلسلہ کی اہم کتابیں اور اجزاء ہیں۔

پانچویں صدی ہجری | پانچویں صدی میں لغت، تکرار و صرفِ ادب سے الگ ہو گئے، نقد و بحث اور بذیلِ ادب میں شامل ہو گئے؛

شعربِ ادب میں تنقیدِ ادبی اور فنی زاویہ نگاہ سے بحثیں نہیں۔ ہجری اہلِ تمام کے ادبی معرکوں اور بعد میں متنبی کے مخالفین اور واقعہ کے ماسخ نے فنِ نقد کا فائدہ پہنچایا۔ بعدی (مترنی سلسلہ) نے اپنے مراد میں الطائیں اور اہلِ حسنِ جربان (مترنی سلسلہ) نے اسرافت میں المتنبی وغیرہ انہی واقعات سے متاثر ہو کر تصنیف کیں۔ اس طرح تنقید نے مستقل فن کی حیثیت اختیار کرنا شروع کی اور اس کا شمار طبعیہ ایک عام ادبی فن میں ہونے لگا۔

اس صدی میں بھی کتابوں نے فنِ نقد کو فروغ دیا اور اس کو مستقل ایک فن کا درجہ دیا ان میں قدامی جعفر (مترنی سلسلہ) کی نقدِ اشعر اور نقدِ اشعر کے نام برہنہ بہت ہیں۔ قدامی نے سب سے پہلے عربی نقد کے اصول استخراج کئے، ان کے بعد ابو جلال الحسری (مترنی سلسلہ) نے اخصائین میں انہی کے نقشِ قدم کی پیروی۔ ابو الفرج الاصبہانی (مترنی سلسلہ) کی الاغانی اور ابی عبد ربہ (مترنی سلسلہ) کی الاعتدال کے نام بھی اس سلسلہ میں قابلِ ذکر ہیں۔

پانچویں صدی ہجری | پانچویں صدی ہجری کے اشتقاق تک اہم ادبی علوم نے مستقل علوم کی حیثیت اختیار کر لی۔ شاید اسی وجہ سے زیات نے لکھا ہے کہ بعد از انوارِ العفائر کے بعد نقدِ ادب کا اطلاق فنونِ صنعت و حرفت اور تمام غیر علمی علوم پر نہیں ہوا۔ لیکن عربی زبان کے علوم جیسے صان، بیان، معرف، نحو اس کے دائرہ میں داخل ہے، ادبی علوم سے مراد کیا ہے؟ وہ کون سے علوم ہیں جو اب کی تفریق میں مثال ہیں اس بارے میں علماء کا بحث اختلاف ہے۔ انباری نے علمِ ادب کی آٹھ قسمیں ذکر کی ہیں۔ زعمی و جربانی کے نزدیک علمِ بارہ ہیں۔ آخر اصول و لغت، معرفت، اشتقاق، نحو، صان، بیان، عروض، قافیہ، اور چار فنونِ درکم الخط، قمری، اشعر، انشاء، نثر، محاورات، سکا کی مترنی سلسلہ نے ہر فنِ لغوی یا قوتِ لغوی (مترنی سلسلہ) نے مجموعہ الامداد اور شریفِ جربان (مترنی سلسلہ) نے مقدمہ شرح المفتاح میں ان ادبی علوم سے بحث کی ہے۔

ادب کی لغوی حقیقت | لسانِ العرب میں ادب کے لغوی معنی دولت (رجحان) ہے۔ وہ کھانا جس کی طرف لوگوں کو بلا یا جاتے ہیں۔ اس کو "مداۃ" اور "مادۃ" کہتے ہیں وہ شے جو جس سے ادب متاثر ہوتا ہے اس کو ادب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اچھا نہیں بلکہ طرفِ بد متاثر اور رنجوں سے دو کرتا ہے۔ الحیطہ میں الاذہب (مترنی سلسلہ) کے معنی لطافتِ طبع اور خوش اطوار کے ہیں۔ ادب وہ علم ہے جس کا ادب تسلیم ہو، سیکھا، الاذہب (لیکن ان میں) کے معنی تعجب کے ہیں، جیسا کہ الاذہب (بالفہم) کے معنی تعجب اور پسندیدگی کے ہیں اور ادب البحر کے کہنے والی کی زیادتی ہے۔

ادب کی اصطلاحی تعریف | ادب اصطلاحی وہ علم ہے جس کی نگہداشت حدود اور رعایت کرنے سے کلام کی نقل و کتابی نظیروں سے بچ سکیں۔ لغتِ الکاتب کی الفاظ سے جو عربی زبان میں محاورہ کی حیثیت سے واقع ہوئی ہے اس سے حفظ و نگہداشت اس علم کے ذریعے سے کی جاتی ہے یا وہ لوگوں کو مہذب اور شائستہ بناتا ہے اور شائستہ باتوں سے روکتا ہے اس لئے اس علم کا نام ادب رکھا گیا۔

علم ادب کا موضوع ہر علم کا ایک موضوع ہوتا ہے، جس میں اس کے عوارض ذاتیہ کے سلب و ثبوت سے بحث کی جاتی ہے، جیسے طب کا موضوع جسم انسانی ہے، اس حیثیت سے کہ امر میں جسم انسانی کو لاحق ہوتی ہیں اور علاج کے ذریعہ ان کا تدارک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح نوحہ کا موضوع کور ہے، علم نوحہ کے ان عوارض و اسوال سے بحث کرتا ہے جو اس کے مرتبہ میں ہونے کی حیثیت سے پیش آتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ موضوع اسی علم کا متعین ہو سکتا ہے، جس کی تمام قسموں کے موضوعات باوجود تباہی منطقی یا زعمی کے کسی ایک جنس قریب اعم مطلق کے تحت ہی داخل ہوں اور جس علم کی تمام قسموں کے موضوعات کسی ایک جنس قریب اعم مطلق کے تحت میں داخل نہ ہوں اس کے لئے کوئی موضوع متعین نہیں کیا جاسکتا۔ علم ادب بھی ایسا ہی ہے کہ اس کے اقسام کے موضوعات کسی ایک جنس کے تحت میں داخل نہیں آتے حقیقتیں نے کہا ہے کہ اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے۔ ابن خلدون نے ادب کے موضوع سے انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے،
 هذا العلم لا موضوع له فغير ان اثبات عوارضه رافيا۔ علم ادب کا کوئی موضوع نہیں جس کے احوال سے اثبات و نفی میں بحث کی جائے، اسی کو صاحب کتاب ادب کا مل حضرت مولانا محمد اوزاعی صاحب رحمہ نے حق قرار دیا ہے۔

بعض محضرات نے کہا ہے کہ اس کا موضوع طبیعت یا فطرت ہے۔ طبیعت یا فطرت سے مراد واردات (داخلیت) اور اثرات (خارجیت) ہیں جس سے انسان اس مادی دنیا میں متصادم ہوتا ہے۔ انسان خارجی حقائق کا مظہر ہے اور طبیعت داخلی کیفیات کا، ان پر تنقید بصرہ فطرت انسان کا تقاضہ ہے، داخلی یا خارجی عوامل کی ترجیح کا نام طبیعت یا فطرت ہے۔ یہی ادب کا موضوع ہے۔
غایت علم ادب مانی انصاف کو پورے طور سے نہایت دلچسپ اور خوش پرہیز سے دوسرے کے ذہن نشین کر دینا علم ادب کی غایت ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ عربی ادب کا یہ بھی فائدہ ہے کہ قرآن و حدیث کو اس کے اعجاز و نقل و منوی سے کامل طور متاثر ہو کر اس کے مضامین کو سمجھنا اور سمجھانا۔

تذکرۃ الاعزاز

نام و نسب اور آبائی وطن محمد اوزاعی نام اور لقب اوزاعی علیہ السلام ہے۔ نسب نامہ یہ ہے۔ اوزاعی بن محمد بن علی بن حسن علی بن خیر اللہ الخ۔ آبائی وطن مراد آما کے مضافات میں ایک مشہور قصبہ اردہ ہے۔ آپ قبیلہ کبیر سے ہیں جو ہندوستان کا ایک مشہور قبیلہ ہے آپ کے آباؤ اجداد شاہی لشکر میں بلند مناصب اور اونچے عہدوں پر فائز تھے۔ آپ کی پیدائش ہندوستان کے مشہور شہر مدیوں میں مسئلہ میں غریب شمس کے وقت ہوئی اور ناما جان نے اوزاعی نام تجویز کیا۔

تحصیل علوم ابتداء میں آپ نے قطب الدین نامی شخص کے پاس قرآن شریف کے دو ٹکٹ نافرو پڑھے، اس کے بعد خانہ شرف الدین کی حوالہ میں تمام کلام اللہ حفظ کیا اور اردو کی تعلیم کے بعد فارسی کی تعلیم اپنے والد مرحوم سے رو کی، اس کے بعد مقام قہر کے مشہور مدرسہ گلشن میں میں مولانا مقصد علی خان صاحب مدرس مدرسہ کے پاس عربی و سنن اسلامی کی ابتدائی کتابیں سرج ملا جائی تک پڑھیں، پھر شاہجہان کی مشہور دینی درس گاہ میں داخل ہو کر مولانا عبدالحی صاحب کا قائم کیا پڑھا۔ یہاں آپ نے حضرت مولانا قاری بشیر احمد صاحب دہلوی کی اکثر کتابوں کے علاوہ ملا جائی اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سے فارسی کی بہن کتب کے علاوہ فقہ کی مشہور کتاب شریعہ نقایہ پڑھی۔

دارالعلوم دیوبند میں میں اسلام میں درس نظامی کی جب ترمیم و تجدید کی کتابوں سے فارغ ہوئے تو مولانا بشیر احمد مفتی کفایت اللہ صاحب

کے اصرار پر ہندوستان کی سرکاری درس گاہ دارالعلوم دیوبند پہنچ کر انھیں کامیاب سے فارغ ہونے کے بعد مولانا فاضل احمد صاحب رحمہ دارالعلوم سے
 دلیا دلی میں دارالعلوم کے شہر مشفق و فلسفی حضرت مولانا محمد سہل صاحب باگپوری سے میر تقی میر اور اس کے علاوہ دوسرے اساتذہ سے بعض کتابیں خریدیں
 دارالعلوم میں آئے ہوئے ابھی ایک سال کا عمر ہی گذرنا تھا کہ مولانا نے اپنی پیشہ سے حواس رکت ہو گئیں تھیں ملاقات کے خیال سے میر تقی
 شریف کیا۔ یہاں مولانا صاحب میر تقی شریف سے ملے کہ ایک درمالیہ خاندان سے ہیں تعلیم حاصل کر۔ اس کے بعد درود و حدیث شریف کی شرکت کے
 لئے دیوبند چلے جانا۔ مولانا میر تقی صاحب سے خصوصی تعلق اندازہ کرے مرام کی وجہ سے آپ نے فارسی طور پر دیوبند کا قیام ترک کیا اور میر تقی کی مشہور
 درس گاہ حیدر ٹری و نیز گڑھی مانڈا لایا۔ یہاں آپ نے مولانا صاحبین ابھی صاحب سے اصول و فروع کی بعض کتابیں اور مولانا عبد الرحمن صاحب
 دیوبندی حیدر ٹری مدرسہ سے عقائد و مقالات اور فلسفہ کی کثرت اختیار کیں پڑھنے کے علاوہ صحاح ستہ میں بخاری شریف کے علاوہ سب کتابیں غم
 کیس۔ اس میں کتب کچھ کے بعد مولانا صاحب ابھی صاحب کی اجازت سے دیوبند میں دوبارہ حاضری ہوئی اور حضرت مولانا شیخ الہند صاحب سے
 میں بخاری، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد کے علاوہ دلیہ اخیر، بیضاوی اور تفسیر و ترمذی پڑھی، اس کے علاوہ فروع کی بعض کتابیں دارالعلوم کے
 مستقر استاد مولانا فہم رسول صاحب ہزاروی سے اور فروعی ترمذی کا کام حضرت مولانا مفتی عزت اللہ صاحب سے لیکھا اور ادب کی اکثر
 کتابوں کی تعلیم مولانا معراج الدین صاحب سے حاصل کی۔

بھاگپور میں درس و تدریس | دارالعلوم سے فراغت کے بعد حضرت شیخ الہند صاحب نے مولانا کی صلاحیتوں کی بنا پر مدرسہ نمائندہ و استاذ
 پھر بنی مضامین بھاگپور میں تدریس کا کم فرمایا۔ آپ دلی پہنچے اور غلضاد مجدد و جہد مسلسل سنی و کوشش کی وجہ سے اس غیر آباد و نامکوس
 علاقہ میں قال اللہ قال الرسول کا غلطہ کی طرح لہجہ بکا کر طلباء کی ایک بڑی جماعت بہار دار اس کے قرب و جوار کے دوسرے علاقوں سے
 ہوتی و جوق نمائندہ مدرسہ میں پہنچنے لگی۔ مدرسہ کی تعلیم آپ کی وجہ سے نہایت شہس ہونے لگی اور یہاں سے فارغ طلباء ذی استعداد ہونے کی بناء
 پر امتیازی نظروں سے دیکھے جانے لگے۔

مدرسہ نمائندہ سے ترک تعلق اور افضل المدارس شاہ جہانپور میں تدریس | اسی دوران میں مدرسہ مذکور کا آخری جلسہ ہوا جس میں
 علماء دیوبند کے علاوہ پورے ہندوستان کے اصرار پر بعض بریلوی علماء کو بھی شریک کیا گیا۔ جلسہ شروع ہوا تو سبھی بھی یکجہ کے مطاب
 اختلافی مسائل کو چھیڑ کر مناظرہ کی طرف راگ صورت پیدا کر گئے اور اس قدر جہان بپا کیا گیا کہ صورت حال زیادہ سے زیادہ خراب ہوتی چلی گئی حتیٰ
 اصلاح کی کوشش بھی کامیاب نہ ہوئی تھی، اس سے تباہ مدرسہ نمائندہ سے مستعفی ہو کر شاہ جہانپور واپس آگئے اور یہاں والد صاحب کے اصرار پر
 مدرسہ افضل المدارس سے اپنا مدرسہ سلسلہ قائم کیا۔

اس مدرسہ کا ذکر کرتے وقت قضا و تدبیر عام چند صورت ایک باہمت تھیں انسان کی وجہ سے چل رہا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان صاحب کا انتقال
 ہو گیا اور مدرسہ کی حالت دگرگوں ہو گئی اور اس عرصہ میں کئی ماہ ایسے گزرے کہ مولانا اپنی فیصل تنخواہ بھی نہ مل سکے اور سب سے فحالات کی ناظر گاری
 کے باوجود کام کھانے کے لیے ابداً آخر سخت مجبور ہو کر مولانا نے مدرسہ سے سبکدوشی اختیار کر لی۔ اسی مدرسہ میں مولانا کی مدت تدریس تین سال ہے
حیثیت مدرس دارالعلوم دیوبند میں | افضل المدارس سے علیحدگی کے بعد مشفق استاد حضرت مولانا محمد سہل صاحب باگپوری کی
 سنی و فاضل سے ملاقات کے احوال میں دارالعلوم دیوبند کی مشترکہ کمیٹی نے مولانا کا تقرر بھیج دیا۔ آپ کے شاہزادہ پرکاش دیا۔ ابھی آپ شاہ جہانپور
 آئے تھے کہ انہم دارالعلوم کی جانب سے تقرر کا اعلان نامہ مولانا کو پہنچا۔ آپ نے دارالعلوم کی تدریس کو دین کی نہایت اہم خدمت تصور کی کہ دیوبند
 آئے گا اللہ فرمایا۔ آپ تشریف لائے اور دارالعلوم کے ابتدائی مدرس مقرر کئے گئے۔ اور علم العینہ، مفید العالین، ذوالفیض وغیرہ کتابیں تدریس
 کے لئے دی گئیں۔

ریاست حیدر آباد میں آپ دارالعلوم میں سلسلہ تدریس مشغول رہے۔ شبہ مذکور کے بعد اودھ بعض کامیاب اساتذہ کی توجہ سے مولانا کا شمار دارالعلوم کے ممتاز اساتذہ میں ہونے لگا۔ علمی استعداد پر اعتماد کرتے ہوئے مجلس علیہ نے درمیان درجہ کی کتابیں بھی تدریس کے لئے آپ کے یہاں بھیج دیں۔ اسی دوران میں ریاست حیدر آباد کی جانب سے مولانا حافظ احمد صاحب ک ریاست کا مفتی اعظم بنا کر بلا لیا گیا۔ چونکہ حافظ صاحب اپنی ضعیف العمری کی وجہ سے امور متعلقہ کے انجام دینے سے معذور تھے، اس لئے حافظ صاحب نے آپ کو اپنے ہمراہ جانے کے لئے فرمایا اور تقریباً زوال دارالعلوم میں تدریس کے بعد ستمبر ۱۲۳۲ھ میں آپ کو دارالعلوم چھوڑنا پڑا۔

آپ کو حیدر آباد میں خدمات انجام دیتے ہوئے بھی ایک ہی سال کا موصومہ ہوا تھا کہ ستمبر ۱۲۳۳ھ میں مولانا حافظ احمد صاحب کو جبکہ وہ بیابان سے واپس لوٹ کر رہے تھے، جان، جان، آفریں کے سرور کو دینا پڑی۔ ادھر دارالعلوم کے مشہور افتاء میں مولانا صاحب کی علیحدگی کی وجہ سے کسی مناسب آدمی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس پر مولانا صاحب کی مجلس شریعہ دانشمندی کیس میں مولانا صاحب لکھنؤ کے عثمانی نے اس خدمت کے لئے آپ کا نام پیش کیا اور لکھنؤ کے ہر رکن نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور حیدر آباد میں مولانا کو اس تقرری کی اطلاع کر دی گئی۔ آپ چھ ماہیں حیدر آباد سے واپس لوٹ کر شریف لائے اور آرام آفر دارالعلوم میں خدمات انجام دیتے رہے۔

دری خصوصیات آج دینے علم میں ایسے فاضل اساتذہ موجود ہیں جو ہر فن کی آخری کتاب منہی طلباء کو پڑھا دیں۔ لیکن یہ نسبت مشکل ہے کہ وہ مستندی طلباء کو ابتدائی اسباق پڑھائیں اور ان کی استعداد کے مطابق سبق ادا کر سکیں۔ حضرت مولانا کی یہ نمایاں خصوصیت تھی کہ آپ میں وقت و زبان مثنوی، حماسہ، بیضاوی، ہدایہ، اخوان، البراد و شریف وغیرہ کا درس دیتے نہتے تھے۔ انہی ایام میں آپ کے یہاں بیرون انگریزوں کا جانی، لغز العرب، مفید الطالبین، التلخیص الاکبر کا درس بھی ہوتا تھا۔

جس طرح حضرت شاہ ازہر صاحب نے دری حدیث میں اپنے تجربہ علمی، مصعب مطالعہ، خدا داد ذہانت، ممتاز قوت حافظہ کی وجہ سے ایک ایسی نمایاں خصوصیت پیدا کر دارالعلوم کی سابقہ تاریخ اس نے قطعا خالی تھی۔ انہی طرح حضرت مولانا نے ادب کی کتابوں کے پڑھنے میں بیان لغت، ترکیب نوری، علم مرآت، علم معانی و علم بیان کا ایسا کامیاب ذخیرہ فرمایا جو پہلے کسی کے درس میں نہ تھا۔ لگاتار آپ کی کتابیں ادیب کہتے ہیں لیکن آپ بتا رہے تھے کہ جس قدر کہ کتاب زیادہ تھے، اس کی نظیر مشکل ملے گی۔ مسائل فقہ میں ایسی روشنائیاں کہتے تھے کہ ان کی حیرت نہ ہوتی تھی۔ واپس ایجنری جو علم فقہ میں مولانا کی کتاب ہے حضرت مولانا اس کا درس تقریباً چالیس سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ اس طرح دیتے رہے کہ مسئلہ کو مسئلہ کی طرح سمجھا کر جواب نکال کر دیتے تھے کہ جس کی گہری بائیدگی ساتھ ساتھ دے کر چلتے تھے۔ مسئلہ شریف کے درس میں معاملات کی تشریح، مسائل کی تفصیل، فقہی عبارات کی تفسیر آپ کی امتیازی خصوصیت تھی۔ حدیث کی اہم کتاب البراد و شریف کے درس میں مستقیماً حدیث کے اعتبار سے حدیث کا کوئی گوشہ نشہ نہیں رہتا تھا۔ بسنے کے بجائے البراد و شریف کی اپنی تحقیق اور دیگر علم فقہ اس طرح حل ہوتے تھے کہ عام علماء ان کو سہل اور عام فہم سمجھتے تھے۔ حضرت شاہ صاحب کے زمانے آپ کے یہاں شاکی تفسی ہی تھی جس میں حدیثی نکات کے ساتھ جملہ انت ترکیب نوری، باقاعدہ ترجمہ، توافقی حدیث مل رہا تھا۔

وقت کی پابندی وقت کی پابندی جو درس کے لئے اور علماء و مسلم کے لئے ایک لازمی امر ہے مولانا کا غفلت امتیاز ہے۔ مولانا کی ہر گز جاہلہ ہر امر کو مہم برسات، بیاد ہی ہر بات پرستی، شادی پرستی، ہر حال میں کامیاب حاصل تھا کہ سن ہر ماہ اپنے گھر میں گھری ہوئی تھی۔ وقت کے کم و کثرت کی منت قبل بیکر میں کتاب و بائی، گھر کو منتقل کیا اور گھنٹہ بولنے والا ایسی گھنٹہ بولنے سے فائدہ بھی نہیں تھا کہ آپ درگاہ پر پہنچتے اور سبق شروع ہو گیا۔ اور گھنٹہ بولتا اور مولانا کی کتاب بند ہو گئی۔

طبیقات و آلیقات

دنیا سے علم پر آپ کا مزید ارگراں قدر احسان یہ ہے کہ آپ نے درس نفاذ کی ادق اور صاحب گاہ کی بڑی کاوش و تحقیق کے بعد سرائی کئے اور اپنے طویل مدتی تجربہ کی بناء پر ہر حیثیت سے ان کو بہل اور عام فہم کر دیا جن کی نہرست و بیجا ذیل ہے۔

عاشیہ ذرا لایفاد فارسی، عاشیہ ذرا لایفاد عربی، عاشیہ ویران محاسن، عاشیہ کنز الدقائق، عاشیہ ویران متنبی عربی اور عربیہ ویران متنبی، عاشیہ شرح نفاذ، عاشیہ مفید العالین (مختصر معلول)، نفقۃ العرب، عاشیہ نفقۃ العرب۔

آپ کے مشہور تلامذہ | مولانا کے تلامذہ کی تعداد پانچ سو ہزار سے کم نہیں ہے، جبکہ تفصیل اس مختصر مقدمہ میں نام لکھی ہے، چند مختصر اور نامور شاگردوں کے نام یہ ہیں۔

مولانا خطا الرحمن صاحب سید ابدی، مفتی محمد شفیع صاحب درہندی، مولانا فیتن الرحمن صاحب عثمانی، مولانا محمد میاں صاحب، جاکٹر

مصلیٰ حسن صاحب کاکردی، مفتی محمود حسن صاحب نازوی، مولانا منظور احمد صاحب نعمانی، مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی، مولانا نسیم احمد صاحب فریدی، قاضی زین العابدین صاحب سجاد میرٹھی، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب بہتم دارالعلوم دیوبند، مولانا فخر الدین صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند، مولانا امجد علی صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند، مولانا عبد اللہ صاحب مدرس دارالعلوم، مولوی سید حسن صاحب۔

شعر و شاعری

اکابر اساتذہ دارالعلوم دیوبند کے اکثر و بیشتر افراد شاعری کے کچھ خاصے مذاق سے بہرور رہے ہیں۔ اسی جہت کے ایک نماز رکن حضرت مولانا اعجاز علی صاحب بھی تھے جن کی شاعری اردو، عربی و دوسروں میں منقسم ہے۔ مولانا نے فارسی میں کبھی بیس آزمائی نہیں فرمائی۔ حالانکہ فارسی کا ذوق بھی مولانا کو عربی سے کم نہیں تھا۔ عربی میں آپ نے اس وقت سے کتنا شروع کیا تھا جب آپ دیوبند سے فارغ ہو چکے تھے۔ لیکن اردو میں آپ نہایت کم سن اور خرد سالگی سے کہنے چلے آئے ہیں، آپ کے بعض عربی قصائد کتاب کے آخر میں درج ہیں، جن سے قارئین حضرات عربی سخن سنجی کی بہارت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اردو کلام کا مختصر انتخاب پیش خدمت ہے۔

(۱)

مانا کہ تاکنا مرا فسق و فجور تھا : زلفوں کا دام تم کو بچھانا ضرور تھا : افسوس ہے کہ "تو" کے بھی قابل نہیں رہا :
جو آپ کی زبان پر کل تک حضور تھا : کس نے کہا کہ دادی غریب میں تھے جدا : دل سے بہت قرب تھا گو جسم دور تھا :
اس دل میں حسرتوں کے سوا کچھ نہیں رہا : جو دل کہ تم کو دیکھ کے وقف سرور تھا : پہلے زمیں پر چم گئی افلاک ہل گئے :
یارب کسی کی آہ تھی یا لغع صورت تھا : عفو اور صفحہ سے نہ لیا آپ نے بھی کام : مانا کہ عشق آپ سے میرا قصور تھا :
تیری شبیلی آنکھ نے بے خود بنا دیا : اعزاز و رنہ صاحب عقل و شہود تھا

(۲)

کچھ ہوش اے ساتی فرزند کسی کا : بہرگز ہوا جاتا ہے پیمانہ کسی کا : ہم آپ سے جاتے رہے سنتے ہوئے جسکو
انہوں تھا الہی کہ وہ افسانہ کسی کا : اعزاز و حال سادے کوئی اسکو : ہم دیکھتے ہیں حوصلہ ایسا نہ کسی کا ۔

(۳)

پہنچا جو میں بولے کہ وہ پھر آگیا عالم : دربان اے کس لئے روکا نہیں کرتے
دل چین لیا جان کا بھی اب ہے لاؤ : جس کو تو یوں چور بھی لوٹا نہیں کرتے

(۴)

دل ہی نہیں وہ دل کہ تری جس میں جا نہیں : سروی نہیں وہ جس میں کہ سودا ترا نہیں : اے غیرت مسیح ! تو اپنے مریض کو :
جادیکھ تو کہ اس میں کچھ اب ہے بھی یا نہیں : حسن بیان میں نہیں اعزاز کا زلیخا : اصف سالک میں کوئی فرار دانی

(۵)

ہر ایک رند نماز اُن کے پیچھے پڑھ لیتا : شیوخ و عطا اگر بادہ سے وضو کرتے : غلیب ہونے کا اپنے انھیں مزہ آتا :
مشائخ جو کبھی مجھ سے گفتگو کرتے : دیار غیر میں گناہ ہو کے میں جو مروت : خدا کرے وہ پھر میں سیری جستجو کرتے :
یہ دل طی دل میں تکراری کہ وہ مجھ کو : کبھی رقیب کا نظروں میں نرزد کرتے : حرام کمرہ میں میں چٹا چٹ کر رو یا :
بلکہ ہے اعلان انصوا کرتے : مقدرات سے مجبور ہو گیا ورنہ : مجال اُن کی تھی وہ مجھے تم سے "توہ کرتے۔"

(۶)

الغلاب چین دہر کی دیکھی تکبیل : آج قارون بھی کہہ دیتا ہے حاتم کو بخیل : بوجہ کھلے کھلے دبستان جاہل
نہر تاباں کو دکھانے لگی مشعل قدیل : شرک اسلام کو کہتے لگے اپنی تثلیث : "لوح محفوظ" کو کہتے ہے محسوف انجیل
سامری موسیٰ عمراں کو کہے جادوگر : شیخ کی کرتے ہیں اسکوئل کے نچے جمیل : شیرادر بیڑ کی یکجائی پر حیرت بیوں ہو۔
ایک ہی کانٹے میں تلے لگے موزوں کیل : صاحب طبع و علم نان جوئ کے تھانج : سٹو کر کس کھاتے جو پھرتے تھے وہ لیتے ہیں طلع

+

بہار کے ایک دوست نے مولانا کو لکھ کر بھیجا کہ یہاں فلاں تاریخ میں ایک مشاعرہ ہے۔ اس میں ہم بھی اشعار
پڑھنا چاہتے ہیں تم غور کیا کسی صاحب سے کچھ اشعار لکھوا کر بھیجو۔ آپ نے چند طلباء سے جو شعر کہتے تھے فرائض کی لیکن
میں نے تعیل نہ کی تو آپ نے ارجمند لایا چند اشعار کہے۔

(۷)

ترے ہجر میں ہوں میں فوج زن، میں اور پرشب تار ہے
جواہر ہے تری یاد ہے، جو ریش ہے دلِ ناز ہے
کوئی سیر باغ میں مست ہے، کوئی ہے وطن میں بعد خوش
مرے دل کو چین ہو کس طرح نہ بہا رہے نہ بہا رہے

مرے پاس ہو دے جو مال دوز کو ہو خوفِ صادق و دہیزن
مجھے بیش و کم سے غرض نہیں، نہ شراب ہے نہ خمار ہے
جہاں تھے حسینوں کے قہقہے، جہاں بلبلوں کے تھے چہچہے
نہ مکان ہے نہ مکین ہے، نہ داں رسن ہے نہ دار ہے

وہ ہماری وضع میں تھی لٹش، جو نماز میں بھی نہیں ہے اب
انہیں کچھ عجیب یہ رنگ ہے، وہ چڑھاؤ تھا یہ اتار ہے

+

عادات و اخلاق | اک پایہ کے عالم اور فقیہ ہونے کے باوجود ان کے مزاج میں انکاری، فردوسی اور تراغی حد سے زیادہ محقق ہونا کے لئے دلیل کمال ہے۔

فردوسی است دلیل رسیدگان کمال ❀ کہ چون بسند زل رسد یادہ سود
اس انکاری اور تراغی ہی کا نتیجہ ہے کہ آپ شہرت سے مدد و نفور رہتے تھے یہاں تک کہ عام فہموں میں جب کہیں آپ کی خوش ہوتی تو آپ سب سے انگلیک گوشہ میں بیٹھے ہوتے پائے جاتے۔ غم و گمانی کر مولا نے جلوت و حبس آرائی کی بطنی ہوئی عورتوں پر ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ وہ خود کہتے ہیں۔

مخول انجیت الحیات جلدی ❀ و از اوزانی نقد نیم پندہ قاری
استغناء و خودداری | اہل علم و فضل کے مزاج کے بالکل برعکس مولانا بی نیاز، آزادی، ترک عمل مدد و ہمدردی، مندرستان کی متذہب و زیر کشیدوں نے گرا ندر شاہروں پر مولانا کو بار بار اپنے یہاں بلایا۔ لیکن مولانا نے دارالعلوم کی کلیل خواہ کر پھر کر گرا ندر شاہروں پر جانا گوارا نہیں فرمایا۔ وہ کسی کے سامنے اپنی ضروریات کا اظہار کریں۔ یہ تو بڑی بات ہے۔ لوگوں کے پیش کردہ تحائف و ہدیائے لینے میں بھی مولانا تامل فرماتے تھے۔ غانا کہنے والے نے مولانا ہی کے بارے میں کہا ہے۔

آگے کسی کے کیوں کر میں دست طبع دراز ❀ وہ ہاتھ سو گیا ہے سر ملنے دھوے
زہد و ورع | علمی اشتغال و ادب کا کیوں کر دوسرے کو عبادت و ریاضت میں ان کی مشغولیت زیادہ نہیں تھی، لیکن اس کے باوجود وہ روشن فہم تھے۔ غانا حضرت ننگو کی قدس سرہ سے ان کو شرف بیت و ملحق اور حضرت شیخ الاسلام مولانا تاج حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے اجازت و خلافت۔

سادگی و مزاج | مولانا مزاج کے بھی بہت سادہ واقع ہوئے تھے۔ مزاج کی سادگی ان کے لباس سے نمایاں تھی۔ عام علماء کی طرح عبادت و عبادت و درگاہ کا لباس نہ تھا۔ ان کے جسم پر کھادی کا ایک لباس کرتے۔ معمولی کھد کا پانجام، سر پر دو ٹی ٹی۔ پاؤں میں مٹیا۔ معمولی قیمت کا بوتل مولانا کا لباس تھا۔ زر و برق پوشاک قیمتی لباس مولانا کے جسم پر کبھی نہیں دیکھا گیا۔ جسم کی آرائش و زیبائش ان کے ہاں پسندیدہ نہیں تھی۔ لیکن اس کے باوجود مزاج میں نہایت نفاس تھی۔

خلیقا | قدرتی حسن و یرت کے ساتھ آپ کو حسن صورت سے بھی نازا تھا۔ قوی الجثہ، مترسط قد و قامت، دھڑلہ دار، صاف رنگ، شاداب چہرہ، آنکھوں میں ایک خاص چمک، چہرے سے جلال و عظمت کے آثار نمایاں تھے۔

وفات و شہادت | آپ نے ۱۳ رجب بروز منگل برقت صبح صادق ۱۳۲۷ھ میں وفات پائی اور مدفن دارالعلوم کے متصل قلعہ پاکیزگان میں جگہ پائی جہاں دیگر اسلاف امت و سلاطین علوم دین آرام فرما رہے۔

سندہ تھا جو ہر صدی تھی جو دھریں تیرہ رجب
جب ہونے او بھل ہماری آنکھوں سے شیخ الادب

صاحب کتاب حضرت مولانا محمد اعجاز علی صاحب مرحوم کی عادت تھی کہ آپ طلباء سے ایسے الفاظ دریافت فرمایا کرتے تھے جو اردو زبان کے ہیں یا عام لہجہ سے اردو میں استعمال ہوتے ہیں اور وہی بعینہ عربی کے مینے بن سکتے ہیں۔ مؤلف کے ذوق اور طلباء کی تقریر خفا کے لئے چند الفاظ بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں:

الفاظ	اردو زبان	عربی زبان
	معنی	معنی
آج	آج کا دن	جمع پر حرکت پڑھنے سے ماضی کا واحد غائب ہے آج۔ الماڑ کھاری ہونا۔
آرام	راحت	دارم کی جمع ہے۔ میدان میں رہنائی کے لئے نصب کئے ہوئے پتھر۔
آسینہ	عورت کا نام	سون۔ اس کی جمع ادا ہے۔
آٹم	شہور پھل ہے	آم (دن) اڈنا سخت پیاسا ہونا۔
آٹو	مشہور ترکاری	آٹو سے ماضی منکلم ہے یعنی کوتاہی کرتا۔
بادل	بھنی ابر	ہنسل اور گردن کے درمیان کا فاصلہ۔
بال	مشہور و معروف ہے	بال صیغہ صفت ہے۔ بلی (س) بلی پڑنا ہونا۔ ایک پھل کو بھی کہتے ہیں۔
ببلی	بٹی ہوئی روٹی جو چراغ میں ڈالتے ہیں	ببلی ہونا کپڑے ڈالنا یا بچنے والا۔
ببلی	کسی لڑکے کو لہجہ بولنے میں جھجک بیلان	دور کی غیر معلوم جگہ۔
ببلی	مشہور جاذب ہے	اختلاط
ببلی	کھانے بجانے کا آلہ	ملک کی سرحد۔
ببلی	بھنی۔ چابی	ام فاعل ہے۔ پیچھے چلنے والا۔
ببلی	آبادہ	جوش مارنے والے سمندر کی لہر۔ مبالغہ ہے تار (من) تیز تانا، الجھجھوش مارنا۔
ببلی	مشہور ہتھیار ہے۔	کھبر و غرور۔
ببلی	شکار بھانسنے کا آلہ	قبر یا کنوئیں کی دیوار۔
ببلی	مشہور سواری ہے	مزدوری سازو سامان جمع اجیزہ
ببلی	تو بیچ کے ساتھ منگ کرتے وقت بولتے ہیں	تو بیچ کے ساتھ منگ کرتے وقت بولنے کی جگہ۔
ببلی	مشہور ہے	کال پر حرکت پڑھنے سے باب افعال کی ماضی کا واحد فاعل۔ اندک اشقی وقت پر پہنچنا۔
ببلی	دہلی (مشہور شہر ہے)	دنو تھی جمع ہے بمعنی ڈول۔
ببلی	پونچھ	دام یدوم سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔

شہور پرندہ ہے	دنی دارہ کوئی) روشن دان بنانا۔
استقامت کے لئے ہے	میتس کی جمع ہے۔ دانا۔ زیرک
مشہور و معروف جانور ہے	مُرغاء موت امُرغ کی جمع ہے۔ افعال زودلیہ میں آلودہ
ایک قسم کا کپڑا ہے۔	مہم گفتگو
گیہوں کا باریک پسوا آٹا۔	لام پر حرکت پڑھنے سے ماضی کا واحد غائب ہے۔ تیز دوڑنا۔
بال بر	بمعنی من اجل فدا میری ذمہ اس نے اسکو انکی وجہیادری لینیکادارہ میرا لکھنے کے لئے لکھا
نوا سا	ناتی نیاتی سے اسم فاعل ہے دور ہونا۔
اہستگی۔ دیکھیں	ہر بلند چیز۔
	دوسری سے مضارع کا جمع مشکم ہے۔ پھینکنا۔

دنیا کے ادب کی مشہور ترین کتاب 'نفتح العرب'

حضرت مولانا کی مشہور و معروف تالیف ہے جس نے جدید تالیفات میں اپنے لئے ایک خاص مقام پیدا کیا ہے اور ادب میں اس تالیف کو پسندیدگی اور قدر کی نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ فن ادب کی یہ ایک جامع کتاب ہے جس میں ہر فن مدد و حوصلہ کی ہے کہ اس کے ذریعہ سے طلباء میں اسلامی غنیمت و حقیقت، ادبی دلچسپی، علم و ہمت اور علوم عربیہ کی قوت و استعداد پیدا کیجائے۔ نیز مسائل مہم کی تسہیل، اخلاق فاضلہ کی تعمیل کے ساتھ ساتھ مضامین ایسے شگفتہ اور جاذب ہوں کہ ان کو محبت کے ساتھ یاد کرنے میں طلباء کے اذہان کو نہ تنب ہو اور نہ تشویش حضرت مولانا کی یہ تالیف دارالعلوم کے علاوہ اکثر مدارس میں داخل نصاب ہے۔ طلباء کی ادبی استعداد کو جس قدر جلا اس کتاب نے پہنچایا ہے آج تک کسی اور کتاب نے نہیں پہنچایا۔ یہی وجہ کہ اکابر علماء نے بھی اس تالیف کو بجا پسند فرمایا ہے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب گرامی میں حضرت مولانا اعجاز علی صاحب کو تحریر فرمایا تھا: "ز دست کوثر خود زیر بام" کہ از بالا بلند اس شرمسارم

ایک شرمساری تو کتاب کی رسید عرض نہ کرنے کی۔ دوسری شرم ساری علمی سرمایہ کی کمی سے اس کی مدد سے قاصر رہنے کی اس میں کسی قدر ضعف ہمت کا بھی دخل ہوا جہاں اتنا عرض کرنے کی جرات کرتا ہوں کہ اپنی شان خاص میں دوسرے منتخبات سے ممتاز ہے۔ اگر میں درس و تدریس سے قاصر نہ ہوتا تو اپنے متعلقات کو ضرور پڑھاتا۔ باوجود نقدان ہمت کے آنے کے وقت سے ایک معتدبہ وقت تک میری چوکی پر رکھی رہی۔ ذرا وقت ملتا تھا تو اس سے استفادہ ہوتا۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی (نور اللہ مرقدہ) کی رائے نقو العرب کے متعلق یہ تھی۔

ادب عربی کے ابتدائی اور متوسط درجہ کے لئے آج تک کوئی ایسی کتاب موجود نہ تھی جس میں ادبی محاسن کے ساتھ ساتھ اخلاقی، اصلاحی اور تاریخی حیثیت کا بھی لحاظ رکھا گیا ہو اس کتاب میں ان مواد کے جمع کرنے میں مؤلف نے اپنے جس حسن انتخاب کا ثبوت دیا ہے وہ ادبی نصاب کی عام کوتاہیوں کے مقابلہ میں قابلِ حمد تحسین و تہنیت ہے۔

سید نبوی علیہ التحیۃ والتسلیم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کرام، عشرہ بشارہ وغیرہ کے عبارات، ادبی قابلیت پیدا کرنے کے ساتھ پاکیزہ اخلاق، بلند معیار خصال اور اسلامی مذہبی جذبات کے داعی و محرک ہیں۔ میسر نزدیک ہندوستان کے کسی اسلامی دعویٰ مدرسہ کا اس کے درس سے خالی رہنا ایک مفید شے سے محروم رہنا ہے اور اس کے تعلیمی نصاب میں کوتاہی کی دلیل ہے۔

غرضیکہ عربی ادب کا یہ بہترین گلدستہ اور ادیب وقت کے حسن انتخاب کا بہترین نمونہ ہے جو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کتب متقدمین سے منتخب کیا گیا ہے۔ میں نے راتوں کو جاگ جاگ کر بڑی کاوش اور نہایت عرق ریزی کیساتھ مضامین کتاب کے مأخذ کا سراغ لگایا ہے جو درج ذیل ہے۔

فہرست مأخذ مضامین کتاب نفیحة العرب

نمبر	عنوان اور مضمون	صفحہ	مأخذ مع صفحات و مجلدات	نام مصنف
۱	السیف بالسعد لا السعد بالسيف	۴۱	العقد الفرید ص ۵ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد البراندی
۲	قال المامون لابی علی المفسر الخ	۴۴	ص ۲۲۲ ج ۱	"
۳	ودخل علی الولید الخ	"	"	"
۴	صحة الاحداث	۵۵	شذرات الذہب ص ۱۹۲ ج ۲	ابوالفلاح عبدالحی بن العواد متوفی ۳۵۷ھ
۵	طول الامل	۵۸	ص ۵ ج ۵	"
۶	نصیحة السلطان ولزوم لاعتة	۵۹	العقد الفرید ص ۴ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد البر
۷	ولما حج سليمان تاذی بحركة الخ	۶۲	ص ۲۵۵ ج ۳	"
۸	ردی العنقی عن ابی الخ	۶۳	ص ۲۶۱ ج ۲	"
۹	استماع الاغنیاب	۶۷	ص ۲۸۱ ج ۱	"
۱۰	التضمین العجیب	۷۵	شذرات الذہب ص ۳۴ ج ۲	ابوالفلاح عبدالحی بن العواد
۱۱	شوم الدار	۷۹	وفیات الاعیان ص ۴ ج ۱	عالمی خسر الدین احمد بن محمد معروف بابن غلغان
۱۲	کتب زیادالی معاویة الخ	۸۴	العقد الفرید ص ۲۹ و ص ۵	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد البر
۱۳	عرض الحديث علی کتاب الله	۸۴	ص ۱۹ ج ۱	"
۱۴	آداب البنا	۸۶	الافغانی	ابوالفرج علی بن حسین اصبہانی
۱۵	افضل بین التائید للفضل الخ	۸۸	روح البیان ص ۸۹ ج ۲	شیخ اسماعیل حقی آفندی
۱۶	الکناية تا انشاء الله تعالى	۸۹	العقد الفرید ص ۲۳ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد البر
۱۷	الابرار	۹۴	ص ۱۶۹ ج ۱	"

نمبر شمار	عنوان اور مضمون	صفحات	ماخذ مع صفحات ومجلدات	نام مصنف
١٨	الذكاوة	٩٦	ص ٢٠ ج ١	محمد بن شاكر احمد الكلبى
١٩	لا تنفى من بناح كلب الابكره خبره	١٠٣	وفات الوفیات ص ٢٥ ج ١	شهاب الدين احمد معروف بابن عبد رب
٢٠	قال ابن الكلبى قدم اوك بن عارثه		العقد الفريد ص ١٢٦ ج ١	علامه مسعودى
٢١	فضل العلماء على الملوك	١٠٢	شرح منقبات	شهاب الدين احمد معروف بابن عبد رب
٢٢	قبل ليخل بن احمد	١٠٦	العقد الفريد ص ١٥٢ ج ١	"
٢٣	لا تملوا القول احدن غير تدبر	١٠٤	ص ٢٥ ج ١	"
٢٤	خرافه ادبيه تاليفه بصله	١٠٩	ص ٢٥ ج ١	"
٢٥	وسمع اعرابى ابا المكنون النوى	١١١	ص ٢٧ ج ١	"
٢٦	ذكاوة الملوك حسن الطلب	١١٦	وفيات الاعيان ص ٢٢ ج ١	قاضي شمس الدين احمد بن محمد معروف بابن خلکان
٢٧	كان ابو جعفر منصور ايام بنى اميه	١١٤	العقد الفريد ص ٢٢ ج ١	شهاب الدين احمد معروف بابن عبد رب
٢٨	ان العصاره عت لذى العلم	١٢٣	شرح قصيده ابن عبدون ص ١٢٦	ابو القاسم عبد الملك معروف بابن يدرون
٢٩	لا طاعة لمخلوق فى معصية الخالق	١٢٦	العقد الفريد ص ١٥٢ ج ١	شهاب الدين احمد معروف بابن عبد رب
٣٠	رجل جرى على سانه فى جوده	١٣٠	درة الغواص	ابو محمد قاسم بن علي حيرى
٣١	وكتبت عائشه رضى الله تعالى عنها	١٢٩	جامع ترمذى	ابو عيسى محمد بن عيسى ترمذى
٣٢	الكريم لا يسن من احسن اليه	١٣١	شذرات الذهب ص ٢٣ ج ١	ابو الفلاح عبد الحمى بن النجاد
٣٣	فا قبل اعرابى الى داود بن المهلب	١٣٠	العقد الفريد ص ٢٢ ج ١	شهاب الدين احمد معروف بابن عبد رب
٣٤	الارتمال	١٣٢	ص ٢٢ ج ٣	"
٣٥	تلم السلاطين على اهل الدين اذا جرد عليهم	١٣٦	ص ٢٢ ج ١	"
٣٦	وارسل ابو جعفر الى سفيان الثوري		ص ٢٢ ج ١	"
٣٧	جودا لى تم الطامى تا داود اسرف	١٥٢	البيان والنهاية ص ٢٢ ج ٢	عماد الدين ابو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير
٣٨	صفه العدل	١٥٣	العقد الفريد ص ٢٢ ج ١	شهاب الدين احمد معروف بابن عبد رب
٣٩	كتب عمر بن عبد العزيز تا اخرا داف عدل	١٥٢	ص ٢٢ ج ١	"
٤٠	لا يضيع اجر من غار الله	١٥٤	درة الغواص	ابو محمد قاسم بن علي حيرى
٤١	ذكر كنه اتى اليه تا تقتلت	١٦٠	العقد الفريد ص ٢٢ ج ٢	شهاب الدين احمد معروف بابن عبد رب
٤٢	عن عبد الله بن سوار قال قال لى	١٦٢	ص ٢٢ ج ١	"
٤٣	ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين	١٦٦	كتاب العقائد	شيخ عبد الرحمن بن سلام المقرئ
٤٤	بسط المعدلة ورد المظالم	١٦٤	العقد الفريد ص ٢٢ ج ١	شهاب الدين احمد معروف بابن عبد رب
٤٥	الكرم كرم النفس	١٦٣	رنات المثاني ج ٣	"
٤٦	الشجاعة تا احسن جائزته	١٦٥	تاريخ ابن عساكر	علي بن ابى محمد معروف بابن عساكر

نمبر شمار	عنوان اور مضمون	صفحات	ماخذ مع صفحات و مجلدات	نام مصنف
٢٤	منع المستجير	١٨٠	العقد الفريد ٢٩ و ٣٠ ج ١	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
٢٨	حیاتیہ الملوك رعایا ہم	١٨٢	الانغانی	ابوالفرج علی بن حسین اصبہانی
٢٩	دجار اعرابی الی سلیمان تالا علیک	١٨٥	العقد الفريد ٢٩ ج ١	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
٥٠	وقال عبد الله بن عباس لا دین ہک	١٨٤	ص ٢٤٦ ج ١	"
٥١	وکتبت عائشة تاء والسلام	+	جامع ترمذی	ابو یحییٰ محمد بن یحییٰ ترمذی
٥٢	وخرج الزهری تانا ستوی بہ خیر	+	العقد الفريد ١٩ ج ١	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
٥٣	الاعتیاب و تعظیمہ	٢٠١	ص ١٤٩ ج ١	"
٥٤	غزة دینیتہ تفوق غرة دیویہ	٢٠٢	تاریخ ابن عساکر	علی بن ابی محمد معروف بابن عساکر
٥٥	مناظرۃ ابن عباس	٢٠٦	سنن کبریٰ	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی
٥٦	المناظرۃ بین عمر بن عبد العزيز	٢١٥	العقد الفريد ٣١ و ٣٢ ج ١	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
٥٧	نبذة من ذکاة العرب	٢٢٣	الانغانی	ابوالفرج علی بن حسین اصبہانی
٥٨	العدالة الفاروقیہ	٢٢٤	العقد الفريد ٣٣ و ٣٤ ج ١	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
٥٩	صون اللسان عما یؤول الیہ	٢٢١	العقد الفريد ٣٣ ج ١	"
٦٠	کان الاقفص المنحرومی	٢٢٣	ص ٢٩٢ ج ١	"
٦١	العقود عن المذنبین	٢٤٣	روح البیان ٢٨٨ ج ٢	شیخ اسماعیل حقی آندی
٦٢	مدح الکجین الخ	٢٤٤	العقد الفريد ٣٤ ج ١	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
٦٣	المذاقۃ فی الرمی الخ	٢٤٤	ص ٥٢ ج ١	"
٦٤	الباحث عن حقه بظلم الخ	٢٤٩	ص ٥١ ج ١	"
٦٥	اخلاف الوعد الخ	٢٨٠	ص ٢٩ ج ١	"
٦٦	حسن الجوار الخ	٢٨١	ص ٤٢ ج ١	"
٦٧	علم الحجاج الخ	+	ص ١١٩ ج ١	"
٦٨	البار بامہ الخ	٢٨٢	ص ١٥٥ ج ١	"
٦٩	تنظیم النصیحة النبویة الخ	٢٨٣	العقد الفريد ١٥٥ ج ١	"
٧٠	ثمرۃ السب الخ	+	ص ١٢٤ ج ١	"
٧١	المسود لا یرضی البشی	٢٨٤	ص ١٤٦ ج ١	"
٧٢	العقوق	٢٨٥	زواجر	حافظ ابن حجر عسقلانی

بن مبارک بن مغیرہ زید بن عدوی سے ذکر ابو عبد اللہ ابن عباس ۱۷۔ رہا زیدی وہ جس کا مشہور ذکر ہے۔ سو غائب وہ ابو عبد اللہ محمد بن ابی محمد بنی بن مبارک ہے۔ مشہور عبارت ”ذکر صاحب الاغانی فی من ذکرہ من ولد ابی محمد البزیدی کے موافق بھی نہیں ہے (۸) حاشیہ ۵: النوایک کثیرہ و دلیل ہذا علامہ بنت زید بن عمرو بن نسیل المصناب الدین احمد نے العقد الفرید ص ۲۳ میں کہلے ۱ ”وکان لعماد بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بنت یقال ہما علامہ تزوجا زید بن علی الملک و فیہا یقول الشاعر
یا مینت فاکلک انی افسد لک * خذرا لند او یر لند او مؤکل

پس دلیل ہذا علامہ بنت زید الم کے کیا معنی؟ تامل

(۹) مشہور پرام شعی کا ترجمہ کیا گیا ہے حالانکہ ان کا ذکر اس سے قبل کی جگہ آچکا ہے (یعنی ص ۳۳، ص ۳۴، ص ۳۵) (۱۰) ص ۶۶ عبارت ”و حکم ولدہ و قبل علی دہوا کبریم“ میں دہوا کبر سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ ابوطالب کی اولاد میں سب سے بڑے حضرت علی ہیں۔ حاشیہ ۷ کی عبارت ”ای علی اکبر اولاد ابی طالب“ بھی اسی کی تائید کر رہی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل تصریح کی گئی ہے کہ طالب حضرت عقیل سے دس سال اور حضرت عقیل حضرت جعفر سے دس سال بڑے تھے اور ان سب کی پیدائش حضرت علی سے پیشتر ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ حضرت علی سے حضرت عقیل بیس سال اور حضرت جعفر دس سال بڑے تھے پھر ”دہوا کبریم“ چھ معنی داروا“ اس کی تادیل صرف یہی ہو سکتی ہے کہ ”دہوا کبریم“ بطحاظ علم و فضل اور علوم مرتبہ سے ذکر مطاوعز ص ۱۸ عنان ”ان الحكم الله“ اور ص ۱۶ عنان ”من اطاع الله“ اطاع کل شیء کے ذیل میں ایک ہی معنوں کو مکرر ذکر کیا گیا ہے جو ادبی اسلوب نگارش کے خلاف ہے۔

(۱۱) ص ۳۵ حاشیہ ۷ کا سبھی کے بجائے کا متر ہونا چاہئے کیونکہ اس نزود کا واقعہ مشہور پر گزرا ہے۔

۱۲۔ ص ۱۱۳ پر عبارت ”و کانت وفاتہا فی شوال بعد بعثہ ثلاث سنین“ میں لفظ ثلاث غلط ہے، کیونکہ حضرت خدیجہ کا سنہ وفات مسلمہ نبوی ہے جیسا کہ خود صاحب کتاب نے عنوان ”موت ابی طالب و خدیجہ“ کے ذیل میں لکھا ہے۔ ۱۴۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد میں تین صاحبزادے تھے، حضرت قاسم، حضرت ابراہیم اور حضرت عبد اللہ صاحب کتاب نے اسی صفحہ پر طیب اور طاہر کو دو فرزند شمار کیا ہے لیکن ارباب سیر کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ طیب اور طاہر حضرت عبد اللہ ہی کے لقب تھا۔

۱۵۔ ص ۱۱۵ حاشیہ ۷ میں عبارت ”استخر نفعک عن ہذا الابل“ کا مطلب ”یقول اخر لنفسک جملہ اذاتہ من الابل و علیہا بقینا غلہ“ کا لایکفی۔



فہرست اسماء رجال جنکے تراجم شرح میں قع بموقع دین ج ہیں

اسماء	صفحات	اسماء	صفحات	اسماء	صفحات
الف		بکر بن محمد (مازنی)	۱۵۸	خود بنت حکیم	۲۸۳
ابراہیم بن ادریس	۱۹۷	بوران	۱۲۲	>	
ابن اسد مہری	۱۶۳	بہرام	۱۷۸	داؤد بن یزید	۱۴۱
ابن حماد	۲۷۱	ج		ر	
ابن المغازل	۲۶۸	جابر بن عبد اللہ	۱۷۲	ربیع بن سلیمان	۱۹۹
ابودلف	۵۲	جالبینوس (حکیم)	۶۵	ربیع بن یونس (ابو الفضل)	۱۱۷
ابوسعید بغدادی	۵۶	محمد بن مالک	۱۷۶	رقبہ بن مصقلہ	۲۰۲
ابوعمر و بن العلماء	۲۶۶	جرول بن اوس (حقیقہ)	۲۷۱	سن	
اتر بن الپ ارسلان	۲۶۶	جعفر بن یحییٰ (برکی)	۶۹	زبیرہ خاتون	۲۷۵
احمد بن شعبہ (نسائی)	۲۰۷	جذب بن جادہ (ابو ذر غفاری)	۱۰۲	زر بن جیش	۷۲
ارسطو	۷۲	جنید بغدادی	۷۸	زند بن جون (ابو دلامہ)	۱۴۵
ازہر بن سعد (سنان محدث)	۷۲	ح		زیاد بن مہیہ	۱۲۷
اسامہ بن زید	۱۱۸	حاتم طائی	۱۲۵	س	
اسحاق (ابو عمرو شیبانی)	۱۰۵	حجاج بن یوسف	۱۶۰	سعد بن محمد (حمیل بیس)	۷۵
اسکندر (رومی)	۱۶۸	حسان بن ثابت	۲۳۰	سعید (ابن حمید)	۱۶۹
اسکندر ذوالقرنین	۷۲	حسن بصری	۵۰	سعید بن مسلم	۱۸۱
اشعب	۷۹	حسن بن سہل	۱۲۲	سفیان ثوری	۸۳
اصمہ بن البحر (شاہ حبشہ)	۲۴۴	حسن بن علی نظام الملک	۱۶۳	سفیان بن عیینہ	۷
امرأ القیس	۲۲۵	حکم بن عمرو بن مہدی	۱۰۷	سلمہ بن دینار (ابو حازم)	۱۸۴
انس بن مالک	۱۴۲	جیوہ بن شریح	۲۸۲	سلیمان بن عبد الملک	۷
اوس بن حارثہ	۱۰۲	خ		سلیمان بن مہران (اعمش)	۱۲۷
اباس بن معاویہ	۷۰	خالد بن زید (ابو یوسف انصاری)	۱۳۶	سلم بن عبد اللہ	۵۰
ایوب بن سلیمان بن عبد الملک	۶۳	خلیل بن ایک	۸۳		
ب					
بشار بن برد	۵۶				

صفحات	اسماء	صفحات	اسماء	صفحات	اسماء
۱۹۶	فضل بن الربيع		عبدالله بن ماردون رشيد رامون	۲۶۱	مش
۸۳	فضيل بن عياض	۴۷	عبد الملك بن عمر	۵۹	قاضي شريح
	ق	۷	عبد الملك بن مروان		امام شعبي
۹۷	قاسم بن ربيع بن جوشن	۲۶۲	عبد الملك الاصمعي	۸۷	ص
۱۵۸	قاسم بن علي (حريدي)	۸۰	عبيدالله بن زياد بن ابيه		مسعود
۷۰	قتاده (حافظ)	۹۷	عدي بن اوطاة		ط
	ل	۲۶۳	عطار بن ابني باج	۲۱۰	ظاهر بن عبيدالله
		۱۳۸	عقيل بن ابني طالب		ع
۱۴۱	لقمان (حكيم)	۲۷۲	علي بن جعد		عائشه
	م	۱۳۸	علي بن حسن (ابن عساكر)	۱۳۹	عباس بن المأمون
۱۳۶	مالك بن انس	۲۴۰	علي بن حسين بن علي	۱۶۹	عبد الرحمن بن ابني الوفا (اندي)
۱۱۹	مبارك بن محمد (ابن الاثير)	۶۸	علي بن حسين (ابو الفرج)	۱۳۰	عبد الرحمن بن صخر (الوهريري)
۷۶	متوكل على الله	۲۵۸	علي بن حمزه (كسائي)	۱۰۶	عبد الرحمن بن عتبة (مسعودي)
۲۲۵	مجاهد بن سعيد	۱۴۵	علي بن سليمان	۱۰۵	عبد الرزاق (حافظ)
۱۰۵	محمد بن احمد (حافظ ذهبي)	۷۰	علي بن عبيدالله (ابن المديني)	۳۶۰	عبدالله بن ابني (منافق)
۱۹۹	محمد بن ادريس (امام شافعي)	۹۷	عمر بن عبدالعزيز	۲۱۰	عبدالله بن ابني ادني
۲۲۱	محمد اشعث	۱۰۹	عمر بن بحر (حافظ)	۲۸۶	عبدالله بن ام مكتوم
۱۶۸	محمد بن زكريا	۱۷۲	عمر بن سعد (ابو كبش)	۲۵۱	عبدالله بن جبير
۱۷۵	محمد بن زياد (ابن الاعرابي)	۱۲۴	عمر بن العاص	۲۱۰	عبدالله بن حنظل
۱۰۲	محمد بن السائب (ابن اكلبي)	۶۸	عمر بن عتبة بن يوسفان	۱۷۰	عبدالله بن حباب
۹۷	محمد بن سيرين	۴۱	عمر بن معد يكرب	۲۱۷	عبدالله بن زبير
۴۱	محمد بن عبيدالله (عتي)	۱۲۸	عمر بن ميره	۱۶۱	عبدالله بن سلمه (ابن قتيبة)
۲۶۰	محمد بن مسلم (النجاشي)	۲۱۷	عوف بن عبدالله	۱۳۵	عبدالله بن عباس
۱۰۵	محمد بن مسلم (زهرري)	۱۳۹	عويمر (الوالد ردا)	۵۹	عبدالله بن طاووس
۸۹	محمد بن نعمان		ف	۱۴۷	عبدالله بن عمر
۵۷	محمد بن يزيد (مرو نخوي)	۸۶	فتح بن خاتان	۸۳	عبدالله بن محمد (احوص)

صفحات	اسماء	صفحات	اسماء	صفحات	اسماء
		۲۲۱	نعمان بن بشیر	۱۷۲	مردان بن حکم
	ی	۸۸	نعمان بن ثابت (ابو حنیفہ)	۱۶۵	مسلم بن عبد الملک
		۹۲	نوح علیہ السلام	۸۰	مصعب بن الزبیر
۱۶۹	یحییٰ بن اکثم		و	۱۲۹	معاویہ
۲۵	یحییٰ بن زیاد (فرار)	۸۵	ولید بن عبد الملک	۲۶۰	معمر بن راشد
۱۷۸	یزید بن جهم	۵۱	ولید بن مصعب (فرار)	۱۷۳	معن بن زائدہ
۱۲۸	یزید بن عبد الملک		لا	۱۸۸	مغیرہ بن شعبہ
۱۳۲	یزید بن محمد (وزیر ہلبی)	۵۵	ہارون الرشید	۱۳۵	مقاتل بن سلیمان
۱۳۶	یزید بن معاویہ	۱۵۸	ہارون بن مقسم (وائی باللہ)	۲۷۳	منصور بن عمار (ابو السری)
	÷	۱۸۸	ہشام بن عبد الملک	۵۷	مہدی (خلیفہ)
		۸۷	ہمام بن غالب (رزوق)		ن

بعض اصحاب تاریخ کا مختصر تعارف
(جن کے بارے میں صاحب کتاب نے سکوت یا لاعلمی کا اظہار کیا ہے)

(۱) شیخ ابو عثمان حیری ص ۱۳۳

(الف)

قال الشيخ "ہر شیخ مشہور عالم زاہد بن کنانہ المیرۃ" ص ۱۳۳ حاشیہ شہ صاحب تذکرۃ الاولیاء نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ قطب وقت خراسان میں تھے با وقت اور علم طریقت و شریعت کے ماہر تھے۔ آپ کے ہم عصر اہل طریقت کا قول ہے کہ دنیا میں تین مرد ہیں۔ نیشاپور میں عثمان (ابو عثمان) حیری۔ نیشاپور میں بنید، شام میں ابو عبد اللہ ملا عبد اللہ ابن رازی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید، ریم، یوسف بن حسین، محمد بن فضل، ابو علی جرجانی وغیرہ کو دیکھا، لیکن حضرت عثمان (ابو عثمان) حیری کو سب سے زیادہ خدا شناس پایا آپ ہی کی ذات سے خراسان میں تصوف کا جرجا ہوا ہے۔ حضرت سہیل بن صاذ، حضرت شجاع کمانی، ابو یوسف عمر مداد آپ کے شیوخ طریقت ہیں۔

(۲) احمد بن ابی خالد ص ۱۶۹

یہ ادب و کتابت میں بہت نامور، نہایت نیک غلص اور دانشور شامی غلام تھا جس قدر ظیفہ ماسون کا خیر خواہ تھا اسی قدر عیال کا ہمد تھا۔ تاریخ اس کا صرف ایک عیب دکھائی دے اور وہ یہ کہ یہ کھانے کا سنت حرام تھا۔ ۲۱۰ھ میں اس نے وفات پائی اور ماسون خدا کے جہانہ میں شریک ہوا اعداد کی اور دن کے بعد اس کی تعریف کی۔

(۳) حافظ ابن تیمیہ ص ۶۲

شیخ تقی الدین ابراہیم بن احمد بن شہاب الدین عبد الحکیم بن عبد الدین عبد السلام ابن عبد اللہ بن ابی القاسم مولود ماہ ربیع الاول ۳۷۰ھ مشہور حافظ ذوق حدیث صاحب تصانیف کثیرہ، عابد و زاہد ہیں۔ دمشق اور مصر میں عرصہ تک درس حدیث میں مشغول رہے۔ بار بار آپ کا

استحسان کیا گیا اور طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں، معصوم قاہرہ، اسکندریہ دمشق کے قلعوں میں آپ کو قید رکھا گیا۔ آپ نے ۲۰ ذی قعدہ ۳۲۸ھ میں قید خانہ ہی میں وفات پائی اور آپ اپنے بھائی شرف الدین عبداللہ کے پلہ میں آرام فرما ہیں۔ (مذکرۃ الحفاظ ص ۳۴)

(۴) (شوزب خارجی) ص ۲۱۵

تاج الدین "لم اطلع علی ترجمہ" ص ۱۲۴ حاشیہ ۵۔ اس کا نام بسطام ہے اور شوزب لقب ہے۔ نہایت فسادی شخص تھا جب مسلمہ بن عبدالملک کو ذیابلا قراہل کو ذلنے اس سے شوزب کی شکایت کی۔ مسلمہ نے مشہور شہسوار سعید بن عمرو حرشی کو دس ہزار سپاہیوں کے ساتھ شوزب کے پاس بھیجا۔ اس وقت وہ اپنے مکان میں تھا۔ لشکر کی اس کثیر تعداد کو دیکھ کر شوزب گھبرا گیا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ جو شخص متنی شہادت ہے سو اس کے لئے شہادت کا موقع آپہنچا اور جو دنیا کا خواہشمند ہے سو یاد رہے کہ دنیا ختم ہو چکی غرض یہ کہ سعید بن عمرو لشکر نے شوزب کو مار دیا۔ اس کے بعد اس کے اصحاب کو پھیل کر رکھ دیا۔ تاہم بیچ کامل ص ۱۲۴

(۵) جعفر طیار ص ۲۳۳

جعفر طیار بن ابی طالب ہاشمی مشہور جلیل القدر معالی، حضور انور کے محبوب چچا زاد بھائی حضرت، علی بن ابی طالب کے صاحب نفاہل کثیرہ اور قدیم الاسلام ہیں (دیکھو القدیۃ المزجاء ص ۱۶۱)

(۶) حرث بن کلدہ ص ۱۶۱

حرث بن کلدہ بن حلاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیز بن خیرہ بن عوف بن ثقیف۔ جابل دور کا مشہور طبیب ہے۔ اس کا نظریہ تھا کہ ہر مرض کی دوا مہر کا رہتا ہے۔ حضور مسلم نے حضرت سعد بن وقاص کے علاج کے لئے بلایا تو اس نے شراب تروا تجوز کی دس اشارہ ۵

وَلَا اَنَا اَسْتَفْنِمُ فَتَدَوُّوْكُمْ ﴿۱﴾ وَ اَوْطِیْ اِذَا مَا بَسْتُمْ لَکُمْ دَوَّابْرُءَ ﴿۲﴾
فَاِنْ لَکُمْ خَیْرٌ فَالْبَیْضُ مِیْثَاقُ ﴿۳﴾ وَ اِنْ لَکُمْ شَرٌّ فَابْنُ سَوَّاکٍ فَتَارِبُہٗ ﴿۴﴾ (مجموع اشعار ص ۱۵۲)

(۷) حماد بن زید ص ۹۱

حماد بن زید رضی اللہ عنہ امام کبریٰ حدیث شہیر امام علم کا شاگرد رشید ہیں۔ ابن ہبلی کا قول ہے کہ اپنے زمانہ میں ائمہ اناس چار تھے۔ سفیان ثوری کوفی، ابو ذیابی شامی اور حماد بن زید بصری۔ خالد بن خدش کا قول ہے کہ حماد عقلاء اور ذکاۃ الاباب میں سے تھے۔ زید بن زبیر نے موت پر کہا کہ سیدنا سلیمان کی موت ہوئی (تہذیب ص ۱۰۷ و جوامع ص ۱۲۵)

(۸) حکیم بن حزام ص ۱۰۷

حکیم بن حزام بن خلیل قریشی معالی حضرت خدیجہ کے بھتیجے ہیں۔ اصحاب فیل کے واقعہ سے تیرہ سال قبل پیدا ہوئے اور ایک مرتب ہیں کی عمر میں ۳۵ھ میں یا اس کے بعد مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ایام جاہلیت اور اسلام میں معززین قریش میں کئے جاتے تھے۔ نہایت مقل، سخن اور نسب کے بڑے واقعہ کا تھے۔ (الہدیۃ المزجاء ص ۲۱)

(۹) رومک ص ۲۲

ان کی کنیت ابواسم ہے اور نام دیم والد کا نام زید ہے۔ آپ عالم القرآن، واقف اسرار و مشائخ کبار ہیں سے تھے حضرت عبداللہ عقیف آپ سے وصیت کے طالب ہوئے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی لہ میں جان نہ رکھو۔ اگر یہ نہ ہو گے کہ ازال موفیہ پر عمل نہ کر۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک بار دوسرے پر مناد کے بازار میں مجھے پانی مل رہا تھا۔ ایک گھر سے پانی مانگا۔ رکھ پانی لایا میں نے پانی پیا۔ اس نے کہا دیکھو موفی نے دن میں پانی پانی لیا۔ اس روز سے میں نے کبھی دن میں پانی نہیں پیا۔ آپ نے مئی شباب میں ۳۵ھ میں وفات پائی (مذکرۃ الادبیاء و مشائخ الکامل ص ۱۵۲)

اس کو ان کے حالات و اخبار مدون کرنے کا حکم کیا (منجد ص ۲۲۲، حاشیہ حسن سندونی برہ البیان والتبیین ص ۲۱)

(۱۹) عدی بن حاتم ص ۱۵

عدی بن حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشر بن امر القیس الرطیب صحابی ہیں۔ س ۹۰ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زمانہ ردت میں انہوں نے اپنی قوم کو فتنہ ارتداد سے روکے رکھا اور اپنی قوم کا حال اور زکوٰۃ کا مال لے کر حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں حاضر ہوئے جس سے صحابہ بہت خوش ہوئے۔ یہ اپنے نام و والد حاتم کی طرح نہایت سخی اور جواد تھے۔ حضور صلعم کے بعد خلفائے کے زمانہ میں برابر جہاد میں مصروف رہے۔ انہوں نے ایک سو بیس برس کی عمر میں شہید ہوئے۔ ان کے بعد وفات پائی۔ ان کی شہادت کے کچھ وقتوں میں سے جو بے بدایت متبرکہ گزریں ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی فرد رست اشعث بن قیس نے ان سے عام کی دیکھیں ماریتہ منکوائیں۔ انہوں نے دیکھ کر غلہ یا چاندی سے پڑ کر کے بھیج دیا۔ اشعث بن قیس نے کہلایا کہ میں نے خال دیکھیں مانگی تھیں۔ عدی نے کہا کہ میں خالی دیکھیں نہیں دیا کرتا ہوں۔

(تہذیب التہذیب ص ۱۶۶، الہدیۃ المرعاة ص ۱۱)

(۲۰) شیخ ابو حفص عمر حداد ص ۱۳۳

قال الشيخ "انا فتن ان" ابو حفص عمر النيسابوري اهـ "ص ۱۶۲ حاشیہ مذکورہ الادبیاء نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ قطب عالم شیخ اکرم تھے۔ حضرت ابوالعثمان جری آپ کے مرید ہیں۔ حضرت شاہ شجاع کرمانی آپ کی ملاقات کر آئے اور آپ کے بھراؤ بعد از مبارک شایخ کا ملین کی ملاقات کے بہرہ اندوز ہوئے۔ حضرت جنید بغدادی، حضرت شبلی، حضرت غمش، ابوزاب نجاشی آپ بہت اکرام کرتے تھے۔ آپ ایک دینار روزگار کرتے تھے اور درویشوں کو دے دیا کرتے یا بیوہ عورتوں کے گھریں پھینک دیتے، اس طرح کو کسی کو معلوم نہ ہو کہ یہ دینار کون پھینک گیا، حضرت عبد اللہ سلمی نے وصیت کی تھی کہ میرا سر حضرت ابو حفص کے قدموں پر رکھنا۔ آپ نے مسئلہ میں وفات پائی ہے (مذکورہ الادبیاء)

(۲۱) علی بن حسین بن واقد ص ۱۵

علی بن حسین بن واقد مرزوی مولود ۱۳۵ھ متوفی ۲۱۲ھ یا ۲۱۳ھ ضعیف محدثین میں سے ہیں۔ ابن حبان نے اہم ہماری سے نقل کیا ہے کہ میں صبح و شام ان کے پاس گزرتا تھا، اور ان سے کوئی حدیث نہیں کہتا تھا، انہوں نے اپنے والد ہشام بن سعد، زحر بن ابی مریم، ابن المبارک، خارج بن مصعب، ابو حمزہ کسائی سے حدیث کی ہے۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۵۳)

(۲۲) کثیر حضرت محمد ص ۱۶

(ک) ممکن ہے کہ یہ کثیر بن مرہ مخزومی ہوں، جن کی کثرت ابو ثمرہ یا ابو القاسم ہے۔ ابن سعد نے ان کو تابعین شام کے دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن سعد، مجلی، انسائی وغیرہم نے ان کی توثیق کی ہے۔ حضرت حماد بن جبل، عمر بن الخطاب، عبادہ بن الصامت، ابوالدرداء، ولید، وائس، عقبہ بن عامر، ابوبریرہ سے انہوں نے روایت کی ہے (تہذیب التہذیب ص ۱۳۲)

(۲۳) محرز مولی ابی ہریرہ ص ۱۵

(م)

محرز بن جعفر حجازی منصور شاعر ہے۔ علامہ مرزبان نے عبد العزیز بن محمد کے مرثیہ میں اس کے یہ اشعار نقل کئے ہیں۔
لاؤم نارق قلبی التہام : ان الرزیتہ مارزنا العاما : لور ذو شفق حمام نیتہ : لردت عن عبد العزیز حمایا :
فلایکینک ما ودعت قریۃ : تذو علی فنن الفصن حمایا
(معجم اشعار مشہور)

(۲۴) ابن الصالح ص ۸۶

قال الشيخ "هو علم بعض شعراء العرب" ص ۸۶ ابن الصلاح اس کا نام محمد چار گینت البرکات اور ابن باجر کے ساتھ مشہور ہے۔ سر قسطہ میں پیدا ہوا۔ پھر وہاں سے فارس کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔ تدبیر التوحید شرح اسطو وغیرہ اس کی ہے۔ یہ فلاسفہ کا بڑا حامی تھا اور الحاد کے ساتھ ہم فتن بن خاقان نے اس کی ایسی ہجو کہ ہے کہ شاید ہی کسی نے آج تک کسی کی ایسی ہجو کی ہو (دیگر شرح ص ۱۱۱) (شدائا الذہب و مجد ص ۱۱۱)

(۲۵) مختار بن ابی عبیدہ ص ۸۷

ص ۸۷ حاشیہ ۱۵ میں ان کو مختار بن ابی عبیدہ کہا ہے۔ ص ۸۷ مختار بن ابی عبیدہ ہے۔ یہ سکنہ ہجری میں پیدا ہوا تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ یہ شہر از نابین میں سے ہے یہاں تک کہ اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا ہے جو حضرت محمد اللہ بن زبیر نے اپنے بھائی مصعب کے لشکر دے کر بھیجا۔ انہوں نے کوفہ کے قریب سکنہ میں اس کو قتل کر دیا (اکمال ص ۱۱۱)

(۲۶) ابو بلال خارجی ص ۸۷

قال الشيخ "لم تغف علی ترجمۃ" ص ۸۷ حاشیہ ۱۵ ابو بلال خارجی غفلی تہی کا نام مرداس ہے اور اس کی ماں کا نام اودیہ ہے۔ باپ کا نام عبیدہ یا حدیر ہے۔ یہ خارجیوں میں بڑا مجاہد اور عظیم المرتبہ تھا۔ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ رہا ہے۔

یہ زیاد نے اولاد اس کو قید کیا پھر اس کو اور اس کے بھائی عروہ بن ادیہ کو دیکر خارج کے ساتھ قتل کر دیا تھا۔ ایک مرتبہ یہ ایک اونٹ کے پاس کو گذر رہا جس پر قطران ملا ہوا تھا دیکھتے ہی بیہوش ہو گیا اور جب افادہ ہوا تو اس نے یہ آیت پڑھی۔ سر ابیہم من قطران و فشی وجہ ہم النار "جب معاویہ نے عبید اللہ بن زیاد کو بصرہ کا دالی بنایا تو اس نے اس سے بغاوت کی کیونکہ مجائے خارجیہ کے ساتھ جو ظلم و ستم ہوا تھا اس پر یہ صبر نہ کر سکا چنانچہ اس نے اپنے لوگوں میں عام اعلان کیا کہ بخدا!

ہم ان ظالموں کے درمیان ہرگز نہیں رہ سکتے یہ کہہ کر بغاوت شروع کر دی اور یہ شعر پڑھنے لگا اے اعد بن وہب ذی الزہامۃ و النقی، و من خاص فی ملک الحدوب المہالکا، احب بقاراد ارچی سلامتہ، و قد قتلوا زید بن حصن و مالکا، فیاز سلم نیتی و بصیرتی، و وہب لی التقی حتی الاقی اولسکا، اس پر ابن زیاد نے اسلم بن زرعہ کی سپہ سالاری میں مقابلہ کے لئے دو ہزار کا لشکر بھیجا جنکو ابو بلال اور اس کے ساتھیوں نے شکست دیدی حالانکہ یہ لوگ صرف چالیس آدمی تھے، اس کے بعد ابن زیاد نے عباد بن علفہ بآزنی کی سپہ سالاری میں ایک بہت بڑا لشکر بھیجا اور گھسان کی لڑائی ہوئی، جب غار کا وقت آیا تو ابو بلال نے ناز پڑھنے کی بہت چاہی لیکن جب یہ لوگ ناز پڑھنے میں مشغول ہوئے تو عباد اپنے لشکر کے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑا اور سب کو قتل کر ڈالا، و قد راہ عمران بن حطان بقولہ یا عین بنی لمر داس و مصرعہ یا رب مرداس

اجعلنی لمر داس، ترکنتی ہائما ابی لمر نعتی، فی منزل حشون بن بعدانیاس، انکرت بعدک من قد کنت اعرفہ، ما ناس بعدک یا مرداس، باناس، اما شربت بکاس دار اوہا، علی القرون فذا فوجہ الکاس فکل من لم یذقہا شارب عجل، منہا بانفاس و د بعد انفاس (دائرة المعارف ص ۸۹، حاشیہ جن سند و بی بر البیان والتبیین ص ۸۹)

(۲۷) البرزہ ص ۸۸

(ن)

البرزہ فصل بن عبید اسلمی صحابی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعدد غزوات میں شریک ہے۔ وفات شریف کے بعد یہ بصرہ چلے گئے اور بغداد راشد کے زمانہ میں بھی جہاد میں مصروف رہے یہاں تک کہ غفران پر جہاد کیا اور دیا بصرہ میں ص ۸۸ یا اس سے قبل وفات پالہ (الہدیۃ الزیادۃ)

(۲۸) ہشام بن عبدالحکم صلیا

(۵) قال الشيخ "لم ائت علی ترجمہ" ص ۲۸ حاشیہ کہ اس کی کثرت ابو نعیم سے اور نام ہشام یہ کہا رشید میں سے تھا اس نے کوفہ میں شہرنا پایا اس کے بعد بنیاد چلا آیا اور کئی بن خالد بن علی اور سارون الرشید کی قربت حاصل کی اس کی کچھ تالیفات بھی ہیں جو سب مفقود ہیں (منہج ص ۵۵)

(۲۹) ہشام ابن الکلی صلیا

یہ محمد بن السائب الکلی صاحب کتب کثیرہ اور مشہور اخباری (کا بیٹا ہے) یہ دونوں باپ بیٹے مشہور اخباری اور راوی منسوب تھے، امام جاحظ البیان والتبيين ص ۲۵ پر لکھتے ہیں "ومن شایب کلب - محمد بن السائب، و ہشام بن محمد بن السائب اور ص ۲۸ پر لکھتے ہیں "ومنہم من الرواة والنسابة والعلماء - شری بن القحطانی الکلی، و محمد بن السائب الکلی، و عبد اللہ بن عیاش البیہقی، و ہشام بن السائب الکلی" امام جاحظ نے ص ۱۳۲ پر ابو یعقوب خرمی سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یمن آدمیوں جیسا کوئی نہیں دیکھا کہ وہ خود تو دوسروں کو کھا جانے والے تھے لیکن یمن آدمیوں کو دیکھ کر اس طرح پچھل جاتے تھے جیسے پانی میں نمک یا آگ میں رائیگاں ہشام بن الکلی ہشتم بن عدی، کو دیکھ کر اور ہشتم بن عدی، موسیٰ جسی کو دیکھ کر اور ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن سیف غلویہ، ابو الہنا محارق مغنی کو دیکھ کر :- (البیان والتبيين مع حاشیہ حسن سندوبی)

(۳۰) ہشتم بن عدی صلیا


قال الشيخ "لم اطلع علی ترجمہ" ص ۲۸ حاشیہ کہ ابو عبد الرحمن ہشتم بن عدی طائی کوئی مولود ۱۲۸ھ متوفی ۲۰۹ھ مشہور مورخ اور اخباری شخص ہے اور خارجیوں کا ہمنوا ہے، مجالد ابن اسحاق وغیرہ سے روایت کرتا ہے مگر حدیث میں ضعیف ہے قال ابو داؤد والبیہقی "کذاب" اس نے بنو الحارث بن کعب کی ایک عورت کے ساتھ شادی کرتی تھی، بنو الحارث کے معزز لوگ ہارون الرشید کے پاس آئے اور انھوں نے تفریق کا مطالبہ کیا ہارون الرشید نے کہا کہ یہ وہی شخص تو ہے جس کی بابت شاعر نے کہا ہے "اذا نسبت عدی بنی بنی ثعل" مقدم الدلائل قبل العین فی النسب، لوگوں نے کہا: جی حضور! یہ وہی شخص ہے اور شاعر ذیل بن ثعلبہ شیبانی کوئی ہے، اس پر ہارون نے اپنے قائدین میں سے داؤد بن یزید کو حکم کیا کہ ان میں تفریق کرادے پس لوگوں نے اس کو پکڑ کر خوب پیشا یہاں تک کہ اس نے بیوی کو طلاق دیدی دنی ذلک بقول علی بن جبلة العلوک سے "ہشتم بن عدی نسبتہ جعوت" ابانہ فارا حننا من العدد اعد دعیا فلوم البقار له، واعراناس لم یفقد ولم یزد، نفسی فدار بنی عبد المذان وقد تلوہ للوجہ واستقلوہ بالعمد حتی ازالوہ کما عن کریمہتم و عرفوہ بذل ابن اصل عدی ابابن النجیثہ من ابجوف الفجر، اذا جعوت و انتہی الی احد رشذات الذہب ص ۱۹۲ و تاریخ کامل ص ۲۵ و حاشیہ حسن سندوبی بر البیان والتبيين "ص ۲۶ و ص ۱۵۴)

(۳۱) ابو محمد یحییٰ بن مبارک یزیدی صلیا

(۱)

یہ یزید بن مسفر حمیری کے لڑکے کوڑھاتے تھے، اس لئے ان کو یزیدی کہتے ہیں۔ یزیدی، نخوی، نخوی، تہار، شہر ابو عمرو ابن اللہ خلیل حمیری

غیرہ کے شاگرد تھے۔ ایک روز یزیدی خلیل کی ملاقات کو آئے خلیل ایسی گدی پر بیٹھے ہوئے تھے، مگر گدی ایسی نہ تھی جس پر وہ آدھا کھانٹا
سے بیٹھ سکیں۔ اس پر بھی خلیل فرود عبت میں گدی سے سرک گئے۔ یزیدی نے پاس اڑتے مذر کیا کہ آپ کو تکلیف ہوگی خلیل نے سرک کر کہا،
بیٹھو کہیں دوستوں میں بھی جگہ تنگ ہوئی ہے۔ خلیل ایسے شخص نہ تھے جو ہر کس فاکس کو اپنی گدی پر بٹھائیں، مگر یزیدی ایسے رتبہ کے شاگرد تھے
جن کے لئے خلیل مسند سے سرک گئے۔ ایک روز ایک خوبصورت خوش آواز عورت مامون کے پاس اشارہ پر رو رہی تھی۔ جب خوبصورتی پر
خوش آوازی جمع ہوتے ہیں تو سننے والوں کے دل سے اس کی کیفیت پر چمکے۔

خوبی اور دھول اور آواز کی برادری کے پر تہا دل  چوں خود ہر دو جمع در کیا ہار صاحبے لال برد مشکل
مامون از خود رفتہ ہو کر بیچ اٹھا پھر سنبھل کر کہنے لگا: کیوں استاد کیا سماں ہے، کیا دنیا کی کوئی چیز اس بے بہتر ہو سکتی ہے؟ یزیدی نے کہا
ہاں شکرت میں عیسیٰ لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر نعمت میں مزہ نہیں ملتا۔ مامون نے کہا، سچ ہے ابھی ایک لاکھ دہم اہل حاجات کو
خیرات کئے جائیں۔ یزیدی نے قریب ایک سو سال کی عمر میں سترہ میں وفات پائی۔ کتاب النوادر جامع شروادب کتابت فیضیہ قزاق کی نقاشی
شیخ یوسف ص ۱۳۳ (۳۲)

قال الشيخ "لم نطلع علی ترجمہ قد ۲۲ مائیدہ شیخ یوسف بن حسین نہایت حسین اور بڑے اکمال اوایا میں سے ہیں حضرت ذوالنون کے سب
بیت ہیں اور ابو تراب، ابو سید خوار بھی مشائخ کے فیض صحبت رکھتے ہیں، حضرت ابراہیم خواص فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار خواب میں خلیل
سنی کو یوسف بن حسین سے کہہ دیا کہ تو راندہ درگاہ ہے۔ خواب بیدار ہوا تو ان سے بیان کرتے ہوئے شرم آئی، تیسری بار خواب میں کہا گیا کہ اگر تو نے
ان سے کہا تو مجھ کو ایسی منزل ملے گی کہ زندگی بھر تکلیف میں مبتلا رہے گا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ شرمنا۔ میں نے شرم چھا
تو آپ کی آنکھوں سے خون کے سہرے بہنے لگے اور فرمایا کہ لوگ میرے سامنے قرآن پڑھ رہے تھے مگر مجھے رقت نہ ہوئی اور اس شعر نے مجھے بے قرار کر دیا
لوگ مجھے زندہ کرتے ہیں، کچھ عباد و خطاب باری زادہ درگاہ ہے۔ میرے حق میں درست ہے۔ مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا۔ اور اسی پریشان
میں صحرای طوت نکلی گیا۔ راستے میں حضرت غفر سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ یوسف بن حسین میں عشق الہی کے گھاگل ہیں اور علیین ان کو بڑے
ہے۔ اللہ کی راہ میں ایسا سترہ حاصل کرنا چاہئے کہ اگر تنزل بھی ہو تو علیین ہو۔ نزاع کے وقت آپ نے فرمایا، اے اللہ میں نے خلق کو قولا اور نفس کو
غلا نصیحت کی، میرے نفس کی خیانت کو خلق کی نصیحت کے عوض میں صاف کر دے (تذکرۃ الاولیاء میں ان کے ساتھ ابو عثمان میری کی فریگی کا قصہ
بھی منکدر ہے)

فہرست صحابہ تابعیہ شیخ جن کے حالات شاخ کتاب کو بھی معلوم نہ ہو سکے

اسماء	متن	اسماء	متن	اسماء	متن
اباہیم بن صیب	۲۷۴	ابوالعباس کندی	۵۷	ابو یوسف یزیدی	۲۹۳
ابراہیم بن عبد اللہ فرسانی	۵۲	ابوالعاص	۹۸	ایاس بن قبیصہ	۱۰۲
ابن السری	۹۰	ابوالقاسم بن الازدق	۱۹۹	س	
ابن عامر	۱۵۴	ابو تکر	۲۵۶	ربیع الحالب	۱۶۴
ابراہیم بن سبتان	۲۸۳	ابو لکنون نوری	۱۱۱	ح	
ابراہیم بن مرزبان	۱۲۰	ابی بن غلظت		خلیل بن احمد	۱۰۶
ابو یوسف	۱۵۰	اسلم بن زہرہ	۲۷۶	س	

سعيد القرني	٢١	عمر بن عبد	٢٨١	مسكين فديك	٢٨١
شاهنشا بن نعل	٢٢	عمر بن ميس	١٩٢	مسكين بن جارد عبد	٩١
سوا المنرق	٢٦	عمر بن جرح	٢٨٥	مسكين بن زياد	٩٠
ص		عمر بن سعد بن ابى وقاص	٢٢	مسكين طائي	١٤٤
صاحب المان	٨٥	عيسى بن لبيد	١٣	منذر بن نعمان	٢٤٤
صديق بن عبد الله	٢١	علاء بن عسك		مهاجر بن عبد الله	
ع		ف		ن	
جاسر الفضل الباشي	١٦٤	فتية محدث	٥٨	نعمان بن منذر	١٠٢
عبد الرحمن بن سلام القرني	١٦٦	م		ه	
عبد الله البني	١٣٢	مالك بن منذر	٢٨٢	هلال بن اسد مازني	٢١
عل بن يقطين	١٩٤	محمد	٤٤		
		محمد بن زبير	٢١٥		

فهرست مضامين كتاب نفحة العرب

عنوان	صفه	عنوان	صفه	عنوان	صفه
رباچه	٢٧٦	يجب على اسأل ان يكره في سواد	٥٦	ضبط بعض عند كلام الا وفاد والازدال	٤٤
اباب الاول في النشر	٢٧١	كلام العرب قال من الشعر	٥٤	شروم الدار	٤٦
ايسف بالاعلا الساند بالسيف	٥	طول الادل	٥٨	من عادي ل ويا فدا انشأ بالعرب	٨٢
اكف عن الدنيا العجوبة	٢٢	نصية السحان ولزم طابته	٥٩	عز من الحديث على كالبه. التليس	٨٢
مسك	٢٣	المنزل. اعادنا الله من كثرة الاكل	٦٠	واو البسات	٨٢
انف في الماء. واست في السهر	٢٥	ما توشه الحكمة ايرناية يلة الطام	٦١	الفصل بين القانيث الفطحي والمعوي	٨٨
المسلم	٢٦	عدل على	٦٢	الحكاية	٨٩
الطلع	٢٨	استراح الانقياب. قرة القفاة	٦٤	جود سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم	٩١
كف انسان عن الوقوع في عرض الانسان	٢٩	قوة المنفذ. ذكوة اليا	٦٥	قصة سيدنا زوح	٩٢
زوح غريب من المسابة	٥٠	قضاء على كرم الله وجهه	٦٦	مراتب الامانة قار. الا برم	٩٣
معنى قولهم فلان اشامر من طرس	٥١	عدم القفاة	٦٧	اشجاء الدنيا. الذكوة	٩٣
من قال حالاً يفتي سمع مالا يشترى	٥٢	المسكى بملك لا يفتي غيره	٦٨	الوفاء والمحافظة والامانة	٩٤
الفترة الى الله تعالى شانه	٥٣	انقياس العيب	٦٩	مروعة الله	٩٤
صحة الاحداث	٥٤	اختلاف العلماء رجة	٧٠	الشر بيده في الاصل منزه	٩٩

٢٣٧	ربعة الاول الى الشام	١٥٩	نبذة من ذكر الحجاج	١٠١	النجاة
٢٣٤	ربعتا ثانيتين الى الشام	١٦٢	رب ان لم تده أمك	١٠٣	لا تفر من نباح كلب الكجرة فخره
٢٣٨	ربعتا ثانيتين الى الشام	١٦٦	ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين	١٠٧	نسل العلماء على الملوك
٢٣٩	بنار الكعبه	١٦٦	بسطة المسلة ورد الخياط	١٠٤	لا تفر يقول احد من غير تدبر
٢٣٠	ابدا راجي	١٦٤	نبذة من دقة الحرة	١٠٨	اغراء الصديق على الصديق
٢٣٢	الدعوة	١٤٠	الكرم كرم النفس	١٠٩	ظرافة ادوية
٢٣٣	الهجرة الى البصرة	١٤٣	الشجاعة	١١٢	الاستقام بالانزلام
٢٣٧	التقاط في مابين كفا ومكة والمؤمنين	١٤٥	منع استبر	١١٣	نصية سيدنا نوح لا ينه اء
٢٣٥	موت الى طالب وخديجه	١٨٠	صيانة الملوك رعاياهم	١١٦	ذكارة الملوك وحسن الطلب
٢٣٧	الاسرار والبيئة	١٨٢	المراعاة	١١٨	عجة العلم
٢٣٤	الهجرة	١٨٧	قصة سيدنا عيسى بن مريم	١٢٠	خوف البدقة والتعرب
٢٥١	الغزوات والسرايا	١٨٩	قصة سيدنا ابراهيم	١٢١	الابهام
٢٥٢	غزوة الحديبية وارسال الرسل	١٩٢	اكيس من تبيا للموت	١٢٣	ان العساقرت لذي العلم
٢٥٣	وفاته، حليته المباركة	١٩٥	يوشن على انفسهم ولو كان بهم خصاصة	١٢٥	الاشار
٢٥٤	العشرة المبشرة، السيرة السديقية	١٩٨	الانقياب والتغير	١٢٦	لاداء المنقوق في معصية الخالق
٢٥٤	السيرة الفاروقية، السيرة العثمانية	٢٠١	عزة دينية تفوق عزة دنيوية	١٣٠	رجل جرى على سانه في خيرة اء
٢٥٨	السيرة العلوية، طلحة، الزبير	٢٠٢	مناظرة بن عباس مع الخوارج	١٣١	الكرم لاني من احسن اليه
٢٥٨	سعد، سعيد، عبدالرحمن، ابراهيمية	٢٠٦	يوم احد	١٣٣	لا تحزن اننا اساء اكب الفن اء
٢٥٨	ثمرة العلم	٢٠٩	قصة سيدنا موسى واخيه	١٣٣	القراض
٢٥٩	الكرام اشيب	٢١١	المناظرة بين عمر بن عبدالعزيز اء	١٣٤	الحجاب العظم
٢٦٠	اعتماد الارباب	٢١٥	رزق الحسين	١٣٩	الادب خير الدفائر
٢٦١	صون اللسان عما يؤذي اليه	٢١٩	نبذة من ذكاة العرب	١٤٢	الفرج بعد الشدة
٢٦١	ما الحيد لمن خلق قبح الوجه؟	٢٢٣	العدالة الفاروقية	١٤٧	الارتجال
٢٦٧	التفكر في القفاد	٢٢٤	السيرة البغوية الحميدة	١٤٧	تعلم السلاطين على ابل الدين اء
٢٦٥	كيف النجاة من اللسنة الطامعة	٢٢٢	نفسه على الله عليه وسلم	١٤٨	حديث ثمان اء ذب في زنى شاة
٢٦٦	الفرج على العلم	٢٢٢	وفاته ابيه، ولادته رضاعته م	١٥٠	توفا لحاتم الطائي
٢٦٤	جزايل العلم	٢٢٢	شق سبعة صل الله عليه وسلم	١٥٢	ان الحكم الا لله
٢٤٠	ستر العيوب بالمجاهلة مع من يوزيه	٢٣٥	وفاته امه صل الله عليه وسلم	١٥٢	شيل
٢٤١	الدعاة	٢٣٦	وفاته عبد المطلب	١٥٤	لاد
٢٤١	العلم لا يهلكك لغيره حتى تعطيه ملكك	٢٣٦			

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَمْدًا لِقَادِرِ جَعَلَ عِلْمَ الْاَدَبِ شِمْسًا مُنِيرَةً اَمْنَةً مِنَ الْاَقْوَالِ وَالْكُتُبِ وَقَمَرًا مُضِيًّا لَا يَدْرِكُهُ الْحَقَاقُ وَلَا الْخُسُوفُ
وَفَلَكًا بَرِيًّا مِّنَ الْخُرْقِ وَالْاِلْتِنَامِ وَارْضًا تَرْتَقِي اَهْلُهَا وَتَصُوْنُهُمْ مِّنْ قُطُوبِ الْاَنَامِ وَخُطُوبِ الْاَيَّامِ

حل لغات حمد افعول مطلق ہے جس کا عامل محذوف ہے کیونکہ جب مصدر فاعل یا مفعول کی طرف بواسطہ مایا
بلواسطہ جار مضاف ہوتا ہے تو اس کا عامل وجوہا محذوف ہوتا ہے۔ یہاں حمد اپنے مفعول کی طرف بواسطہ لام مضاف ہے
لہذا عامل محذوف کر دیا گیا اے حمد خدا (س) تمہارا، تمہارے فضیلت کی بنا پر تعریف کرنا ص مائد، حمد بہت عمدہ خصلتوں والا قادر معینہ
صفت ہے، قدر (ن ص س) قدر، مقدرة، مقدرة قوی ہونا (ض) قدر اُ — اشی اندازہ کرنا، لامیر تدبیر کرنا جعل سے
خطوب الایام نیک پورا کلام قادر کی صفت ہے اور جعل یعنی میر ہے سلم الاحب اس کا مفعول اول ہے اور شمس مفعول ثانی
اور اگر جعل یعنی خلق ہو تو پھر شمس مال ہو کر منصوب ہوگا، شمس آفتاب جس شمس شمس (ن) شمساً باز رہنا، انکار کرنا (ن) ض
شمس (س) شمساً — ایوم دھوپ والا ہونا۔ جنیوۃ من اذ اشی امانۃ روشن ہونا، روشن کرنا لازم و متعدی (ا) امنتر
اس سے صیغہ صفت مؤنث ہے (س) امننا، امانا مطمئن ہونا محفوظ ہونا۔ الاقوال (ن ص ن س) افلا — القمر فاقب ہونا۔
الکسوف (ن) گفت اشی آفتاب میں گہن لگنا۔ قمر آئین رات کے بعد آخر ماہ تک چاند کو قمر کہتے ہیں اور اس سے پہلے ہلال اور
چودھویں کے چاند کو بدر ج اقدار۔ مضیئاً چمکدار۔ اضار اضارۃ۔ البیت وضار یضو وضوۃ، ضیار۔ القمر روشن ہونا۔ الحاق
حق (ن) غننا۔ اشی باطل کرنا غنماں جیسے کی آخری رات آخری بن اشی الخسوف (ض) القمر گہن لگنا، مکان (ض) جانا، فلک آسمان ج فلک فلک
والفلک میں کل شی گول اور بڑا ہونا۔ الخسوف (ن ص) الشوب بھاڑنا ہے سوچے کسی چیز کو توڑ کر خراب کر دینا۔ الا لشماس التسم اشی منا۔
ارض زمین ج آراہن، ارض، ارض دن ک، ارضیہ اور ارضۃ۔ مکان سبب سبب شوش منقطع ہونا۔ صیانت حفاظت
رہی، ارض (س) ارضادیمک خوردہ ہونا۔ متوجی ترمیض غذا دینا، پرورش کرنا۔ قصو کھس (ن) صونا۔ صیانت حفاظت
کرنا۔ قلوب ترش روئی (ن ص) انام، انیم مخلوق (انیم کا استعمال صرف اشعار میں ہوتا ہے) خطوب جمع خطبہات
معاظرو مانا بڑے اور ناپسندیدہ معاطر میں متعل ہوتا ہے،

تشریح ہم اس قادر مطلق کی تعریف کرتے ہیں جس نے علم ادب کو روشن آفتاب بنا دیا ہے جو غروب و کسوف سے محفوظ ہے اور
چمکتا چاند بنا دیا جس کو تاریکی سے نوری نہیں پاتی اور ایسا آسمان بنا دیا جو شکاف و بیوند سے پاک ہے اور ایسی زمین جو اہل زمین کو غدا
بخشی ہے اور مخلوق کی ترش روئی کو دور کر دینا ایام سے حفاظت کرتی ہے۔

فائدہ مصنف نے اپنی کتاب کو تسمیہ و تمجید ہر دو کے ساتھ شروع کیا ہے جس میں کلام الہی کی اہمیت ہے کہ اس کا آغاز
ہر دو کے ساتھ ہے، نیز اس میں حدیث کی بھی اتباع ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: **کل امر فی بائ تم نیکو بنسیر اللہ**
یعنی رو آج تک اللہ راہ جو بہتم بات ان کام اللہ کے نام سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

وَصَلَوَةٌ عَلَىٰ قَصِيصٍ يَلْبِغُ أَدِيْبٌ كَأَنَّهُ قَهْوَىٰ قَوْلُ أَبِي الطَّيِّبِ رَفِيٌّ مَمْدُوحٌ هـ
 بِأَيِّ وَأَيُّ نَاطِقٌ فِي لَفْظِهِ ۞ تَمَنُّ تَبَاعُ بِهِ الْقُلُوبُ وَتَشْتَرِي
 جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ الْوَاضِحَةِ الْبَادِيَةِ، حِينَ دَهَمَتِ الدُّنْيَا مَصَابِيثَ الْكُفْرِ الشُّؤْلِ الدَّاهِيَتَا
 وَأَتَىٰ بِالْبَرَاهِينِ الْقَاطِعَةِ وَالْحُجَجِ الرَّاسِخَةِ، وَحَمَىٰ حَيَّ الدِّينِ وَحَمَا أَثَارَ جُودِهِ لَا تَبَايَهَا غِيظًا عَلَى
 الْمُسْلِمِينَ حَارِجَةً، وَيَمْكَايِدُهَا الْبَقِيَّةُ تَزِيلُ الْجِبَالَ الرَّاسِيَّاتِ لَا تُقِيدُ تَبَعَهُ جَارِحَةً،

حل لغات

دصلوہ حمد پر موقوف ہے اور عامل معذوف ای نصلی صلوٰۃ درود بھیجنا من قصیم خوش بیان پر فصیح
 فصیح (ک) فصاحتہ فصیح ہونا۔ الامحی عربی میں نقت گو کرنا۔ بلیغ ص ج بلیغ بلغ (ک) بلاغتہ بلغ ہونا۔ قہوی
 مضمون کلام، فنا (ن) خوا اپنے کلام سے کسی مضمون کی طرف اشارہ کرنا۔ بابی میں بار تقدیر کی ہے اور بار مجرور معذوف یعنی مفسدی
 کے متعلق ہے جو نام کی خبر مقدم ہے۔ لفظ مصدر بمعنی موقوف خبر مقدم ہے۔ تمن، مبتدا موقوف موصوف ہے۔ تباع جمع
 صفت ہے۔ البینات جمع بینۃ دلیل، مراد معجزہ بان (ض) بیانا، بتیاناً ظاہر ہونا من تین ج ابنینا، ابنان۔ الواضحتہ
 (ض) ضوئاً ووضوحاً۔ الامر ظاہر ہونا من واضح البکادیۃ ظاہر، بد (ن) البدواً بداء ظاہر ہونا من باد ج بادون، بدنی دھمت
 (س) ف، دہنا۔ الامر اچانک آ کرنا۔ الدراہیۃ، سخت مصیبت بڑا معاملہ ج ذوالا، دواہی الدہر حوادث زمانہ، الیراہین
 جمع برہن دلیل۔ الحجج جمع حجت بمعنی دلیل حج (ن) حجا۔ دلیل میں غالب آنا۔ الامکن زیارت کرنا ص حاج ج حجج، حاج
 الحج دہوی کرنا، دلیل پیش کرنا، حجۃ سال ج حجج۔ الراسخۃ راسخ (ف) ن (ض) راسخاً رجوعاً۔ الرئی غالب ہونا۔ سمی (ض) حیا
 حمایت۔ الشی روکنا، بچانا ص مای ج حفاۃ۔ حنی چراگاہ، ہر وہ چیز جس کی حفاظت کی جائے۔ حجا (ن) حوا۔ الشی مشا
 اشار جمع اثر نشان۔ جتمع جمع جمع بمعنی جماعت۔ انیاب جمع ناب بمعنی دانت۔ حارجۃ اسم فاعل ہے حرج
 (ن) خرجاً۔ انیابۃ فسخ سے دانت پینا۔ جموع موصوف ہے اور خارج صفت لایا بہا خارج کا مفعول ہے اور لام برائے تقویت
 عامل ہے۔ مکاید، جمع مکیدہ بمعنی نکر، دھوکہ، خباثت۔ راسیات، جمع راستہ ثابت و راسخ رسا (ن) رسوا، رسوا، ٹھہرنا
 ثابت ہونا۔ لافشد کھر جمع فواد بمعنی دل، فادہ، ف، فادۃ دل پرانا (س) فادۃ دل کی بیماری دا ہونا۔ سجارحۃ
 جموع کی صفت ہونے کی وجہ سے خبر درجہ حرج (ف) جرجا۔ زخمی کرنا۔ بسا زعیب لگانا (س) جرجا زخمی ہونا جرج زخم
 ج جرحہ و ج۔

تشریح

اور درود بھیجتے ہیں ایسی فصیح و بلیغ پاک ذات پر جو ابو الطیب کے شعر سے
 بآلِ دَافِئِ نَاطِقٌ ۞ فِي لَفْظِهِ ۞ فَمَنْ تَبَاعُ بِهِ الْقُلُوبُ وَتَشْتَرِي
 میرے ماں باپ اس پر قربان جس لفظ ایک قیمت ہے کہ اس سے دلوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے ————— کہ صحیح مصداق ہے
 جس نے سوت میں روشن و نمایاں معجزات پیش کئے جسک تمام عالم پر انواع کفر کی تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں آپ نے دین کی حفاظت کی اور
 ایسی جاتوں کے نشانات کو مٹا دیا جو مسلمانوں پر غصہ کی وجہ سے دانت پیسنے والی اور ان کے دلوں کو زخمی کرنے والی تھیں، اپنی ایسی تدبیروں کے
 ذریعہ سے جو مسلمانوں کو بھی اپنی جگہ سے ہادیتی تھیں
 ابو الطیب کے حالات کے لئے ہماری کتاب "ظفر المصلین باحوال المصنفین" دیکھئے

[illegible]

تشریح پر اور ان لوگوں پر جو آپ کے پیرو ہیں، آپ کی اولاد، ازواج، اصحاب اور آپ کے جلدستیں میں سے حمد و صلوٰۃ کے بیشمار بیگ میں نے مستفیدین کی طبیعتیں ایسے رسالہ کی طرف مائل دیکھیں جو اخلاق کو پاکیزہ بنانے کو یا ان کے دل حاجت مندوں کے سہول ہیں اور ملک الفضیل (امرائی القیاس) کے قول

۵ : **فَتَلَبَّ جَلْبَلًا مَطْرُفًا وَمَوْضِعًا** : فَاكْتَسَبَهَا عَنْ ذِي تَرَمٍّ مَقْبُولٍ : میں تجھ جیسی بہت سی حاطہ اور دودھ پٹنے والیوں کے پاس آیا، پس میں نے اُن کو اپنی طرف مشغول کر لیا، تعویذ والے سے۔ اور شبی کے قول ۵

۵ : **مَا أَصْنَفَ الْقَوْمَ صُنْفًا** : وَأَمَّا الْمَرْطُطَةُ : (قوم نے ضبک انصاف نہ کیا اور اس کی ماں دراز اور دھیل پستان) سے دلیل لاکر علم و ادب میں طعن کرنے والوں کی زبانوں کو بولتے ہوئے پایا کہ علم ادب عقلوں کو خراب اور دانائی کو

ختم کر دینے والا علم ہے ۱۲

الباب الاول في النشر

السيف بالساعد والسيف

تواری کی غول، بازو سے ہے نہ کہ بازو کی قوت، تواری سے

مطلب یہ ہے کہ اگر قوت بازو ہے تو تواری کا جوہر نمایاں ہو گا ورنہ تنہا شمشیر براں کس کام کی وجہ دست نادر باید نہ شمشیر آید۔
گر انگشت سلیمانی نباشد چہ خاصیت دهد نقش نگین

قال لعنني بعث عمر بن الخطاب الى عمرو بن معد يكرب ان يبعث اليه بسيفه المعروف بالصمصاء فبعث به اليه فلما
ضربه وجده دون ما كان يبلغ عن فكتب اليه في ذلك فرد عليه انها بعثت الى امير المؤمنين بالسيف لم يبعث بالسيف

الذي يضره

حل لغا

سيف تواریج اسیان، سیوف، ساف (ض) سيفا تواری سے مارا۔ ساعد بازو کہ جاتا ہے شدہ اللہ مسل
ساعدک "اللہ تعالیٰ تمہارے بازو کو مضبوط کریں، جو سواہد۔ قال (ن) قولاً، قافلاً، قیلاً، مہناً، بیان کرنا، قائل
جو قول (ض) قیلوتہ دوپہر کو آرام کرنا ومنہ اشل "اذ قال الاغل تحت الشجرة الفص ووضوء العتبی" ابو عبد الرحمن محمد بن عبد اللہ
متوفی ۲۵۵ھ مشہور ادیب اور فصیح و بلیغ شاعر تھے، کتاب انجیل، کتاب اشعار الامارین، کتاب الاماقل وغیرہ آپ کی یادگار
ہیں۔ بعث (ن) بعثا بھیجا، بعثت فوج، بعثت ا۔ الیت دوبارہ زندہ کرنا، یوم البعث روز قیامت۔ سکر بن الخطاب
خلفاء اربع میں سے مشہور جلیل القدر صحابی ہیں اپنے تریسٹھ سال کی عمر میں ابو لؤلؤہ مجوسی کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ عمرو بن معد
ابو ثور بن عبد اللہ زبیدی، سادات اہل یمن سے ایک صحابی ہیں مشہور شاعر بھی تھے اور جانا باز بھی۔ صمصام۔ قہ تواریج کی دھار
نہ مڑے۔ دون گھٹیا، کم رتبہ، اگر علیہ جواب دیا۔

فاضل مبتی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن معد یکرِب کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اس کے پاس رہیں
میرے پاس (پس) اپنی وہ تواریج بھیج دے جو صمصام کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ تواریج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
پاس بھیج دی، جب اپنے تواریج چلائی تو اس کو اس مرتبہ سے کم پایا جسکی خبر آپ کو اس تواریج کے بارے میں پہنچی تھی پس اپنے اس سلسلہ میں حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا (کہ میں نے تمہاری تواریج کو دیکھا تھا وہ کیا نہیں پایا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے امیر المؤمنین کے پاس صرف تواریج
بھیجی ہے وہ بازو نہیں بھیجا پس سے یہ تواریج چلائی جاتی ہے ۱۲

(فائدہ کا ادلی) منقول ہے کہ جنگ قادسیہ میں شاہ فارس یزدجرد نے مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے رستم

کو آگے بڑھایا تھا، اس کے مقابلہ کے لئے حضرت عمرو بن معدیکربؓ نکلے، رستم ایک بہت بڑے ہاتھی پر سوار تھا حضرت عمرو نے ایک ہی وار میں ہاتھی کی چاروں ٹانگیں صاف کر دیں، رستم ہاتھی کی پشت سے نیچے گرا اور ہاتھی رستم کے اوپر گر پڑا یہاں تک کہ رستم کو قتل کر دیا گیا اور فارسیوں کو شکست ہو گئی علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دیمیری صاحب کتاب حیوة الجنون اس قصہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں وہذہ الفریۃ لم یسبح بہا فی الجاہلیۃ ولا فی الاسلام

(فائدہ ثانیہ) علامہ سہلی نے ذکر کیا ہے کہ کعبہ کے قریب جرم وغیرہ کے دھینے سے ایک لوبے کا ٹکڑا برآمد ہوا تھا حضرت عمرو بن معدیکربؓ کی تلوار مصمامہ اور بنی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار ذوالفقار اسی لوبے کی بنی ہوئی تھی، یہ تلوار دراصل شاہ بین عمرو بن ذی قیعان کی تھی وہی یقول عمرو بن وسیف لابن ذی قیعان عندی خیر نصل من عہد عاد، آپ کو حضرت خالد بن سعید بن العاص بن امیہ نے عطا کی تھی جو آپ کی اولاد کے پاس رہی یہاں تک کہ ان سے خلیفہ ہدی نے اتنی ہزار درہم کے عوض میں خرید لیا، اس کے بعد بطریق وراثت منتقل ہوئی رہی یہاں تک کہ آخر میں واثق باللہ کے پاس پہنچی اس نے اس کو صیقل کرانا چاہا تو خراب ہو گئی، کہتے ہیں کہ شاہ روم کی طرف سے بارون الرشید کے یہاں بطور ہدیہ کچھ تلواریں آئیں، ہارون الرشید نے مصمامہ تلوار منگوائی اور رومی قاصد کے سامنے ان کی ایک ایک تلوار کو مصمامہ پر بار، پھر قاصد کو مصمامہ تلوار دکھائی اس نے دیکھا کہ مصمامہ کی دھار میں ایک بھی نشان نہیں تھا، یہ تیغے کہ آسائش از فیض خود دہد آب x تنہا جہاں بگیرد بے منت سپاہی (حافظ)

الکفر عن الدنیا

دنیا سے اعراض

کان بہذا درجل متعباً سمی رؤیہ فعرض علیہ لقضاء فتولاه فلقیہ الجحید یوماً فقال لمن اراد ان یستودع سرور لمن (ایضاً شبہہ فطیل یروہو فان کتو حبت الل دنیا لر بعین سنۃ حتی قدر علیہ

حل لغت الکفر عن، کفر، عن الامر باز رہنا۔ وعن الامر باز رکھنا۔ کفر، تبھیل، ج، کفر، کفر، بصرہ اندھا ہونا، کفر اندھا ج مکافیف۔ الدنیا ج، دنی، دنی (رض)، دنیا، کینہ ہونا، ص، دنی ج، اذینار، ذنار، دُنُو، قریب ہونا بعد اد ایک شہر ہے جس کا نام مدینۃ السلام ہے۔ متعب، عبد ان، عبادۃ، عبودیت، باجری اور پرستش کرنا تعبد عبارت کے لئے ملید ہونا، متعبہ اسی سے ہم فاعل ہے۔ رؤیہ دیکھو مقدمہ۔ فعرض (رض) عرض پیش کرنا۔ فتولاه تولیاً و زلیلاً، دنیا کسی کام کے لئے تیار ہونا۔ التولیتہ دلی بنا۔ فلقیہ، اس، لقاء، ملاقات کرنا۔ الجحید، شیخ وقت، عارف طریقت الواصل، مینہ بن محمد قزاقی متوفی ۹۹۷ھ مشہور عابد و زاہد ہیں۔ سب پہلے لوگوں کو علم اشارہ سے آپ ہی نے واقف کیا، آپ حضرت سری سقّی کے بھائی اور فرید ہیں، کسی نے حضرت سری سقّی سے پوچھا، کیا تم یہ کام تیرے سے زائد بھی جانتا ہے؟ آپ نے فرمایا، ال آگاہ ہو کہ غنیمت کو میرا فرید ہے مگر تیرے میں مجھ سے زائد ہے۔ ان یستودع، مال کسی کو بطور امانت مال دینا۔ ستر محمد ج، اسرار، قال، مُدَوَّر، اَکْثَر، قُرْآن، اَکْثَر، ۵۰ کے کہنے حد کے لئے قریب ہیں۔ لا یفشیہ، افشاء، بھلا کرنا۔ کتم، ان، کتم، کتمان، پوشیدہ رکھنا، چھپنا۔

تشریح بغداد کے شہر میں ایک شخص عبادت گزار تھا جس کا نام رویم تھا، اس پر عہدہ قضا پیش کیا گیا تو اس نے اس عہدہ کو قبول کر لیا، ایک روز حضرت بنید بغدادیؒ نے اس سے ملاقات کی اور کہا: جو شخص اپنا روزگاری ایسے شخص کے پاس رکھنا چاہے جو اس کو کسی پر ظاہر نہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ رویم کو لازم قرار دے کیونکہ وہ دنیا کی محبت چالیس سال تک چھپاتا رہا یہاں تک کہ اس پر تلوپا لیا۔

(تنبیہ) حضرت رویم نے آخر عمر میں دنیا داروں کا لباس اختیار کیا اور منصب قضا اپنے ذمہ لیا اس پر حضرت بنیدؒ نے عارفانہ طنز کیا ہے مگر حضرت رویمؒ کا مقصد طلب دنیا تھا بلکہ اس سے آپ کی غرض یہ تھی کہ خود لوگوں کے لئے ٹیپریں جائیں، خود حضرت بنیدؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ فارغ مشغول ہیں اور رویمؒ مشغول فارغ!

دردے کہ من از عشق تو دایم حال ۛ دل داند و من دایم و من دایم و دل

العجوبۃ

تعجب خیرات

قَرَأَ بَعْضُ الْمَغْطَلِينَ فِي بَيْوتٍ بِالرَّفْعِ فَقَالَ لَهُ شَخْصٌ يَا اخِي انْهَ الْقِرَاءَةُ فِي بَيْوتٍ بِالْجَمْعِ فَقَالَ يَا مَغْطَلٍ اِذَا كَانَ اللهُ سَجَانَهُ وَتَعَالَى قَالَ فِي بَيْوتِ اِذْنِ اللهِ اِنْ تَرْفَعُ تَجْرَاهُ اَنْتَ لَمَّا ذَا!

حل لغت العجوبة تعجب خیرات جہاں عجیب قرائت، قرآن پڑھنا المغطلین جمع منغل نامیہ۔ ایک نامیہ نے (آیت) "فِي بَيْوتٍ اِذْنِ اللهِ اَنْ تَرْفَعُ" میں لفظ بیوت کو رفع کے ساتھ پڑھا، ایک شخص تشریح نے اس سے کہا بجائے لفظ بیوت میں قرأت جہ کے ساتھ ہے، تو وہ نامیہ بولا، اویہ قوت جب خدا نے فی بیوت اذن اللہ ان ترفع فرمایا ہے تو توجہ کیوں دیتا ہے؟

(توضیح) رفع کے دو معنی ہیں ایک رفع الکلمۃ (بمعنی کلمہ کو پیش رو کرے) رفع الف، رفعاً (بمعنی بلند کرنا، آیت میں ان ترفع کے معنی پیش دینا نہیں بلکہ بلند کرنا ہے۔ نیز بیوت سے مراد لفظ بیوت نہیں بلکہ اس مراد سببوں وہ یہ سمجھا کہ یہاں رفع کے معنی پیش دینا اور بیوت سے مراد لفظ بیوت ہے جس میں رفع کی اجازت دی جا رہی ہے، آیت کا ترجمہ ہے "وہ ایسے گھر دوں گا کہ عبادت کرتے ہیں جن کی نسبت اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے" ۱۲

وَحَكَى الْعَسْكَرِيُّ فِي كِتَابِ التَّحْقِيفِ اَنَّهُ قِيلَ لِبَعْضِهِمْ مَا فَعَلَ أَبُوكَ بِحِمَارِهِ؟ فَقَالَ بَاعَهُ (مَكَانَ بَاعَهُ) فَقِيلَ لَهُ لِمَ قُلْتَ بَاعَهُ؟ قَالَ فَلِمَ قُلْتَ اَنْتَ بِحِمَارِهِ؟ فَقَالَ اَنَا جَرَرْتُهُ بِالْبَاءِ، فَقَالَ فَلِمَ تَجَرَّ بَاءُكَ؟ وَبَاءٌ مِثْلُ لَا تَجَرَّ، وَمِثْلُهُ مِنَ الْقِيَاسِ الْفَاسِدِ مَا حَكَاهُ أَبُو بَكْرٍ النَّارِضِيُّ فِي كِتَابِ اَنْبَارِ النُّجُومِ اَنْ رَجُلًا قَالَ لِسِتَامٍ بِالْبَصَرَةِ بِكُمْ هَذِهِ التَّمَلُّةُ؟ فَقَالَ بَدْرُ هَمَانَ (مَكَانَ بَدْرُ هَمَانَ) فَصَحَّكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ السَّتَامُ اَنْتَ اَحَقُّ بِتَمَعْتِ يَوْنِيهِ يَقُولُ تَمَنَاهُ زَهَبَانٍ، وَفَلْتُ يَوْمًا تَرَدُّ الْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ الْحَالِيَّةُ بِغَيْرِ وَاوٍ فِي قَصِيهِ الْكَلَامِ

خَلَقَ الْبَشَرَ خَلَقَ تَعَالَى وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وَجْوهَهُمْ مُسْوَدَّةٌ
فَقَالَ بَعْضُ مَنْ سَخَّرَ هَذِهِ الْوَاوِي فِي أَوَّلِهَا، وَقُلْتُ يَوْمًا، الْفُقَهَاءُ يَكُونُونَ فِي قَوْلِهِمْ الْبَائِعُ
بِغَيْرِ هَمْزَةٍ، فَقَالَ قَائِلٌ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَبَايَعَهُمْ وَقَالَ الْمَأْمُونُ لِابْنِ عَلِيٍّ الْمَعْرُوفِ
بِأَبِي يُعْلَى الْمُتَقَرِّي بَلَّغْنِي أُنْثَى، وَأَنْتَ لَا تَقِيمُ الشَّعْرَ، وَأَنْتَ تَلْجُ فِي كَلَامِكَ، فَقَالَ،
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَمَّا اللَّحْنُ فَرُبَّمَا سَبَقَنِي لِسَانِي بِالشَّيْءِ مِنْهُ، وَأَمَّا الْأُمِّيَّةُ وَكَثَرُ الشَّعْرِ فَقَدْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّيًّا وَكَانَ لَا يُشَدُّ الشَّعْرَ، فَقَالَ الْمَأْمُونُ، سَأَلْتُكَ عَنْ
ثَلَاثِ عَيُوبٍ فِيكَ، فَرَدَدْتَنِي عَيْنًا رَابِعًا، وَهُوَ الْجَهْلُ، يَا جَاهِلُ إِنْ ذَلِكَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِيلَةٌ، وَفِيكَ وَفِي أَمْثَالِكَ نَقِمَصَةٌ وَأَنَا مُنْعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِنَفْسِي الظَّنَّةُ عَنْهُ لَا لِعَيْبٍ فِي الشَّعْرِ وَالْكِتَابِ وَقَدْ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ
مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخْطُ بِيَمِينِكَ إِذْ الْأَسْرَتَابُ الْمُبْطَلُونَ +

وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَالِسًا عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَكَانَ الْوَلِيدُ نَحَاثًا، فَقَالَ،
أَدْعُ لِي صَاحِبِي، فَقَالَ الْعَلَاءُ: يَا صَاحِبًا؟ قَالَ لَهُ الْوَلِيدُ الْفَقْصُ الْفَقَا، فَقَالَ عُمَرُ، وَأَنْتَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَرَدَّ الْفَقَا وَدَخَلَ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ قُرَيْشٍ،
فَقَالَ لَهُ الْوَلِيدُ، مَنْ خَدَّكَ؟ قَالَ لَهُ، فَلَانُ الْيَهُودِي، فَقَالَ، مَا تَقُولُ؟ وَيَحْكُ،
قَالَ الْعَلَاءُ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ خَدَّتِي، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هُوَ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ +

تشریح: ام مکرئی نے کتاب التضعیف میں ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی سے کہا گیا، "ما فعل ابوک بحارہ" (تیرے باپ نے اپنے گھر
کا کیا کیا؟) اس نے کہا، "بارہ" (اس کو فروخت کر دیا)، حالانکہ اس کو باعہ' کہنا چاہیئے تھا، اس سے پوچھا گیا کہ تو نے بارہ کیوں کہا؟ اس
کہا، "تو نے بحارہ" کیوں کہا؟ اس نے کہا میں نے تو بارہ حرف جار کی وجہ سے حمار کو مجرور بولا ہے، اس نے کہا، جب میری بارہ جہ نہیں
دی تو قری بارہ کیوں جہ دیتی ہے؟ گویا اس پر قوف نے باعہ' میں بارہ حرف اسلی کو بھی حرف جہ سمجھا۔

اسی کے مثل اعطیب بندھو، ابو بکر بن علی بن ثابت متوفی ۳۱ھ نے اخبار التوحین' میں حکایت بیان کی ہے کہ ایک
شخص نے بصرہ مقام میں ایک ماہی فروش سے کہا، "بکم بدہ اسسکہ" (یہ پھسل کتنے کی ہے) ماہی فروش نے کہا، "بد رہمان (دودرم
کی، اس کو بدرہ میں' کہا جائیے تھا کیونکہ بارہ حرف جار ہے، ماہی فروش کے اس جواب پر سائل ہنس پڑا۔ ماہی فروش نے غصہ ہو کر کہا
تو پر قوف ہے (جو اس جملے پر ہنستا ہے، میں نے تو خود دیسویہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ "تمہارا رہمان"۔

ایک روز میں نے (کسی مسک کی تقریر کرتے ہوئے، کہا کہ بعد اسید حایہ داد کے بغیر بھی فصیح کلام میں آتا ہے۔ علامہ زنجیزی
کا اس میں اختلاف ہے، جیسے خداوند تعالیٰ کا ارشاد: وَلَوْ أَنَّ الْقِيَامَةَ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وَجْوهَهُمْ مُسْوَدَّةٌ (اور قیامت کے
دن تو دیکھے گا ان کو جو جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر کہ ان کے منہ بول گئے سیاہ) اس پر حاضرین میں سے کسی نے کہا، "نہ وہ الواو فی اولہا"

اس کے شروع میں تو واؤ موجود ہے۔

ایک مرتبہ میں نے کہا: فقہاء اہل بیتؑ کو جو بغیر ہمزہ پڑھتے ہیں اس میں یہ لوگ غلط کرتے ہیں کیونکہ بابت ہمزہ کے ساتھ ہے اس کا ایک صاحب بولے: خداوند تعالیٰ نے بھی تو فیعیہن "بغیر ہمزہ کہا ہے"

خلیفہ مامون نے ابو علی سے جو اہل بیتؑ منقری کے نام سے مشہور ہے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو ان پڑھ ہے شعر نہیں کہہ سکتا اور گفتگو میں بھی غلطی کرتا ہے، ابو علی نے کہا: اے امیر المؤمنین! گفتگو کے اندر تو کبھی کبھی سبقت لسانی کی وجہ سے غلطی ہو جاتی ہے، رہا ان پڑھ ہونا اور شعر نہ کہنا سو (یہ کوئی عیب کی بات نہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی تھے اور شعر نہیں کہتے تھے مامون نے کہا میں نے تو تجھ سے تیرے بھائی عیسیٰ کی عیب دریافت کئے تھے تو نے جو تھا عیب (یعنی جہالت و نادانی) اور اضافہ کر دیا "اے نادان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمی ہونا اور شعر نہ کہنا فضیلت ہے اور تجھ جیسے کے اندر یہ چیز نقص اور عیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شعر گوئی سے منع فرمایا گیا؟ وہ تو صرف آپ سے نہایت دُور کرنے کی وجہ سے نہ اس وجہ سے کہ لکھنے پڑھنے اور شعر کہنے میں کوئی عیب ہے، اللہ تعالیٰ نے خواہش فرمایا ہے "وَمَا كُنْتَ تَتْلُو" (اور تو پڑھتا نہ تھا اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکھتا تھا اپنے داہنے ہاتھ سے تب تو البتہ شبہ میں پڑتے یہ جھوٹے، حضرت عمر بن عبد العزیز ولید بن عبد الملک کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ولید دوران غصہ میں غلطی بہت کرتا تھا چنانچہ اس نے کہا: ادع لی صالح (ملا لک اس کو) ادع لی صالحاً "کہنا چاہیے تھا) ایگے نے کہا: یا صالحاً "ولید نے کہا اس کا الف لڑا لے کیونکہ یا صالح مفرود معروف ہے جو مبنی بر ضم ہوتا ہے، لڑکے نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ اپنے کلام میں الف زندہ کیجیے، کیونکہ ادع لی صالحاً میں صالح مفعول ہے۔ ایک مرتبہ ولید بن عبد الملک کے پاس اشراق قریش میں سے ایک شخص آیا ولید نے اس سے کہا "متن خشتک" (تیری حقہ کس نے لی ہے) حالانکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ تیرا داماد کون ہے؟ اس نے کہا فلاں بیہودی نے۔ ولید نے کہا: تیرا بڑا بھائی کبڑا ہے؟ اس نے کہا شاید آپ میرے داماد کو دریافت کر رہے ہیں، اے امیر المؤمنین میرا داماد فلاں بن سنان ہے۔

مسئله

تقول: أكلت السمكة حتى رايشها ورفع السنين ونصبها وجرحها، اما الرفع: فان تكون حتى للاجلء ويكون الخبر محذوفاً بقية: أكلت هو ما كل واما النصب: فان تكون حتى للطف وهو ظاهر الثالث أظهر وكان القول يقول: موت وفي قبي من حتى (الها ترقم وتنصب ونحو).

حل لغات | اُکلت (ان) اکلا، ما کلا کانا۔ السمکۃ: مچھلی جیسا کہ سمک (ان) سمکا، اک، سمکا، بلند ہونا۔ رايشها: سر جیڑاؤں اور دوس۔ قمرہ: مشہور بخوی کا لقب جس کا نام بھی اور باب کا نام زیادہ ہے اور کیفیت اور کیرا۔ یہ نصب نیز و جرت نیز گفتگو کرتا تھا اس لئے اس کا لقب فرما دیا، اہل لغت کے ہاں یہ معلوم اول شمار ہوتا ہے، اس نے ابن ادب میں ایک کتاب "کتاب السانی" بھی ہے جس کے آثار کے وقت ماضیوں اس کثرت سے تھے کہ صرف قاضیوں کو گنا تو آتی تھے۔

تشییح | کہے گا تو اُکلت السمکۃ حتی رايشها "اکھا یا میں نے مچھلی کو یہاں تک کہ اس کے سر کو بھی اس کے رنغ، نصب، جرحیتیل کے ساتھ رنغ کی صورت میں حتی ابتدا یہ ہوگا اور اس کی خبر ماکول (بقریۃ اُکلت) محذوف ہوگی لے حتی رايشها ماکول بصورت نصب ماضی ہوگا جو ظاہر ہے، جرح کی صورت میں حتی جارہ ہوگا اور یہ ظہر بن شمس ہے۔ فرما کہہ کر تا کہ مکرر گئی مکرر حتی کے باسے میں کوئی غلطی نہ پاسا یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں مر جاؤں گا اور میرے قلب میں حتی کے متعلق تردد ہی رہے گی کیونکہ یہ رنغ بھی تیار ہوا اور نصب بھی اور جرح بھی۔ فاشد لا لفظ حتی بقول فرما عجب چون چوں کا مکرر ہے، عمل کی تین ہی صورتیں ہیں، رنغ، نصب، جرح حتی کا بعد مرفوع منصوب

دوسرا فرق یہ ہے کہ حتی کے ذریعے جملہ اعطاف نہیں ہوتا کیونکہ حتی کے معطوف کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنے ماقبل کا جز ہر یا مثل جز ہو (کا قد متاہ) وَلَا تَأْتِي ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْغُرَدَاتِ، تیسرا فرق یہ ہے کہ جب حتی کے ذریعے سے کسی مجرد پر عطف کیا جائے گا تو جوار کا احادہ ضروری ہو گا فقہول مَرَّتْ بِالْقَدَمِ حَتَّى زَيْدٌ، تیسری حالت جبرکی ہے، حتی جوارہ تین معنی کے لئے آتا ہے ۱۔ مرادف الی جیسے آیت لَنْ يَرْجِعَ عَلَيْهِ مَا كَفَيْنَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مَوْسَىٰ یعنی موسیٰ کے داپس آنے تک ۲۔ مرادف کی جیسے آیت وَلَا يَزَالُ ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ يُصْطَلَىٰ مِنْ حَتَّى يَرْوِيَ عَنْهُمْ رِوَاۓ مرادف الی جیسے آیت وَمَا لِي لَأَعْلَمَنَّ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَ ۱۲

تاک یاقی میں اور سُرین آسمان میں ،

یہ ایک کھادت ہے جو ایسے شخص کے لئے بولی جاتی ہے جو ذی وقار نہ ہو اور اپنے آپ کو صاحبِ عزت خیال کرتا ہو جیسے ہمارے یہاں کہا جاتا ہے "رائیں جھونپڑوں میں اور خواب بچھیں عکلوں کے" ۵

کیوں نہیں آئے نہ مجھ کو ایسے خیالِ غام پر
دیکھتے ہیں جھونپڑی میں بیٹھ کے عکلوں کے خواب

سَمِعَ لِلْأَمُونِ يَوْمًا بَعْضُ الْكُتَّابِينَ هُوَ يَقُولُ كَانَ مَارًا فِي مَوَكِبِهِ لَهِيَ سَقَطَ هَذَا مِنْ عَيْنِي مِنْ حِينَ عَدَّ أَخِيهِ فَقَالَ لِلْأَمُونِ هَلْ لِي مِنْ

يَشْفَعُ إِلَىٰ هَذَا الرَّئِيسِ لِرُفْعَةِ أَلْيَمِينِهِ بَعْدَ سَقُوطِي

نَف : ناک جہ انوف، ہر چیز کی ابتداء یَقَالَ نَات خَفَّ اَنْفِہِ وہ اپنی معنی موت مَرَا۔ الْمَاء : پانی (اس کی اصل مَوَد ہے) جہ
سَمَاء : اسواء، مَآء (ن) مَوَد، پانی پانا۔ اَسْت : سرین۔ السَّمَاء : آسمان جہ سَمَادَات، سَمَان (ن) مَسْمُوٰط مَعْنَا المَاسُوٰط۔

حَلَّ الْغَاثِ

ابو العباس عبد اللہ بن ہارون الرشید، اس کی ولادت سنہ ۱۷۷ میں اسی دن ہوئی جس دن ہارون خلیفہ ہوا، جب اس کا سن تیرہ سال کا ہوا تو اس نے
 اس کے بعد اس کی دل عہدی کا فرمان لکھا اور اس کو خراسان کا مستقل امیر بنادیا۔ مامون تمام خلفاء عباسیہ میں علم و عقو میں بے نظیر تھا۔ فضل بن یزید
 جو ان تمام لڑائیوں کا بانی تھا جو امین کے ساتھ ہوئی تھیں، اس نے اس کو بھی بخش دیا تھا۔ علم سے بہت دلچسپی تھی اس نے ہمیشہ اہل علم کی ایک
 جماعت اپنے ساتھ رکھتا تھا اور ان سے علمی بحث کرتا تھا ۸۷ سال کی عمر میں سنہ ۲۱۷ میں وفات پائی اور طبرستان میں مدفون ہوا۔ مدت خلافت
 بیس سال پانچ ماہ تین دن رہی۔ الکناہیں: اے اصحاب الکناہت، صبحک، کنف (ن)، کفنا۔ اشیء حفاظت کرنا۔ الدار گھر میں
 پائخانہ بنانا، کنیف پائخانہ جو کثافت و ہولناکیوں کا مرکز بعض ہے، وکان جملہ حالیہ ہے اور کان کی ضمیر مامون کی طرف راجع ہے۔
 مارا صیفہ صفت ہے۔ مروان (مروان) مکرہ سواری جو مرکب، رکب (س) رکوبا سوار ہونا مامون رکب جو رکبان۔
 منقط و ہولناکی کا منقولہ ہے (ن) سقوط کرنا، من مینی میری نظروں سے گر گیا یعنی خقیق ہو گیا، ساقط فرمایا جو سقطا۔ مین وقت
 جو احیان، جان (ض)، وقت آنا۔ قدر (ض) ن س، قدر اخیات کرنا، اس غادر، جو غدرہ۔ یشفع (ف) شفاعت سفارش کرنا مامون شفع
 جو شفعار، شفعاء جوڑ کرنا۔ الریس، سردار جو رؤساء، رؤس (ک) ریاستہ رئیس ہونا (ض) سردار ہونا۔ لارفع (ف) رفعا بلند کرنا
 (ک) رفعتہ، رفعتہ عالی مرتبہ ہونا۔

تشیخیر ایک روز مامون الرشید نے سواری پر جاتے ہوئے ایک بھٹی کو کہتے ہوئے سن: یہ شخص (یعنی مامون) میری نظروں سے
 اسی وقت گر گیا (یعنی خقیق ہو گیا) جس وقت سے کہ اس نے اپنے بھائی (محمد بن مقتول سنہ ۱۹۷) کے ساتھ غداری کی ہے۔ مامون نے
 کہا: کیا کوئی ہے جو میری اس بھٹی کے پاس سفارش کرے کہ میں اس کی نظر میں اپنا ہواؤں نظر اس کو جانے کے بعد۔
 فاشد کہ ہارون الرشید نے اپنے تینوں بیٹوں محمد بن عبد اللہ مامون، قاسم مومن کو یکے بعد دیگرے ولی عہد بنا کر ولی عہد کی پمان کو
 خانہ کعبہ میں رکھ دیا تھا، امین نے مامون کے انکار کے باوجود اپنے بیٹے موسیٰ کو ولی عہد بنادیا اور حج کے موسم میں ایک امیر کو مکہ بھیج کر اہل حج
 سے موسیٰ کو ولی عہد کی بیعت لے لی اور مامون و مومن کی ولی عہدی کے عہد نامے جو ہارون نے لکھوائے خانہ کعبہ میں رکھے تھے منگا کر چاک کر دیئے
 امین کی طرف سے حجاز کا عامل داؤد بن علی تھا، اس نے ۲۰۷ رجب سنہ ۱۹۷ میں اہل قریش علماء، فقہاء اور حجاب کعبہ کو جمع کر کے کہا
 کہ ہارون نے عہد ولایت کو اس مقدس گھر میں بطور امانت رکھ کر ہم لوگوں کو گواہ بنایا تھا اور عہد لیا تھا کہ اگر اس کی خلاف ورزی ہو تو ہم
 مظلوم کا ساتھ دینا، لہذا امین نے چونکہ ظلم کیا ہے اور عہد شکنی کی ہے اس لئے ہم کو مامون کا ساتھ دینا چاہیے۔ حاضرین اس اتفاق کیا
 اور امین کو خلافت سے معزول کر کے مامون کی خلافت پر بیعت کی، اہل مدینہ نے بھی یہی کیا، قصہ کوتاہ، مامون کی فوج نے اس کے فلام طاہر بن
 حسین اور ہشام کی قیادت میں فوجیں آکر بغداد کا محاصرہ کر لیا، ہر مکتبہ تحقیق اور قلعہ شکن آلات نصب کر کے شہر پر پتھر برسائے شروع کئے جس
 بیشتر محاذیں خراب ہو گئیں اور اہل شہر شدت محاصرہ سے تنگ آ گئے۔ امین نے مجبور ہو کر ہر شہر سے اپنی جان کی امان طلب کی اس نے منظور
 کر لیا لیکن طاہر بن امان مسترد کر دی، امین نے اپنے درباریوں کے مشورہ سے یہ کوشش شروع کی کہ مخفی طور پر ہر شہر کے پاس پہنچ کر اس کی حمایت
 میں آجائے، ہر شہر میں اس پر راضی تھا، چنانچہ وہ اس کے لینے کے لئے قصر خلافت کے قریب کشتی میں بیٹھ کر رات کو گیا۔ طاہر اس سازش سے غافل
 نہیں تھا اس نے بھی اپنے آدمی وہاں بھیج دیئے، امین جس وقت قصر کے نکل کر کشتی میں سوار ہوا تو ان لوگوں نے اس پر تبر برسائے اور پتھر پھینکے
 یہاں تک کہ کشتی ڈوب گئی، ہر شہر کو اس کے ساتھیوں نے لگا لگا، امین پانی میں تیر لے لگا اس کو طاہر کے سپاہیوں نے پکڑ لیا اور اس کے
 حکم سے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ۲۰۵ محرم سنہ ۱۹۷ میں ہوا ہے۔ عبارت "میں خدا باخیز" سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

وَسَلَامٌ عَلَيْكَ نَحْمَدُكَ يَا إِلَهَ الْاَلَمِينَ، لَمْ أَخْبِرْهُمَا يَسْبِقُ حِلْمَهُ بَهْلَهُ وَلَا يَزِيدُهُ شِدَّةَ الْجَمَلِ عَلَيْهِ الْاَجْلَهُ فَقَدْ أَخْبِرْهُمَا، أَشْهَدُكَ إِنِّي رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

تشریح حقائق طبرانی، ابن حبان، بیہقی نے اسلام قبول کرنے والے یودیوں کے ایک بہت بڑے عالم سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا، علامات نبوت میں کوئی شے باقی نہ رہی جس کو میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اور کوہِ کعبہ کے چہرہ کے ساتھ نہ کر لیا ہو، مگر (صرف) دو عقبات (ایسی روحانی باتیں) جن پر میں مطلع نہ ہو سکا۔ اول یہ کہ نبی آخر الزماں کی بردباری جہل پر سابق ہوگی، دوم یہ کہ آپ رحیم کی زیادتی پر مبادی ہی کو زیادہ کر لیں گے میں آپ کے ساتھ دم رہتا ذکر کرتا رہتا کہ آپ کے ساتھ مخالفت کا موقع مل سکے اور میں آپ کی بردباری کو معلوم کر سکوں چنانچہ ایک بار میں نے آپ سے (بطریق بیع سلم) کچھ کھجوریں مدت مقرر کر کے خریدیں اور پیشگی قیمت ادا کر دی، اس کے بعد مدت متعین سے ایک یا دو روز قبل ہی آپ کے پاس آکر مجمع عام میں چادر اور گریبان پکڑ لیا اور ترش روئی کے ساتھ آپ کی طرف گھومتے ہوئے منے کہا اے محمدؐ کیا آپ میرا حق ادا نہیں کر رہے؟ اے نبو عبد المطلب! بعد اتم تو کب بہت ہی مال منول کرنے والے ہو، حسن اتفاق! حضرت عمرؓ بھی سُن رہے تھے آپ نے فرمایا: اور مَن خدا! کیا تو حضورؐ کے بار میں ایسی باتیں کرتا ہے جن کو میں (اپنے کانوں سے) سُن رہا ہوں۔ بعد ازاں اس چیز کا خوف نہ ہوتا جس کے قرب کا مجھے اندیشہ ہے تو ابھی تیری گردن مار دیتا، حضورؐ حضرت عمرؓ کی طرف خاموشی، سنجیدگی اور مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے رہے پھر ارشاد فرمایا، اے عمر! میں اذیت تجھ سے کسی اور چیز کے محتاج تھے یعنی اس بات کے کہ تو مجھ کو قوحین ادا کرے یا حکم کرنا اور اسی کو زری کے ساتھ وصول کرنے کا، اچھا ان کو لے جاؤ اور ان کا حق ادا کر دو نیز اس منازعت کے صلہ میں میں صاع مزید دید و دیہی (یعنی مال کہتا ہے کہ) میں نے کہا اے عمر! مجھ کو نبوت کی کل ملائیں آپ کا چہرہ اقدس دیکھتے ہی معلوم ہوگی کہ میں صرف دو باتیں نہیں سوچا وہ بھی معلوم ہو گئیں، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ سے راضی ہوں رب ہونے اور اسلام سے راضی ہوں دین ہونے کر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے راضی ہوں نبی ہونے کر!

الطبع

يَقَالَ إِنَّ اشْعَبَ مَرَبُو مَا جَعَلَ لَصَبِيَانُ يَعْبَثُونَ بِهِ فَقَالَ لَهُمُ وَيْلَكُمْ وَسَلَامُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُفَرِّقُ قُرْأَمِنْ صَدَقَهُ عَمْرُ قَمْرُ الصَّبِيَانُ يُعَدُّونَ إِلَى اِسْلَامِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَدَا اشْعَبُ مَحْمُومٌ وَقَالَ مَا يُدْرِي نِي لَعَلَّه

يَكُونُ حَقًّا

مل لقا

الطبع (ص) لالچ کرنا ص جامع جہ اطلاع، طعام۔ اشعب، ابو العلماء ابن زبیر مولود مسند حضرت عثمانؓ

خدا تھے اور سُن قرأت اور عمدگی آوازیں اپناش نہیں رکھتے تھے مگر عرص و لالچ میں ضرب الش تھے اور نکتہ آفرینی و حاضر جوابی میں یگانہ روزگار، ایک مرتبہ انھوں نے ہلکی پھلکی نماز پڑھی اور چلنے لگے، اہل مسجد نے اعتراض کیا کہ بہت ہلکی نماز پڑھی ہے، انھوں نے جواب دیا، اس لئے کہ اس میں ریاکاری نہیں تھی، ایک مرتبہ میں نے ان سے کہا تھے کہی مرے احسان کا شکریہ ادا نہیں کیا؟ انھوں نے جواب دیا کہ تیرا احسان تو اسکی نیت نہ رکھنے والے کی طرف سے تھا اس

نے ناشکرے کے پاس پہنچا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ۱۵ سال کی عمر مائی ہے

القصیان ج صبی بچہ دیکھو مے یعتون (اس) عبتا کھینا، مذاق کرنا، عبت یکار۔ ویکم لفظ
 دل در اصل کمر تحریر ہے جو وقت مصیبت بولا جاتا ہے جیسے دلی یا دلیتا، لیکن جب متکلم دوسرے کے لئے استعمال کرے تو بددعا
 کے لئے ہوتا ہے ہی وجہ یہ ہے کہ یہ نکرہ ہونے کی صورت میں بھی مبتدا ہو سکتا ہے کیونکہ کلمات دعائیہ میں اس کی گنجائش ہے خواہ دعا خیر
 ہو جیسے سلام علیک، یا بددعا ہو کہ قولہ تعالیٰ: فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْكِبَارَاتِ ہر امر عجیب

کئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے آیت "یا ویلتا الدوانا" اور شیخ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ دویل جنم کی ایک دادی ہے، یہ عام اضافت کی صورت میں اظہار فعل کی بنا پر منصوب اور ابتدا کی وجہ
 سے مرفوع ہوتا ہے اور بصورت اضافت صرف منصوب ہوتا ہے، پھر یہ ان الفاظ میں سے ہے جن سے اکثر اوقات انکے
 حقیقی معنی مراد نہیں ہوتے جیسے تربتیدک، قائمہ اللہ، لام اللہ اب لک، مکتبہ امہ وغیرہ سالم بن عبد اللہ بن عمر بن
 الخطاب، ابو عمر القرظی المتوفی ۱۸۰ھ احد فقہاء المدینہ قمر الحجور واحد قمرۃ ج کجور، قمر (ن) قمر۔ کجور کھلانا۔
 یکتون (ن) احد قمر اور قمر۔ دار کمر، دیار، دؤر، دار (ن) دؤر، دؤرانا چکر لگانا۔ ماید رسی: ما استفہامیہ ہے
 دری (ض) دؤیا۔ درایت جانا، حقا (ن) ض ثابت ہونا سر

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز حضرت اشعبؓ کسی راستہ سے گزرے تو بچوں نے ان کے ساتھ مذاق کرنا
 شروع کر دیا حضرت اشعبؓ نے ان سے (بھیجا چڑانے کے لئے) کہا: کم بخنو حضرت سالم بن عبد اللہ حضرت
 عمرؓ کے صدقہ سے کجوریں تقسیم کر رہے ہیں (اور تم یہاں کھین رہو، یہ سستے ہی) بچے حضرت سالمؓ کے مکان کی طرف
 دوڑ پڑے۔ ان کے ساتھ حضرت اشعبؓ بھی یہ کہتے ہوئے دوڑنے لگے۔ کیا معلوم، ہو سکتا ہے سچ ہی ہو۔
 کاسہ چشم حریصاں یرشد: تا صدف قانع نشد یرشد

كَفَّ اللِّسَانَ عَنِ الْوَقْعِ فِي عَرَضِ الْإِنْسَانِ

انسان کی آبروریزی سے زبان کی روک تھام !

سے مرزا بروئے برادر بگوئی، کہ دہرت نریر و بشہر آبروی، بہد گفتن خلق چوں دم زدی، اگر راست گوئی سخن ہم بدی

لما دخل الحسن البصري على الحجاج، فقال له: ما تقول في علي وعثمان؟ قال: اقول فيهما كما قال من هو خير مني
 بين يدي من هو شر منك، قال: ومن ذلك؟ قال: موسى فروع حيث قال له فروع: فما بال القرن الأولى:

قال عليها عند ربي في كتاب +

عل تقا | كف (دیکھو مے سطر، اللسان (دیکھو مے سطر، الوقوع فی فلان وقیعتہ گالی دینا، عیب لگانا، وقوعاً کرنا، عرض
 آبرو ج اغراض، عرض سامان ج عروض رات کا ایک حصہ ج عرض، عرض کنارہ، عرض (ض) عرضاً پیش کرنا

(اس ظاہر ہونا اور ہمیشہ نہ رہنا) ک، عرضاً، غرضاً جوڑا ہونا۔ قل (ن) دخولاً داخل ہونا۔ علیہ زیارت کرنا۔ الحسن البصري،

الحاج ابو محمد ابن يوسف بن القمک الشافعی سیاتی ذکرہ ان شاء اللہ تعالیٰ، فرعون عملاق شاہان مصر کا لقب ہے جیسے کمری ملوک فارس کا، قیر ملوک روم کا، خاقان ملوک چین کا، تیج ملوک یمن کا، قبل ملوک عرب کا، نجاشی ملوک حبشہ کا، خلیفہ ملوک ہندو کا اور سلطان آل سلجوق کا لقب ہے، یہاں فرعون سے مراد ولید بن مصعب بن ریان ہے جو قبطی نسل سے تھا اس کی عمر چار سو سال سے زیادہ ہوئی ہے، حضرت معبد بن جبرئیل قتل ہیں کہ تین سو سال تک اس کے سر میں دو تک نہیں ہوا، بال: مال: قرن جمع قرن ایک گروہ کے بعد ایک گروہ سینک آفتاب کی پہلی شعاع، بارش کا بھلا سو سال کا زمانہ، قرن (رض) ظالمی ہوئی بھوں والا ہونا۔ مں آرن، قرن۔

تشریح: جب حضرت حسن بھریؑ نے حجاج سے ملاقات کی تو حجاج نے آپؑ کو دریافت کیا: آپ حضرت علیؑ و حضرت عثمانؓ کے بارگاہ میں کیا کرتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: میں ان کے بارے میں ہی کہتا ہوں جو تجھ سے زیادہ شر کے سامنے مجھ سے زیادہ دیرتہ شخص نے کہا تھا حجاج نے کہا وہ کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون مردود، جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: فناء بالانقرض الاولیٰ؟ (اچھا تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا؟) تو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: علیہا عند ربی فی کتاب، (ان لوگوں کا علم میرے پروردگار کے پاس دفتر اعمال میں محفوظ ہے) ۱۲

بدکلامی کا انوکھا انداز۔

قال بعضهم وجد على قبر مكتوباً أنا ابن من كانت الرياح طوعاً امره يحبسها اذا شاء ويطلقها اذا شاء
قال فعظم في عيني مصرعته ثم التفت الى قبر اخي قالته فاذا عليه مكتوب لا يغتر احد بقوله فيما كان ابوه ال
بعض الخدام يحبس الرياح في كيره ويتصرف فيها قال فحسبت منها ما يساويان ميتين +

نوع : قسم ج انواع : غریب : عجیب : غیر مانوس : مسافر : اجنبی ج غریبار : غریب (ن) : مغرباً : اربل دور ہونا :
 البزم ڈوبنا : غریب پر دسی ہونا : (س) : غریبانو سے چہرہ کا کالا ہونا (ک) : غریبہ یعنی دوشیدہ ہونا : مسابۃ مفاہلت ہے
 باہمی گالی گلوچ : سب (ن) : بنا گال دینا : وجدت (ض) : دیکھنا : دجور : پانا : دینا : جدۃ : مستغنی ہونا : موجدۃ : غنیبناک ہونا : قبر :
 انسانی کے دفن کرنے کی جگہ ج قبور : قبر (ن) : قبر : مقبرۃ : میت کو دفن کرنا : مکتوب : کتب (ن) : کتاب : کتابۃ : لکھنا : علیہ واجب کرنا
 ان : بیٹا ج انار : بنوں : الرحم : ہوا ج رباح : حج : اڑا دینا : بوسلخ : راح (ن) : رُوحاً : الیوم : تیرہ ہوا والا ہونا : (د) : احاشام

ماددہ عرب "فلان آشام مین طونیش" کی مراد

هو طويس المغيرة قال: ولدني يوم توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقطعت يوم توفي أبو بكر رضي الله عنه، وبلغت الحلم يوم قتل عمر رضي الله عنه، وتزوجت يوم قتل عثمان رضي الله عنه وجاءني ولد يوم قتل علي وأخري يوم مات الحسن مسموما قال: وما دمت بين أظهركم لا تأمنوا من ظهور الدجال.

حل لغات آشام، اتم تفضیل ہے، شوم رک، شام نامبارک ہونا، طوئیس طائوس کی تصنیف ہے (قالہ البحرری) بمعنی مورد ج اطوای، طوادیس، طاس (ن) طوما۔ الوجہ خوبصورت ہونا۔ یہاں طویس سے مراد ایک گویا ہے دیکھو مقدمہ ۲ **ولدت** ولدت (من) ولدۃ، ولادۃ بنتا، ولد، ولد بچہ (مذکر و مؤنث) (ن) تولد ہونا۔ اللہ موت دینا، وفات موت ج وئیات، فطرت (من) فطنا۔ الولد بچہ سے دودھ پھڑانا، اظم الریح دودھ پینا بچہ دودھ پھڑانے کے وقت پہنچ گیا، فطم دودھ پھڑایا ہوا۔ ج فطم احکم (ن) عظمی بالغ ہونا، دیکھو مسنونہ، یغم زہر، سوئی کا ناکا ج سنام، شوم، ستم (ن) ستم زہر دینا، ستموا الزبح ضلنا، بادست (ن) اس، دونا، دوانا، ہمیشہ رہنا۔ اظہر کما جمع نظر پیچھے، لاا منوا۔ دیکھو مقدمہ ۳

تشریح اہل عرب کے قول "فلان آشام من طویس" میں طویس سے مراد طویس مفتی ہے، اس نے اپنی بد بختی کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں اس دن پیدا ہوا جس دن حضور اکرم صلی علیہ وسلم کی وفات (حسرت آیات) ہوئی اور دودھ چھڑایا گیا، جس دن حضرت ابو بکر صدیق کی وفات ہوئی اور بانجھ ہوا جس دن حضرت عمر کو شہید کیا گیا اور شادی کی جس دن حضرت عثمان کو شہید کیا گیا۔ اور میرے بچے پیدا ہو جس دن حضرت علی کو شہید کیا گیا اور دوسرا بچہ ہوا جس دن حضرت حسن (کو جعدہ نے زہر دیا اور آپ) نے بحالت زہر انتقال کیا، اس کے بعد کہتا ہے کہ جب تک کہ میں تم میں رہوں گا اس وقت تک تم ظہور و جلال سے مامون نہ ہو سکو گے

مَنْ قَالَ مَا لَيْتَنِي سَمِعْتُ مَا لَيْتَنِي

جو شخص نامناسب بات کہے گا غوار خاطر سنے گا

بدنزلے زیر گردن کر کوئی میری سنے ﴿﴾ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی بے وی سنے

يُرْوَى أَنَّ أَبَا دَلْفٍ قَصَدَ شَاعِرًا قِيمِي، فَقَالَ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ قِيمٍ، فَقَالَ أَبُو دَلْفٍ: هـ

تَبِيهُ لَطَرِي اللَّوْمُ أَهْدَى مِنَ الْقَطَا | وَلَوْ سَلَكْتُ سُبُلَ الْهَدَايَةِ ضَلَلْتُ

فَقَالَ لَهُ الْقِيمِي: نَعَمْ، بَنَّاكَ الْهَدَايَةُ جِئْتُ إِلَيْكَ، فَأَخْبَهُ هـ

خَلِّقْنَا

یروانی (رض) روایت بیان کرنا، اس راہ جو رداۃ، راؤون (اس) زیا سیراب ہونا، ریاض، رزوا، رزوی خوشگوار پانی، رزوا، رونق، آبادی، ابو القاسم بن قیس بن ادیس محل متروقی مشاعر عرب کا امیر، امون الرشید کا مشہور سلاطین اور بہت سی خرمیوں کا مالک تھا، کتاب البراءۃ، کتاب الصيد، کتاب سیاست، ملوک غیرہ آپ کی یادگار ہیں۔ ایک بار متعصم کے سپہ سالار غنم افشین نے ابو دلف پر ازراہ عدالت خون کا الزام قائم کر کے چاہا کہ اس کو قصاص میں قتل کرے، احمد بن ابو داؤد ایاری جبر کا رتبہ متعصم کے دربار میں ہی تھا جو مامون کے یہاں قاضی یحییٰ بن اکثر کا تھا، اس کو یہ خبر معلوم ہوئی فوراً سوار ہو کر افشین کے یہاں پہنچا، دیکھا تو جلاد تھوڑے ہوئے ابو دلف کو قتل کرنے کے واسطے تیار ہے جلدی سے آگے بڑھ کر افشین سے کہا: مجھ کو امیر المومنین نے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ تم ابو دلف کو قتل نہ کرو بلکہ سیر سپرد کردو، اور حاضرین کو اس پر گواہ بنالیا کہ میں نے امیر المومنین کا پیغام پہنچا دیا، اس کے بعد متعصم کے پاس گیا اور سارا ماجرا سن کر کہا کہ تکی وقت کے باعث میں نے دریافت کئے بغیر یہ جرات اس لئے کی کہ مجھے آپ کی محنت پر کامل اعتماد تھا، متعصم نے آدمی بھیج کر ابو دلف کو بلایا اور اس کو دربار کے انعام بخشا۔ قصہ دیکھو قصہ طریق جمع طریق راستہ طریق (ان) طریقا طریقات کے وقت آنا، اس طریق جو طریق۔ الباب کشکھطنا، اطرقت رائے، سر جھکا یعنی خاموش رہا اور سوچتا رہا اللوم دیکھو لوم اہی، زیادہ راہ باب، ہدی، ہدی (رض) ہدایت، ہدی دہنائی کرنا، اس راہ جو ہدایت۔ ہدایت۔ العروس دلہن کو شہر کے پاس بھیجا، ابتدا راہ پانہ ہدایت مخفج ہدایا۔ قطار: ایک پڑیہ جس کو کوٹھکتے ہیں۔ سکت ان سلو کا راستہ چنا، سکت راستہ، جس کا ایک، سکت لاری جو سلوک سکت، سکت راستہ جو سکت، سکت (رض) اس ضلالت، ضلالت گمراہ ہونا، ضلالت جو

وقدر فم یبیه وهو یزید ویسکی ویقول یارب انشئت وانا انا العواد بالذنب وانت العواد بالغفر اغفر لی فقل لی
انظر لی جبار الارض کیف یقتصر علی جبار السماء

حل لغت انصرح، ویجوہ علی، (رض) حکایت۔ الکلام نقل کرنا۔ الخبر بیان کرنا، علیہ جنفوری کرنا، علیٰ جنفون محبت،
ویجوہ ستہ سال بہ شرف استنوت، سبند دس (سبنا بہت برسوں والا ہونا۔ الرشید، اردن ابو محمد ان ہدیٰ خیران کے بعد
ستہ اموی مقام سے میں پیدا ہوا اور ہادی کے انتقال کے بعد ۴۴ ربیع الاول ۱۷۰ھ میں جبکہ اس کا سن ۲۵ سال کا تھا تخت خلافت
پر بیٹھا اور ۲۴ سال دواۓ افتادہ روز یک خلافت کے امور کو انجام دیا اور ۱۳ جمادی الثانی ۱۹۴ھ میں وفات پائی اور دوس میں فوت
اس اپنے عہد خلافت میں ۹ حج کئے ہیں اور ہر مرتبہ اپنے ساتھ ایک سو ملہار اور فقہا کو مع ان کے اہل و عیال کے لے گیا جس سال حج کے لئے
نہیں جاسکتا تھا اس سال اپنے عمر میں تین سو آدمیوں کو بھیجتا تھا۔ واقف، (رض) وقفا، وقفا ظہرنا۔ علی الامر مطلع ہونا جس
واقف جو وقت، انوقت ٹھہرنے کے بلکہ جو موافقت، اس (رض) حضور انکے سر ہونا، خیر میدان کے پیادے،۔ البصر نگاہ
کا حکم بنانا (اس) شترہ افسوس کرنا، عاف (رض) خفا نگے پاؤں ہونا جس عاف، بر حفا، انحصار، استغریز، محصب
ان (رض) انحصار کنوی سے مارنا۔ ید، ید کا متینہ ہے ہاتھ (اس کی اصل ید ہے) جو انیدی، بھٹکا جو ابادی (اس کا استعمال
اکثر نعمت میں ہوتا ہے) برتند، کا پٹنا، ابرجد رزہ گرفت اور، (نقد ان) رندا۔ اسماٹ بادل کا گرنا۔ بجلی (رض) لگاڑ
بجلی (روفا میں) باک بر بلاکہ۔ العواد، عاد (ی) عودا بار بار کرنا۔ عیادۃ بیمار پر سی کرنا، عود کوفی، سارنگی جو عید ان اغوا
المغفرۃ (رض) عفر، عفرنا، مغفرۃ چھپانا، معاف کرنا جس غافر بر غفرۃ، غفار، غفور بہت بخشنے والا، مغفر خود (جس کو فوجی لڑنے کے
نیچے ہوتا ہے) جبار، اسما حسن میں سے ہے، تسلط والا۔

تشیخ ابراہیم عبد اللہ خراسانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد کے ساتھ اسی سال حج کیا جس سال ہارون الرشید نے حج کیا تھا
ہم نے دیکھا کہ ہارون الرشید نئے سرے سے نئے پاؤں کنگریوں پر کھڑا دونوں ہاتھ اٹھائے رزہ بر اندام ہے اور آہ و زاری کے
ساتھ یہ کہہ رہا ہے 'بار الہا آپ ہیں اور میں میں ہوں، میں گناہ کا عادی ہوں اور آپ بخشش کے، سو خدا یا میرے بھائیوں
کو متاخر حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ کو کہا، جبار ارض (رشید) کو دیکھ کس طرح جبار سما، اللہ تعالیٰ اسے عاجز کیساتھ عار
کر رہا ہے سے تواضع زگردن فرازاں نکوست، گداگر تواضع کند خوئے ادست

صحبة الاحداث

نوجوانوں کی ہم نشینی !

چو خواہی کہ قدرت بماند لم یسد * دل اے خواجہ در سادہ رویاں مہند (سعدی)

عن ابی سعید الخدری قال: رأیت ابلیس فی النوم، وهو یتر عنی ناحیة، فقلت: تعال، فقال: ای شیء اعمل بکما انتو

عل نقاش

تشیخ ابوسعید خراسی سے مروی ہے اپنے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایلیس کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کھڑا ہوا اگر زہر ہے، میں نے کہا، آ۔ اس نے کہا میں تمہارا پاس آ کر کیا کروں جب تم اس چیز کو پس پشت ڈال چکے ہو جس سے میں لوگوں کو دھوکا دیتا ہوں، میں نے کہا، وہ کیا؟ اس نے کہا دنیا پھر اس چلے ہوئے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: سیکر فائو (کے لئے تم میں ایک لطیفہ ہے، میں نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا، نو عمروں کے ساتھ سے دام سختست مگر لطف خدایا رستود، ورنہ آدم نبرد صفر ز شیطان رحیم (حفاظ)

يَجِبُ عَلَى السَّائِلِ أَنْ يَتَفَكَّرَ فِي سَوَالِهِ

سائل کو اپنے سوال میں غور کرنا ضروری ہے !

سخن داں باندیشہ مانند کلام ❁ کر بے فکر باشد سخن نامنم

دَخَلَ بَشَارَةً عَلَى الْمَهْدِيِّ، وَعِنْدَهُ خَالُهُ يَزِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْحَمِيرِيُّ، فَاسْتَدْرَكَ قَصِيدَةً يُمَجِّحُهَا، فَلَمَّا انْتَهَاهَا، قَالَ لَهُ يَزِيدُ:
مَا صَنَعْتَكَ؟ يَا هَذَا الشَّيْخُ! فَقَالَ لَهُ: الْقُبُورُ لَوْ قَالَ الْمَهْدِيُّ: أَهْمُ الْبُخَالِي؟ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: مَا يَكُونُ جَوَابِي لَهُ؟ وَهُوَ
يُرَانِي شَيْخًا أَعْمَى، يَنْشُدُ شِعْرًا، فَضَحِكَ الْمَهْدِيُّ وَلَحَازَهُ.

حل نقاشی بیست و پنجمی و چون اسباب رفت، سوالات دریافت کرنا من سائل جو سائل، مثول، مسئلہ حاجت مطلب جو مسائل، سوال، جواب مسئلہ، تفکر، (من) فکر، افکار، تفکر، فی الامر سوچنا، فکر، جو افکار، عقل و تدبیر و فکر و دلائل ہونا۔ بشیر ابو معاذ بن بردمبولد ۴۵۶ھ جو متوفی ۵۱۸ھ جو دولت عباسیہ و امویہ کا مشہور مخفی شاعر ہے۔ مادر زاد نابینا تھا اس

کے سبھوں کی پیدائش ہوئی تھیں اور ان پر سرخ گوشت چڑھا ہوا تھا، فلان اقیع الناس عنی، کلام منشور، مزدوج، اسبغ، اولد شفا
 میں نقین، توسع، تصرف، ابداع، ہر صنف میں حکمت اور رکھتا تھا۔ الہدی، ابو عبد اللہ محمد بن ابی جعفر منصور مولود مسعودی
 ۱۷۹ ہجری تا ذکر ان شاعرانہ، خال: ماموں - فاشدہ - اشعر شعر پڑھا۔ نشیدہ، جہ نشاید، انشودہ، جہ انا نشید وہ
 شعر جس کو ایک دوسرے کے سامنے پڑھا جائے، نشد (ن، ض) نشد اگم شدہ کو دھونڈھنا، ناشدہ قسم کھلانا۔ یید (ر، ف) اندھا
 تعریف کرنا، ندیک تعریف جہ مداح - مناعک صنعت پیشہ جہ صنایع، صنعت (ن، ض) صنعتا بنانا - الیہ احسان کرنا۔ الثقب (ن، ثقیب)
 اشقی سورخ کرنا، چیدنا - اندر روشن ہونا۔ انجم وچنا، انجم ثاقب روشن ستارہ، ثقب سورخ جہ الثقب، الثقب - اللؤلؤ موتی
 جہ فانی - ایشیح، بوزخا، شیوخ اشیاخ جہ مشایخ، شیخ کا اطلاق ہر اس شخص پر بھی ہوتا ہے جو لوگوں میں علم و فضل اور مرتبے
 لحاظ سے بڑا ہو، شاخ (ض) شیتا، شیوخ بوزخا ہونا، آفتخا (س) بڑا ٹھٹھا کرنا، جوال (س) بوزخا جاب (ن، بوزخا) - البلاط
 کرنا۔ الثوب بچے کے کاٹنا، اعمی: نایین جہ اغمار عماء، عمی (س) عمی اندھا ہونا، ثعلب (س) بھونکا ہنسا، من ضامک انحرک
 جس پر ہنسی گئے جہ افساحک - اجازہ: انعام دینا، اشقی جاکر کرنا، جان و عطیہ جہ جواز، جاز (ن، جواز) گور جانا۔

تشریح (ایک مرتبہ) بشار خلیفہ بہدی کے ہاں آیا جبکہ وہاں اس کا ماموں یزید بن منصور حمیری بھی موجود تھا، بشار نے بہدی کی تعریف
 میں ایک قصیدہ سنایا، ختم ہونے پر یزید نے کہا: بڑے میاں آپ کیا کام کرتے ہیں؟ بشار نے کہا: جی میں موتی چھیدا ہوں: اس پر بہدی
 نے کہا تو میرے ماموں کے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے؟ بشار نے کہا: اے امیر المؤمنین اس کے علاوہ اور کیا جواب ہو سکتا ہے جبکہ وہ مجھ کو
 دیکھ رہا ہے کہ بوزخا ہوں نایین ہوں شعر کہہ رہا ہوں، اس جواب پر بہدی ہنس دیا اور بشار کو عطیہ سے نوازا ۱۱

کلام العرب خال عن الحشو

کلام عرب غیر ضروری الفاظ سے پاک ہے

رَوَى أَن أَبَا الْعَبَّاسِ الْكِنْدِيَّ الْمُتَفَلِّسِيَّ رَكِبَ إِلَى الْمَبْدُودِ وَقَالَ لِي أَجِدُ حَشْوًا فِي كَلَامِ الْعَرَبِ أَجِدُ الْعَرَبِ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ
 قَائِمٌ يَقُولُ أَن عَبْدَ اللَّهِ لَقَائِمٌ وَمَعْنَى الْجَمِيعِ وَاحِدٌ فَقَالَ الْمَبْدُودُ بِلِ الْمَعْنَى مُخْتَلَفَةٌ لِاخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ فَقَوْلُهُمْ
 عَبْدُ اللَّهِ قَائِمٌ أَخْبَارٌ عَنْ قِيَامِهِ قَوْلُهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَائِمٌ جَوَابُ عَنْ سُؤَالِ سَائِلٍ مُتَرَدِّدٍ قَوْلُهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَقَائِمٌ جَوَابُ عَنْ الْكَلَامِ

منکر لقی

حل لغت

کلام، اس کا مادہ قیام ہے، کلمہ (ن، ض) کلمنا، اتمی کرنا، کلام کو کلام اسی لئے کہتے ہیں کہ اس سے بسا اوقات دل زخمی ہوتا ہے
 اس سے چھری کا تیر کا تورا کا گھاؤ بھرا: لگا جو زخم زباں کا، ہمیشہ ہرا: عرب، عرب باشندگان ملک
 عرب، عرب، رک، عرب، عربی، فصیح عربی بولنا (س) عربنا، مجھے ہوئے مددے والا ہونا، اعرب - اشقی ظاہر کرنا - انکسر، اعرا
 لگانا، خال: اسم فاعل ہے۔ فلان، فلان خال ہونا۔ خلوة تنہائی اختیار کرنا، الخلاء خالی مکان، پاشماز الحشو، کلام کے اندر ایسی
 زیادتی جس کی ضرورت نہ ہو۔ روی، دیکھو ۵ رجب دیکھو ۵ البر: ابو العباس محمد بن یزید از دی مولود مسعودی

نعم ان عبد اللہ قائم تم تقول

متوفی حضرت عجمی نے ابو عمرو جری، ابو عثمان مازنی، ابو حاتم ہمسائی وغیرہم سے شرف تلمذ حاصل کیا، لیکن اساتذہ میں مازنی کو زیادہ مانتے تھے، موصوف نے کتاب سیبویہ جری سے شروع کی اور مازنی سے فاتحہ فراغ پڑھا، ثعلب ہمیشہ مناظرہ کی تاک میں رہتے تھے مگر ملاقات کا اتفاق نہ ہوتا تھا۔ کسی کا شعر ہے

فَأَبَدْنَا فِي بَلَدَةٍ وَابْتِغَيْنَا بِهِ غَيْرَ كَمَا تَقْلُبُ وَالْبُرْدُ

اہل علم کے نزدیک مبرد کو ثعلب پر بدرجہا ترجیح تھی، مبرد فصیح و بلیغ لطیف و ظریف بھی تھے، یہ اوصاف ثعلب میں کہاں پھر مبرد کے مقابل میں ثعلب کب ٹھہر سکتے تھے، کتاب الکامل، الروضہ، القوانی وغیرہ آپ کی یادگار ہیں۔

تشریح :- بیان کیا گیا ہے کہ ابو العباس گندی متکلف نے مبرد کے پاس آکر کہا: میں کلام عرب میں شہرہ آفاق ہوں کیونکہ وہ عبد اللہ قائم بھی کہتے ہیں اور ان عبد اللہ قائم بھی اور ان عبد اللہ قائم بھی مالائم ان سب کے معنی ایک ہیں، مبرد نے کہا (ایسا نہیں ہے) بلکہ (ہر ایک کے معنی سبب اختلاف ہیں چنانچہ میں صرف قیام کی خبر دینا ہے اور میں متروہ قیام اور طالب ملک کا جواب ہے اور میں متروہ قیام کا جواب ہے

فائدہ : شواہد اصطلاحی لفظ ہے جس کا تعلق علم معانی سے ہے اہل معانی کی اصطلاح میں شواہد زائد لفظ کہتے ہیں جس کا زائد ہونا متعین ہو جیسے شعر ہے

وَأَعْلَمُ عِلْمٍ أَعْلَمُ وَأَلَا نَسِ قَلْبُهُ : وَكَلِمَتِي عَنْ عِلْمٍ نَارِي قَدِيمِي

(میں آج اور کل کا جو اس سے پیشتر ہے علم رکھتا ہوں لیکن آنے والے واقعات سے قطعاً نا بلند ہوں) اس شعر میں لفظ قَلْبُهُ زائد ہے اور اس کا زائد ہونا متعین ہے

طُولُ الْأَمَلِ

درازی اُمس

ہر گرا خواہیگہ اسخر بد و مشت خاک است یخ تو بہ حاجت کبر افلاک کشد ایوان را

كَانَ طَاشَتَكَيْنِ قَدْ جَاوَزَ سَعِينَ سَنَةً فَاسْتَجْرَ اَرْضًا وَقَامَ ثَلَاثَةَ سِنِينَ عَلَى حَنْبِ دَجَلَةَ لِيَعْمُرَ هَادِرًا، وَكَانَ فِي بَغْدَادٍ رَجُلٌ مَحْتِثٌ يُحَدِّثُ فِي الْخَلْقِ يُسَمِّيهِ فَيْتِيَةً فَقَالَ يَا اَصْحَابِنَا نَهَمْتُنَا، مَا تَمَلَّكَ الْمَوْتِ، فَقَالُوا: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: طَاشَتَكَيْنِ عُمُرُهُ سَعُو سَنَةً وَقَدْ اسْتَجْرَ اَرْضًا ثَلَاثَةَ سِنِينَ، فَلَوْلِم يَعْلَمُ اِنْ مَلَّكَ الْمَوْتِ قَدْ مَاتَ مَا قَتَلَ هَذَا فَتَضَاحَاكَ اَصْحَابُهُ +

حل لغت : طول : (ن) لمبا ہونا، طویل ج طول، طؤل : طائل قدرت، غفار : اٹل : امید ج آمل، امل : ان : امل امید

طاشتکین : دیکھو مقدمہ فاستجر : گریہ کر لینا، اجر : ان : من : اجر بدل دینا آخر بدلہ جو اجر، اجیر : مزدور ج اجیر، ارض : دیکھو مقدمہ دجلہ : عراق کا مشہور دریا جس پر شہر بغداد واقع ہے۔ یعنی عمر (ن) عمر : عمر : عمر : الخ

آباد کرنا، ان : من : عمر : ارض : عمر : ایسی عمر پانا، خلق : مخلوق ج خلایق، خلق : (ن) خلق پیدا کرنا، خلق : پانا ہونا، خلق : مفسدہ کا جمع متکثر ہے۔ مبارک باد دینا

نَصِيحَةُ السَّالِطَانِ لِزَوْجِ طَاعَتِهِ

روى الشعبي عن ابن عباس رضى الله عنهما قال قال لى ابى ارى هذا الرجل ريعى عمر ابن الخطاب يستفهمك
ويقدمك على الاكابر من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم واني موصيك بخلاف الريع لا تفشين له سرا
ولا تجربن عليك كذبا ولا تطعنن نصيحة ولا تقابن عنده احد اقال الشعبي فقلت لابن عباس كل واحد خير
من الف قال اى والله ومن عشرة الاف +

[illegible]

کہ قسم سے پیدائے اور کسی موقع پر نہیں آتا، مگر ابن حبان نے کہا ہے کہ استفہام کے بعد بھی آتا ہے جیسے آیت ذی القعدة تک آتی ہے۔
 قشیر بن محمد امی شعی نے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا: میں اس شخص کو (یعنی حضرت عمر کو) دیکھتا ہوں کہ تجھ سے اکثر امور میں رسالت لیتے ہیں اور اکابر صحابہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ میں تجھ کو چار باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ان کا راز کبھی ظاہر نہ کرنا، اپنے اوپر جھوٹ آزمائے کا موقع نہ دینا، ان سے نصیحت کی بات نہ چھپانا، ان کے پاس کسی کی غیبت نہ کرنا۔ امی شعی نے حضرت ابن عباس سے کہا: ہر بات ہزار روپے سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، بلکہ دس ہزار روپے سے بھی بہتر ہے۔

الہزل

خوش طبعی !

عَبِيتْ مِنْ بَيْتِ يَسْتِ اَقْلَيْتِ * هَزَلٌ مِنْ هَزَلٍ نَيْتِ طَلَيْتِ (روائی)

حُكِيَ عَنْ أَشْعَبَ أَنَّهُ حَضَرَ وَلِيمَةً بَعْضُ وُلاَةِ الْمَدِينَةِ، وَكَانَ رَجُلًا عَجَلًا، فَدَعَا النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَهُوَ يَجْعَلُهُمْ عَلَى مَائِدَةٍ، وَهَذَا جَدِي مَشْوَى، فَيُحْمِلُ النَّاسُ حَوْلَهُ، وَلَا يَسْتُهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ لَعَلَّهُمْ يَجْعَلُهُ، وَأَشْعَبُ كَانَ يَحْضُرُ مَعَ النَّاسِ وَبَرِي الْجَدِي
 فَقَالَ: فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ، رُزِقْتُ طَالِقًا، أَنْ لَوْ يَكُنْ عُمَرُ هَذَا الْجَدِي بَعْدَ أَنْ دُبِحَ وَشَوِيَ أَطْلُو مِنْ عَمْرٍ قَبْلَ ذَلِكَ.

حل لغات

ہزل (من) ٹھکانا، ہزار خوش طبعی (ن) (س) ہزل لکڑی ہونا، ہزہل دلا جہ ہزلی۔ حکی، دیکھو ۵۵۵ اشعب، دیکھو
 ۵۵۵ حضر (ن) حضور۔ المجلس حاضر ہونا۔ ضارۃ شہر میں مقیم ہونا، اخصیڑ قریب مرگ ہونا۔ ولیمہ، ہر وہ کھانا جو کسی عقیقہ
 کے وقت کھایا جائے جو دلائم۔ والمشہور ان اسم لطعام العرس خاصۃ۔ ولایۃ جمع والی حاکم۔ مدینہ، شہر، قصبہ جو مدن یہاں مدینہ منورہ
 مراد ہے جس کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے یشرب تھا۔ مدن (ن) مدونہ۔ امکان اقامت کرنا (فعل غیر متصل ہے)
 عجلہ، کنوس جو بجلان، بجل (س) بجلان (ک) بجلان کنوس ہونا۔ فدعا: (ن) دعوۃ کھلانے کے لئے بلانا، دعاء پکارنا ص داعی جو دعاء
 لے دے غلے خیر کرنا۔ علیہ بد دعاء کرنا، مائدۃ، دسترخوان ح موائد، جدی: یکسالہ بکری کا بچہ جو جدا، مشوی، بھونا ہوا گوشت
 شوی (من) شیا گوشت کو آگ پر بھوننا، شواء، شوی بھونا ہوا گوشت۔ فیحوم (ن) حوماتا چکر لگانا ص حاتم جو حوم۔ یمتہ (ن) (س)
 متا، یمتہ چھوٹا ص ماس۔ ذبح: (ن) ذبحا ذبح کرنا، ذبح جو طہر ذبح ذبح کیا جائے جو ذابح، ذبح کرنے کی جگہ جو ذابح۔
 قشیر بن محمد ۵۵۵ اشعب سے حکایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ مدینہ کے کسی حاکم کے ولیمہ میں شریک ہوا جو ہوا ہی کنوس تھا چنانچہ وہ لوگوں کو تین
 روز تک برابر بلاتا رہا اور ایک دسترخوان پر جس میں بکری کا یکسالہ بھونا ہوا بچہ تھا۔ جمع کرتا رہا (بھلنا تارا) لوگ اس کے اس پاس
 جکر لگاتے رہتے لیکن کوئی چھوٹا نہ تھا کیونکہ حاکم کی کنوس سے سب واقف تھے، اشعب بھی لوگوں کے ساتھ آتا اور بکری کے
 بچہ کو دیکھتا تھا جب تیسرا دن ہو گیا تو اشعب نے کہا: حاکم کی بیوی پر طلاق اگر اسکی عمر ذبح کے بعد اس سے زیادہ نہ ہو جو ذبح سے پیشتر تھی

اعاذنا الله من كثرة الأكل

بسیار خوری سے خدا کی پناہ،

۷ باندازه خود را اگر مردی چپس بر شکم آدمی یا خمی به نوازند تن پرور را آگاهی که بر معده باشد حکمتی

قال صدقة بن عبد الله المازني، اولدني علي بن ابي، لما تزوجت، فعلمنا عشر حفاين شريدا من جزور فاول من جاء ناهلال
 وهو هلال بن اسعد المازني من شعراء الدولة الاموية) فقد صمت اليه جفنة فاكلها، ثم اخري حتى اتى على عشر
 حفاين، ثم استسقاني بقره من نبيذ، فوضع طرفها في شدة فافزعها في جوفه ثم خرج فاستقنا على الطما

حل لغات | اعاذنا: پناہ دینا، عاذلن: غوث اُپناہ لینا، عاذَہ: شادی بیاہ کا کھانا تیار کرنا، جفان: جمع جفتہ عربوں کا سب سے بڑا پالہ، اس کے بعد قصد ہے جس میں دس آدمی سیر ہو سکتے ہیں پھر صفحہ جو پانچ کے لئے کافی ہے پھر مسئلہ جو دین کے لئے کافی ہے پھر صفحہ جو صرف ایک کے لئے ہے (قالہ الکسائی) قریہ: ترانہ، خود ان، خود ان، خود ان، الخ: زونی توڑ کر شور بے میں ترکنا، جزور: ذبح کے لئے اُٹھنی یا بکری جو جُزُر، جزور (ض) جزور، جزور اُڑا۔ اشاة ذبح کرنا، جزور قصاب (ض) علیہ پُور کرنا۔ بر لانا۔ ایتانا آتا۔ استقی: پانی طلب کرنا، سقی (ض) سقی پلانا، ساقی جو سقاۃ، سقاہ، مشک جو اشتقیہ۔ قریہ، مشک جو قریب، قریہ اور بقار پانی کی مشک کو کہتے ہیں اور رزق، سرکہ اور شراب کی مشک کو اور روکہ، نہد کی مشک کو کہتے ہیں (قالہ فی الزائد) بنید شراب جو نہ ہو، انحر، کھجور، کشمش، نہد، جو گیہوں سے بنی جاتی ہے۔ وضع: وضع کرنا، نہد: نفس اپنے آپ کو ذلیل کرنا، وضع: خیس۔ المراء جننا۔ بنید و جزیراج اشتقاق۔ افرعہا: برتن خالی کرنا۔ جوف: پیٹ، اندر زونی جفتہ۔ جوجواف: جوف (س) جونا کھوکھلا، ہیزا، جوف کھوکھلا، فاسا لغتا: از سر نو کرنا۔

تسٹریچہ صدیق بن عبد اللہ مازنی نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے میری شادی کے موقع پر ویسے کیا تو ہم نے اونٹ کے گوشت سے خریدے کے دس پائے تیار کئے، پس اہل عربین میں سے سب سے پہلے دولت امویہ کا مشہور شاعر ہلال بن اسعد مازنی آیا، میں نے ایک پیالہ اس کے سامنے کر دیا اس نے اس کو کھلایا پھر دوسرا پھر تیسرا یہاں تک کہ دس گئے دس خبث کر گیا اگلے کے بعد اس نے پانی طلب کیا تو بینہ کی ایک مشکیزہ دئی گئی، اس نے اس کا گنہ رجسٹروں میں رکھا اور تمام عینہ بیٹ میں اونڈیل لی، جب وہ چلا گیا تو ہمیں از سر نو کھانا تیار کرنا پڑا۔

وَكَانَ سَبَبُ مَوْتِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنْ نَصَرَ إِنْشَاءً أَتَاهُ، وَهُوَ بِدَارِيقِ بَرْمِيلٍ مَمْلُوءٍ
بِضُفَاٍ وَآخِرُ مَمْلُوءٍ نَبَاتًا قَالَ قَتَرُوا فَجَعَلَ يَأْكُلُ بَيْضَهُ وَتَيْنَةً، حَتَّى عَلَى الزَّيْمِيلِينَ، ثُمَّ أَتَوْهُ
بِقِصْعَةٍ مَمْلُوءَةٍ فَخَافَ بِسُكَّرٍ فَأَكَلَهُ فَأَتَحَمَّ، فَمَرَضَ، فَمَاتَ.

حل نقا

دابق، سلب کے قریب ایک سستی ہے، زمیل، نوکرا، بین، انجیر، سج، مغز، استخوان، انجم، بدھنسی ہوتا۔
تشریح: سلیمان بن عبد اللہ کی موت کا سبب یہ ہوا کہ مقام دابق میں ایک نصرانی ایک نوکر انڈس کا اور ایک انجیر کا بغیر احوالے کر آیا، سلیمان نے انجیروں کو پھیلنے کا حکم دیا خدا نے جسے تو اس نے ایک ایک انڈا اور ایک ایک انجیر کھانا شروع کیا اور دونوں نوکر سے شکوہ کیا پھر وہ ایک سے بھرا ہوا ایک پیادہ شکر کیا تھ لایا گیا اس کو بھی کھا گیا اور بدھنسی میں مبتلا ہو کر مر گیا۔

وَلَمَّا حَجَّ سَلَمَانُ تَأَذَى بِحَرِّ مَكَّةَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوَأْتَيْتَ الطَّائِفَ فَاتَّاهَا، فَلَمَّا كَانَ يَتَقَبَّحُ لَيْقِيَةَ ابْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اجْعَلْ لِمِثْلِكَ عَلَيَّ، قَالَ: كُلُّ مَذْنُونٍ، فَرَمَى بِنَفْسِهِ عَلَى الرَّمْلِ، فَقِيلَ لَهُ: يَسَاقُ إِلَيْكَ الْوُطَاءُ؛ فَقَالَ: الرَّمْلُ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَأَعْجِبْ بِرَدِّهِ، فَالزَّقَ بِالرَّمْلِ بَطْنَهُ، قَالَ فَأَتَى إِلَيْهِ بِخَنَسٍ رُمَانًا، فَالْكَلَهَا، فَقَالَ: أَعِنْدَكُمْ غَيْرُ هَذِهِ؛ فَجَعَلُوا يَا تَوْنَهُ بِخَنَسٍ بَعْدَ خَنَسٍ، حَتَّى أَكَلَ سَبْعِينَ رُمَانَةً، ثُمَّ أَتَوْهُ بِمِجْدِي وَسِتِّ دَجَاجَاتٍ، فَالْكَلَهُنَّ وَأَتَوْهُ بِزَيْبٍ مِّنْ زَيْبِ الطَّائِفِ فَفَنَثَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَكَلَّ عَامَّتَهُ وَنَحْسَ، فَلَمَّا أَنْبَأَتْهُ أَتَوْهُ بِالْغَدَا، فَالْكَلَّ كَمَا أَكَلَ النَّاسُ فَأَقَامَ يَوْمَهُ وَمِنْ غَدَايَا لِّعَمْرٍ، أَرَأَيْتَ أَضْرَرْنَا بِالْقَوْمِ، وَقَالَ لِابْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ: اتَّبِعْنِي إِلَى مَكَّةَ، فَلَمْ يَفْعَلْ، فَقَالُوا لَهُ: لَوَأْتَيْتَهُ فَقَالَ: أَقُولُ مَاذَا؛ أُعْطِنِي مَن قَرَأَ الْكِتَابَ قَرَأَ نَبِيَّكَ.

حل نقا

تأذی: تکلیف اٹھانا، اذی: اس، اذی: اذ، اذ: تکلیف پانص، اذ: خرت: سیاہ سنگلاخ زمین، جزا: اس میں خرا، خرا: خراہہ گرم ہونا، کہ مشہور ہے زادا اللہ شرفاً طائف: کہہ کے قریب ایک نہایت خوش گوار شہر ہے جس کو حسین ابن سلا نے تقریباً ۳۰۰ میں آباد کیا تھا، خنص: جمع شوق، سحر: رک، السحوق: الخنص: درخت خرم کا طویل ہونا، (ف) تنقاً: ہا ایک کوٹنا۔ انوب کپڑے کا بوسیدہ ہونا، شفقاً دوری: انظار، فرش: الرل: ریت، برد: خنص: فالزق: چپٹا یا، رمان: اندر، ہندی: یکساں بکری کا بچہ، دجاج: مرغی، زیب: کشش، نفس: اوٹھنا۔ غدا: ناشتہ۔ قرآی: جہاں نوازی۔
تشریح: جب سلیمان حج کے لئے گیا تو مکہ کی سنگلاخ چمتی ہوئی زمین سے غیر معمولی تکلیف اٹھائی، حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا اگر آپ طائف تشریف لے جائیں تو بہت اچھا ہو، سلیمان طائف آگیا جب اونچی اونچی کھجوروں کے باغ میں پہنچا تو ابن ابی الزبیر سے ملا، اس نے کہا: آپ میرے یہاں آجائے، اقامت کر لیجئے۔ سلیمان نے کہا میرے لئے تو یہ مکہ منزل ہی ہے، یہ کہہ کر ریت پر بیٹ گیا لوگوں نے کہا: فرش بچھا جاوے، اس نے کہا مجھے ریت ہی مرغوب ہے، کیونکہ ریت کی خشکی اچھی معلوم ہو رہی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے پاس پانچ انار لائے گئے اس نے پانچوں کو کھا کر کہا: اور میں، لوگوں نے یکے بعد دیگرے پانچ پانچ انار کھائے فرش لگے اور اس طرح وہ ستر انار کھا گیا پھر ایک بھٹی ہوئی بکری اور چھ مرغیاں لائی گئیں وہ ان کو بھی چٹ کر لیا اس کے بعد طائف کی عمدہ کشمشیں اس کے سامنے پھیلا دی گئیں اس میں سے بھی اکثر کھا گیا، اس کے بعد سو گیا کچھ دیر بعد بیدار ہوا تو ناشتہ لایا گیا اور ناشتہ بھی اتنا ہی کھایا جتنا اردوں نے کھیا، ان عرض اس روز دیں اگلے روز غرے کہنے لگا کہ شاید ہم نے قوم کو نقصان میں ڈال دیا۔ ابن ابی الزبیر سے کہا کہ تو مکہ تک میرے ساتھ چل، وہ زمانا لوگوں نے کہا: اگر چلے چلو تو بہتر ہے، اس نے کہا: کیا عرض کروں؟ اب تک جو جہاں نوازی کی ہے اس کی قیمت مل جائے تو غنیمت ہے۔

رَوَى الصَّبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّهْرَدَلِ وَكَيْلِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الطَّائِفَ دَخَلَ هُوَ وَعَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَيُّوبُ ابْنُهُ بُسْتَانًا لِعَمْرٍو، قَالَ: فَنَجَّالَ فِي الْبُسْتَانِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: نَاهِيكَ بِمَا لَكُمْ هَذَا أَمَلًا، ثُمَّ أَلْقَى صَدْرَهُ عَلَى عَصْفٍ، وَقَالَ: وَنِيْلَكَ يَا شَهْرَدَلُ، مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ تَطْعِمُنِي؟ قُلْتُ: بَلَى، وَاللَّهِ عِنْدِي جَدِي كَأَنْتَ تَعْدُو عَلَيْهِ بَقْرَةً وَتَرُدُّهُ أُخْرَى، قَالَ: نَحْلُ بِهِ وَنَحْلُكَ، فَأَتَيْتُهُ بِهِ كَأَنَّهُ عُكَّةٌ سَمِينٌ، فَأَكَلَهُ وَمَادَا عَمْرٌو لَا ابْنَهُ حَتَّى إِذَا بَقِيَ الْفَيْضُ، قَالَ: هَلُمَّ أَبَا حَفْصٍ، قَالَ: أَنَا صَابِرٌ، فَأَتَى عَلَيْهِ -

حل لغات: العتبی: دیکھو طلسم۔ شمر دل بن شریک بن عبد ربوعلی شعراء دولت امویہ میں سے ہے اور جریر و فرزدق کا ہم عصر توفی نحو ستارہ عمر دین العاص مشہور صحابی ہیں معنی المدعنا ایوب بن سلیمان بن عبد الملک متوفی سنہ ۱۰۰ جال۔ ہیکلہ لگانا۔ ناہیک، کھلے تعب ہے۔ غصص: شاخ۔ عکدہ سمن: گھٹی کا ڈبہ۔ الفخذ: ران۔ ہلم: بمعنی تعال۔

تشریح: فاضل عینی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص کے وکیل شمر دل نے بیان کیا ہے کہ جب سلیمان ہائٹ آیا تو وہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز اور سلیمان کا لڑکا کا ایوب تینوں حضرت عمرو کے باغ میں آئے سلیمان تھوڑی دیر تو باغ میں نہیں ٹھہرا اس کے بعد تعب کرتا ہوا کہنے لگا: مال تو بہت خوب ہے، پھر ایک شاخ سے لگ کر بولا: اے شمر دل کیا تیرے پاس میرے کھلانے کیلئے کچھ نہیں؟ میں نے کہا: بخدا میرے پاس بحرئی کا ایک بچہ ہے جس کو ایک گائے بسج کو دودھ پلاتی تھی اور ایک شام کو۔ سلیمان نے کہا جلدی لے آ، میں اس کو لے آیا گو یا وہ کھسی کا کتہ ہے یہی سلیمان پور کو تنہا کھائی نہ حضرت عمر کو پوچھا اور نہ اپنے لڑکے کو بولایا، اور جب صرف ایک ران رہ گئی تو حضرت عمر سے کہنے لگا: تشریف لائیے، اچھے فرمایا: میں تو روزہ دار ہوں، وہ اس کو بھی صاف کر گیا۔

ثُمَّ قَالَ، وَيْلَكَ يَا شَمْرَدُلُ! مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنِي؟ قُلْتُ: بَلَى وَاللَّهِ، دَجَاجَتَانِ هِنْدِيَّتَانِ
كَأَنَّهُمَا رَأَى النَّعَامَ، فَأَتَيْتُهُ بِهِمَا، فَكَانَ يَأْخُذُ بِرِجْلِ دَجَاجَةٍ، فَيُلْقِي عِظَاهَا نَقِيَّةً، حَتَّى
أَتِي عَلَيْهِمَا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ، وَيْلَكَ يَا شَمْرَدُلُ! مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنِي؟ قُلْتُ: بَلَى
عِنْدِي حَرِيرَةٌ كَأَنَّهُمَا قَرِاضَةٌ ذَهَبٌ، قَالَ: تَجْعَلُ بِهَا وَبِكَ، فَأَتَيْتُ بِعِصِي كُغَيْبٍ فِيهِ الرَّاسُ،
فَجَعَلَ يَقْلَعُهَا بِيَدِهِ وَيَشْرَبُ، فَلَمَّا فَرَّغَ بَجَشَاءٍ، فَكَأَنَّمَا صَاحَ فِي جُبٍّ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَعْلَامُ! أَوْرَعْتَ
مِنْ غَدَائِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: ثَمَانُونَ قَدْرًا، قَالَ: أَتُبْنِي بِهَا قَدْرًا قَدْ قَالَ،
فَالْتَرَمَّا أَكَلَ مِنْ كُلِّ قَدْرٍ ثَلَاثَ لُقْمَةٍ، وَأَقْلَ مَا أَكَلَ لُقْمَةً ثُمَّ صَمِعَ يَدَهُ، وَاسْتَلَفَ عَلَى فِائِسِهِ
ثُمَّ أَدِنَ لِلنَّاسِ، وَوَضَعَتِ الْخَوَانَاتُ وَقَعَدَ وَأَدِنَ لِلنَّاسِ مِمَّا أَتَكَرَّسَتْ مِنْ أَكْلِهَا،

عَلِّعَالِیٰ رَاۤلَاۤلْعَامِ: رَاۤلَاۤلْعَامِ کا متنیہ ہے بچہ شتر مرغ جہر اَوَّل، رُکْلَان، اَرْمَال، رُکْمَال، رُجُل، پَاؤں، عِظَام، مَجْمَعِ عَظْمِ ہڈی۔ نَفِیْقَۃ: صَاف، جَرِیْرَہ: ایک قسم کا کھانا جو دودھ اور روغنِ ہلکا تیار کیا جاتا ہے۔ قَرَاضَہ: سونے چاندی کا برادہ عَمَلُ، بُرْیَالِہ: عَمَلِ، عَمَلِ، تَجَمُّشَا: ذِکَارِی، اَجَب: کھول، قَدَر: پانڈی جہر قَدَر، مَحْرُومَات: مَجْمَعِ خَوَان، دَسْتِ خَوَان۔

تشریح پھر کہا، ماعدنک شئی نظمیں، میں نے کہا: دو ہندی مرغیاں ہیں گویا شتر مرغ کے تھے ہیں، میں وہ بھی لے آیا، پس سلیمان ایک ایک ٹمک اٹھاتا تھا اور سات کر کے ہڈی ڈالتا ہوا اسی نظر آتا تھا اسی طرح سب بیٹ کر گیا اور پھر کہنے لگا: یا شمر دل ام میں نے کہا، حریر ہے گویا سونے کا بارہ ہے، میں اس کا بھی اشتہار کیا پھر کے لا جائیں، ادنیٰ کا تر جب جائے سلیمان اس کو بھی ہمتوں سے چٹ تھا۔ اس کے بعد اتنی زور سے ڈکار لی گویا کنوئیں میں دھڑوک رہا ہے اس کے بعد خادم سے بولا: ہاشمہ تیار کر چکا؟ اس نے کہا: ہاں! سلیمان نے پوچھا: کتنا ہے؟ خادم نے کہا: اسی ہانڈیاں! سلیمان نے کہا ایک ایک ہانڈی، چنانچہ ہر ایک ہانڈی سے زیادہ تین اور کم از کم تھوڑا تھا یہاں تک کہ اسی کی ہانڈیاں صفا کر گیا، پھر ہاتھ منٹ کر کے بستر پر چٹ لیٹ گیا، اس کے بعد عام لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا گیا اور دسترخوان چنے گئے تو پھر لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا اور بتا دیتے تھے اتنا ہی کھاتا گیا کسی چیز سے انکار نہیں کیا۔ سے تو رشکم دمبدم تا فتن و مصیبت بود و زنا یا فتن:-

ما تورتہ الحکمة الیونانیة

یونانی فلسفہ کی غرابی لاتا ہے ؟

یحکموا ان المامون لما هادن بعض ملوك الروم طلب منه خزانه كتب اليونان كانت عنده مجموعة في بيت لا يظهر عليه احد فجمع الملك خاصته من ذوي الرئى واستشارهم في ذلك فكلهم اشار بعد متعجبين بها الا مطرانا و احدا فانه قال خذها اليهم فما دخلت هذه العلوم على دولة شرعية الا افسدتها ولو وقعت بين علماءها و كان الشيخ تقي الدين ابن تيمية يقول ما اظن ان الله يغفل عن المامون ولا يبذل ان يقابله على ما اعتمدت مع هذه الامم من ادخال هذه العلوم الفلسفية بين اهلها-

حل لغات

اردن، مہاراشٹر، صلیح کرنا، ہرن (رض)، ہر دونا آرم پانا، مہرتہ مصاحت، سکون، جہن، خزانہ: خزینہ، گنجینہ، غزائن۔ بیت، گھر، بیوت، آیات، جو ابا بیت، بات (رض) بیتا، بیٹو، شب، باشی کرنا، بیت خواب گاہ، بیات، سخنوں، ڈاننا، مظن: پادریوں کا بہت بڑا بزرگ، جہ مظارتہ، مطاریں (وہ جو دونوں اطراف کے) و فوق الاسقف، دولہ، حکومت ریاست، غلبہ، جہ دول، مال (رن) دولہ۔ الزمان ایک حال سے دوسرے حال کی طرف چلنا، تقی الدین ابن تیمیرہ دیکھو مقدمہ، امظن: (رن) بنانا، گمان کرنا، یقین کرنا۔ ہا، کذا، تہمت لگانا، غنیں، مہتمم، جہ غننا، غن، گمان، جہ غننوں، یغفل، ان، غفلتہ، غافل ہونا، چھوڑ دینا، بڑے چارہ کار، تشریح۔ بیان کیا گیا ہے کہ جب مامون الرشید نے روم کے بادشاہ سے مصالحت کی تو اس بادشاہ نے روم کو یونانی کتابوں کا ذخیرہ طلب کیا جو اس پاس ایسی بڑی محفوظ تھا جہاں کسی کی رسائی نہ تھی بادشاہ نے اپنے مخصوص اہل اسلئے کو جمع کر کے اس سلسل میں مشورہ لیا تو ایک بزرگ پادری کے علاوہ سب نے دینے کا مشورہ دیا بزرگ پادری نے کہا: آپ یہ ذخیرہ وریج دیکھو کیونکہ یہ علوم کسی شرمی ریاست و حکومت پر نہیں چلتے مگر کہ اس کو غراب کہتے ہیں اور ان کے علم میں اختلاف پیدا کر دیتے ہیں

سہ علم بے دیناں رہا کن جہل ماحکت نخواست از خضالات و ظنون اہل یونان دم مزین

شیخ تقی الدین ابن تیمیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرا خیال یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ مومن کو یہ نبی چھوڑ دیں گے بلکہ اس کو اُمتِ مسلمہ کے درمیان ان علوم فلسفہ کے داخل کرنے کا ضرر دیدیں گے۔

فائدہ: دُؤلِ اسلامیہ میں علم فلسفہ، علم نجوم کا چرچا سب سے پہلے خلیفہ ابو جعفر منصور کے زمانہ میں ہوا، ابو جعفر حکم اور دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم فلسفہ اور علم نجوم کا بھی بڑا دلدادہ تھا، جب ہارون الرشید کے بڑے بیٹے مامون کے ہاتھ میں خلافت کی باگ آئی تو وہ بھی اپنے دادا ابو جعفر کے قدم بقدم چلا اور بیش بہا تحائف دے دیا، اے ذریعہ شاہانِ روم سے کتب فلسفہ کا مطالبہ کیا، شاہانِ روم کے ہاں افلاکون، ارسطاطالیس، بقراط، جالینوس، اقلیدس، اہلینوس وغیرہم کی جو کتابیں موجود تھیں وہ سب انہوں نے مامون کے ہاں بھیج دیں، مامون نے ہر ترجمین سے ان کتابوں کے ترجمے کو اپنے اور لوگوں کو سننے پر حصہ پڑھانے کی دعوت دی تو گوئی منازل رفیعہ و مراتب سنیہ اور مامونی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی غرض سے علم فلسفہ کو غیر معمولی دلچسپی لی، اناس علی دین طو کہم یہاں تک کہ مامون کے دور میں علم فلسفہ کا بازار گرم ہو گیا اور اس فن کی اس برجستہ حالت کی جتنی کہ دولت عباسیہ دولتِ رومیہ کے ہم پلہ ہو گئی

قِلَّةُ الطَّعَامِ

کم کھانا،

ہے اس حکیمے کو در حرکت سفت ﴿﴾ کُلُّ قَلِيلًا تَشْ كَثِيرًا كُفْتُ

حکمی ان الرشید کان لہ طبیب نصرانی فقال لعلی بن الحسین بن واقلیس فی کتابکم من علم الطب شیء، والعلوم علما، علم الابدان وعلوم الادیان فقال لدعلی بن الحسین قد جمع الله تعالیٰ الطب کلمہ فی کلمتہ واحد فی من کتابہ قال: وماہی؟ قال: ولا تشہ فوافقال النصرانی: ولا یؤثر عن نبیکم فی الطب شیء، فقال جمع رسول اللہ وسلم الطب فی خبر واحد، قال: وماہو؟ قال المتعدی بیت الادواء اعط کل بدن ماعتد فقال النصرانی: ما ترک کتابکم ولا نبیکم لجالینوس طباً،

حل نقلاً طعام، کھانا، خوراک جو غلہ، طعام (س) طعام۔ اشی چکھنا۔ علیہ قادر ہونا۔ الطعام کھانا (ف) طعام آسودہ ہونا، غنم مزہ جو غنم۔ طبیب، فن طب کا جاننے والا جو اطباء، طب ان میں طعام علاج کرنا، نرم کرنا، يقال من أحب طب جو دوست رکھتا ہے نرمی کرتا ہے، علی بن حسین بن داؤد دیکھو مقدمہ ص ۱۱۱ لایدان جمع بدن جسم بدن (ن) بدن، بدنوں (ک) بدنہ سوئے بدن والا ہونا، بدن جو بدن، بدنہ وہ گائے یا اونٹ جس کی قربانی تم میں حج کے موقع پر بھیجئے جسے بدن ادیان جمع دین مذہب حساب (و منیریم الدین) قادیان، بدلا، فرماں برداری، دان (رض) دینا، دینا مذہب اختیار کرنا، بدلا دینا، دینا قرض دینا، دان، دین قرض جو دیون۔ دان الرطل فرمانبردار ہونا و تشر فوا، اسرافا فضول غری، تشر (س) تشرنا۔ القوم تبادر کرنا۔ الامر بیکار چھوڑنا۔ لایؤثر (ن) اثر، اثر، اثرات۔ احدیث نقل کرنا، اثر نشان جو آثار۔ ادواء جمع داری، دوی (س) دوی بیمار ہونا، (رض) دویا کنگل، شانی دینا۔ عودتہ، نگر عداوی بنانا، جالینوس، حکیم مشہور یونانی فلسفی ہے جو حضرت عیسیٰ کے دو سو سال بعد اور حکیم بقراط کے چھ سو سال

بعد اور اسکندر کے پانچ سو سال بعد ہوا ہے (طبقات الامم، بقام برغاس پیدا ہوا اور یہیں نشو و نما پایا۔ اس کے والد نے اولاً اس کو علم ہندسہ، علم حساب، علم ریاضی کی تعلیم دی اس وقت اس کی عمر پندرہ سال کی تھی، بعدہ علم منطق، علم فلسفہ پڑھایا اس کے بعد اس کے والد نے ایک خواب دیکھا جس میں اس علم طب کی طرف اشارہ تھا اس لئے سترہ سال کی عمر میں جالینوس کو ایک معلم کے پاس بھجور دیا گیا جس نے کامل التفات کے ساتھ علم طب کی تعلیم دی۔ جالینوس نے پوری جدوجہد کے ساتھ علم طب کو حاصل کیا، اس کی کج گرائیوں کو پہنچا اور اتنی مہارت حاصل کی کہ سر آمد روزگار ہو گیا۔ ابن الصبیح کہتے ہیں کہ علم طب جالینوس پر ختم ہو گیا، علامہ صاعد نے ابو اسحق علی بن حسین مسعودی کا قول نقل کیا ہے کہ اسطاطالیس کے بعد بقراط اور جالینوس سے زیادہ علم طب کا جاننے والا کوئی نہیں ہوا۔ جالینوس نے اپنی تصنیفات میں حکماء، سوفسطائین، شعادیس، اراسطرارطیس، لوقس، بولیس وغیرہم کی غلطیوں پر جا بجا تنبیہ اور حج صیحوں کے ساتھ رد کیا ہے۔ جالینوس نے متبیسویں کے زمانہ میں وفات پائی ہے۔

تشریح: بیان کیا گیا ہے کہ رشید کے ہاں ایک نصرانی طبیب تھا (ایک بار) اس نے علی بن حسین بن واقد سے کہا: تمہاری کتاب قرآن میں طب کے بارے میں کچھ بھی نہیں حالانکہ علم درحقیقت دو ہی ہیں علم الابدان، علم الادیان علی بن حسین نے فرمایا: خداوند تعالیٰ نے کل کامل علم طب اپنی کتاب کے صرف ایک ہی کلمہ میں جمع کر دیا ہے۔ نصرانی نے کہا وہ کونسا کلمہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”لا تسرفوا“ فسرف غری مت کرو۔ نصرانی نے کہا تمہارے نبی سے تو علم طب کے بارے میں کچھ بھی منقول نہیں۔ آپ نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا علم طب صرف ایک ہی حدیث میں جمع کر دیا ہے۔ نصرانی نے کہا وہ کونسی حدیث ہے؟ آپ نے فرمایا: ”المعدة بيت اللاداء“ ۸۱۔ ”معدہ تمام بیماریوں کا گھر ہے۔ اور مردن کو تنہا ہی جسے صفا کرتے اس کو خور بنایا ہے۔“ نصرانی نے کہا: تمہاری کتاب اور تمہارے نبی نے جالینوس کے لئے علم طب نہیں بھجور دیا۔

عدل علی رضی اللہ عنہ توقیہ عن التجاوز عن حد اللہ

حضرت علی کا انصاف اور حدود اللہ کی پابندی

ہے اعدل تکن من صروف الدہر لمتنا x فالعرف مستغنی للعدل فی عمر

قال کثیر الحضرمی دخلت مسجد الکوفہ من قبل ابواب کندی فاذا نفر من ستة یسقمو علیا رضی اللہ عنہ وفیہ رجل علیہ برنس یقول اعاہد اللہ لا قتلنہ فتعلقت بہ وتفرقت اصحابہ عنہ فانیت بہ علیا رضی اللہ عنہ فقلت انی سمعت هذا یأھاہد اللہ لیقتلنک فقال اذن وحج من انت فقال انا سوار المنقری فقال علی رضی اللہ عنہ فقلت اخی عندی عاھد اللہ لیقتلنک قال افاقلنہ ولم یقتلنہ قلت فانه توہمتک قال فاشبهہ ان شئت اودعہ +

ہے قال السوادنی فی القاموس المستعرب لا یصح زعم الی ابی سلمیٰ علیہ وسلم بل ہو من کلام الحارث بن کلدہ طبیب العرب او غیرہ شیخ زادر برہنہ

حل لقا

عدل رضی اللہ عنہ انصاف کرنا، عادل ج عدول رک، عدالت عادل ہونا اس عدل ظلم کرنا۔ توفیر، بچنا، تفریق پر مبنی کار جہر التقیار دتی (رض) وقایہ حفاظت کرنا۔ حدود جمع حد، احکام شرعیہ۔ کثیر حضری (و محو معتد) کثیر تین سے دن تک مردوں کی جماعت جہ انصار، نفر (رض) نفر نفرت کرنا، نفر چل پڑنا، نفر کوچ کرنے والی جماعت۔ برس، لمبی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی، ہر وہ لباس جو ٹوپی کی جگہ کامٹے کے۔ اذن، حق، دفعہ تینوں امر حاضر کے مینے ہیں تو قریب ہونا، غیبت عند راستہ چھوڑ دینا و درج چھوڑ دینا۔

تشریح کثیر حضری نے ذکر کیا ہے کہ میں کو فہ کی مسجد میں ابواب کندہ کی جانب سے داخل ہوا، دیکھا تو پانچ آدمی حضرت علیؓ کو گالی دے رہے ہیں اور ایک صاحب کلاہ دراز کھڑا ہے، بخدا میں (حضرت) علیؓ کو قتل کروں گا، اس کے سامنے تو سب متفرق ہو گئے، میں اس سے الجھ گیا اور پلڑا حضرت علیؓ کے پاس لے آیا اور کہا کہ میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: بخدا میں علیؓ کو قتل کروں گا۔ آپ نے اس سے فرمایا: تو کون ہے؟ قریب کو آ، اس نے کہا میں سوار متفرق ہوں، آپ نے فرمایا: چھوڑ دو جی جانے دو۔ میں نے کہا: کیسے چھوڑ دوں یہ تو قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں علیؓ کو قتل کروں گا۔ آپ نے فرمایا: تو کیا (تم چاہتے ہو کہ) میں اس کو قتل کر دوں حالانکہ اس نے مجھے قتل نہیں کیا۔ میں نے کہا: گالی تو دی ہے۔ آپ فرمایا: چاہے تو تیرھی گالی دے لے ورنہ چھوڑ دے۔

وَسَوِّیْ فِیْ هَذَا عَنهُ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ قَالَ "كَيْفَ أَقْتُلُ قَاتِلِي" مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِي أَنْ أَقْتُلَ عَلَيْهِ بِالْفَصَاحِ فَإِنَّهُ إِنْ أُرِيدَ بِالْقَتْلِ إِسْرَادَةُ الْقَتْلِ بَعْدَ مَا رَأَى مَرِيدًا الْقَتْلَ لَا الْقَاتِلَ، وَلَا يُقْتَصُّ مِمَّنْ أَرَادَ قَتْلَ أَحَدٍ وَإِنْ أُرِيدَ بِالْقَتْلِ الْحَقِيقَةُ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ قَتْلِ قَاتِلِ الْأَمْرِ مَقْصُودٌ إِلَى أَوْلِيَاءِ لَا إِلَيَّ، فَلَا يُمْكِنُ لِي قَتْلُهُ۔

عدل ہی کے مسند میں آپ کا یہ قول ہے "میں اپنے قاتل کو کیسے قتل کروں" یعنی یہ سے لئے اپنے قاتل پر قصاص کا فیصلہ ممکن نہیں، اس لئے کہ اگر قتل سے مراد ارادہ قتل ہو تب تو وہ حقیقہ قاتل نہیں بلکہ مرید قتل ہے اور مرید قتل سے قصاص نہیں لیا جاتا اور اگر قتل سے مراد قتل حقیقی ہو تو جب وہ میرے قتل سے فارغ ہو چکا تو قصاص کا حق اولیاء کی طرف منتقل ہو گیا پس میرے لئے اپنے قاتل کو قتل کرنا ممکن ہے۔

استماع الغیب

غیبت کی سماعت

قَالَ الْعُشَيْ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَنْ سَعِيدِ الْقَصْرِيِّ، قَالَ: نَظَرْتُ إِلَى عَمْرِو بْنِ عُثْبَةَ وَرَجُلٍ يُشْتَمُّ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ، فَقَالَ لِي: وَيْلَكَ رَوْماً قَالَ لِي: وَيْلَكَ قَبْلَهَا بَرْزَةُ سَمِعَكَ عَنْ اسْتِمَاعِ الْحَبْنِ، كَمَا تُنْزَرُ لِسَانُكَ عَنِ الْكَلَامِ بِهِ، فَإِنَّ السَّامِعَ شَرِيكَ الْقَاتِلِ، وَإِنَّهُ عَمْدٌ إِلَى شَرِّ مَا فِي وَعَائِهِ فَأَوْغِهِ فِي وَعَائِكَ، وَلَوْ رَدَّتْ كَلِمَةُ جَاهِلٍ فِي فِيهِ لَسَعَدَ رَأْدُهَا. كَمَا شَقِيَ قَاتِلُهَا وَقَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى شَرِيكَ الْقَاتِلِ فَقَالَ: سَمِعَ عَوْنٌ لِلْكَذِبِ أَكَا لَوْ لَسَمِعَتْ.

حل لغات : پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا۔ العنقی : دیکھو ص ۱۱۱ عمرو بن عتبہ بن ابوسفیان بن حرب المتوفی فی حدود رافضیہ بنو امیہ میں نہایت نیک و صالح، شیریں بیان، فصیح اللسان، عدل پسند اور ظلم کو ناپسند کرنے والے تھے، جب حجاج کے حوروں سے کسی وجہ سے عبدالرحمن بن محمد بن اسحق مقابلہ کے لیے آئے تھے تو ان کے ساتھ حضرت عمر و بھی نکلے اور مقابلہ میں قتال کیا یہاں تک کہ جاں بحق ہو گئے،

یشتم، دیکھو ص ۱۱۱ ویلک، دیکھو ص ۱۱۱ نزہ : تتریبہ سے امر حاضر ہے اپنے آپ کو گناہ سے پاک رکھنا نزہ (اس) کو، نزہت بڑائی سے دور رہنا۔ الخار بڑی بات، خندان (خندنا، خننا، خنی، خنی بد زبانی کرنا، دعار برتن (و یطلق علی لعدہ تشبہا) جو ادعیہ جاذب اور علی لیس و غیا جمع کرنا۔ قید : فی معنی مند، ہمارے حال جبری میں ہے۔ سعادت نیک بخت ہونا من سعید ج سعید ارشقی (اس) شقاوت، شقاوت بد بخت ہونا من شقی بر آشقا۔ نعمت : حرام، ہر وہ کمائی جو نعمیت و قبیح ہو اور اس سے عار لازم آئے جیسے رشوت سود وغیرہ۔ سمحت (ان) سمحتا حرام مال کھانا۔ ہلاک کرنا۔ کشمیر فاضل مبین نے بواسطہ والد سعید قہری سے نقل کیا ہے اپنے فرمایا، کبخت (اس سے پہلے کبھی آپ نے مجھ سے یہ نہیں کہا، اپنے کانوں کو بھی بڑی بات سننے سے اسی طرح بچا جس طرح بڑی بات کہنے سے اپنی زبان کو بچاتا ہے کیونکہ سامع (گناہیں) کہنے والے کا شریک ہوتا ہے کہنے والا اپنے ظرف کی خباثت تبہا ظرف میں اور نہ ملنا پاتا ہے اگر جاہل کی بات اسی کے منہ پر مار دی جائے تو رونے والا یقیناً نیک بخت ہوگا جیسا کہ اس کا کہنے والا بد بخت ہے، بیشک خداوند تعالیٰ نے سننے والے کو کہنے والے کا شریک قرار دیا، فقال سماعون ۱۰ غلط باتیں سننے والے ہیں حرام کھانے والے ہیں سے گذر گاہ قرآن دین دست گوش x بہ بہتان دبا مل شنیدن مکوش

قوة الفصاحة

زوربین !

سے نازک کلامیاں کری توڑیں عدد دل ۱۰ میں وہ بلا ہوں کہ شیشے سے پتھر کو توڑ دوں (زوق)

قال صاحب الإغانی ان رجلاً قال لرجل من أشعر الناس قال قم حتى أعرفك الجواب فأخذ بيده وجاء إلى أبيه عطية وقد أخذ عنزاً فأعقلها وجعل يمسّ ضرعها فصاح بهم اخروج يا ابت فخرج شيخ ذميمة رث الهيئة وقد سأل لبن العنز على كحيت فقال ترى هذا قال نعم قال أو تعرفه قال لا قال هذا ابني اتدري لم كان يشرب من ضرع العنز قال لا قال مخافة ان يسمع صوت الحلب فيطلب منه ثم قال شعر الناس من فأخر هذا الاب ثمانين شاعراً وقارهم فغلبهم جميعاً

حل لغات : فصاحتہ : دیکھو ص ۱۱۱ صاحب الاغانی : ابو الفرج علی بن حسین اصبہانی ماہر انساب، مستأرخ اور مشہور ادیب ہے کتاب التمدیل والاقتضاف، کتاب المراتب، آداب القرباء کتاب ایام العرب وغیرہ سب آپ ہی کی تصانیف

حل لغات

ابن المدینی ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن جعفر المدینی البصری المتوفی ۲۸۴ھ سر تاج الہ حدیث ہیں اپنے علم حدیث میں دوسو کے لگ بھگ تئہیں تصنیف کی ہیں۔ آپ کے مکتبہ درس میں بڑے بڑے علماء شریک ہوتے جن کی کتاب حدیث کا املا کرتے تھے، قال البخاری: ما استصغرت نفسي عند احد قط الا عند علي بن المديني. الحسن البصري: ويحرفه فقدوا: فقد تم كذا. قدح: يباله۔

تشریح: حافظ ابن المدینی سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے جلیل القدر تابعی حضرت قتادہ (ابن دعاسہ) ابو الخطاب سدوسی متوفی ۱۸۴ھ جن کے تعلق کہا جاتا ہے کہ آپ اور زاذنا بیاتھے (قال فی الکشاف: لم یکن فی ہذہ الامۃ اکر مسموح غیرہ) اہل علم کا اتفاق ہے کہ آپ حضرت حسن بصری کے اصحاب میں سب سے زیادہ حافظ ہیں، ان کے دروازہ پر سوال کیا اور واپس ہو گیا اور ان کے ایک پیارے بھائی حضرت قتادہ دس سال بعد حج مکہ تشریف لے گئے (اور اس سائل کو ملاقات ہوئی، تو وہ خاموش رہا لوگوں اس بات کی حقیر قادی اس کی گفتگو کی آواز سن کر بے پایلے (کا بولنے) والا بھی ہو لوگوں اس سے دریافت کیا تو اس نے اس کا اقرار کیا۔

و اللہ رے نرا حافظ کیا یا غضب ہے :

ذکاۃ ایاس

ایاس کی ذہانت

هُوَ أَبُو ثَالِثَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَيْبٍ أَيْ يَسَ بْنِ هِلَالٍ بْنِ رَبَابٍ الْمُرَزِّي قَاضِي الْبَصْرَةِ وَمِنْ ذَكَوَتِهِ أَنَّهُ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ فِي قِطِيفَتَيْنِ أَحْمَرَاءِ وَخَضِرَاءِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا دَخَلْتُ الْحَوْضَ لِأَغْتَسِلَ وَوَضَعْتُ قِطِيفَتِي، ثُمَّ جَاءَ هَذَا وَوَضَعَ قِطِيفَتَهُ بِجَنْبِ قِطِيفَتِي، ثُمَّ دَخَلَ، وَاعْتَسَلَ، فَخَرَجَ قَبْلِي وَأَخَذَ قِطِيفَتِي، فَتَبِعْتُهُ فَرَزَعْتُهَا قِطِيفَتُهُ، فَقَالَ أَلَكِ بَيْتُهُ؟ قَالَ لَا، قَالَ: أَيْتُونِي بِمِشْطٍ، فَأَتَى بِهِ، فَتَرَحَّ رَأْسُ هَذَا. ثُمَّ هَذَا فَخَرَجَ مِنْ رَأْسِ أَحَدِهَا صُوفٌ أَحْمَرٌ وَمِنْ رَأْسِ الْآخَرِ أَخْضَرٌ، فَقَضَى بِالْأَخْضَرِ لِصَاحِبِ الْأَخْضَرِ وَبِالْأَحْمَرِ لِصَاحِبِ الْأَحْمَرِ +

حل لغات

ذکاۃ (س ف ک)، ذکا: تیز خاطر ہونا س ف ک ج اذ کیا، ان، ذکاۃ: ذبح کرنا، ذکاۃ آفتاب کا اسم علم غیر منصرف ابن ذکار: مسج۔ ایاس: آپ کی کنیت ابو ثالدہ جو ادرباب کا نام معاویہ ہے عمر بن عبد العزیز کی جانب سے بصرہ کے قاضی تھے، آپ تیز فہمی میں ضرب النعل میں، قال حبيب في العباس بن المأمون: اقدم عمرني سماعة حاتم: في علم الخف في ذکار ایاس: توفی ۱۸۴ھ دیوار ابن سنت: دسبیں اختصم: القوم خصم (من) خصما جھگڑا کرنا، خصم مد مقابل، خصوم: خصم جھگڑا کرنا، خصما: طیفہ چھوڑ دار چار ج طیفہ، طافت: طافت: انتر چل پینا، طافت: توڑا ہوا پھل۔ انور دوں کا خوشہ: قطون جنب پہلو۔ کفارہ: جنب (ان) جنباً۔ دفع کرنا (ان) من۔ من: جنبہ ناپاک ہونا، فبعتہ: اس) تبعا پیچھے چلنا من تابع ج تبعو۔ توابع: تبع میں کے بادشاہوں کا لقب، تباہ: قمر حکم ان ف، دعا: پیچھا یا جھوٹ کہنا اس استعمال اکثر مشکوک یا ایسی چیزوں میں ہوتا جس کے جھوٹ ہو یا یقین ہو مشط حکم

جہ مشاطہ امتطاء۔ سرخ۔ اشتر کنگھا کرنا۔ ہنسر کنگھی جہ مسارج۔ الواشی جانوروں کو چھڑنے کیلئے چھوڑنا۔ سرخ چراگاہ۔ جہ مسارج
الزوجة۔ طلاق دینا۔ عنہ کثرت ادنیٰ کرنا۔ صوف اُون جہ اصوف صاف اُون جہ اصوفاً صفتوفاً اُس اصوفاً۔ انکبش۔ مینڈھے کا بہت
اُون والا ہونا۔ صوفان بہت اُون والا۔

حضرت ایاس کی زہری کی کا ایک قصہ یہ ہے کہ آپ کے پاس دو شخص سرخ اور ہنر دو چاروں کے سلسلے میں ایک جھگڑا لے کر آئے
میں ایک نے کہا: میں شل کر نیٹے لئے حوض میں اُغل ہوا اور میں نے اپنی چادر حوض کے کنارے رکھ دی۔ اس کے بعد یہ شخص آیا اور اپنی چادر
میری چادر کے پاس رکھ کر حوض میں ڈھل ہوا اور اُغل کر کے مجھ سے پہلے باہر نکل آیا اور میری چادر اٹھا کے چلے لگا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا تو
یہ کہتا ہے کہ چادر میری ہے۔ حضرت ایاس نے کہا: تیرے پاس بیٹہ ہے، اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے کہا: ایک کنگھی لاؤ۔ کنگھی لائی گئی
تو آپ نے دونوں کے سر میں کنگھی کی۔ پس ایک کے سر میں سے سرخ اور دوسرے کے سر میں سے ہنر اُون برآمد ہوا آپ نے سرخ چادر کا فیصد
سرخ اُون والے کے حق میں اور ہنر چادر کا فیصد ہنر اُون والے کے حق میں کر دیا۔

قَضَاءُ عَلٰی کَرَمِ اللّٰهِ وَجْهَهُ

حضرت علیؑ کا فیصلہ :

عَنْ زَيْنِ حَبِيشَ قَالَ، جَلَسَ رَجُلَانِ يَتَغَدَّيَانِ مَعَ أَحَدِهِمَا خَمْسَةُ أَرْغِفَةٍ وَمَعَ الْآخَرِ
ثَلَاثَةُ أَرْغِفَةٍ فَلَمَّا وَضَعَا الْغَدَاءَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا مَرَّ هِمَارٌ رَجُلٌ فَسَلَّمَهُ، فَقَالَا، اجْلِسْ لِلْغَدَاءِ،
فَجَلَسَ، وَآكَلَ مَعَهُمَا وَاسْتَوْفَوَا فِي أَكْلِهِمُ الْأَرْغِفَةَ الثَّمَانِيَةَ فَقَامَ الرَّجُلُ، وَطَرَحَ إِلَيْهِمَا ثَمَانِيَةً
دَرَاهِمَ وَقَالَ: خُذَا هَذَا عِوَضًا مِمَّا أَكَلْتُمْ كَمَا وَدَّعْتُهُ مِنْ طَعَامِكُمَا فَنَازَعَا وَقَالَ صَاحِبُ
الْخَمْسَةِ الْأَرْغِفَةِ لِي خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَكَ ثَلَاثَةُ، فَقَالَ صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ: لَا أَرْضَى إِلَّا أَنْ
تَكُونَ الدَّرَاهِمُ بَيْنَنَا بَصْفَيْنِ، وَارْتَفَعَا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَقَصَّبَا عَلَيْهِ قِصَّتَهُمَا، فَقَالَ لِصَاحِبِ الثَّلَاثَةِ الْأَرْغِفَةِ: قَدْ عَرَضَ عَلَيْكَ صَاحِبُكَ مَا
عَرَضَ وَخُذْهُ أَكْثَرُ مِنْ خُبْرِكَ، فَأَرَضَ بِثَلَاثَةِ، فَقَالَ، لَا وَاللَّهِ، لَا رَضِيتُ إِلَّا بِأَكْثَرِ بَمَرِ الْحَقِّ
فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَيْسَ لَكَ فِي مَرِّ الْحَقِّ الْأَوْرَهُمْ وَاحِدٌ، وَلَكِنْ سَبْعَةٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ:
سُبْحَانَ اللَّهِ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هُوَ يَعْزُضُ عَلَيَّ ثَلَاثَةَ، فَلَمْ أَرْضَ، وَاسْتُرْتُ عَلَيَّ بِأَخِيذِهَا، فَلَمْ
أَرْضَ، وَتَقُولُ لِي الْآنَ، أَنَّهُ لَا يَجِبُ فِي مَرِّ الْحَقِّ الْأَوْرَهُمْ وَاحِدٌ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَرَضَ عَلَيْكَ
الْثَلَاثَةُ صَلَاحًا، فَقُلْتُ، لَمْ أَرْضَ إِلَّا بِمَرِّ الْحَقِّ وَلَا يَجِبُ لَكَ بِمَرِّ الْحَقِّ إِلَّا وَاحِدٌ فَقَالَ الرَّجُلُ:
فَعَرَّفَنِي بِالْوَجْهِ فِي مَرِّ الْحَقِّ حَتَّى أَقْبِلَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَلَيْسَ الثَّمَانِيَةُ الْأَرْغِفَةُ
أَرْبَعَةٌ وَعِشْرِينَ تِلْكَ أَكَلْتُمُوهَا وَأَنْتُمْ ثَلَاثَةُ أَنْفُسٍ، وَلَا يَعْلَمُ إِلَّا أَكْثَرُ مِنْكُمْ أَكَلًا، وَلَا الْأَقْلُ
فَتَحْمِلُونَ فِي أَكْلِكُمْ إِلَى السَّوَاءِ، قَالَ بَلَى، قَالَ، فَإِذَا أَكَلْتَ أَنْتَ ثَمَانِيَةَ أَثَلَاثَ وَإِنَّمَا لَكَ

تِسْعَةً أَثْلَاثٍ، وَأَكَلَ صَاحِبُكَ ثَمَانِيَةَ أَثْلَاثٍ، وَلَهُ ثَمْسَةٌ عَشْرُ ثَلَاثًا، أَكَلَ مِنْهَا ثَمَانِيَةً وَ
يَبْقَى لَهُ سَبْعَةٌ وَأَكَلَ لَكَ وَاحِدَةً مِنْ تِسْعَةٍ، فَلَكَ وَاحِدٌ وَوَاحِدُكَ وَلَهُ سَبْعَةٌ
سَبْعَةٌ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: رَضِيتُ الْآنَ.

حل لغات

نزد بن حبیب ابو حریم اسدی کوئی حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب میں عراق کے مشہور قاری ہیں۔ آپ کی ماٹھ
سال زندگی جاہلیت میں گزری اور ماٹھ ہی سال آپ نے اسلام کے دور میں گزارے۔ ارغفہ جمع رفیع روئی
طرح (ن) ظرفہ اشئ پھینک دینا۔ ثلثہ نال پیل نیلا پانا حاصل کرنا۔ خبر روئی قمری۔

تشیخ حضرت ذربن عبید بن جریج سے مروی ہے آپ نے فرمایا: دو آدمی ناشتہ کرنے کیلئے بیٹھے۔ ان میں سے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے
کے پاس تین روٹیاں تھیں جب انہوں نے ناشتہ کرنے کے لئے روٹیاں کھائیں تو ایک شخص نے اپنے پاس آکر سلام کیا انہوں نے کہا: تشریف لائیے ناشتہ کیجئے
وہ بیٹھ گیا اور ان سب کے آٹھ روٹیاں کھالیں ناشتہ سے فراغت کے بعد وہ شخص جو بعد میں آیا تھا، آٹھا اور ان کو آٹھ درہم دیکر بولا: میں
جو تمہارے ناشتہ سے فائدہ اٹھایا ہے اس کے عوض میں اپنے لئے حق کے مطابق یہ آٹھ درہم لے لو۔ ان دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ پانچ روٹیوں
والے نے کہا: پانچ درہم میرے ہیں اور تین تمہارے۔ تین روٹیوں والا بولا کہ میں اس وقت تک اسی نہیں ہو سکتا جب تک آٹھوں درہم
تمہارے درمیان برابر نہیں رہیں فیصلہ ہوا تو حضرت علیؑ کے پاس آئے اور پورا قصہ کہہ سنایا۔ آپ نے تین روٹیوں والے سے کہا
تیرے ساتھی نے تجھ پر (جو کچھ) پیش کیا وہ (تیرے علم میں ہے) جو اس نے پیش کیا حالانکہ اس کی روٹیاں زمانہ تھیں پس تو تین درہم پر اسی
ہو جا۔ اس نے کہا: بخدا میں اوروں کے حق زیادہ لئے بغیر راضی نہ ہوں گا۔ آپ نے فرمایا حق کی رو سے تو تیرا صرف ایک درہم ہے اور اس کے سات
اسے کہا: بہت خوب وہ تو مجھے تین لے رہا تھا اور آپ نے بھی لے کر طرف اشارہ کیا تب بھی میں راضی نہ ہوا اور آپ فرماتے ہیں کہ حق کی رو سے
تیرا صرف ایک درہم ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ جو تیرے کو تین لے رہا تھا وہ تو اوروں کے صلے لے رہا تھا تو نے کہا کہ میں اوروں کے حق زیادہ
لوں گا۔ سو اوروں کے حق تو تیرا ایک ہی درہم ہے۔ اس نے کہا: ذرا مجھے سمجھائیے تاکہ میں قبول کر سکوں۔ آپ نے فرمایا: آٹھ روٹیاں تین تہا کی کوئی
۱۲، ہوتی ہیں حکومت میں آدمی کو کھانا پکھانے اور گرمی کم دینے کا علم نہیں لہذا تم کو کھانا میں برابر ہی شمار کیا جاگا: اس نے کہا: جی ہاں باطل
میرے ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرے لئے نو ثلث تھے جس میں سے آٹھ تو خود کھا گیا اور بندہ ثلث تیرے ساتھی کے تھے جس سے اس نے آٹھ ثلث
کھائے ہیں اور سات باقی ہیں تیرے ساتھی نے تمہارا نو ثلث میں صرف ایک ثلث کھایا لہذا تیرے ایک ثلث کے عوض میں ایک درہم
اور تیرے ساتھی کے لئے سات کے عوض میں سات درہم ہیں اس نے کہا: اب راضی ہوں:

عَدَمُ الْقِنَاعَةِ

بے صبری

قناعت کن اے نفس بداند کے ❀ کہ سلطان و درویش بینی یکے۔
اگر انسان قانع ہو غنی ہوئے وہ عالم سے ❀ ہو اور حرص لیکن اس کی مٹی خوار کرتی ہے

حكي ان بعض الارقاء كان عند مالك، ياكل الخشاك، ويطعمه الخشاك، فانف الرقيق من ذلك، فطلب البيعة فباعه وشراه من ياكل الخشاك، ويطعمه الخشاك فطلب البيعة، فباعه وشراه من ياكل الخشاك، ولا يطعمه شيئا، فطلب البيعة فباعه وشراه من لا ياكل شيئا، وحلق راسه، وكان في الليل يحلب، ويضع السراج على راسه بدلا من المنارة، فقام عنده و لم يطلب البيعة، فقال له الخناس: لا ي شي رضىت بهذه الحالة عند هذا المالك في هذه المدة؟ فقال خاف ان يشتري في هذه المرة من يضع الفتيلة في عيني عوضا عن السراج

حل لغز قاتر تھوڑی چیز پر ہنسی ہونا مس قانع جہ قنق ارتقاء جمع رقیق غلام رقی (رض) رقا غلام بننا۔ رقتہ پتلا ہونا۔ روم کرنا خشاک بے چھنا آٹا۔ الف (س) آٹا تاپنا پند کرنا۔ اشکلف ننگ دعا کرنا جو سے باز رہنا۔ تھوڑا بھوسی غل (ن) غلنا آٹا چھنا۔ انصیتر خیر خواہی کرنا۔ غنجدہ خالص خیر خواہی طبیعت جہ سخاوت ملحق (رض) غلطا۔ موٹنا۔ غلطانائی۔ سراج چراغ جہ منورج المنارة روشنی کی جگہ۔ ڈیوٹ جہ مناد۔ نار (ن) نور اور روشن ہونا۔ نخاس۔ غلاموں جانوروں کی تجارت کرنے والا۔ نخس (ن) نخا چونکا لگانا۔ الفتیدہ جی جہ قاتل۔ قتل (رض) قتلاری بننا۔ قشر یح۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک غلام ایسے آقا کے ہاتھ تھا جو خود میدہ کی روٹی کھاتا تھا اور غلام کو بے چھنا آٹا کھلاتا تھا۔ غلام کو یہ چیز ناگوار معلوم ہوئی اس لئے اس نے (آقا سے) فروخت کر دینے کا مطالبہ کیا۔ آقا نے فروخت کر دیا۔ اب اس کو ایسے شخص نے خرید لیا جو خود بے چھنا آٹا کھاتا تھا اور اس کو بھوسہ کھلاتا تھا۔ غلام نے یہاں بھی بیع کا مطالبہ کیا۔ اس نے بھی بیچ دیا اور اب ایسے شخص نے خرید لیا جو خود بھوسہ کھاتا تھا اور اسے کچھ بھی نہیں کھلاتا تھا۔ غلام نے پھر وہی مطالبہ کیا۔ اس نے بھی فروخت کر دیا اور اس مرتبہ ایسے شخص نے خرید لیا جو خود (بھی) کچھ نہیں کھاتا تھا اور اس کو بھی نہیں کھلاتا تھا، اور اس کا سر منڈ کر دیا اور ڈیوٹ کے بجائے اس کے سر پر چراغ رکھتا تھا۔ غلام اس کے ہاں ٹھہر گیا اور بیع کا مطالبہ کیا۔ بندہ فروش نے غلام کو سمجھا: اس شخص کے ہاں اس حالت میں اتنی مدت تک کس وجہ خوش ہوا؟ غلام نے کہا: اس شخص سے کوہیں اس مرتبہ کوئی ایسا شخص نہ خرید لے جو چراغ کے بجائے میری آنکھ میں بتی رکھا کرے۔

۵۔ کا سہ چشم حریصاں پر نشدہ تا صدف قانع نشد پر مد نشد

المُسَمَّى بِالْمَلِكِ (الْمُخَضَّمُ لِغَيْرِهِ)

بادشاہ نامی کسی کے سامنے نہیں جھکتا

لما استولى الاسكندر على ملك فارس كتب الى معلمه سطوي اخذ رايه في ذلك فكتب اليه الراي ان توزع ملكهم بينهم وكل من وليته ناحية ستمه بالملك واقره بملك ناحيته واعقب التاج على راسه وان صغر ملكه فان المسمى بالملك لا يخضع لغيره فلا بد ان يقع بينهم تغالب على الملك فيعوضهم لك حربا بينهم فان دونت منهم ذنوا لك وان انايت عنهم تغرزوا بك وفي ذلك شاعل لهم عنك وامان لاحدا منهم بعدك شيئا فعملوا ان الصنوا و فرق القوم في

الْمَالِكِ فَسَمَوْا مَوْلَاكَ الطَّوَائِفَ فَيَقَالُ إِنَّهُمْ نَارًا وَأَوْغَلْنَا فِيهِمْ آذَانًا سَمَاءً سَمَاءً

حل لغت

لا تخضع ويحويہ۔ مگر استولی غالب ہونا۔ الاسکندر ابن فیلیس المقدونی اردنی یونانی حکمرانوں میں ایک مشہور شہنشاہ تھا جو بلاد کثیرہ و ممالک بے حد کو فتح کرتا ہوا انصی ہندو اناک حدود چین و ترک تک پہنچ گیا تھا اسکی مملکت شرق و غرب دونوں جانبوں کو محیط تھی اس لئے اسکو ذوالقرنین کہا جاتا ہے۔ اس نے داریوش (دارا) ابن دارا ابن بہمن بن اسفندیار بن ہاشم بن ہراست کو قتل کر نیسے چھ سال قبل اور قبل کے چھ سال بعد بارہ سال تک حکومت کی ہے اور ۳ بادشاہوں کو قتل کیا ہے بارہ شہر تعمیر کئے ہیں۔ ہرات (بلخ و غرسان میں) سمرقند (بلاد صغیر میں) اسکندریہ (بلاد قبط میں) اسی کے آباد کئے ہوئے ہیں جب یہ چند دستان سے ابل کی طرف واپس ہوا تو راستہ میں کسی نے نہر بنے کو ختم کر دیا (وقیل ان بعض خدایہ اصحابہ بسهم) اس کے انتقال سے بعد بطیموس بن لاؤس (ایریدادی) انطونوس سلوکوس چاروں نے اس کے ملک کو چوتھائی چوتھائی تقسیم کر لیا۔ فارس فارس بن کورث کی طرف منسوب ہے۔ ارسطو ارسطاطالیس کا منصف ہے۔ ارسطاطالیس نيقوماخوس نیشاغوزی کا لڑکا ہے۔ نيقوماخوس کا ترجمہ فہرہ ارسطاطالیس اور ارسطاطالیس کا ترجمہ فہرہ الفضیلہ ہے۔ ارسطو افلاطون کا شاگرد ہے۔ اور وہ نیشاغوزی کا اور وہ اصحاب سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا۔ ارسطو کو تیرہ سال کی عمر میں اس کے باپ نے افلاطون کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ یہ تقریباً بیس سال تک افلاطون کے پاس رہا اور اس سے علم حاصل کرتا رہا حتیٰ صار علیکاممبر زناشیق علیہ افلاطون کی توجہ اپنے تلامذہ میں سب سے زیادہ اور یہی کی طرف رہتی تھی اور وہ اس کو فاضل کے لقب سے پکارتا تھا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ ارسطو اپنے سب ساتھیوں پر فائز رہا۔ کہا جاتا ہے کہ فلسفہ یونان ارسطو ہی پر ختم ہو گیا۔ ارسطو سے مختلف لوگوں نے علم حاصل کیا مگر اس کے تلامذہ میں سب سے زیادہ فلسفہ حاصل کرنے والا شاہ اسکندر ہے جس نے ارسطو کے ہاں پانچ سال تک تعلیم پائی ہے۔ ارسطو نے ایک سو سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔ کتاب الناطقہ۔ کتاب المنطق۔ کتاب الجمل۔ کتاب السموات۔ کتاب الارواح العلویہ۔ کتاب الحيوان۔ کتاب النبات۔ کتاب النفس۔ کتاب الحس۔ کتاب الشاہد والہرم وغیرہ سب اسی کی ہیں۔ کتاب النفس کا ایک نسخہ کسی کے ہاتھ لگا جس کا حکیم ابو نصر فارابی نے تشریح و مطالعہ کیا تھا اس پر حکیم موصوف کی یہ عبارت تحریر تھی "انی قرأت هذا الكتاب ما دمرة" تو ترجمہ: "میں نے اس پر گندہ کرنا۔" علیہم لکھ کر دیا۔ وزعہ وزعہ و زعای فلان و فلان و فلان بھر کا۔ انفرہ بھر کا۔ اعتقاد ارضی، اعتقاد آسمانی، اعتقاد لگانا۔ تاج شاہی کو بی بی جیحان۔ تاج (ان) تو جاتا ہے ہندو عرب لڑائی جو عرب۔ حرب ان، حرب اسب کچھ چین لینا۔ حارب لڑائی کرنا۔ حرب چھوٹا نیزہ جو حرب۔ دولت دیکھو ملا۔ والرا جمع غالب ہے۔ مطیع ہونا۔ دیکھو ملا۔ مائت نامی ینامی نایا دور ہونا نامی نامہ۔ تقسمی

جب اسکندر نے ملک فارس پر غلبہ حاصل کر لیا تو اس نے اس مسئلے میں اپنے استاد ارسطو کی رائے حاصل کرنی غرض سے اس کے پاس ایک خط لکھا ارسطو نے رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھا کہ ملک فارس کو اہل فارس کے درمیان تقسیم کر دے اور جس کو جس خط کا وال بنائے اس کو ملک کیساتھ موسوم کر دے اگرچہ اس کا ملک چھوٹا ہی ہو اس واسطے کہ جو شخص ملک کے ساتھ موسوم ہوتا ہے وہ کبھی دوسرے کے لئے فزونی نہیں کرتا۔ پس ہا محال ان میں ایک دوسرے پر برتری تسلط علیہ لینے کا داعیہ پیدا ہوگا اور انکی وہ لڑائی جس میں دوتیرے ساتھ قتال کا ارادہ رکھتے ہیں خود ان کی آپس کی لڑائی ہو کر رہ جائیگی۔ اب اگر تو ان سے قریب ہوگا تو وہ تیرے مطیع ہونگے اور اگر تو ان سے دور رہیگا تو وہ تیرے ذریعے فز کریں گے اس صورت میں دوتیرے مقابلہ سے غافل ہو جائیں گے اور تیرے بعد والے لو جانوں کے لئے بھی کچھ امن ہوگا۔ اسکندر کو یقین ہو گیا کہ ارسطو کی رائے ٹھیک ہے۔ چنانچہ اس نے قوم کو مختلف ممالک میں متفرق کر دیا اور ہر ایک کو ملک کا خطاب دیدیا۔ کہا جاتا ہے کہ (ارسطو کی مذکورہ بالا رائے کے نتیجے میں) وہ لوگ چار سوال آپسی اختلاف کے شکار بنے تھے۔

تفسیر بعض حضرات کو یہ سخت مغلط ہو گیا ہے کہ سکندر مقدونی ہی وہ ذوالقرنین ہے جس کا ذکر قرآن کی سورہ کہف میں کیا گیا ہے۔ یہ قول باغی و جہول علماء سلف قطعاً باطل ہے کیونکہ قرآن کی تصریح کے مطابق ذوالقرنین صاحب ایمان اور مہم و صالح بادشاہ تھا اور اسکندر مقدونی مشرک و جاہل جس کے شرک و ظلم کی صیغہ تاریخ خود اس کے بعض امراء و بارہا نے بھی مرتب کی ہے حافظ ابن حجر شارح بخاری فرماتے ہیں کہ سکندر یونانی کسی طرح بھی قرآن میں مذکور ذوالقرنین نہیں ہو سکتا۔ حافظ حماد الدین ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ابن کثیر نے بروایت سعید بن بشر قادم سے نقل کیا ہے کہ ذوالقرنین کا نام سکندر تھا اور یہ سام بن نوح علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ بیحد اسکندر بن یلیس (مقدونی) کو ذوالقرنین کہنے لگے ہیں جو ردی اور بانی اسکندریہ ہے۔ مگر واضح رہے کہ یہ دوسرا ذوالقرنین پہلے سے بہت زمانہ بعد پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ سکندر مقدونی حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً تین سو سال قبل ہوا ہے جس کا ذکر مشہور فلسفی ارسطاطالیس تھا اور اول ذوالقرنین سلمان اور عادل بادشاہ تھا اور اس کے وزیر حضرت خضر علیہ السلام تھے اور ان دونوں کے درمیان تقریباً دو ہزار سال سے بھی زیادہ کا فصل ہے۔ پس کہاں یہ (مقدونی) اور کہاں (خضر علیہ السلام) قصص القرآن بالتفسیر

النَّظْمِیْنِ الْجَبِیْبُ

انکھی بند سخی

يُحْكِي أَنَّ الْحَيْضَ بَيْضُ الشَّاعِرِ قَتَلَ جُرُوكَلْبَةً فَأَخَذَ بَعْضُ الشُّعْرَاءِ كَلْبَةً وَعَقَى فِي رَقَبَتِهَا رُقْعَةً وَأَطْلَقَهَا عِنْدَ بَابِ الْوَزِيرِ فَأَخَذَتِ الرُّقْعَةَ فَإِذَا مَكْتُوبٌ فِيهَا هـ

يَجْرُؤُ الْبَسْتُ الْعَارِ فِي الْبَلَدِ
عَلَى جُرْيُوضٍ ضَعِيفٍ الْبَطِشِ وَالْجَلَدِ
دَمَ الْأَبْيَلِ عِنْدَ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ
أَخَذَ يَدِي أَصَابَتْنِي وَلَمْ تُرْمِ
هَذَا أَخِي حِينَ أَدْعُوهُ وَذَا وَلَدِي

يَا أَهْلَ بَعْدَ أَدَانَ الْحَيْضَ بَيْضَ آتَى
أَبْدَى شَجَاعَةً يَا لَيْلٍ مُجْتَرَأًا
فَأَنْشَدَتْ أُمُّهُ مِنْ بَعْدِ مَا احْتَسَبَتْ
أَقُولُ لِلنَّفْسِ تَأْسَاءٌ وَتَعْزِيَةٌ
كَلَامًا خَلْفَ مَنْ بَعْدَ صَاحِبِهِ

حل لغت

انضمین شاعر کا دوسرے کے شعر کو اپنے کلام میں شامل کر لینا جیسے بیض ابو الفوارس شہاب الدین سعد بن محمد بن سعد بن صفی بن عیسیٰ متوفی ۵۹۵ھ فصیح دین شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھا شاعری فقیہ بھی تھا اس کے مقام نے میں قاضی محمد بن عبدالحکیم الوزان کے پاس فقہ حاصل کیا تھا مگر طبیعت پر شمر و شاعری غالب تھی جس سے بیس کے معنی شدت و اختلال کے ہیں۔ بقول العرب وقع فی حیض بیض وہ ایسی گڑبڑ میں پڑ گیا جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں اس نے ایک بار لوگوں کو سخت پریشانی میں مبتلا پایا تو کہنے لگا: مالک! کیا میں جیسے بیس؟ اسی وقت سے اس کا حرف جیسے بیس ہو گیا۔ چرو درندہ کا پوچھیے کہ بیڑ یا۔ شیر وغیرہ جاجر کلبہ لکھا۔ جرأة دلیری جرؤ رک، جرأة۔ جرأة۔ علیہ دلیری کرنا جس جرئی جاجر عار شرم و ننگ۔ جرؤ جرؤ کی تفسیر ہے۔ البطش ان میں بطش۔ برہنہ کے ساتھ بچنا الجلد رک، جلادہ۔ جلودہ چالاک ہونا۔ انتہست ثواب کی امید رکھنا دم خون ج ومار ایلین ایلین کی تفسیر ہے چکرا۔ القصد ہے نیاز ازل سے اب تک باقی رہنے والی ذات وہ ذات جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کی محتاج نہ ہو۔ محمد ان میں ضمہ اولی الی

تصہ کرنا۔ تاسا نہ تعزیرۃً تلعیل یا مایلت یا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے صوبہ۔ قشیر بحر بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بار جیس بیس شاعر نے ایک کتیا کے بچے کو مار ڈالا۔ ایک شاعر نے کتیا کی گردن میں ایک رتوں کا کرور کے دروازہ کی طرف چلتی کر دی (کتیا کی گردن سے) رتوں کا گھاٹا لگا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا یا اہل بغداد اہل بغداد والو جیس بیس نے ایسی دیر کی ہے جس نے اس کو شہر بھر میں شرم و عار کا جام پہنا دیا۔ اس شراکت و قت ایک کزور دنا تو اس نے پر حملہ کرتے ہوئے بہادری ظاہر کی ہے اپنے کی مال نے اپنے بچے کے خون کو باعث قراب سمجھتے ہوئے کہا کہ میں اپنے جی کو صبر کرنے کیلئے کھتی ہوں کیونکہ میرے ایک ہاتھ کا صدر مجھ کو بے ارادہ پہنچا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا غیلہ ہے۔ یہ میرا بھائی ہے جبکہ اس کو کسی مصیبت میں بلاؤں اور میرا بیٹا ہے یعنی اگر ایک کی تو مشکلات کیلئے دوسرا باقی ہے۔ اور اگر انھیں دونوں کوئی بھی ترسے گا بغداد گذر ہی بہتر ہے۔ (خاندانہ) تفسیر فی بدیع کی ایک عمدہ ترین صنعت ہے جس کو کلام میں حالت اجماعی ہے۔ تفسیر کا مطلب یہ ہے کہ ایک شاعر دوسرے شاعر کے کلام کو ازاد ہو یا کم اپنے کلام کے ساتھ اس طرح بیوند کرے کہ سامع یقیناً ذکر کے کہ کلام کسی اور کا ہے۔ مذکورہ بالا اشعار میں آخری دو شعر ایک عربی عورت کے ہیں جس کے بھائی نے اس کے دل کے کوئل کو قتل کر دیا تھا شاعر ثانی نے ان دو شعروں کی تفسیر کر کے تفسیر میں کی مذمت کی ہے کیونکہ تفسیر کے بعد کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ کتیا اس کی بہن ہے اور جس نے اس کو اس نے قتل کیا ہے وہ اس کا بھائی ہے۔

اختلاف العلماء رحمۃ

علماء کا اختلاف بھی رحمت ہے

قال لم تוכל: يومًا الجلوساء اتعلمون أول ما عتبَّ المسلمون على عثمان رضي الله عنه فقال أحلهم نعم يا أمير المؤمنين إن الله لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم، قام أبو بكر رضي الله عنه على المنبر دون مقام رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم قام عمر رضي الله عنه دون مقام أبي بكر رضي الله عنه، ثم قامة عثمان رضي الله عنه صعيد ذروة المنبر، فانكر المسلمون عليه ذلك، وادوا أن ينزل دون مقام عمر قامة فقال عبادة للستوكل: يا أمير المؤمنين! ما حل أعظم منة عليك من عثمان فقال وكيف ذلك؟ ويا لك قال: لأنه صعيد ذروة المنبر، فلو أنه كلما قام خليفة، نزل عن مقام من تقدمه بهرقامة، كنت انت تحطُّب علينا في بئر،

حل لغت

الستوكل ابو الفضل متوكل بالشر بن قصير بائد مولود من مشہور عباسی غیلہ ہے۔ جملہ جمع جلس ہمشین۔ عتب ان بن، ثنبا، متغیہ، خفلی ظاہر کرنا، قبض قریب المرگ ہونا۔ منرا (من) قبضا۔ بیدہ بچرنا۔ قبضۃ مٹھی بھر لینا۔ منبر جہ منابر مرقة میری میز کا پایہ۔ بر مرق۔ رقی (من) رقیاً چڑھنا (من) رقیاً منترک من راقی جرقاۃ، سعد (من) شعودا چڑھنا ص صاعد صعدی۔ زمین کا بلند حصہ۔ ذروة بلند ی۔ ذری (من) ذروا ہوا میں اڑ جانا، تحطُّب (من) حطبة خطبہ دینا، تقریر کرنا، خطابۃ لکچر ہونا ص خطیب ج خطباء (من) خطباء خطبۃ مشق کرنا ص خطب۔ منبر کو ال۔ بار۔ قشیر میج۔ ایک روز غلیہ متوکل نے اپنے ہمشینوں سے کہا: جانتے ہو حضرت عثمانؓ پر مسلمانوں کو سب سے پہلے کس چیز نے غضبناک کیا؟ انیس سے ایک شخص نے کہا: ہاں لے امیر المؤمنین (علی) جانتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ تھے ایک میرٹھی

نیچے کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی جگہ سے ایک سیرھی نیچے کھڑے ہوئے۔ اور جب عثمانؓ خلیفہ بنو تو آپ سب کے اوپر والی سیرھی پر چڑھ گئے۔ مسلمانوں نے اس پر نیچر کی اور چاہا کہ آپ حضرت عمرؓ کی جگہ سے ایک سیرھی نیچے کھڑے ہوں حضرت عبادہؓ نے توکل سے کہا: اے امیر المؤمنین آپ پر حضرت عثمانؓ سے زیادہ احسان کرنا کوئی نہیں۔ خلیفہ نے کہا: یہ کیسے؟ اس نے کہا: اس لئے کہ حضرت عثمانؓ منبر کے اوپر چڑھ گئے۔ اگر ہر خلیفہ سابق خلیفہ کی جگہ سے ایک سیرھی نیچے ہی کھڑا ہو کر آؤں (آج) آپ ہم کو کنوئیں میں (کھڑے ہوئے) خطبہ دیتے ہوئے۔

سے گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونق چمن ۞ اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

فائدہ کا :- اختلاف کی دو قسمیں ہیں مذہب اور متسم مذہب جو عقائد اور اصول دین کی بابت ہو جیسے یہود و نصاریٰ کا اختلاف اور متسم جو اعمال اور فروغ دین میں ہو کہ قال علیہ السلام، اختلاف الامۃ رحمة، ایک مرتبہ ایک یہود کا نے ازراہ معنی حضرت علیؓ سے کہا کہ تم لوگ اپنے نبی کو ابھی دفن بھی نہ کر پائے تھے کہ اختلاف میں پڑ گئے، آئیے فرمایا کہ ہم نے اپنے نبی کے کسی اصول میں اختلاف نہیں کیا بلکہ آپ کی ہدایات کے بقا کے لئے اختلاف کیا ہے، تم اپنی کہو کہ دریا کے پانی سے تمہارے پاؤں سوکھنے بھی نہ پائے تھے کہ اپنے نبی سے کہتے تھے، اجعل لنا اہا کما ہم الہتہ "وہذا من الاجوبۃ المسکتہ۔"

ضَبُّ النَّفْسِ عِنْدَ كَلَامِ الْوَعَادِ الْإِذَالِ

رذیل اور کمینہ لوگوں سے گفتگو کے وقت نفس کو قابو میں رکھنا

سے دنا کمینہ و ملامت کشیم و خوش باشیم ۞ کہ در طریقت ماکزیت و نجید

قال محمد بن خلفان عن علي رضي الله عنه انه بينما هو يخطب يوم الجمعة اذ حكمت الخوارج من ناحية المسجد فقال علي رضي الله عنه كلمة حق اريد بها الباطل لن تمنعكم مساجد الله لن تمنعكم الفئ ما دامت ايدكم مع ايد بنياد ولن نقاتلكم حتى تقتلوا ثم ائتم اخذ في خطبته ومعنى قوله حكمت الخوارج ند اؤهم بقوله ان الحكم الا لله وكانوا يتكلمون بذلك اذا اخذ علي في الخطبة ليسوا وشوا وخطرة فانهم كانوا يقصدون بذلك نسبة الى الكفر لرضاه بالتحكيم في صفتين ولهذا قال علي رضي الله عنه كلمة حق اريد بها الباطل يعني تكفيره +

صل لقا ضبط دن - ض ضبط غلاب آنا - قوی ہونا۔ آفاد جمع وغد۔ کمینہ۔ وفد رک، دغا د ضعیف العقل ہونا۔ اذوال جمع رذیل حقیر۔ رذل رک بس، رذالۃ قابل حقارت ہونا ص رذل ج رذال حکمت ان الکلم والا بشر کہنا۔ خوارج

جمع خارجی۔ ایک فرقہ ہے جو حضرت علیؓ کو حق پر نہیں مانتا۔ رائفسی بھی ایک فرقہ ہے جو حضرت علیؓ کے علاوہ دیگر خلفاء کو حق پر نہیں مانتا یہ دونوں فرقے گمراہ ہیں کسی نے خوب کہا ہے

ایک ہی کس لفظ سے ہے دونوں فرقوں کا خروج بغا۔ غر سے خارجی درائے غر سے رائفسی

القنصل مال غنیمت۔ سایہ خراج۔ قد ارض، قنصل کو ثنا سایہ کا بٹ جانا۔ الغنیمۃ، غنیمت حاصل کرنا۔ یشترشوا، الامر مغلوط
الحکم حکم بنانا۔ صغین، نہر فرات کے کنارے جانب غرب میں مقام رتر کے قریب ایک جگہ ہے جہاں حضرت علی اور معاویہ کے
درمیان جنگ ہوئی تھی۔

تشمیح :- محمد کہتے ہیں کہ ہم کو حضرت علیؑ سے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ جمعہ کے روز خطبہ نے لے لے تھے
کہ ہمارے مسجد کے ایک خانے سے خارجیوں نے ان الحکم لایہ کا نعرہ بلند کیا۔ آپ نے فرمایا (ان الحکم لایہ تو حق بات ہے وہیں
میں کوئی شک نہیں مگر اس سے باطل کا ارادہ کیا جا رہا ہے۔ ہم تم کو خدا نہ کہے خدا میں اللہ کو یاد کرنے سے روکیں گے نہ تم سے مال غنیمت
روکیں گے جبکہ ہمارا تمہارا ساتھ ہے نیز جبکہ تم ہم سے قتال نہ کرو گے ہم بھی تم سے قتال نہیں کریں گے۔ اس کے بعد پھر آپ
خطبہ میں مشغول ہو گئے۔ محمد کے قول اذ حکمت الخوارج کا مطلب خارجیوں کا ان الحکم لایہ (حکم خدا ہی کا ہے) پکارنا ہے۔
خارجیوں کا یہ عام شیوہ تھا کہ جب حضرت علیؑ خطبہ شروع کرتے تو یہ لوگ برائے تشویش خاطر ان الحکم لایہ کہنا شروع کرتے تھے اس
رواے کو حضرت علیؑ کو کفر کی طرف منسوب کرتے تھے کیونکہ آپ جنگ صغین میں ثالث بنانے پر راضی ہو گئے تھے۔ اس لئے آپ نے
فرمایا کہ حق الید بہہ الباطل باطل سے نرا حضرت علیؑ کو کفر کی طرف منسوب کرنا ہے۔

فائدہ ۵ (جنگ صغین کا دفع حضرت عثمانؓ کے قصاص کے داعی ہیں ہوا ہے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت سودان بن عمران کی تلوار
دار سے ۸ ارذی الجرح سے کو ہوئی ہر اسی تاریخ سے اہمیت میں فتنہ کا آغاز ہوا ہے۔ صورت یہ ہوئی کہ اہل شام جن پر ایک مدت امیر معاویہ حکومت
کرتے چلے آ رہے تھے ان کے ذہنوں میں بات انداز دی گئی کہ حضرت عثمانؓ کے قاتلین اصحاب علیؑ نہیں چنانچہ شام کے روسا، سردار اور پاپا
نے یہ قسم کھالی تھی کہ جب تک فیصلہ مقتول کا قصاص نہیں ملے اس وقت تک فرس پر سوار نہیں گئے اور نہ اپنی بیویوں سے ملیں گے حضرت علیؑ نے
بعضے کو ذمہ لگا کر جو ربی عبداللہ بن ابی امیر معاویہ کے پاس بیعت کیلئے بھیجا۔ امیر معاویہ نے کچھ جواب نہیں دیا اور اہل شام نے تو قصاص کو جسے علیؑ کی بیعت
نہ انکار کیا بلکہ یہ الزام بھی لگایا کہ وہ خود فیصلہ مظلوم کے قتل میں شریک یا ان کے قاتلین کا حامی ہیں جو رہنے والے ہیں اگر حضرت علیؑ کو شام کی کیسیا سائیں تو آپ
کیلئے آپ جو اس کے کوئی بدلہ کار نہ تھا کہ شکر کرنی کریں چنانچہ آپ فرج ہو گئے اور مقام خبیلہ میں قیام کیا جہاں امیر معاویہ کو معلوم ہوا کہ وہ بھی شامی فوجوں کے
دانت ہو حضرت علیؑ جو رز کے آستے کر رہے پیچھے اور وہاں بیٹے ذلت کو جو بھیجا جب کے بڑے تو شامی فوجیں سامنے آئیں دونوں لشکروں کے حلاویں ایک خفیہ جنگ

لڑ گئی۔ اس کے بعد فریقین ایک دوسرے کے بالقابل خیمہ زن ہو گئے اور دونوں طرف سے ٹانگے برابر آتے جاتے رہے۔ لیکن ہر بار گفتگو بے نتیجہ
رہی۔ یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؑ نے عام حکم دیا۔ فریقین فوری قوت کیساتھ میدان جنگ میں آگئے اور جوناک جنگ شروع ہو گئی
شامیوں کے پیادے حملوں سے عراقیوں کے سینے ٹکست کھائی۔ حضرت علیؑ نے میسرہ کو اپنا قرار گاہ بنایا وہاں بھی اہل مصر ثابت لاکر بھاگے
حضرت علیؑ نے اشتہ سے کہا ان لوگوں کو کہو کہ موت سے بھاگ کر کہاں جاتے ہو؟ اشتہ کے جوش دلائیے مصری پھر پلے اور ایسا سخت حکم کیا
کہ شامیوں کی صفیں الٹ دیں بخوریز جنگ بھی رہی تھی کہ یکایک نیزوں پر قرآن اٹھا کر اہل شام پلارنے لگے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان میں
کتاب اللہ ہے۔ عراقیوں نے قرآن دیکھ کر ہاتھ روک لیا اور کہا ہم کو کتاب اللہ کا فیصلہ منظور ہے۔ حضرت علیؑ نے کہا: اللہ کے بندو! تم
حق پر ہر اپنا ہاتھ نہ روک دو کہ فوج میں اب در نہیں ہے۔ انہوں نے قرآن اس نیت سے نہیں اٹھایا کہ امیر علیؑ کرنے کیلئے تیار ہیں بلکہ یہ ان کی ایک مثال
ہے جس سے تم کو قرب دینا چاہتے ہیں۔ اہل عراق بولے کہ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی کتاب اللہ کی طرف بھاگے اور ہم انکار کریں۔ مصر
اور اس کے ہمسایوں نے کہا کہ آپ کتاب اللہ کے فیصلے کو منظور کیجئے ورنہ ہم ساتھ چھوڑ دیں گے۔ مجبوراً لڑائی بند کر دی گئی۔ اور حضرت
علیؑ نے اشعث بن قیس کو بھیجا کہ معاویہ کا مقصد دریافت کریں، امیر معاویہ نے کہا: ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک پنج تمہاری طرف سے اور ایک
پنج ہماری طرف سے مقرر ہو دو دونوں کتاب اللہ کی رود سے ہماری اور تمہاری نزاع کا فیصلہ کر دیں اور ہر فریق ان کے فیصلہ پر رضامند

ہو جا۔ اشعث بن قیس نے واپس آ کر حضرت علیؑ کو اطلاع کی و راقیوں نے یک زبان ہو کر کہا یہ منکر نہایت مناسب چنانچہ ردو سامع نے اپنی طرف سے ایسی کوئی اشعرئی امیر کو نہ کو بیع منتخب کیا اور ابی شام کی طرف سے عمرو بن عاص مقرر ہوئے اور دونوں پہنچنے فریقین سے عہد لکھوایا۔ اس طرح اس تباہی جنگ کا خاتمہ ہوا۔ جس میں قوسے ہزار جانناز مسلمان مقتول ہو چکے تھے۔ عہد نامہ ثانی کے لکھے جانے کے بعد امیر معاویہ اپنی فوج کو لے کر دمشق روانہ ہو گئے۔ ادھر عراقیوں میں جس وقت اشعث بن قیس اس عہد نامہ کو سننے کیلئے نکلے تو بنی قیس کے ایک سردار عروہ بن ادینے کہا: قرآن کے فیصلہ میں تم نے آدمیوں کو کھول کر ٹالٹ مانا؟ ہم سوائے اللہ کے کسی کا حکم نہیں مانتے گے۔ جب کوثر کے قریب آئے تو بان ہزار آدمی فوج سے الگ ہو کر مقام حروراء میں خیر بن ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ ہمارا امیر شید بن ابی ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ انکی فہمائش کیلئے بھیجے گئے ان لوگوں نے اپنے ساتھ بحث شروع کر دی۔ پھر حضرت علیؑ بھی پہنچ گئے اور پوچھا کہ تم لوگ کیوں ہماری جماعت سے طامع ہو گئے؟ خوارج: اس لئے کہ آئیے اللہ کے حکم میں انسانوں کو ٹالٹ بنایا۔ حضرت علیؑ: کیا میں تم کو پہلے اس نالائی کو قبول کر نیسے منع نہیں کیا تھا تم لوگوں کو خود اصرار کر کے مجھے اس پر مجبور کیا ہے، خوارج: مسلمانوں کے خون کے معاملہ میں انخاص کو ٹالٹ بنانا کہاں سے روا ہے؟ حضرت علیؑ: ہم نے انخاص کو کب تک مکرمانا ہے۔ ہمارا فیصلہ تو قرآن پر ہے۔ انخاص اسکی دوسے حکم دیں گے۔

خوارج: پھر اس فیصلہ کیلئے دستبردار کر دینی کیا ضرورت تھی؟ حضرت علیؑ: تاکہ اتنے عرصہ میں اُمت اس واقع ہو جا، لوگوں کو غور و فکر کرنے کا موقع مل سکے اور صحیح راستہ پر آجائیں۔ خوارج: ہم اقرار کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں ہمارا نالائی قبول کرنا کفر تھا ہم اس کفر سے توبہ کرتے ہیں آپ بھی اگر تائب ہو جائیں تو ہم ساتھ چلنے کیلئے تیار ہیں۔ حضرت علیؑ: مگر یہ بیسے کی بات ہے میں چلو اس درمیان میں خراج کی وصولی بھی ہو جائیگی اور سواریاں بھی توانا ہو جائیں گی اس کے بعد دمشق کے مقابلہ کیلئے نکلیں گے۔ انفرس بڑی مشکوں سے انکو کوفیں لگا۔ (تاریخ اُمت منقر)

شَوْمُ الدَّارِ

گھر کی خوشی

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ الْكُوفِيُّ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ بِقَصْرِ الْكُوفَةِ الْمَعْرُوفِ بِدَارِ الْأَمَارَةِ جَلَسَ بِرَأْسِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ قُرْآنِي قَدْ ارْتَفَعَتْ فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: أَعَيْدُكَ بِاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كُنْتُ هَذَا الْقَصْرِ بِهَذَا الْمَوْضِعِ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَرَأَيْتُ رَأْسَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) بَيْنَ أَيْ طَالِبِ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي هَذَا الْمَكَانِ، ثُمَّ كُنْتُ فِيهِ مَعَ الْخُتَارِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الثَّقَفِيِّ فَرَأَيْتُ رَأْسَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ كُنْتُ فِيهِ مَعَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَرَأَيْتُ رَأْسَ الْخُتَارِ بْنِ زِيَادٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ هَذَا رَأْسَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ: فَقَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنْ مَوْضِعِهِ وَأَمَرَ بِهَذَا الطَّاقِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ.

شوم دیکھو ۳۳ الدار دیکھو ۳۴ عبدالملک بن عمر بن سوید الحنفی کوفی حلیف بن عدی متوفی ۳۵ عبدالملک بن مرثد متوفی ۳۶ ایک غلیظ کا نام ہے جس کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی تھی۔ قصر

حل لغت

محل ج قصور مصعب بن الزبیر ان کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ یہ حضرت عبداللہ بن الزبیر بن العوام کے بھائی ہیں جب حضرت عبداللہ مکہ کے والی تھے اس وقت انھوں نے انکو عراق کا دالی بنا دیا تھا۔ ^{۱۲} میں عبدالملک بن مروان نے انکو اور ان کے بیٹے عیسیٰ کو قتل کیا ہے۔ ارتقت ارتاع سے ماننی منکوم ہے بمعنی ترسید۔ عبداللہ بن زیاد بن ابیہ امیر معاویہ کی طرف سے سبستان خراسان عراق وغیرہ کے حاکم تھے ^{۱۳} میں عبید اللہ اور ابراہیم اشتر نخعی کے درمیان جنگ ہوتی ہے۔ اشتر نخعی کے ساتھ آٹھ ہزار کوئی تھے اور عبید اللہ کے ساتھ چالیس ہزار مشالی موصول تھے قریب زبیبین کی ٹہریڑ ہوتی اہل شام شکست کھا گئے اور عبید اللہ شہید ہو گئے۔ حسین بن علی سبھی ذکرہ۔ مختار بن عبید غلط ہے صحیح مختار بن ابی عبید ہے دیکھو مقدمہ ^{۱۴} ہدم (ض) بدما عمارت دھانا۔ الطاق خراب ج طیلقان۔

تشریح عبدالملک بن عمر کوئی نے بیان کیا ہے کہ جس وقت حضرت مصعب بن زبیر کا سر لاکر عبدالملک بن مروان کے سامنے رکھا گیا اس وقت میں عبدالملک کے پاس کوڑ کے مشہور محل ارالامارہ میں تھا۔ عبدالملک نے مجھے لرزہ بر اندام دیکھ کر کہا۔ تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا: امیر المومنین! خدا آپ کی حفاظت کرے میں ایک مرتبہ اس محل میں اسی جگہ عبید اللہ بن زیاد کے ساتھ تھا تو میں نے اس مکان میں حضرت حسین بن علی (رضی اللہ عنہ) کا سر مبارک عبید اللہ کے سامنے دیکھا۔ پھر ایک بار اسی مکان میں مختار بن ابی عبید نخعی کے ساتھ تھا تو عبید اللہ بن زیاد کا سر مختار کے سامنے دیکھا اس کے بعد ایک دفعہ اسی مکان میں مصعب بن زبیر کے ساتھ تھا تو مختار بن ابی عبید کا سر مصعب کے سامنے دیکھا۔ اب یہ مصعب بن زبیر کا سر آپ کے سامنے ہے، عبدالملک کا بیان ہے کہ (یہ سستے تھے) عبدالملک بن مروان اس جگہ سواٹھ کھڑا ہوا اور جس محراب میں ہم تھے اس کو ڈھادیے کا حکم کر دیا۔

(فاصلہ ۸) ادلی۔ ابن ماجہ کے علاوہ ارباب صحاح نے امام مالک کی حدیث عن الزہری عن سالم و حمزة ابی عبد اللہ بن عمر عن ایہما روایت کی ہے ان البیہی علیہ وسلم قال "ان یکن الخیر فی شئی ففی ثلاث المرأة والدار والفرس" کہ اگر کسی چیز میں خیر ہے تو عورت، گھر اور گھوڑے میں ہے، ایک روایت میں ہے "الثوم فی ثلاث المرأة والدار والفرس" کہ خوش ترین چیزوں میں ہے عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں، ایک اور روایت میں ہے "الثوم فی اربع المرأة والدار والفرس والحداد" امام ابو داؤد نے حضرت انس سے روایت کی ہے، قال قال رسول اللہ ﷺ "انما کنتی و اہل کثر فیہا عدد و نادوا مولانا فقولنا الی دار قل فیہا عدد و نادوا مولانا فقال ذرنا ذمیتہ" ایک شخص نے حضور صلعم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم ایک مکان میں رہتے تھے وہاں ہمارے افراد اہل و عیال بھی کثرت سے تھے اور ہمارے پاس مال بھی کافی تھا، ہم اس مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہو گئے تو ہمارے افراد بھی کم ہو گئے اور مال بھی کم ہو گیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اس گھر کو چھوڑ دو اس حال میں کہ وہ بڑا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض اماکن میں کثرت ہوتی ہے۔ علماء کی ایک جماعت جن میں امام مالک بھی ہیں حدیث کو اس پر محمول کرتی ہے اور کہتی ہے کہ بعض گھروں میں رہنا سہنا من جانب اللہ باعث ہرزہ اور باعث ہلاکت ہو جاتا ہے۔ بخاری و مسلم کی روایت "انما الثوم فی ثلاث الفرس والمرأة والدار" سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض گھوڑے اور عورتیں بھی محسوس ہوتی ہیں لیکن جمہور علماء اس کے قائل

نہیں وہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں میں نحوست کا اعتقاد شبیہ اہل جاہلیت ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ کی حدیث ناظر ہے، مسند ابوداؤد طیالسی میں ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ سے کہا کہ ہر حضرت ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں میں الشوم فی ثلاث المرأة والدار والفرس حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابوہریرہ پوری بات مخوفہ نہیں کر سکے کیونکہ وہ آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ فرما رہے تھے۔ قال اللہ الیہود یقولون الشوم فی ثلاث المرأة والدار والفرس پس ابوہریرہ نے حدیث کا آخری حصہ سنا شروع کا حصہ سننے سے رہ گیا۔ نیز عبد اللہ بن عباس کی روایت میں دیگر اشیاء کی طرح ان چیزوں میں بھی ثبوت نحوست کی نفی موجود ہے حضرت سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہمارے عدوی بدشگونی کوئی چیز نہیں اگر ہوتی تو گھس میں گھوڑے میں عورت میں ہوتی کہ یہ اس کے قابل ہیں لیکن ان میں نحوست نہیں ہے پس کسی چیز میں نحوست نہیں ہو رہا حضور صلعم کا گھر چھوڑ دینے کو فرمانا سوام خطائی اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس مکان میں رہنے کے سبب سے نقصان اور خرابی کی جو بات ان کے دلوں میں جم گئی تھی۔ اس کا ازالہ مقصود ہے۔ تاکہ وہ شرک خفی میں مبتلا نہ ہوں۔ بدشگونی مقصود نہیں۔

(فائدہ کا ثانیہ) بعض اوضاع بعض احوال پر اور بعض اشیاء بعض امور پر دال ہوتے ہیں تو اگر بعض کلمات عالم سے نیک فانی لیجائے مثلاً کوئی طالب امر کسی سے سنے یا داجد یا بیچ یا کوئی مسافر سے یا راشد یا داجد طریق یا کوئی یار سننے یا سالم تو ان امور مشروعہ سے نیک فانی کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ نیک فانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے دریافت کیا: تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: جبرہ (بمعنی چٹکارا) اپنے پوچھا: کس کا لڑکا ہے؟ اس نے کہا: شہاب کا (بمعنی شعلہ) اپنے پوچھا: کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: حرقہ سے اپنے پوچھا: کہاں رہتا ہے؟ اس نے کہا: خرہ میں (بمعنی سیاہ پتھر پٹی زمین) گویا وہ قبل کو کوئٹہ ہو گئی ہے) اپنے فرمایا: گھر واپس جا کیونکہ تیرے گھر والے سب جل چکے ہیں۔ اس نے جا کر دیکھا تو واقعی سب جل چکے تھے، کہتے ہیں کہ ایک امیر کے نمایاں آسمان سے کچھ ستارے ٹوٹ کر گر گئے جس سے امیر کو بہت دہشت ہوئی اور اس نے عجیب

لہ قال الحافظ الدیلمی ومن اعز ما وقع لی فی تأویلہ مارویاہ بالاسناد الصمیم عن یوسف بن موسی القطان عن سفیان بن عیینہ عن الزہری عن سالم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "البرکۃ فی ثلاث فی الفرس والمرأة والدار" قال یوسف سالم بن عیینہ عن معنی الحدیث فقال سفیان سالم بن عیینہ عن الزہری فقال الزہری سالم بن عیینہ عن ابی عبد اللہ بن عمر فقال عبد اللہ بن عمر سالم بن عیینہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال "اذا کان الفرس فردباً فهو مشؤوم واذا کان المرأۃ قد عرفت زوجاً غیر زوجہا نخت الی الزوج الاول فهو مشؤوم واذا کان الدار بعیۃ عن المسجد فلا یسمع فیہا الاذان والاقامۃ فهو مشؤوم" والذکر غیر ہذہ الصفات فمن مبارکات،

وفی سنن ابی داؤد من حدیث فروۃ بن مسیک قال قلت یا رسول اللہ! ارض عندنا یقال لہا ارض ابین ہی ارض ریفنا ومیرتنا وانہا وثبۃ او قال وبأدباً شیدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعما عنک فان من القرف التلف، قال ابن الاثیر القرف ملاقتہ الدار ومدانۃ المرض والتلف الہلاک، وہذا لیس من باب العدوی وانما ہو من باب الطب فان استصلاح الہوار من اعون الاشیاء علی صحتہ الا بدان وفساد الہوار من اسرع الاشیاء الی الاسقام ۱۲

اور اہل علم لوگوں سے اس کی بابت دریافت کیا لیکن کسی نے نسل بخش وجہ بیان نہیں کی تو جلیل شاعر نے کہا ہے
 ہدی النجوم نسا قنط ۛ لرجوم اعدار الامیر اس سے میر نے نیک خالی کی اور جمیل کو انعام و اکرام سے نوازا :-
 (فاتح لا ثالث لہ) تقرر مذکور میں عبید اللہ بن زیاد کے سامنے امام حسینؑ کا سر رکھ دیا اور عبید اللہ کا سر مختار کے
 سامنے اور مختار کا سر مصعب کے سامنے اور مصعب کا عبدالملک کے سامنے۔ یہ سارے انقلابات اللہ سے لائے
 تک یعنی صرف دس سال کے اندر واقع ہوئے ہیں
 (محمد حنیف غفرلہ گنگوہی)

مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ

جو میرے دوست کا دشمن ہو گا اس سے میرا اعلان جنگ ہے !

یہ حدیث قدسی کا ایک ٹکڑا ہے جو بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا: اے حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو شخص
 میرے دوست کو اذیت دے گا تو اس کو اپنی لڑائی سے خبردار کرنا ہوگا۔ حضرات اللہ نے کہا ہے کہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے مرتکب
 متعلق اللہ نے یہ فرمایا ہو کہ میں اس لڑوں گا سوائے اولیاء اللہ کو تکلیف دینے کے اور سود غوری کے اس کے بار میں بھی فرمایا ہے "فَاِنْ
 لَمْ تَقْتُلُوْهُ اَخَذْنَا مِنْ اِيْحٰبِ يَمِيْنِ اللّٰهِ وَدَسُوْلِيْهِ" اگر تم سود غوری سے باز نہ آئے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کو لڑنے کی تیار ہو جاؤ۔

ذکر الشیخ الصغیری ان المنصور بلغا ان سفیان الثوری ینفق علیہ فی عدم اقامۃ الحق فلما توجه المنصور الی الحجۃ
 بلغا ان سفیان بمکۃ ارسل جماعۃ اماما وقال لہم: حیثا وجدتم سفیان خذوہ، واصلبوہ، فنصبوا الخشب،
 لیصلبو اسفیان علیہ، وكان سفیان باللجۃ الحرام، ورأسہ فی حجر الفضیل بن عیاض ورجلہ فی حجر سفیان بن
 عیینۃ، فقیل لہ خوف علیہ، باللہ: لا تشمت بنا الاعداء، فمراختف، فقام ومشی حتی وقف بالمزمر، وقال: رب
 ہذا الکعبۃ، (ایں خٹھا ریضی مکہ) المنصور وکان وصلی الی الحجون فزلقت بہ راحلۃ فوقع عن ظہرہا، ومات من
 فورہ، فخرج سفیان وصلى علیہ ہذا کلامہ + ...

عادی عداۃ دشمنی کرنا۔ دلیا: درست ج اور یا۔ لفظ ولی فیصل یعنی معقول ہے جیسے قنیل یعنی معقول اور
 جریع یعنی مجروح پس دلی وہ شخص ہو گا جو خداوند تعالیٰ کی حفاظت میں ہو قال تعالیٰ: "ہو یتولی الصالحین"
 یا فیصل ناعل کا مبالغہ ہے جیسے رحیم یعنی راحم اور علیم یعنی عالم اس صورت میں دلی وہ ہے جو عبادت خداوندی میں اس طرح
 مستغرق ہو کہ عصیان و فتنہ کا نام تک نہ آئے، ولایت کے لئے یہ دونوں معنی ضروری ہیں چنانچہ دلی سنیاب اللہ محفوظ ہوتا ہے
 جیسے نبی امن باب اللہ معصوم ہوتا ہے پس جس شخص کا عمل از روئے شرع ذلیل و خوار ہو وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا، بلکہ

ایسا شخص کھلا دعوے باز اور مفرد ہے ذرہ الامام ابو القاسم القاسمیؒ اذنتہ آگاہ کرنا، اذن (رس) اذنا اجازت دینا
الحرب لرائی دیکھو مکتبہ الصغوی صلاح الدین ابو الصفا غیل بن ابیک متوفی ۶۶۳ھ اپنے وقت کے مشہور عالم تھے،
التبشیر علی التنبیہ کتاب اعیان المصر فی اعوان النصر۔ جناب الجناس وغیرہ انہی کی ہیں۔ منصور۔ ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن
علی بن عبداللہ بن عباس مشہور عباسی خلیفہ ہے۔ اس کی پیدائش حبشہ میں سنہ ۱۸۰ھ میں ہوئی تھی۔ خلافت عباسیہ کے لئے
جد و جد اور اس کے انتظام و اہتمام میں سفاح کا دست راست تھا۔ جس وقت اس کی وفات ہوئی یہ حج کے لئے گیا ہوا
تھا عیسیٰ بن موسیٰ نے اس کے لئے بیعت لی اور اس کو صورت حال سے مطلع کیا۔ وہ واپس آ رہا تھا راستہ میں قاصد ملا۔
عجلت کے ساتھ انبار پہنچ کر تخت نشین ہوا۔ منصور شجاعت، پیدار مغزی، علم اور مدبری کے لحاظ سے خلفاء عباسیہ میں
سب سے فائق تر تھا۔ کاہے کبھی تختستان تھا۔ صبح سے عصر تک استظلام فوج، تدبیر مہات اور رعایا کے معاملات کے

انصرام میں مصروف رہتا۔ عصر کی نماز کے بعد اپنے خانگی امور کو دیکھتا۔ شام کو لوگوں کے ساتھ بیٹھتا، عشاء کی نماز کے بعد
اطراف مالک سے جو خطوط اور اطلاعات موصول ہوتی تھیں ان کو پڑھتا پھر سو جاتا۔ رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر
الطہان کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھتا۔ جب صبح صادق طلوع ہوتی مسجد میں فجر کی نماز پڑھتا اس سے فارغ ہو کر ایوان خلافت
میں آکر بیٹھ جاتا۔ ۱۵۳ھ میں حج کو جا رہا تھا راہ میں بیمار ہوا اور مکہ کے متصل بزمیون میں پہنچ کر رذی الحج کو انتقال کر گیا
مدت خلافت چھ دن کم بائیس سال رہی۔ سفیان الثوری ابو عبداللہ بن سعید کوئی مولود ۱۶۳ھ متوفی ۲۶۱ھ مشہور
ائمہ مجتہدین میں سے ہیں مکی دیندار سی زہد ورع مجمع علیہ ہے۔ یتیم (رض) (س) نقباء علی فلان عیب لگانا۔ بڑا جانا۔ فی
عدم فی تعلیل ہے جیسے حدیث میں ہے۔ ان امراة دخلت النار فی ہرہ حبستہا۔ اسی لابل ہرہ۔ اصلوہ (ن) (ج) صلبا
سولی دینا۔ صلیب جس پر سولی دی جائے ج صلب۔ صلبان (ک) صلابہ سخت ہونا۔ صلب سخت۔ ریڑھ کی ہڈی کا اضطراب
فصلو (رض) (ض) کھڑا کرنا۔ کاٹنا (س) نقباء تنکنا۔ نصب کھڑی کی ہوتی چیز۔ صلب۔ نصب حصہ انصب
انصب۔ الخشب مونی لکڑی ج خشب۔ خشب (رض) خشب ملانا۔ صاف کرنا۔ حجر گودج حجر حجر (ن) حجر آرد کرنا۔ حجر
پتھر ج انجار۔ قبیل بن عباس ابو علی یتیمی یرو بوعی۔ مشہور عابد زہاد ہیں۔ سمرقند میں پیدا ہوئے اور ابی درہم میں
نشو و نما پایا اور ایک مدت تک کوفہ میں رہ کر امام اعظم سے فقہ و حدیث میں تلمذ کیا۔ آپ کے تلامذہ میں امام شافعی
مکی القلان۔ ابن ہبیدی وغیرہ ہیں۔ پہلے قطاع الطريق تھے پھر مادی طریق اور معتد ابئے اور ایسے باظاہ ہوئے کہ علی
رازی نے فرمایا کہ میں تیس سال آپ کی صحبت میں رہا مگر کبھی سنتے نہیں دیکھا البتہ اس روز کہ آپ کے صاحبزادے
علی فوت ہوئے میں نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ خدا نے ایک بات پسند کی میں نے بھی اسی کو پسند کیا۔ توفی ۱۸۴ھ

سفیان بن عیینہ ابو محمد بن عمران مشہور محدث فقیہ حافظ آٹھویں طبقہ کے کبار داعیان میں سے تھے ۱۵۰ھ شعبان
سنہ میں کوفہ میں پیدا ہوئے چار سال کی عمر میں قرآن پاک پڑھ لیا والد ماجد کے ساتھ مکہ معظمہ تشریف لے گئے،
۲۰ سال کی عمر میں کوفہ آئے اور امام اعظم سے حدیث اور فقہ حاصل کیا۔ فرمایا کہ تھے کہ امام صاحب نے ہی پہلے
مجھے محدث بنایا۔ امام شافعی کا قول ہے کہ اگر آپ اور امام مالک نہ ہوتے تو حجاز سے علم چلا جاتا۔ آپ نے اپنی عمر میں
شرح کئے ہیں۔ آخری حج کے موقع پر فرمایا کہ میں ہر مرتبہ دعا کرتا رہا کہ بار الہا! یہ حاضری آخری حاضری نہ ہو جائے لیکن
اب اتنی دفعہ سوال کے بعد سوال کرتے سے شرم آرہی ہے چنانچہ اسی سال (۱۹۳ھ) وفات ہو گئی۔ لا یتشت اثمہ۔ اللہ

بعد وہ دشمن کے علم سے خوش کرنا۔ ثمت (س) شامتہ کسی کی مصیبت پر خوش ہونا ص شامت ج شامت اختف اختفار سے امر حاضر ہے پوشیدہ ہونا۔ الملتزم دیوار کا وہ حصہ جو حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان ہے۔ الحجون ایک پہاڑی ہے۔ زلقت (ن س) زلقا پھسلنا۔

شیخ صفوی نے ذکر کیا ہے کہ خلیفہ منصور کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت سفیان ثوری اس پر عدم اقامت حق نشر ہے کیونکہ سے طعن تشنیع کرتے ہیں جب منصور ج کے لئے گیا اور اس کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت سفیان مکہ میں ہیں تو اس نے اپنے آگے ایک جماعت کو بھیج دیا اور ان سے یہ کہہ دیا کہ تم جہاں بھی حضرت سفیان کو پاؤ گے اس کو سولی دیدو چنانچہ لوگوں نے حضرت سفیان کو سولی دینے کے لئے ٹکڑی (صلیب) قائم کی اس وقت حضرت سفیان متوجہ حرم میں بایں حالت (تشریف فرما) تھے کہ آپ کا سر حضرت فضیل بن عیاض کی گود میں اور پاؤں حضرت سفیان بن عیینہ کی گود میں اور پاؤں حضرت سفیان بن عیینہ کی گود میں تھے۔ بوجہ خوف حضرت سفیان ثوری سو کہا گیا: آپ ہمارے دشمنوں کو اپنے اوپر قابو یافتہ ہونے کا حق دیکھیں خوش نیچے ابلکہ میں سے کھٹکے جاؤ اور دیکھی جگہ اچھپ جاؤ۔ حضرت سفیان اٹھے اور ملتزم کے پاس جا کر ٹھہر گئے اور فرمایا: اس کو کعبہ کی قسم منصور کو میں اعلیٰ نہ ہو سکے گا۔ حالانکہ منصور جل جھون کے قریب پہنچ چکا تھا جب جل جھون پر بیٹھا تو اسکی سواری پھسل گئی اور منصور سواری کی پیٹھ سے گرتے ہی مر گیا۔ حضرت سفیان باہر تشریف آگے اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ یہ پورا کلام شیخ صفوی کا ہے۔

وَكُتِبَ زِيَادٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ، قَدْ أَخَذَتْ الْعِرَاقَ بِمِثْنِي، وَبَقِيَتْ شِمَالِي فَارِغَةً رُبِعَرَضُ لَنَا بِالْحِجَانِ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنَا شِمَالَ زِيَادٍ فَخَرَجَتْ فِي شِمَالِهِ قُرْحَةٌ فَقَتَلْتَهُ

حل لقا زیاد بن سمیہ معاویہ و بھروسہ مطر شمال بایں ہاتھ عبد اللہ بن عمر ابو عبد الرحمن بعثت سے کچھ پہلے پیدا ہوئے۔ مکہ کی جو جسے غزوہ اُمد میں شریک نہ ہو سکے ہاں غزوہ خندق بیعت رضوان میں شریک ہے۔ آپ کا شمار مکہ میں فی الحدیث میں سے ہے اپنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (۱۶۳۰) حدیثیں روایت کی ہیں ۱۶۳۰ میں وفات پائی ہے۔ قرعہ چھوڑا جس میں پیپ ہو۔ تشنیح زیاد نے امیر معاویہ کو خط لکھا کہ میں عراق کو دہلیں ہاتھ میں لے چکا ہوں بایں ہاتھ خالی ہے (تو زیادہ جواز کے بار میں تعریف کر رہا ہے کہ اگر آپ ہمیں تو اس پر بھی حملہ کروں، حضرت ابن عمرؓ کو اس کی اطلاع ملی اپنے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی: بارالہ! زیاد کے بایں ہاتھ سے ہماری کفایت فرما۔ پس اس کے ہاتھ میں ایک بھوڑا انگارہ اور اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔

عرضُ الحدیثِ علی کتابِ اللہ

کتاب اللہ سے حدیث کا موازنہ !

وَدَخَلَ لُزْهَرٌ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ مَا حَدِيثُ يُحْتَجُّ ثَنَابُهُ أَهْلُ الشَّامِ قَالَ دِمَاهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ

يُحْدِثُونَ أَنَّ اللَّهَ إِذَا اسْتَرْعَى عَبْدًا رَعِيَّتَهُ كَتَبَ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَلَمْ يَكْتُبْ لَهُ السَّيِّئَاتِ قَالَ بَاطِلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَلِيفَةُ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ أَمْرٍ خَلِيفَةُ غَيْرِنِي قَالَ بَلْ خَلِيفَةُ نَبِيِّ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِنَبِيِّهِ دَاوُدَا دَاوُدُ مَا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَفْضِلُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ فَهَذَا وَعِيدُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِنَبِيِّ خَلِيفَةٍ فَمَا ظَنُّكَ بِخَلِيفَةِ غَيْرِنِي

قَالَ آدَةُ النَّاسِ لِيَغْتَرُّوْنَ وَنَاعَنَ دِينُنَا •

حل لغات

الزہری ابو محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب بن عبد اللہ بن المار
ابن زہری بن کلاب بن مرہ قرشی مدنی، حجاز اور شہم کے بجا رملہ میں کر ہیں جسکی بلدات شان پر اہل علم کا اتفاق ہے
بقول خلیفہ اللہ میں اور بقول نبی بنی بکری اللہ میں اور بقول واقدی اللہ میں پیدا ہوئے اور اللہ میں وفات پائی۔ ولید بن عبد الملک
خلفاء بنو امیہ کا چھٹا خلیفہ ہے جس نے سبدا قضی اور جامع دمشق وغیرہ تعمیر کی کر توفی ۷۰ھ۔ استرعی رکھوالی اور نجہانی چاہنا۔ لیغزو نالام
رائے تاکید ہے۔ لیغزون جمع غائب ہے دھوکہ دینا۔ دیکھو ۵۴۴
تشریح :-

امام زہری ولید بن عبد الملک کے پاس تشریف لائے۔ ولید نے کہا: یہ کیا حدیث ہے جو اہل شام ہم سے بیان کرتے ہیں؟ زہری نے کہا: وہ کیا؟ ولید نے کہا: اہل شام بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنی رعیت کا حاکم بناتا ہے تو وہ اسکی نیکیاں (ہی نیکیاں) لکھتا ہے بڑائیاں نہیں لکھتا۔ امام زہری نے کہا: امیر المؤمنین! بالکل جھوٹ ہے۔ بھلا (جو شخص) نبی (یعنی نبی) اور خلیفہ (یعنی نبی) اللہ کے نزدیک زیادہ محکم ہے یا (وہ شخص جو) صرف خلیفہ (ہو نبی نہ ہو) ولید نے کہا (نہیں) بلکہ (وہ شخص جو) خلیفہ (بھی ہو اور) نبی بھی ہو اللہ کے نزدیک زیادہ محکم ہے۔ امام زہری نے کہا: (جب بیٹے تو دیکھو) اللہ رب العزت اپنے نبی حضرت داؤد سے فرماتا ہے: یا داؤد انا جعلناک اعلیٰ داؤد ہم نے تجھے کو زمین پر حاکم بنایا ہے سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا اگر ایسا کر دے گا تو وہ خدا کے رستے سے تجھے کو بھٹکا دیگی جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہوگا۔ اس پر سے کہ وہ لوگ روز حساب کو بھول رہے ہیں۔ پس اے امیر المؤمنین! جو شخص نبی اور خلیفہ (دونوں ہوں اس) کیلئے جب یہ وعید ہے تو (پھر) اس شخص کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے جو خلیفہ ہو اور نبی نہ ہو؟ ولید نے کہا: ٹھیک لوگ ہم کو یہ رستے سے بھٹکتے ہیں!

التَّكْلِيمِ

پر لطف اشارہ

حکي صاحب الحداث ان الفقم بن خاقان ذکر ابن الصائغ في قلاد العقيان فقال فيه اصدع الدين وكند نفوس المهتدين لا يظهر من جناية ولا يظهر من خيال نابة فبلغ ذلك ابن الصائغ فمر يومًا على خاقان وهو جالس في جماعة فسلم على القوم وضرب على كف الفقم وقال انما شهادة يافتهم ومضى ولويد واحد ما قال

للفم فتغیر لونہ فقیل لہ: ما قال لك؟ فقال انی وصفته کما تعلمون فی قلائد العقیان فما بلغت بذلک عشر ما بلغ هو منی بھذہ الکلمۃ فانہ اشار عھا الی قول المستنبی.

واذا انتک منذ متی من ناقص | فی الشہادۃ لی بانی کامل

حل نقا

تلمیح اشارہ کرنا فتح ابونصر محمد بن عبید اللہ بن خاقان قیس شہیل۔ ایک بہت اچھا صاحب علم جادو بیاں اور تاریخی شخص تھا جس نے قلائد العقیان مطبع الانس و مسرح الانس فی طبع اہل الاندلس وغیرہ کتابیں لکھی ہیں۔ ابن الصانع دیکھو مقدمہ ص ۱۰۱ اور اشوب چشم دار (اس زمانہ) العین دکھنا۔ کمد سخت اندویش۔ کمد دس (کمد) آغ کجہ سے بیمار دل ہونا۔ محایل جمع خیلہ ملا۔ کف کندھا جہ انکاف۔ کف دس (کف) بڑے کندھوں والا ہونا۔ الرہل مشکیں کنا۔ کتفہ دروازے کی چٹائی جہ کتاف۔ قسیمیچہ صاحب حدائق نے بیان کیا ہے کہ فتح بن خاقان قلائد العقیان میں ابن الصانع کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ابن الصانع کی شہادتیں بہترین اور بہن اسکا دین خرا اور بدلت یافتہ لوگ اس کی وجہ سے سخت اندویش ہیں۔ نہ جانتے پال ہوتا ہے نہ اس سے رجوع الی اللہ کی کوئی صلاح ظاہر ہوتی ہے نہ بات ابن الصانع کو بھی معلوم ہوگئی تو ایک روز فتح بن خاقان کے پاس کو گذرا جبکہ ابن خاقان ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا۔ ابن الصانع نے قوم کو سلام کیا اور ابن خاقان کے شانہ پر بار کر کہا اے فتح! میری تو شہادت ہے۔ بس یہ کہہ کر صبا بنا۔ حاضرین میں سے کوئی بھی نہ سمجھ سکا کہ اس نے ابن خاقان کیا کہا۔ مگر ابن خاقان کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آخر اس نے آپ کو کیا کہا ہے؟ ابن خاقان نے کہا کہ میں نے قلائد العقیان میں اس کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ قوم کو معلوم ہو گیا کہ جو کچھ لکھا ہے وہ سچ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچ سکا۔ کیونکہ وہ انہما شہادۃ کہہ کر تہنی کے شعر سے واذا اکتلت مذمتی اھ کی طرف اشارہ کر گیا ہے (ترجمہ) تجھے میری بُرائی کا ناقص کی طرف سے پھینکا ہی شہادت ہے کہ میں کامل ہوں:

(فائدہ) اہل بدیع کی اصطلاح میں کسی قصہ معلوم یا کتب مشہورہ یا شعر معروف یا مثل سائر کی طرف اشارہ کرنے کو تلمیح کہتے ہیں جیسے اوزار کا یہ شعر: فواللہ یا اذرنی انا اھل علم نائم: اکتلت بنا آدم کان فی اللہ کتب یوشع (ترجمہ شعر) بخدا میں نہیں جانتا کہ سونے والے کے خواب ہم پر نازل ہوئے یا فائدہ میں حضرت یوشع ہیں: شاعر نے رحلت کنندہ اجا کے ساتھ اپنے ملائی ہونے کو اور رات کی تاریکی کے رونے سے محبوب سورج جیسے چہرہ کے طلوع ہونے کو ذکر کیا ہے پھر اس کو نادر اور عجیب سمجھ کر تجا بنا بطریق حیرت بہتا ہے کہ کیا یہ کوئی خواب ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ یا فائدہ میں حضرت یوشع آمو جو ہوئے کہ آپ کی دعا سے سورج غروب ہونے سے رگ کھینچا میں حضرت یوشع بن نون کے مشہور قصہ کی طرف اشارہ ہے کہ آپ قوم جبارہ سے جمعہ کے روز جہاد کر رہے تھے، سورج غروب ہونے لگا فتح میں کچھ دیر تھی۔ آپ نے محسوس کیا کہ اگر سورج فتح سے پہلے غروب ہو گیا تو لڑائی ختم کرنی پڑے گی کیونکہ سپر کے روز لڑائی ممکن تھی۔ پس آپ نے سورج کے ٹھہر جانے دعا کی اور وہ قبول ہوگئی۔ سورج ڈگ گیا اور آن کی آن میں کھار پو فتح حاصل ہوگئی ۱۲

وَأَدَبَات

نورائندہ کا زندہ دفن!

اول من منعه عن الواضعصة بن ناجية جد الفزدق وذلك انه اضل ناقتين له فخرجهما فلبثا
اجته الليل رفعت له ناراً فاقمها فاذا شيخ وامرأة ما خضت فسلم فرد الشيخ فسال عن الناقتين فقال وجدتهما
وقد حيانا الله بهما آخر قال الشيخ للنساء كن عندنا ان جاءنا غلام فما ادرى ما صنع به وان جاءتنا جارية فاقتلها
ولا اسمعق صوتها فجلوت جارية فاشترها اصعصة بناقتيه وبعله الذي ركبته في طلبهما وجعل ذلك سنة
فكل من اراد ان يئد ابنة له جاءه فاشترها منه بلحقين فجميل فجاء الاسلام وقد فدى ثلاثاً مودة

حل لغات

واذ رضى انده درگزرنه دیند ویدہ مودہ زندہ درگور کی ہوتی تکی معصہ بن ناجیہ صحابی میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر کے بعد کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے
زنا جہالت میں کچھ اچھے کام کئے ہیں کیا مجھے ان کا اجر ملے گا؟ حضور نے دریافت فرمایا کیا کام کئے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں سو بچوں کو
ایک ایک ادٹ اور دو دو ادٹوں کے عوض خرید کر زندہ کیا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: "لقد من باب البر ذلک اجرہ واذن اللہ تکف
بالاسلام ذیہ یقول الفزدق مفتخرانہ ورسا الذی منع الاولیاء بیت وایا انویذ فلم یؤد بہ جد دادا جہاد جد رضی اللہ عنہما
جداد جو شیش کرنا۔ الفزدق ابو فراس بہام بن غالب بن معصہ مولود شہہ متوفی ۱۳۰ھ فزدق مغربل کے وزن پر ہے۔ اس روئی کو کہتے
ہیں جو غور میں گر جاوے اور بغیر فزدق اور اس کا بھائی انطل دونوں اچھے شاعر تھے جب اس کی بیوی کا انتقال ہوا تو انطل
کو فوجانہ میں شریک ہوئے حضرت حسن بصریؒ نے فزدق سے کہا: یا ابافر اس! اما نذ ذلک لبد الیرم؟ قال: شہادۃ ان لا الہ الا اللہ
تہنیک سنہ

ایک مرتبہ سلیمان بن عبد الملک نے اس کو یہ شریٹ متھے ہوئے سنا ہے قبتن بجانبی مصرعات x دیت افضل اخلاق الخنا
کہا: کجبت کججہ پر تو حد واجب ہو گئی، اس نے جواب دیا: امیر المؤمنین! خدا نے "و انہم یقولون مالا یفعلون"
فسر ما کر مجھ سے حد معاف کر دی، ایک مرتبہ یہ حضرت حسن بصریؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کسی نے حضرت حسن سے پوچھا کہ اگر کوئی
لاؤ اللہ، بل واللہ کے ساتھ قسم کھائے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فزدق نے کہا: تم نے اس بارے میں میرا قول نہیں
سنا؟ حضرت حسن نے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا: قلت بما خوذ یلعو لقول x اذا لم تعد عادات الزائم حضرت حسن نے
کہا: بہت خوب بچسکری نے پوچھا کہ ایک عورت کو اس کے جیل کے ساتھ قید کیا گیا اس کی بابت آپ کی کیا رائے ہے فزدق
نے کہا: اس کی بابت تم نے میرا قول نہیں سنا؟ حضرت حسن نے کہا: کوئی قول؟ اس نے کہا: وہ ذات جلیل الخیار
واجنا وطلال لمن بیہی بہا لم تطلق حسن بصریؒ نے فرمایا: ہم تو آپ کو شاعر سمجھتے تھے مگر آپ صرف شاعر ہی نہیں بلکہ
فقیہ بھی ہیں، بتائیں جو تین تین (رض) بتائیں۔ بتائیہ طلب کرنا۔ علم کرنا ص یاغ شہادۃ بنیہ مطلوب۔ اجتہ
اللیل رات کی تاریکی نے اس کو چھو دیا: انہما ان انا نقد کرنا۔ امامت امام بننا ما حق منقصت (س) بتائیں۔ المرأۃ
دروہ میں مبتلا ہونا ص ما حق من نقصت لغو بہت دودھ دینے والی اونٹنی ج لفع۔ نقاح۔ لغت (س)
لغاء۔ الناقۃ۔ حاملہ ہونا ص لا حق۔ لغو۔ فدی (رض) فدی مال دیکر حیط الدینا؟

ہدایت لفظی و معنوی کا فرق !

ذكر ان قتادة دخل الكوفة فالتفت عليه الناس فقال سلوا عما شئتم وكان ابو حنيفة حاضراً وهو غلام
حديث السن فقال سلوه عن نملة سليمان اكانت ذكر ام انثى فساءلوه فأخبر فقال ابو حنيفة رضي الله عنه
كانت انثى فقيل له من اين عرفت فقال من كتاب الله وهو قوله قالت علة ولو كان ذكر اقل قال نملة وذلك ان
النملة مثل الحمامة الشاة في وقوعها على الذكر والانثى فيميز بينهما بعلامته نحو قولهم حمامة ذكر وحمامة انثى يعني
ان التانيث لفظي ومعنوي واللفظ لا يعتبر في حقوق علامة التانيث بالفضل البتة بل لا يجوز قلت طلحة ولا
حمزة عليّ مذكر فتيتان ان يكون المحق انما هو للتانيث المعنوي

حل لغات **قائد و محرم** **خاتمت علیہ القوم جمع ہونا۔** لغت یاری جہ انصاف، لغت (ان) لغا۔ الشیء یلغی فی الاکل مختلف قسم کے کھانوں کی ملاکری طرح سے کھانا۔ ومن فی الحدیث۔ ان اکل لغت قرآن شرب اشفت۔ کھانا ہے تو سب ہر پ کرجا ہے، پتا ہے تو سب صاف کرتا ہے۔ ابو یوسف امام الائمہ، سراج الامہ حافظ الحدیث، سید الفقہاء لعان بن ثابت فارسی کے مشہور صاحب کتب و ثروت خاندان تھے۔ آپ کے جدا جدا حضرت علیؑ کی خلافت میں مسلمان ہو چکے تھے آپؑ نے میں عبد الملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں کوفہ میں پیدا ہوئے اس وقت بہت سے صحابہؓ حیات تھے جن سے آپؑ نے ملاقات کی اور تابعی ہوئے۔ قادی حافظ ابن حجرؒ میں تصریح ہے کہ امام صاحب نے ایک جماعت صحابہؓ کو پایا جو کوفہ میں تھے۔ یہ فضیلت آپؑ کے معاصرانہ کسی کو حاصل نہ ہوئی۔ آپؑ نے عکرمہ، قطربان ابی رباح سالم بن عبد اللہ، سلیمان، حماد بن عیسیٰ مایہ ناز محدثین و فقہاء سے حدیث نبویؐ کا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے الخیرات الحسان میں لکھا ہے کہ امام صاحب نے ہزار استاد سے حدیث حاصل کی ہے۔ اب متوسط قد خورش و شمس اور بلند آواز نہایت ذہین، جہد متقی، خلد زک

شب بیدار تھے سنا میں سنا اجتہاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ ۴۰ برس کی عمر میں یہ سلسلہ شروع ہوا تو حماد کے پڑا نے شاگردی کر کے بعض مسئلوں بھی آپ کے در میں شریک ہونے لگے۔ آپ نے ماہ رجب ۱۲۵۰ھ میں وفات پائی۔ کئی مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ بعد ازیں خیر زمان کے مقبروں میں دفن ہوئے۔ سلطان اب اسلمان بلوچی نے ۱۲۵۹ھ میں اس پر ایک قبر اور اس کے قریب ایک مدرسہ بنوایا۔ غلام فوجیوں ملکہ بخوش جہان ملکہ چوٹی جہان۔ الخم خاموش کر دیا گیا۔ دیکھو! اسطرگہ کجائے مجوز (زرد مارہ) کشمیچو بیان کیا گیا ہے کہ حضرت قتادہ کو فوجیوں نے دئے تو لوگ ٹوٹ ٹوٹ کر کو فوجیں جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: جو چاہو پوچھو، امام ابو حنیفہ بھی مجلس میں حاضر تھے اور اس وقت آپ کو عمر بچے تھے اپنے فرمایا: حضرت سلمان کی چوٹی کے متعلق پوچھو کہ وہ زخمی یا مادہ؟ لوگوں نے دریافت کیا تو حضرت قتادہ دم بخور ہو گئے۔ امام ابو حنیفہ نے فرمایا: تھی سوال کیا گیا آپ کو کہاں مسوم ہوا؟ آپ نے فرمایا: قول باری "قالت ملکہ سے" (کوئی اس فعل کو ٹوٹ لایا گیا ہے) اگر چوٹی زخمی تو قال ملکہ "کہا جاتا" اسلئے کہ ملکہ کا اطلاق حماتہ و شاتہ کی طرح زرد مارہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اگر کہیں زرد مارہ مراد ہو تو علامت کے ساتھ فرق کیا جاتا ہے جیسے حماتہ ذکر حماتہ انتی اھ آپ کا مقصد یہ ہے کہ تائیت کی دو قسمیں ہیں لفظی و معنوی۔ تائیت لفظی میں فعل کے ساتھ علامت تائیت کے لحاظ کا بالکل اعتبار نہیں ہوتا۔ اس لئے ظہور و غور علم مذکور ہونے کی حالت میں قاسمیت ملکہ حمزہ جائز نہیں معلوم ہوا کہ قال ملکہ میں جو فعل کو ٹوٹ لایا گیا ہے وہ تائیت معنوی کی وجہ سے ہے۔

السنایۃ

لَقِيَ شَيْطَانُ الطَّاغُوتِ رَجُلًا مِّنَ الْخَوَارِجِ وَبِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَهُ الْخَارِجِيُّ وَاللَّهِ لَا أَفْلُتُكَ أَوْ تَبْرَأَ مِنِّي عَلِيٌّ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ عَلِيٍّ وَمِنْ عَثْمَانَ بَرِيٌّ

حل لغات | الکتابہ: کئی دفعہ انبیائے لفظ ہونا اور اس کے غیر مدلول کا ارادہ کرنا۔ مثلاً تم کہو زید خیر از زائد (زید بہت راکھ والا ہے) اور مراد کو کہ زید سخی ہے۔ یہاں نمایاں سے مراد قوریہ ہے جس کو ابہام، توجیہ، تخجیر وغیرہ سے بھی تعبیر کرتے ہیں اصطلاح میں نمایاں اس کو کہتے ہیں کہ متکلم شئی معین کو کسی ایسے لفظ سے تعبیر کرے جس کے دو معنی ہوں (خوار و دونوں حقیقی ہوں یا ایک حقیقی اور ایک مجازی) ایک معنی قریبی ہوں جس پر اس لفظ کی دلالت صحیح ہو اور ایک بعیدی کہ اس پر لفظ کی دلالت مرتب نہ ہو اور سنگم قریبی کو چھپا کر بعیدی معنی کا ارادہ کرے جیسے آیت "الَّذِينَ عَلَى الْأَرْضِ عَلَى الْحُكْمِ مُسْتَرْمِي" میں استرمی کے دو معنی ہیں۔ قریبی یعنی استقرار فی المکان اور بعیدی یعنی استیلاء اور غلبہ اور یہی معنی مقصود ہیں حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بوقت ہجرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی نے پوچھا۔ "من انہذا" (یہ کون ہے) آپ نے فرمایا: ابو یزیدؓ (ایک مہاجر میری رہنمائی کرتا ہے) ہاد سے مراد ہادی اسلام لیا ہے۔ شیطان الطاغوت محمد بن الحنفیہؓ جی معاصر ابو حنیفہؓ۔ ابراہیمؓ کا روادالی یا الہ کے معنی میں ہے اور فعل مضارع بتقدیر ان منصوب ہے۔ جیسے "لا تَزْنِ لَكَ أَوْ تَزْنِي"۔

تفسیر: شیطان طاق نے ایک خارجی سے ملاقات کی جس کے ہاتھ میں خوار تھی۔ خارجی نے کہا: "بھنا میں تجھے مار ڈالوں گا" یہ کہ حضرت علیؓ سے رات ظاہر کرے۔ شیطان طاق نے کہا: "انما من علی و من عثمان بیری"۔ (توضیح) اناس علی کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ میں حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ دونوں سے بری ہوں خارجی نے یہی سمجھ کر اس کو چھوڑ دیا (اس صورت میں لفظ بیری سے متعلق ہوگا) دوسرے یہ کہ انان علی مستقل کلمہ ہو اور من عثمان بیری مستقل کلمہ ہو۔ شیطان طاق کا مقصد یہی تھا۔ اس صورت میں معنی یہ ہوئے کہ میں حضرت علیؓ کیساتھ نہایت درجہ محبت رکھنے کی وجہ سے گویا حضرت علیؓ کا بھڑا ہوں اور حضرت عثمانؓ سے بری ہوں؟

۱۲ اسے ذوق ذکر نور میں آمیزش ظلمت، کیا کام تیرے کو محبت میں علی کی

وَنَالَ السَّرِيَّ بْنَ السَّرِيِّ شِفَاءً وَيَعْتَقُ شُكْرًا إِسْلَامًا وَحِفَاءً	فَأَقْسَمُوا مِنَ الْإِلَهِ بِصِحَّةِ أَلْرَّحْلَى الْعِيْسَ شَهْرًا بِحُجَّةِ
---	---

حل لغات ایضاً مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور عامل محذوف ہے اے ایضاً یا ضمیر سے حال ہے اے قلل راجعاً، ارض (رض) ایضاً لومنا متکلم کا ایک مضمون کے بعد اس کے مناسب دوسرا مضمون لانا ہیچو دیکھو مت من (ن) امتناً متد علیہ احسان کرنا۔ غلیہ بما صنع احسان جتنا مومن۔ موت۔ ربب المنون حوادث زمانہ نال دیکھو مت شفاء صحت، شفی (رض) شفاء صحت باب ہونا۔ شفا ہر چیز کا کناراہج اشفا العیس جمع اعیس بھورے رنگ کا اورث یعق (رض) عتقا آزاد ہونا ص عتیق ج عتقا (ن) عتقا (ک) عتقا (ک) عتقا قہ پرانا ہونا برتان ہرۃ بلی ہر ہرۃ تصغیر برکۃ ہر (رض) ہرۃ کتے کا بھونکنا۔

معلی طائی نے بغرض عیارت ابن السری کے پاس آکر کہا بڑا اگر اللہ نے تندرستی عطا کر دی اور سری بن السری کو
تشییح صحت حاصل ہو گئی تو فردرج کے لئے ایک ماہ تک بھورے اونٹوں پر سفر کروں گا اور شکریہ میں سالم و جفا
کو آزاد کیا جائے گا۔ جب وہ باہر آیا تو اس کے ساتھیوں نے کہا: واللہ میں تو تیرے کسی غلام کا علم نہیں نہ سالم کا نہ جفا کا تو
پھر تو نے کسے آزاد کرنے ارادہ کیا ہے؟ معلی طائی نے کہا: میری اس دو بلیاں ہیں اور ج فریضہ واجب ہے پس میرے اوپر
اس قسم کی وجہ سے کوئی حیر و اجب نہیں ہے۔

نَوَى حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ جَلِيسٌ سِيرَ رُفْقَكَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ آخَرُ فَقَالَ لَهُمْ اجْلِسُوا، فَنَجَّاهُ رَجُلٌ بِأَرْبَعِ أَوَاقٍ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ صَدَقَةٌ فَدَعَا الْأَوَّلَ، فَأَعْطَاهُ أَوْقِيَّةً، ثُمَّ دَعَا الثَّانِيَّ فَأَعْطَاهُ أَوْقِيَّةً، ثُمَّ دَعَا الثَّلَاثَ فَأَعْطَاهُ أَوْقِيَّةً، وَبَقِيَتْ مَعَهُ أَوْقِيَّةٌ فَعَرَّضَ بِهَا الْقَوْمَ، فَمَا قَامَ أَحَدٌ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ وَضَعَهَا تَحْتَ رَأْسِهِ، وَفَرَّاشَهُ عِبَادُوهُ فَعَجَّلُوا لِيَأْخُذَ النَّوْمَ، فَيَرْجِعَ فَيُصَلِّيَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَحَلَّ بِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَتْ فَجَاءَكَ أَمْرٌ مِنَ اللَّهِ، قَالَ: لَا. قَالَتْ: أَنْتَ صَنَعْتَ مِنْذُ اللَّيْلَةِ شَيْئًا، لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ، فَأَخْرَجَهَا، وَقَالَ: هَذِهِ الَّتِي فَعَلْتُ بِى مَا تَرَوْنِ، إِنِى خَشِيتُ أَنْ يَحْدُثَ أَمْرٌ مِنَ اللَّهِ،

علم لغات

حل لغات خود کرم بخش - حماد بن زید دیکھو مقدمہ ۱۷ اور بتی جمع اوقیہ ایک وزن کجوسات مشقال کا ہوتا ہے اور ایک مشقال کرم و بیش، ڈیڑھ درہم کے وزن کا ہوتا ہے۔ فراشہ بھونکا جرفوش۔ عبادہ مکلی جو غفر، ج اعبہ۔ التوم دیکھو مقدمہ ۱۷ (ن، ض، علو، نازل ہونا (ض، علو) حلال ہونا۔ لم اسخاوت، من) منخا عطا کرنا، منخہ عطیہ ج منخ۔
تشییح:۔ حماد بن زید نے بواسطہ معلی بن زیاد حضرت حسن بصریؒ کے نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے کیلئے آیا اپنے فرمایا۔ بیٹھ جا، عنقریب خدا تجھے رزق دے گا: اس کے بعد دوسرا پھر تیسرا آیا۔ آپ نے سب سے پہلی فرمایا: بیٹھ جا راتنے میں ایک شخص نے آپ کی خدمت میں چار اوتے پیش کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ صدقہ ہے۔ آپ نے ان تینوں کو باری باری بلا کر ایک ایک اوقیہ دیا اور ایک ٹکے پاس رو کیا اسے وہ بھی قرم پر پیش کیا مگر کوئی تیار نہ ہوا۔ جب رات ہو گئی تو آپ نے اس کو اپنے سر پہنے رکھا یا اور حال یہ کہ آپ کا بھونکا آپ کی مکلی تھی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس اوقیہ کو جسے کچھ ایسے بے چین ہوئے کہ آپ کو فینیدی نہیں لپٹا پھر آپ بار بار اٹھتے اور نماز پڑھتے، حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا جعیدہ - سادہ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ تو کیا کوئی دمی آگئی، فرمایا: نہیں۔ تو پھر کیا بات ہے آپ شروع رات سے ایک ایسا کام کر رہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہیں کرتے تھے آپ نے وہ اوقیہ نکالا اور فرمایا: یہ ہے جس نے میرے ساتھ اس (بے چین) کو لایا تھا کیا ہے جس کو تو دیکھ رہی ہے۔ مجھے اہل کا اندیشہ ہے کہ کہیں خدا کی طرف حکم (موت) آجائے اور میں اس کو نہ دے پاؤں:

قِصَّة سَيِّدِنَا نُوحٍ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

ہمارے سردار حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ

۴ گرت چو نوح نبی صبرست بر غم طوفان ❀ بلا بگرد و کام ہزار سالہ برآید (حافظ)

اَرْسَلَ اللّٰهُ نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ وَكَانَ اَوَّلُ عِبْدٍ اِلٰنَا اَصْنَمًا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَعْبُدُوْا اللّٰهَ فَلَمْ يَسْمَعُوْا اَوْ لَوْ اَنْتَقُوا عَلٰی اٰذَانِهِ وَكَلَّمَ اللّٰهُ اِيْضًا نُّوحًا جَعَلُوْا اَصْنَامًا لِّهٖمْ فَاِذَا هُمْ لَهَا يَسْمَعُوْنَ وَوَجَّهَهُمْ كِرَاهَةً لِّلنَّظَرِ اِلَيْهِ وَاسْتَمَرَّ عَلٰی هٰذِهِ الْحَالِ تِسْعًا وَّخَمْسِيْنَ سَنَةً ثُمَّ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يَّصْنَعَ الْفُلَ فَعَمِلَهَا طَبَقَاتٍ عَلٰی حَسَبِ الْحَيَوَانَاتِ مِنْ خَشَبٍ الْاَبْنُسِ ثُمَّ بَعَثَ ذٰلِكَ دَعَا نُوْحٍ عَلٰی قَوْمِهٖ فَاَجَابَ اللّٰهُ دُعَاةً وَامْرًا اَنْ يَّاخُذَ مِنْ جَمِيْعِ الْحَيَوَانَاتِ ذَكَرًا وَاُنْثٰى وَاَنْ يَّاخُذَ كُلَّ صَنَفٍ مِنَ النَّبَاتَاتِ وَاَنْ يَّاخُذَ مَنْ اَمِنْ بِهٖ فَفَعَلَ كَمَا اَمُرُوْا خُذَ مَا يَكْفِيْهِمْ مِنَ الزَّادِ مَدَّةَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ وَاَوْحٰى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ يَّرْكَبَ فِى السَّفِيْنَةِ وَقَدْ مَآ يَقُوْر الْمَاءُ مِنَ النَّوْحِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ خَرَجَ وَرَكِبَ وَنَادٰى مَنْ اَمِنْ فَخَضِرُوا

وكانوا اربعين نفساً

حل لغات

قصہ واقعہ ج قصص، قصص ان قصصاً علیہ الخبر بیان کرنا۔ اشعر قینچی سے بال کاٹنا۔ نوح بن لامک بن متوشخ۔ ابن انشوخ (اوریں) بن یار بن مہلکیل بن قینان بن شینث بن آدم علیہ السلام۔ قوم اس جمع ہے اسکا تلفظ کوئی واحد نہیں۔ قیاس کے مطابق اہل جمع بھی نہیں آتی۔ آقا ویم جو جمع لائی جاتی ہے وہ شاید ہے۔ الاصنام جمع صنم بت، صنم اس صنما قوی ہونا۔ اذہ ریش۔ تکلیف۔ اذنی تکلیف پانا۔ اصابعہم اصبع کی جمع ہے۔ انگلی۔ اذان جمع اذن کان یعطون تعظیۃ جھانا۔ وجہ جمع وجہ چہرہ۔ الفلک کشتی۔ الانوس۔ ایک پھلدار درخت ہے جس کی ٹوکھی سخت، کالی اور پتے صنوبر کی طرح ہوتے ہیں۔ الزاد توشہ ج ازردہ، ہر ذود توشہ دان ج نماز اور زاردان زودا توشہ لینا۔ السفینۃ کشتی ج سفن یفوران فوراً الماری پانی کا زمین کے بلنا اللہ ہانڈی کا بوش مارنا التور ج تشار۔ یہ لفظ عجی ہے جس کو اہل عرب نے معرب کر لیا۔ کیونکہ اس کی اصلی بنا تترو ہے اور کلام عرب میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس میں راہ سے پہلے فون، ہود کہہ القربی۔

تشمیخ:۔ اللہ رب العزت نے حضرت نوح کو ان کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔ قوم بُت پرستی میں مبتلا تھی آپنے ایک اللہ کی پرستش کا حکم دیا مگر قوم نے آپ کی بات نہ سنی اور اُلٹے، دُڑے آزار ہو گئے۔ حضرت نوح جب بھی ان کو نصیحت کرنا چاہتے وہ لوگ کانوں میں انگلیں دے لیتے تاکہ آپ کی بات نہ سن پائیں نیز بکوجھٹکنا بھی پسند نہیں کرتے تھے اسلئے چہرے چھپا لیتے تھے۔ آپ برا بھلا بھیجتے کرتے تھے اور قوم اپنی سرکشی پر تکی رہی اسی طرح ساڑھے نو سو سال گزر گئے جب قوم کی طرح راہ راست پر نہ آئی تو اللہ نے حضرت نوح کو حکم دیا کہ ایک کشتی تیار کر لو۔ آپ انوس کی لڑوسی سے جمیع حیوانات کے مطابق طبقات در

(فائدہ ۸) دوسری روایت یہ ہے کہ صرف آٹھ آدمی تھے، تیسری روایت حضرت معاذ کی ہے کہ (۸، ۱۰) آدمی تھے جو تھی روایت حضرت ابن عباسؓ سے ہے کہ کل اسی آدمی تھے، کہتے ہیں کہ موصل کی جانب ایک بستی ہے جس کو "قریۃ الثمانین" کہتے ہیں اس کی وجہ تسمیہ یہی ہے کہ اس کو اسی آدمیوں نے آباد کیا تھا۔

دوستوں کے مراتب !

أَقْلُ الْأَصْدِقَاءِ حَالَةً مَنْ تَشْكُو إِلَيْهِ وَلَوْ يَكُنْ عَنْدَهُ غَيْرُ سَمَاعِ الشَّكْوَى وَالْإِصْغَاءِ إِلَيْهَا لَانْ سَمَاعُ الشَّكْوَى وَبُتُّهَا فِيهِ تَخْفِيفٌ عَنِ الْمَكْرُوبِ وَالنَّفْسُ تَسْتَرْوُ إِلَيْهِ لِهَذَا قَالَ الشَّاعِرُ

لأن المشكوك إليه إيمان يؤاسيك في همتك وهذه الرتبة العليا وهو الصديق الكريم ذو الرواة وإيمان يسليك
وهي الرتبة الوسطى وهو الصديق الحكيم المهذب والنجاة الذي حلبا شطر الدرهم إيمان يتوجع وهذه الرتبة
السفلى وهو الصديق العاجز أغلا الصديق من أحد هذه المراتب كان وجوده وعونه سؤا بل عده خيرا من

[illegible][illegible]

تسلیم ہے۔ سب کتر دست وہ ہے جس کے پاس تو شکایت کرے اور اس سے شکایت مٹانے کے علاوہ کچھ نہ ہو سکے کیونکہ شکایت مٹانے اور اسے فاش کر کے میں بھی غم زدہ کے غم میں کھنٹیف اور جی کو راحت ہوتی ہے اسلئے شاعر نے کہا ہے ۵ ولا بد انخ شکایت صااحب مرث

کے پاس کرنا چاہئے جو غمخواری کرے یا شریک غم ہو کہ جو شکوایہ یا تو غمخواری کر لیا اور یہی دوستی کا اہل مرتبہ ہے اور ایسا شخص صاحبِ مروت اور سچا دوست ہے یا سائل دیکھا اور یہ دریاغ دہرہ اور ایسا شخص بھلا دوست نہ تہذیب یافتہ اور صاحبِ تجربہ جس نے زمانہ کے امور خیرو شر کو آزمایا ہے یا شریک غم ہو گا دوستی کا یہ ادنیٰ ذریعہ اور ایسا شخص عاجز دوست ہے پس دوست اگر ان تینوں مرتبوں سے غالی ہو تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہو بلکہ ہونے نہ ہونا بہتر ہے:

رفاؤن لا اہیو بن مفردم نے یکے دوست کی پہچان یہ بتائی ہے کہ
 اخوک اخوک من ید تو او ترجوا x موزنہ وان دُرعی استجا با، اذا حاربت حارب من تعادی x و زاد سلاحہ منک اقترابا،
 ترا بھائی دوست (حقیقت میں وہ ہے جو تجھ سے قریب ہو اور جس کی دوستی کی تجھ کو اُمید ہو اور اگر وہ مصیبت کے وقت بلایا جائے تو وہ تیرے بلانے کو مان لے اور فوراً حاضر ہو جائے، جب تو دشمن سے لڑے تو وہ بھی اس سے لڑے اور اس کے ہتھیار تجھ سے قربت اور محبت بڑھا دیں یعنی وہ تیرے دشمنوں کو مارے اور اس سے تیری محبت زائد ہو، لیکن حقیقت یہ یکے دنیا میں سچا دوست مثل عقارب ہے، ایک فیلسوف سے کسی نے پوچھا: بالصدق؟
 دوست کے کیا معنی؟ اس نے کہا: اعمم بلا متنی صرف ایک ام ہے جس کے مسمیٰ کا کچھ پتہ نہیں، نفیل نے حضرت سفیان سے کہا: کسی قابل اعتماد دوست کو بتائے، آپ نے جواب دیا: یہ تو ایسی گمشدہ چیز ہے جو تلاش سے بھی نہیں ملتی، ولنعم ما قال البراء سحاق الشیرازی سے
 سألت الناس عن غل دنی x فقالوا مالی بذا سبیل، تمک ان ظفرت بو ذخر x فان الحزن فی الدنیا قلیل :-

الابرام

بور کرنا!

۷ اذا دخل الثقيل بارض قوم * فمالسا كنين سوى الرحيل

أهذى رجل من الثقلاء إلى رجل من الظرفاء جملًا ثم نزل عليه حتى أبرمه فقال فيه ۷

قال: وما أوقارها، قلت زبيب وعسل	يا مبرمًا أهدي حمل خذ وانصر الفئجل
قال ومن يئسوقها قلت له الفأبطل	قال ومن يقودها قلت له الفأرجل
قال وما سلاحهم قلت سيوف و أسل	قال وما لبأسهم قلت حُلل وحلل
قال بهمن افاكتبوا اذ اعلیكم لی سچل	قال عبیدلی اذا قلت نعو ثم خول
قال وقد أضجرتكم قلت اجل ثم اجل	قلت له الفئ سچل فاضمن لنا ان تجل
قال وقد أثقلتكم قلت ل فوق الثقل	قال وقد أبرمتكم قلت له الامر جمل

قَالَ فَاَنِي رَاحِلٌ قُلْتُ الْعَجَلُ ثُمَّ الْعَجَلُ يَا كَوِيبُ الشُّؤْمُ وَمِنْ اَرَبِي عَلَى خَسَنِ حِل

يَا جِلْدًا مِّنْ جَبَلٍ فِي جَبَلٍ فَوْقَ الْجَبَلِ

صل لغات

الابرار ہم دس، بزما نکلد ہونا، بزما نہیں۔ انصار جمع کثیر برحیل، نکل رک، انصار بھاری ہونا۔ بقل بوجہ بر اقل
دینے، مرنے، بقتال توڑنے کے اوزان بر مشاقیل۔ الطرفا جمع ظریف زیرک، خوش طبع، ظرف رک، ظرافتہ خوش
ہونا۔ جلا اونٹ بر جمال، جل رک، جمال خوبصورت ہونا، صمیل۔ اوقار جمع وقار بوجہ وقار (من)، وقار بوجہ انوار، زیب کشش، عسل شہد
محل افعال، محل دن، محل افعال، محل شہد، افعال شہد فروش، بقودرن، قودا چوہے کو گائے سے کھینچنا قیادۃ سالار میں
من قائم بر قادی، یسوق دن، سؤقا پیچھے سے ہانکنا ساق بر ساق، ساق پنڈلی بر سیقان، سقو بازار بر اسواق، سیاق کام، سلوب کام،
بطل بہادر بر ابطال، بطل رک، بطلان بہادر ہونا۔ طلی جمع علی زبیر علی (من)، علیا، المرأة آراستہ کرنا۔ مل جمع ملہ کپڑوں کا جوڑا، مل
استیار بر اسل، اسل نیزہ، ہیریز اور برقی تلوار، تلوار، غلام، کھیز، بجل، چاک، مہر معاہدات کا رجسٹر، بجلت مکنت، اضمحکم طول کرنا، ضمیر اس،
ضمیرا، بہ منہ نکلد ہونا، بجل، بڑا یا آسان معاملہ۔ (من الاضداد) اصل ایک سیارہ کا نام ہے جو کہ چاندی اور قندھیلے بطور مثال کے بیان
کرتے ہیں (عدل اور عیلت کیونکہ یہ غیر صرف ہے (زل) (ف) زحوا دور ہونا، زائل ہونا، جل بہادر بر جمال۔

تشییح۔ ایک نقیل بطبع شخص نے ایک خوش مزاج آدمی کو بطور ہدیہ ایک اونٹ دیا پھر اس کے یہاں آکر دھڑکی دیکر پڑھا اور اسکی جان کو اچھا،
اس پر خوش طبع نے کہا: ایک اونٹ کا ہدیہ دیکر عاجز مگر خیر الے! تو وہ نیزا اونٹ لے لے اور چلا جا، اسے کہا: انکا لدان کا کیا ہوگا: میں نے کہا
شمش اور شہد۔ اس نے کہا: ان کو کون چلے گا۔ میں نے کہا دو نیزا آدمی۔ اس نے کہا: کون ہانکے گا؟ میں نے کہا: ڈکونہر اسلوان۔ اس نے
نے کہا: ان کا لباس کیا ہوگا؟ میں نے کہا زبورات اور عتے۔ اس نے کہا ان کے ہتھیار کیا ہوں گے؟ میں نے کہا تلواریں اور نیزے اس نے کہا: تو غلام بھی
ہونے چاہئیں۔ میں نے کہا ہاں! تو کچا کر بھی۔ اس نے کہا: تو ایک ستادیز لکھ دو واجب العمل ہو۔ میں نے کہا: دو نیزا دستا دیزیں مگر تو سہلانی
ذمہ داری لے۔ اس نے کہا: میں نے تم کو پورٹ ان کر دیا؟ میں نے کہا: ہاں ہاں! اس نے کہا واقعی میں نے تم کو تھکا مارا؟ میں نے کہا: معاملہ
اس بھی رکھ گیا۔ اس نے کہا: پیچہ بچہ۔ میں نے تم کو گرانار کر دیا؟ میں نے کہا: بے حد بوجھل کر دیا۔ اس نے کہا: اچھا میں جارہا ہوں۔ میں نے
کہا: جلد اور بہت جلد۔ اسے زمل کی نحو سکتی بڑھ کر محنت کے سہارے بڑے اُدبے پہاڑ اور بچے پہاڑوں میں سے گزرا ایسے پہاڑ پر ہے
جو پہاڑوں سے اونچا پہاڑ ہے۔

الشَّجَاعَةُ الدِّينِيَّةُ

دینی بہادری!

مِنْ خُطْبِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَثَانِيِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ ابْنِ حَفْصٍ عَنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خُطْبَتُهُ الَّتِي قَالَ فِيهَا يَا
اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ فِيْ اَعْوَجَاجٍ فَلْيَقُوْمْهُ اَيُّ يُعِدُّ لَهُ نَقَامٌ اِلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ مِنَ السَّجْدِ وَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْ رَاَيْتُنِيْكَ
اَعْوَجَاجًا، لَقُوْمَنَاهُ بِسُيُوفِنَا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِيْ هَذِهِ الْاُمَةِ مَنْ يَقُوْمُ اَعْوَجَاجَ

عمر بسيفه فرجك الله يا عمر فقد عذرت جواب هذا الاعرابي وهو واحد من رعاياك، وفرد من افراد شعبك عد دنة
 نعمة، تحمداً لله عليها ونختبر لك المقال بوصية وصي بها الرسول صلوا الله وسلامه عليه احداً اصحابه، وهو ابو ذر
 الغفاري رضي الله تعالى عنه قال وصا خلية بصفاة من الخير، او صا في الاخاف في الله لومة لائم، او صا في ان
 اقول الحق وان كان مرراً

حل لغات الشماطة بهار دسی خطیب جمع خطبہ دیکھو علماء ابو حجاج کجی عروج اس غور ما، عروج، تعویج، العود، کجی کا میٹھا ہونا، عایا
 جمع رفیعہ عالم کے ماتحت عام لوگ، شغب جمع شعر کردہ فرد، شغب (ف) شغباً جمع کرنا، متفرق کرنا، سنوارنا، بگاڑنا،
 (من الاضداد) المقال، گفتگو، قلیل، جھوڑی، اللہ دلم مراد میں دیکھو ۵۹ لومۃ دیکھو ۵۹ مرآ کر دنا، مرآس، مرارة کڑا ہونا۔
 تشویر، امیر المؤمنین ثانی غفار راشدین، ابو حفص عمر بن الخطاب کے خطبہ میں سے ایک خطبہ وہ ہے جس میں اپنے فرمایا تھا: لوگو! اگر کوئی مجھ میں
 کج روی دیکھے تو اسے چاہیے کہ درست کرے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اسے ایک بدوی اٹھک بولا: بخدا اگر ہم کجی دیکھیں گے تو تلواریں
 سے درست کر دیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا: الحمد للہ! ہم تمام تعریفیں اس ذات کیلئے ہیں جس نے اس امت میں ایسا شخص بھی پیدا کر دیا جو عمر
 کی کجی اپنی تلوار سے درست کر سکتا ہے (راوی نے کہا) اے عمر! اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اس دیہاتی کے جواب کو نعمت شمار کیا جس پر آپ
 اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ دیہاتی اپنی رعیت کا ایک شخص اور آپ کے گروہ کا ایک فرد ہے ہم گفتگو اس نصیحت پر ختم کرتے ہیں جو اللہ کے
 رسولؐ نے اپنے ایک صحابی ابو ذر غفاریؓ کو فرمائی تھی۔ ابو ذر فرماتے ہیں کہ مجھ کو میرے مخلص دوست نے اوصاف خیر کی نصیحت فرمائی ہے اول یہ کہ
 اللہ کے معاملہ میں طاعت کر کے طاعت کا خیال نہ کروں، دوم یہ کہ میں حق بات کہوں، اگرچہ وہ تلخ ہی ہو۔

الذکاة

ذات

کتب عمر بن عبد العزیز الی عدی بن اربطاة ان اجتمع بین ایاس بن معاویة والقاسم بن ربيعة الجرشى قول
 القضاء انفذهما فجمع بينهما فقال له ایاس ایہا الرجل سل عنی عن القاسم فقیہ البصرة الحسن وابن
 سیرین وكان القاسم یالی الحسن بن سیرین كان ایاس لایاتیہما فاعلم القاسم انہ ان سألہما اشاراہ فقال
 القاسم لا تسأل عنی لعلہ فواللہ الذی لا الہ الا هو ان ایاس بن معاویة افقہ منی فاعلم بالقضاء فان کنت
 کاذباً فماینبغی ان تؤلینی وان کنت صادقاً فاینبغی لك ان تقبل قولی فقال له ایاس انک جئت برجل
 فاقفہ علی شفیہ ھتم فنجہ نفسه منہا یمین کاذبۃ یتستغفر اللہ منہا ونجوم ما یخاف فقال له عدی اما

اذ فہمہا فانک لہا فاستقضاء

قال الراوی ۱۲

حل لغات

الذکاوة دیکھو ص ۳۳ عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس۔ ابو حفص قریشی مدنی دمشق فقیہ
 پر بزرگوار انصاف پسند امیر تھے۔ سلیمان بن عبدالمکس نے ماہ صفر ۹۹ھ میں اپنی وفات کے دن خلافت کیلئے آپ کا انتخاب
 کیا مگر آپ کی عمر پچاس سال کی تھی آپ نے ارٹھائی سال امور خلافت کو انجام دیا اور جب سلسلہ میں دسواں سے رخصت ہو گئے۔ قال انس بن مالک
 اشہر صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الفتنی عدی بن اوطاة خزرجی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خورز تھے سلسلہ میں شہید ہوئے ہیں
 ایاس بن معاویہ دیکھو ص ۳۴ قاسم بن ربیعہ بن جوشن غطفانی بصری۔ ول امر ما ضہیہ دیکھو ص ۳۵ الفذنا فذرت لعدن انغوزا۔ الامر جاری ہونا
 پورا ہونا۔ ایسا الریل ای ساری سببی بنم ہر اور یا بذایہ مقدورہ کی وجہ سے علما منصوب کی کلمہ ای اسم معرف بالام کی ندا کا ذکر ہے یا ایہا الناس
 یا ایہا النبی۔ اور یا ربنا تبیہ ہے فقیہ تبیہ کا تنبیہ ہے۔ ۵۰ فقہ (ک) فقہائے فقیہ ہونا اس (۱) الفذ ہونا۔ اس فقیہ جہ فقہاء الحسن البصری
 دیکھو ص ۳۶ ابن سیرین ابو محمد بن سیرین بن کے والد سیرین "جر غریبا" (۲) عراق کے باشندے تھے اور عین التمر میں ٹھہرے کا کام کرتے
 تھے۔ ابن عین التمر کے مکر کے میں حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ گرفتار ہوئے اور کی تو قسیم کر دیئے گئے۔ بعد میں حجاز بن مالک کی غلامی
 میں آئے جنہوں نے بیس ہزار درہم پر مکہ تبت کر کے آزاد کر دیا۔ ابن سیرین کی والدہ صفیہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی باندی تھیں لیکن اس شان
 کی کجب ان نکاح کا وقت آیا تو تین ازواج مطہرات نے انکی مشاطی کا کام انجام دیا اور اٹھارہ بدری صحابہ کرام جن میں ابی بن کعب بھی تھے تقویٰ
 میں شامل ہوئے سیرین کی اولاد تھے بیان کیا جاتا ہے کہ صرف اتنا اولاد سے ان کے تھے لیکن محمد حضرت صفیہ کے بطن سے سلسلہ
 میں پیدا ہوئے۔ محمد بن سیرین فارس میں مدت تک حضرت انس بن مالک کیساتھ کاتب کی حیثیت سے رہے تھے۔ اور اس تقریب کو حضرت انس
 سے علمی استفادہ کا بہت کافی موقع ملا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت ابو ہریرہ ابن عمر عمران بن حصین جیسے جلیل القدر صحابہ کے فیض صحبت سے
 مشرف ہوئے تھے حکمی وجہ کہ آپ علم کے پیکر ہو گئے تھے۔ علمی کمالات اور زہد و روح کیساتھ ابن سیرین بہترین مہر خواب کی حیثیت سے علوم و خواص میں
 زیادہ شہرت رکھتے ہیں۔ اس فن میں کمال کی وجہ خود بخود بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت یوسف کو خواب میں دیکھا اور درخواست کی
 کہ مجھ کو خواب کی تعبیر سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا، مز کھولو، میں نے مز کھولا آپ نے اس میں لعاب دین ڈال دیا اس واقعہ کے بعد میں خواب
 کی تعبیر بیان کرنے لگا۔ آپ ماہ شوال ۱۰۰ھ میں فوت ہوئے۔ اوقفاً لیتافاً ٹھہرنا۔ کھڑا کر دینا۔ شفیہ ہر چیز کا کارہ۔ مشفر ہوئے جہ مشافر
 جہم دوزخ (غیر منصرف ہے) بجی بخدادن انجاء رہائی پاناں باج جہ فواج، بخوا بخوی سرگوشی کرنا۔ چشمہ علیہ حضرت عمر بن عبدالعزیز
 نے عدی بن اوطاة کے پاس لکھا کہ ایاس بن معاویہ اور قاسم بن ربیعہ جو غشی کو جمع کر کے امور قضائے جو نافخ تر ہوا اس کو عہدہ قضاء پر مامور
 کر دو عدی بن اوطاة نے دونوں کو جمع کیا ایاس نے کہا آپ میرے اور قاسم دونوں کے متعلق فقہیہ بصرہ حضرت حسن بصری اور محمد بن سیرین
 سے دریافت کر لیئے (کہ ہم میں عہدہ قضاء کے لائق کون ہے) ان دونوں حضرات کے ہاں قاسم بن ربیعہ کی آمد و رفت تھی اور ایاس ان کے
 پاس آتے جاتے نہ تھے اس لئے قاسم بن ربیعہ کو یقین تھا کہ اگر ان حضرات سے دریافت کیا گیا تو وہ میرے ہی بارے میں
 مشورہ دیں گے۔ اس لئے قاسم بن ربیعہ نے کہا کہ آپ میرے متعلق دریافت کریں نہ ایاس کے متعلق۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے
 سوا کوئی معبود نہیں بیشک ایاس مجھ سے زیادہ فقیہ اور امور قضاء کے واقف کار ہیں۔ اگر میں اس قسم میں مجھ کو ہوں تب تو مجھے قاضی بنانا
 کسی طرح زیادہ ہی نہیں اور اگر میں سچا ہوں تو قسیم کر لینا چاہیئے۔ ایاس نے عدی سے کہا: آپ نے ایک شخص کو جہم کے کنارہ پر کھڑا کیا کہ
 نے جھوٹی قسم کھا کر خود۔ کو بچایا۔۔۔ جھوٹی قسم سے استغفار کر کے گا اور جس چیز کا خوف تھا اس سے نجات ہو جائے گی۔ عدی نے ایک
 سے کہا: جب آپ اس منہر ارادے کو بھی سمجھ گئے تو آپ قاسم سے کہیں زیادہ عہدہ قضاء کے لائق ہیں چنانچہ عدی ایاس ہی کو قاضی بنا دیا

د فادعہد نکو باشد ادبیا سوزی دگر نه هر که تو بینی ستمگری داند (حافظ)

حل لغات | الفداء (رض) بالودع پورا کرنا۔ الامانتہ (دک) میں ہونا مس ابرین جہ اشفاق۔ متن داماد عورت کی طرف سے رشتے جیسے سسر۔ سالہ اختان (رض) من (رض) منشا۔ العصبی غصہ کرنا ان چٹونا داماد بننا۔ تنصارہ کسی کے مال سے تجارت کرنا اور نفع میں شریک ہونا۔ اسرہ (رض) اسرہ قید کرنا۔ اسیر قیدی جہ اساری، اسر کل کا کل یقال ہذا ملک باسروہ کی کہ تھا بے لئے ہے۔ اجرت اجارۃ پناہ دینا (ابن راف) من الامانہ انکار کرنا مس ابرع اُبَّار۔ تشکی میجر۔ حضرت ابو العاص بن ریح بن عبدالغزی بن عبد شمس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تجارت پیشہ آدمی تھے۔ قریشی انکو مضاربت پر مال بیٹے تھے اور یہ تجارت کرتے تھے۔ ہجرت کے سال آپ ملک شام کی طرف نکل گئے۔ جب واپس ہوئے تو مسلمان انکے درپے ہو گئے۔ قید کر لیا اور سو کچھ انکے پاس تھا سب لے لیا اور رات میں دینے لگے۔ جب فجر نما پڑھ چکے تو حضرت زینبؓ مسجد کے دروازے پر آئیں اور کہا: یا رسول اللہ! میں نے ابو العاص کو پناہ دیدی۔ آپؐ فرمایا: جس کو تو نے پناہ دیدی اسکو بھی پناہ دیدی اس کے بعد آپؐ نے تمام مال انکو واپس کر دیا جو مسلمانوں نے ان کے پاس تھا پھر ان پر اسلام پیش کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہتے چلے گئے وہاں جا کر قریش کو جمع کیا اور قریش کا جو مال دمناع ان کے پاس تھا وہ سب واپس کر کے کہا: میں نے پورا پورا اذرا کر دیا۔ قریش نے کہا: ہاں آپؐ امانت کا حق ادا کر دیا آپؐ نے فرمایا: تم سب شاہد رہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے بعد فرمایا: اے اسلام قبول کرے کوئی چیز مانع نہ تھی مجھ اس کے کہ تم کہو: ہمارا مال یوں چلا گیا۔ اس کے بعد آپؐ ہجرت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نکاح پر برقرار رکھا اور مسلمانوں میں آپؐ نے وفات پائی۔

مَوْعِظَةُ النَّمْلَةِ

چیونٹی کی نصیحت !

رَوَىٰ بَنُ سُلَيْمَانَ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ النَّمْلَةِ (لَا يَحِطُّ بِكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ) قَالَ ائْتُونِي بِهَا فَأَتَوْهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ لِمَ حَذَرْتَ النَّملَ مِنْ ظُلْمِي مَا عَلِمْتُ أَنِّي نَبِيٌّ عَدَلٍ فَلَمْ قُلْتُ لَا يَحِطُّ بِكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ فَقَالَتِ النَّمْلَةُ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلِي هُوَ لَا يَشْعُرُ بِرِ وَمَعَ ذَلِكَ أَنِّي لَأُؤْذِيكُمْ النَّفْسَ وَأَنَّمَا أُرِدْتُ خَطْبَ الْقُلُوبِ خَشِيتُ أَنْ يَرَوْا مَا أُنْعَمُ اللَّهُ بِهِ عَلَيْكَ مِنْ الْجَاهِ وَالْمَلِكِ الْعَظِيمِ فَيَقْعُوا فِي كُفْرَانٍ النِّعَةِ فَلَا أَقْلَ مَنْ أَنْ يَشْتَغِلُوا بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ عَنِ التَّسْبِيحِ فَقَالَ لَهَا سُلَيْمَانُ عَظِيمِي فَقَالَتِ النَّمْلَةُ أَعَلِمْتُ لَوْ سَمِعْتِي أَبُوكَ دَاوُدَ قَالَ لَا قَالَ لِأَنَّهُ دَاوُدُ جَرَحَتْهُ قَلْبِي وَهَلْ تَدْرِي لَوْ سَمِعْتِ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا قَالَ لِأَنَّكَ سُلَيْمُ الصِّدْقِ وَالْقَلْبِ قَالَتْ لَمْ تَسْخَرِ اللَّهُ لَكَ الرِّيحَ قَالَ لَا قَالَتْ أَخْبَرَكَ اللَّهُ تَعَالَىٰ بِذَلِكَ أَنَّ الدُّنْيَا كُلُّهَا رِيحٌ فَتَمَازِعُنَا عَلَيْهَا فَكُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الرِّيحِ .

حل لغت | لا یحکم (ضم) مطا توڑنا۔ محطہ دوزخ تیز آگ۔ جنود جمع جند لشکر۔ مذرت تمخیر، خوف دلانا۔ مذر (س) مذررا، پہنا جو کھارہنا۔ جاہ مرتبہ۔ کفر ان ناشکری۔ نغم جمع لقمہ۔ داوی مداوۃ۔ المریض علاج کرنا۔ دوی (س) دوی چار ہونا۔ جرحۃ زخم دیکھو۔ تشیخ۔ بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت سلیمان نے چیونٹی کا یہ قول سنا۔ لا یحکم بکم سلیمان و جنودہ ڈالے تم سلیمان اور اسکی فوجیں اور انکو خبر بھی نہ تو اپنے فرمایا، اسکو میرے پاس لاؤ، جہازم اسکو آپ کے پاس لائے آپنے اس سے کہا، تو نے چیونٹیوں کو کسیر ظلم سے کیوں ڈرایا، تو نہیں جانتی کہ میں نبی ہوں عادل ہوں پھر تو نے لا یحکم بکم کیوں کہا، چیونٹی: آپنے میرا قول ”وہم لا یشعرون“ نہیں سنا؟ علاوہ ازیں ظلم سے شراد عظم نفوس (ما فوہ کا کھینا) نہیں بلکہ عظم قلوب (دلوں کا شکستہ کرنا ہے) یعنی چیونٹیوں کو ہوشیار کرنے سے میرا یہ مطلب ہی نہ تھا کہ سلیمان اور اس کے لشکر والے تمہاری جانوں کو مضاف کر دیں گے۔ میرا مطلب قریہ تھا کہ مبادا تمہارے دلوں کو شکستہ کر دیں، کیونکو مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کچھ مراتب عالیہ اور سلطنت عظیمہ خدا نے آپکو انعام کی ہے اسکو یہ تمام چیزیں انھیں گرا دے آپکو اس سے خالی پا دیں گی، تو لا سمار خدا کی ان نعمتوں کی ناشکری کریں گی جو ان پر ہیں ورنہ کم از کم آپکو اور آپنے لشکر و اہل کو دیکھ کر خدا کے ذکر اور تسبیح سے تڑوگ جا دیں گی۔ آپنے چیونٹی سے کہا، مجھے نصیحت کر چیونٹی نے کہا، آپکو معلوم ہے۔ آپنے والد کا نام داؤد کیوں رکھا گیا؟ آپنے فرمایا: نہیں، چیونٹی نے کہا: اس لئے کہ انہوں نے اپنے قتل کے زخم کا علاج کیا ہے۔ اور جانتے ہو کہ آپ کو سلیمان کے ساتھ کیوں موسوم کیا گیا؟ آپنے فرمایا: نہیں، چیونٹی نے کہا: اس لئے کہ آپ سلیم اور سلیم القلب ہیں اور جانتے ہو اللہ نے آپ کیلئے ہوا کو کیوں سخر کیا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، چیونٹی نے کہا: اس سے یہ بتلایا ہے کہ دنیا کل کی کل ہوا کے شل ہے جس نے دنیا پر اعتماد کر لیا اس نے گویا ہوا پر اعتماد کر لیا:

(فائدہ) | چیونٹی کے قول کی حکایت میں حق تعالیٰ کا ارشاد ”لَا سَا اَنْتَلِ اَدْخُلُوا مَاسَ کُنْتُمْ لَا یَحِطُّ بِکُمْ سُلَیْمَانُ وَجُنُودُہِمْ لَا

یثرون" کلام کی گیارہ اجناس نڈا، کنایہ، تنبیہ، تشبیہ، امر، نفع، تحذیر، غاص، عام، اشارہ اور عذر پر مشتمل ہے پس "یا" ندا ہے اور "اکی" کنایہ ہے اور "ھا" تنبیہ ہے اور "انھل" تشبیہ ہے اور "ادخلوا" امر ہے اور "مساکنکم" نفع ہے اور "لا یطعنکم" تحذیر ہے اور "سلیمان" تفسیق ہے اور "جنودہ" تعظیم ہے اور "ہم" اشارہ ہے اور "لا یثرون" عذر ہے پھر اس آیت میں پانچ حقوق کی ادائیگی کیلئے اشارہ بھی ہے میں اللہ کا حق، رسول کا حق، اپنا حق، رعیت کا حق اور سلیمان علیہ السلام کے شکر کا حق (القان) :-

(تنبیہ) علماء حیوانات نے سالہا سال جو تجربے کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حقیر ترین جانور اپنی حیاتی اجتماعی اور نظام سیاسی میں بہت ہی عجیب اور شتون بشریہ سے بہت قریب واقع ہوا ہے، آدمیوں کی طرح حیوانی کے خاندان اور قبائل میں ان میں تعاون باہمی کا جذبہ، تقسیم عمل کا اصول اور نظام حکومت کے ادارات نوع انسانی کے مشابہ پائے جاتے ہیں، محققین یورپ نے مدقوں ان اطراف میں قیام کر کے جہاں حیوانوں کی بستیاں بکثرت ہیں بہت قیمتی معلومات بہم پہنچائی ہیں (حاشیہ عثمانی)

الشَّرَّيْبَاءُ فِي الْأَصْلِ أَصْغَرُ

(در اصل چھوٹا شربڑے شر کا آغاز کرتا ہے)

یہ عنوان ایک شعر کا معرعہ ہے پورا اشعاروں کے شریبہ، ہ فی الاصل اصغرہ، ویس یضلی بئرا لرب جانہا، لڑائی کو آؤں دفعہ تھوڑا کمزور و نسا پیدا کرتا ہے اور لڑائی کی آگ میں وہ شخص جو لڑائی کا باعث ہوتا نہیں کرتا یعنی وہ بچ رہتا ہے اور اردوں پر مصیبت آتی ہے اے ہذر کن زیکار کمتر کئے ❁ کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسے :-

من العجائب أنَّ اهل قريتين قتلوا بالسيف عن آخرهم بسبب قطرة من عسل؛ بسبب ذلك أن رجلاً من آل قريظة أخذ ظرفاً من العسل ليبعده في قرية أخرى فجاء إلى زيات وفتح الظرف ليذريه، العسل، فقطرت من العسل قطرة على الأرض، فأنقض عليها زيات فخطف قطرة، فخطف القطرة كلب، وكانت القطرة للزيات، والكلب للعسال فلما رأى الزيات أن الكلب افترس لقطرة، ضرب الزيات الكلب فقتله، فلما رأى العسال أن الكلب قد قتل ضرب الزيات فقتله، فلما رأى أن الكلب قد قتل ضرب العسال فقتله، فلما سمع أهل القريتين بقتل الرجلين، لبسوا عداً حرمهم، ولازوا يقتلوا حتى فتوا تحت السيف عن آخرهم، وكان سببه قطرة عسل كما قيل: ومُعظم النار من مستصغر الشرر.

حل لغات

پیدا آت، بد شروع کرنا۔ اُبتداء۔ اللہ پیدا کرنا۔ نام بادی۔ مبدی۔ من آخر ہم مالیت کی بنا پر محض منسوب لے مال کو بہرنا پیشین من اولہم الی آخر ہم۔ بار اول اور مجدد ثانی کو برائے تحفیت مذکور دیا گیا۔ تمام محل کی طرف منسوب جیسے شہد کاتبان۔ محل شہد کی تکمیل۔ محال شہد فروش۔ زیات زیتون کا تیل بننے والا۔ زیت زیتون کا تیل جزیرت۔ زرات (من) زیتا۔ اعلیٰ کھانے میں زیتون کا تیل ڈانا۔ لیسیر۔ لام امر کی ہے اور لیری ارادۃ کہ مضارع کا واحد قاف ہے۔ ارادۃ دکھانا۔ طرت ان (پیکنا۔ انقضی۔ الجدار دیوار کا پھٹنا۔ زبور پھر۔ حطفتہ (اس۔ ن) خطفۃ ایک لینا۔ البرق البصر چندھا کر دیا۔ السمع چوری سے سنا۔ غطف جود۔ قبطۃ بنی قبط بلاد قحط۔ قطط۔ قطط۔ کلب کتا دیکھو۔ عقال شہد فروش دیکھو۔ ۵۹ افرس۔ الاسد ذریستہ گرون توڑ دیا۔ قزو سامان جنگ بہ قزو۔ قزدان، غذا۔ شمار کرنا۔ قزا (اس) قناذ معدوم ہونا۔ تترز چنگاری۔

تشریح :- عجیب بات کہ دو گاؤں والے اول پھر ایک طرف ایک قطر شہد کی وجہ سے فنا ہو گئے۔ صورتہ ہوئی کہ ایک شہد فروش نے شہد کو بھرا ہوا برق دوسرے گاؤں میں فروخت کرنے کیلئے لیا اور کسی زیت فروش کے پاس اگر شہد رکھا کیلئے برق کھو تو شہد کا ایک قطر زمین میں پڑ گیا۔ پھر لپٹے شہد کا قطر دیکھا تو اس پر لٹ پڑی۔ پھر کوئی نے ایک یا پانی کو گتے لے چھوٹ لیا۔ بل زیات کی تھی اور گتے شہد فروش کا جب لپٹ نے دیکھا کہ گتے میں لگی گردن مرد ڈولی تو اس نے گتے کو ختم کر دیا۔ شہد فروش نے دیکھا کہ گتے ختم کر دیا تو اس نے زیتا کو مار ڈالا۔ زیات کے لڑکے نے دیکھا کہ میرا پ قتل کر دیا تو اس نے شہد فروش کو ختم کر دیا۔ جب گاؤں والوں نے دوا دی تو کسی قتل کی خبر نہ تھی تو سب چلے سامان میں کر تیار ہو گئے اور پس میں لڑتے ہوئے یہاں تک کہ اول سے آخر تک سب تریق ہو گئے۔ اس پر ہی جنگ کا سبب ایک قطر شہد تھا۔ پس پہنچے بیشتر آگ کے شعلے چھوٹی سی چنگاری سے بھڑک اُٹھتے ہیں :- سے لا تحقرن صغیرۃ ، ان الجبال من الخصى

النجابة

شہادت

سے نعم اللہ علی العباد کثیرۃ ﴿۱﴾ و اعلمین نجابة الاولاد

قال لیزیدی: اول ما ظهر من نجابة المامون وسداہ انی کنت اود بہ فوجت الیہ یوماً ليجوز فابطاً، فقلت لسعيد الجوهري، وهو في حجرة: ان هذا الفقي قد اشتغل بالبطالة، فقال سعيد: قومہ بالادب، فلما خرج، ضربته ثلاث درر فانه ليبيكي، اذ ابجعفر بن يحيى قد استاذن عليه، فوثب الى فراشه مسرعاً، وهو يسمي عينيہ فجلس، ثم قال لي دخلت من خلعت من المجلس وخشيت ان يشكوني الى جعفر، فالفني منه ما كره، فاقبل عليه بوجه طلق، وحادثته ووضا حكه، فلما هوى بالحركة قال يا غلام ادايتہ، ورجعت فقال ما حملك ان قمت عتاً، فقلت: خفت ان تشكوني اليه، فيؤتخني، فقال: انا لله، يا ابا محمد ما كنت اطلع الرشيد على هذا، فكيف اطلع جعفر اعلیٰ انی احتاج الي ادب، يغفر الله لك، فكنت اهابه بعد ذلك

حل لغات

الجبالة (ک) خریف الاسل ہونا من نجیب الیزیدی دیکھو مقدمہ ص ۳۳ سد اد درست اور راستی در کردار و گفتار
 سد (س) من (س) سدا سدا درست ہونا۔ اندہ بند ہونا۔ سد سندہ قائم مقام اور دبہ تا دینا ادب سکھانا۔
 ادب (ک) ادب دانشمند ہونا (من) دعوت کا کھانا تیار کرنا۔ اذہ، مادہ کھانا جو دعوت کیلئے تیار کیا جاتا ہے نادب۔ ادب۔ اخلاق کلمہ جو
 ناشائستہ باتوں سے روکے جو آداب۔ ابطا و بطا (ک) بظاہر بطور دیر کرنا من بطنی الغنی تو جوان۔ غلام جو نیتان۔ فنی دس فنی جوان ہونا۔
 ابطالتہ بیکاری دیکھو صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳۔ اوزر علیہ الغریب لگا کر مارنا۔ جعفر بن یحییٰ ابو الفضل برکی ہارون الرشید کا وزیر تھا انتہائی
 ذکی و ذہین فصیح و بلیغ جو دس کا پیر قتل ہیندا و عتہ (من) و شباً اٹھا گودنا۔ دابتر فعل ہندوف کا مفعول ہے اے جعفر دابتر
 دابہ جو پایہ سواری جو دواب۔ دب (من) دبا۔ دنیایا رنگنا۔ ہاتھوں یا پیروں کے بل چلنا۔ فیو کمنی تو یحییٰ جعفر بن۔ اباہ اہیہ ڈرنا۔
 تشریح۔ ۱۔ یزیدی نے بیان کیا ہے کہ مامون کی شرافت سے جو علامت سے پہلے ظاہر ہوئی وہ یحییٰ کے میں کو اگلت شہید نشست ہر مامون کا
 ادب سکھاتا تھا ایک روز میں نے اس کے پاس (اکو بلا نے کیلئے ایک آدمی بھیجا اس نے آئے میں تاخیر کی میں نے سید جوہری سے جس کی
 تربیت میں مامون تھا کہا: یہ لڑکا تو بیکاری میں مصروف رہنے لگا۔ سعید نے کہا: اسکو ٹھیک کر دیجئے۔ سعید باہر گیا تو میں نے اس کے ہم
 قیمیں لگا دی ورنے لگا (ابھی رو ہی رہا تھا کہ) اچانک جعفر بن یحییٰ آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ مامون فوراً بسترے کی طرف پکا اور اٹھ کھڑا
 (سے آسودن) کو پونچھ پانچھ کر بیٹھ گیا اور کہا: تشریف لائیے۔ جعفر بن یحییٰ اندر آیا اور میں جس سے کھسک آیا مجھے یہ خوف ہوا کہ مبادا
 مامون جعفر میری شکایت کرے اور مجھے اس کی دانت ڈپٹ سننی پڑے۔ مگر مامون جعفر کی طرف زندہ پشانی کے ساتھ مخاطب ہوا اور اسیت
 ہنسی مذاق سے کچھ کرتا رہا جعفر نے سواری طلب کی اور سواری ہو کر وہیں ہو گیا۔ اس کے بعد میں وہیں ہوا۔ مامون نے مجھ سے کہا: آپ کس
 لئے اٹھ کر چلے گئے تھے؟ میں نے کہا اس لئے کہ مبادا تو اس سے شکایت کرے اور وہ مجھے سرزنش کرے۔ مامون نے کہا: انا للہ وانا الیہ
 راجعون: اے ابو محمد جعفر تو جعفر اس کی اطلاع ہارون کو بھی نہیں کر سکتا۔ علاوہ انزل میں تو ادب کا بے مد محتاج ہوں۔ اللہ آپ کو سہل
 کرے۔ یزیدی کہتا ہے کہ میں اس کے بعد اس سے ڈرتا رہتا تھا۔

قَالَ ابْنُ الْكَلْبِيِّ، قَدِمَ أَوْسُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ لَاهِمٍ الطَّائِيُّ وَحَاتِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّائِيُّ عَلَى
 النُّعْمَانِ بْنِ الْمُثَنِّرِ، فَقَالَ لِيَا بْنَ قَبِيصَةَ الطَّائِيُّ، أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ، أَيْبَتُ اللَّعْنُ
 أَيُّهُمَا الْمَلِكُ، إِيَّيْ مِنْ أَحَدِهِمَا، وَلَكِنْ سَلِّمَا عَنْ أَلْفِهِمَا، فَإِنَّهُمَا يُخْبِرَاكَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ
 أَوْسٌ فَقَالَ، أَنْتَ أَفْضَلُ أَمْ حَاتِمُ؟ فَقَالَ، أَيْبَتُ اللَّعْنُ، إِنْ أَدْنَى وَلَدِ حَاتِمٍ أَفْضَلُ مِنِّي
 وَلَوْ كُنْتُ أَنَا وَلَدِي وَمَالِي لِحَاتِمٍ لَا أَهْبَتُنَا فِي عَدَاةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ حَاتِمٌ، فَقَالَ
 لَهُ: أَنْتَ أَفْضَلُ أَمْ أَوْسٌ؟ فَقَالَ، أَيْبَتُ اللَّعْنُ، إِنْ أَدْنَى وَلَدِ لَأَوْسٍ أَفْضَلُ مِنِّي، فَقَالَ
 النُّعْمَانُ، هَذَا وَاللَّهِ السُّودَةُ، وَأَمْرٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ۔

حل لغات

ابن الکلبی دیکھو مقدمہ ص ۳۳ اس بن حارثہ نام الطائی۔ ابو یحییٰ عربوں میں ایک مشہور منی جہی شخص تھا
 مات سترہ مائے مامون بن عبد اللہ طائی کی ذکر و اشارہ، بیت الحسن ایام جاہلیہ کے بادشاہوں کا حویہ ہے جسے

پسے اس تحیر کیا تھ شاہ قطان کو یاد کیا گیا ہے۔ لاپتہ نام کلمہ کو جواب ہے۔ اتھب اتھاب کے ہنسی کا واحد غائب ہے اور ناضیر جمع حکم مفعول ہے لے لو ہینا کھامرہ واحدۃ السودۃ سرداری، بلند مرتبہ، سادہ (سیاہ)، سُود ذرا شریف (زرگ) ہونا۔ بستید سردارِ سادۃ۔

تفسیر یحیٰ۔۔ ان اٹھلی نے بیان کیا ہے کہ اوس بن عمارۃ طائی اور عاتق بن طائی دونوں نعمان بن منذر کے پاس آئے۔ نعمان نے ایسا بن قبیصہ طائی سے کہا: ان میں کون افضل ہے؟ ایسا نے کہا: باعث لعنت امور سے اللہ آپکی حفاظت فرمائے: میں تو انہیں میں کا ایک ہوں۔ آپ انہیں سے دریافت کر لیجئے کیونکہ یہ خود بھی آپ کو میرے مسمیہ بتلا دیں گے۔ پس نعمان کے پاس اوس بن عمارۃ آیا تو نعمان نے اُس سے پوچھا: تو افضل ہے یا عاتق؟ اس نے کہا: بیت اللہ! عاتق کی ادنیٰ سے ادنیٰ اولاد بھی مجھ سے بہتر ہے اگر میں اور میری اولاد اور میرا مال سب عاتق کی ملکیت ہو تو ایک ہی روز میں ہم سب کو ہجر کر دے اُس کے بعد عاتق آیا۔ نعمان نے اس سے بھی پوچھا: تو افضل ہے یا اوس؟ عاتق نے کہا: بیت اللہ! اوس کی ادنیٰ سے ادنیٰ اولاد بھی مجھ سے بہتر ہے۔ نعمان نے کہا: واللہ یہ سب بلند مرتبہ اور سردار ہیں اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک سواونٹ کا حکم دیا:

لَا يَتَّقِي مَنْ نَبَّاحِ الْكَلْبِ بَكْسَرَةٌ خُبْرَةٌ تَلْقَى إِلَيْهِ

لکھنے کی بھڑوں بھڑوں سے روٹی کا ٹکڑا ڈالے بغیر نہیں بچ سکتا!

جلس المہدی ہوا بن النصور ثالث خلفاء بنی العباس مولد سنة سبع وعشرين مائة وكان ملكه عشر سنين وشهرا ونصفا. مات في سنة تسع وستين ومائة وعاش ثلاثا واربعين سنة وصلى عليه ولده هارون الرشيد جلوسا عامًا، فدخل عليه رجلٌ وبه ديةٌ منديلٌ فيه نعلٌ، فقال يا امير المؤمنين هذه نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قدامي هديتهُ مالك، فآخذها منه، وقبلها ووضعها على عينيه، واعطاه عشرة آلاف درهمٍ فلما خرج قال لجلسائِهِ ما ترون؟ اني اعلوم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يرَ هافضًا عن ان يكون قد لبسها ولو كذبنا لقال للناس: آتيت امير المؤمنين بنعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فردّها عليّ، وكان من يصدقّه أكثر من من يكذب، اذ اكان من شان العامة الميل الى اشكالها والنصرة للضعيف على القوى وان كان ظالمًا فاشترينا لسانه وقبلنا هديته، وصدقنا قوله، وكان الذي فعلناه ارحم وأنجح.

عل تلقا

وتمی انتقام بچنا، محفوظ رہنا، نباح لکھنے کی آواز بچ (ف من) بنا مانگنے کا بھوکنا من نابع ج نوا بچ، بچو۔ کلب دیکھو کلمہ کلمہ مکرر (ف من) کلمہ آؤنا کلمہ ایک سے کلمہ میں تہائی جو تھائی جو کلمہ آخری روٹی خیر، خیر روٹی پکانا۔ القوم روٹی کھانا۔ غبار نانائی۔ منديل رومال سے پونچھنا۔ نعل جوتا۔ ہر دین

حافظ ابن عساکر نے (۵۱۰ ص ۱۲۰) بطریق زہری حضرت عروہ سے روایت کی کہ حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چنی دانوں پر بیٹھا کرنے اور انہیں جلا دینے پر مامور کیا۔ فرمایا: اللہ کا نام لو اور روانہ ہو جاؤ۔ پھر ہوا جہند حضرت بریدہ کو دیدیا گیا وہ اسے لیکر حضرت اسامہ کے گھر آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت اسامہ نے مقام جرف پر چڑھ کر دیکھا۔ یہاں سیاحان کو چھانڈی بنایا گیا لوگ نکل نکل کر آئے۔ پڑنے بجا رہا جہن میں کوئی مہاجر ایسا نہ تھا جو اس لشکر میں شامل نہ کیا گیا ہو۔ مہاجرین میں سے حضرت عمرؓ، ابو عبیدہ، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید وغیرہم انصار میں سے حضرت قتادہ بن نمان، سلمہ بن اسلم شامل تھے کچھ مہاجرین نے بن میں حضور عیاش بن ربیعہ پیش پیش تھے کہا: جھلا یہ نوعمر (اسامہ) مہاجرین کا سردار بنایا جائے گا اس بات کا غصہ چڑھا ہوا ہے لگا حضرت عمرؓ نے یہ بات حضور تک پہنچائی۔ حضورؐ سن کر غضبناک ہوئے۔ (مرضی کی شدت کی بنا پر) سر اقدس پر بچی بندھی ہوئی تھی جسم اطہر جادریں لبوس تھا (مگر اسی حال میں) منبر تک تشریف لائے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا:۔

وگھو میں نے اسامہ کو امیر مقرر کیا ہے اس کے متعلق میں کیا ملے گا ہوں؟ بخدا اسامہ کے امیر بنائے جانے پر اعتراض ایسا ہی ہے جیسے اس کے باپ کی امارت پر۔ وہ الاکہ و عزیٰ بھی امارت کا اہل تھا اور اس کا بیٹا بھی اہل ہے۔ اس کے بعد منبر سے اترے اور گھر میں تشریف لے گئے یہ ہفتہ کار و زار اور ربیع اذل کی دس تاریخ کا واقعہ ہے۔ غلط مہدی کے مسطورہ بالا سوال میں جو لطیف ضمن تھا۔ حضرت ایاس خدا دار فرما سے انکو فرما سمجھ گئے اور حضرت اسامہؓ کی طرف اشارہ کر کے آپ نے سمجھایا کہ ”بزرگی پر عقل مست نہ رہا“

رہر کس سزاوار باشد بصدر کرامت بفضلست و ترتبت بقدر
دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا آسمان آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ صَرَفَ يَوْمًا فِي السُّوقِ عَلَى الْمُشْتَغَلِينَ بِخِجَارَتِهِمْ فَقَالَ: أَنْتُمْ هُنَا؟ وَمِيرَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا سِرَاعًا، فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ إِلَّا الْقُلَانِ وَالَّذِي كَرَاهَا لِسَالِ الْعُلَمَاءِ فَقَالُوا: أَيْنَ مَا قُلْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَقَالَ: هَذَا مِيرَاتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ بِزُورٍ ثَبَتَ، وَلَيْسَ مَوَارِيثُهُ دُنْيَاكُمْ قِيلَ لِلْخَلِيلِ ابْنِ أَحْمَدَ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ الْعِلْمُ أَوِ الْمَالُ؟ قَالَ: الْعِلْمُ قِيلَ لَهُ: فَمَا بِالْأَعْلَمَاءِ؟ يَزِدُّهُمْ عَلَى أَبْوَابِ الْمَالِ وَالْمُلُوكِ لَا يَزِدُّهُمْ عَلَى أَبْوَابِ الْعِلْمَاءِ قَالَ: ذَلِكَ لِمَعْرِفَةِ الْعِلْمَاءِ بِحَقِّ الْمُلُوكِ وَجَلِّ الْمُلُوكِ بِحَقِّ الْعِلْمَاءِ۔

ابو ہریرہؓ مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہما آپ کے نام میں تقریباً ۳۰ قول ہیں۔ مصمیر قول یہ ہے کہ آپ کا نام عبدالرحمن بن صخر ہے زائد اصل لفظاً جاہلیت میں آپ کا نام عبدس تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام بدل کر عبدالرحمن رکھا تھا۔ انہم شافعی کا بیان ہے کہ آپ کے زمانہ میں آپ سے زیادہ حافظ حدیث کوئی نہ تھا۔ آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں مکہ میں ۱۵۰ھ میں وفات پائی اور یثیبہ میں مدفون ہوئے۔ دقول ابن المقفع بے عقلمان زلتہ۔ تشریح:۔ ذکر کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ ابو ہریرہؓ بازار میں ان لوگوں کے پاس سے گزے جو اپنی اپنی تجارتوں میں مشغول تھے آپ نے فرمایا: تم لوگ یہاں (تجارتوں میں مشغول) ہو اور مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے (یہ سن کر لوگ فوراً اٹھ

عہ عقلمان اور رملہ کے درمیان لطیفین میں ایک مقام ہے۔

تشریح :- امام شی نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے قری شکار کی قری سے کہا: تو کیا کرنا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا تجھے ذبح کر کے کھاؤں گا۔ قری نے کہا: بخدا میں تجھے بھوک سے شکم میر نہیں کر سکتی۔ اُس سے بہتر یہ ہے کہ میں تجھے تین باتیں بتا دوں۔ ایک بات تو تیرے ہاتھ میں رہتے ہوئے۔ دوسری اس وقت جب میں درخت پر پہنچ جاؤں۔ تیسری اس وقت جب میں پہاڑی پر چلی جاؤں۔ شکاری نے کہا: ضرور بتا۔ قری نے کہا: ضائع شدہ چیز پر ہرگز افسوس نہ کرنا۔ شکاری نے قری کو چھوڑ دیا جب وہ درخت پر پہنچ گئی تو اس نے کہا: جو بتا ہونے والی ہو یعنی ناکھن ہو، اس کے ہونیکا یقین نہ کرنا۔ جب قری پہاڑی پر چلی گئی تو اس نے کہا: بد نصیب اگر تجھے ذبح کر لیتا تو میرے پوتے سے بیٹا بیٹن مشال کے دو موتی لگاتا، راوی کہتے ہیں کہ شکاری نے افسوس کے ساتھ ہونٹ لگتے ہوئے کہا: اچھا تیسری بات بتا۔ قری نے کہا: جب تو پہلی دونوں باتیں بھول گیا تو تیسری بات کیا بتاؤں؟ میں نے تجھ سے پیسے ہی نہیں کہا تھا کہ فانات پر افسوس نہ کرنا

برگزدشتہ حسرت آوردن خطامت ❀ باز ناید رفتہ یاد آں بیاست

اور ان بات کے ہونے کی تصدیق نہ کرنا۔ بھلا میں، میرا خون، میرے پر یہ سب مل کر بیٹن مشال کے برابر نہیں تو میرے پوتے میں ہیں۔ بیٹن مشال کے دو موتی کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر قری پھر سے اڑی اور چھپت ہو گئی۔

اغراء الصديق على الصديق

دوست کو دوست کے خلاف ابھارنا۔

وَجَّهَ عَبْدُ الْمَلِكِ الشَّعْبِيُّ إِلَى مَلِكِ الرُّومِ فِي بَعْضِ الْأُمُورِ فَاسْتَكْبَرَ الشَّعْبِيُّ فَقَالَ لَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ الْمَلِكِ أَنْتَ؟ قَالَ: لَا، فَلَمَّا أَرَادَ الرَّجُوعَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ، حَمَلَهُ رَقْعَةً لَطِيفَةً، وَقَالَ لَهُ: إِذَا بَلَغْتَ صَاحِبَكَ جَمِيعَ مَا يَحْتَاجُ إِلَى مَعْرِفَتِهِ مِنْ نَاصِيحَتِنَا فَارْقُمْ إِلَيْهِ هَذِهِ الرَّقْعَةَ. فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ، ذَكَرَ لَهُ مَا حَاجَّ إِلَى ذِكْرِهِ، وَنَهَضَ، فَلَمَّا خَرَجَ، ذَكَرَ الرَّقْعَةَ فَخَرَّجَ قَائِلًا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ حَمَلَنِي إِلَيْكَ رَقْعَةً أَنْسَيْتُهَا، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، وَنَهَضَ، فَقَرَأَ عَبْدُ الْمَلِكِ وَأَمْرٌ بَرَزَ، فَقَالَ: أَعْلِمْتُ مَا فِي الرَّقْعَةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فِيهَا عَجَبٌ مِمَّنِ الْعَرَبُ كَيْفَ مَلَكَتْ غَيْرُهَا؟ أَفَدَسِي لَوْ كُنْتُ لِي بَهْلًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ حَسَنٌ نِي عَلَيْكَ، فَاذْأَنْ يُغَيِّرَنِي بِقَتْلِكَ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَوْ أَذْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا اسْتَكْبَرَنِي، فَلَبَّغَ ذَلِكَ مَلِكَ الرُّومِ، فَذَكَرَ عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ: اللَّهُ أَبُوهُ، وَاللَّهِ مَا رَدْتُ إِلَّا ذَلِكَ،

غل لغا :- ۱۔ افسوس نہ کرنا۔ ۲۔ افسوس نہ کرنا۔ ۳۔ افسوس نہ کرنا۔ ۴۔ افسوس نہ کرنا۔ ۵۔ افسوس نہ کرنا۔ ۶۔ افسوس نہ کرنا۔ ۷۔ افسوس نہ کرنا۔ ۸۔ افسوس نہ کرنا۔ ۹۔ افسوس نہ کرنا۔ ۱۰۔ افسوس نہ کرنا۔

تشریح :- ۱۔ عبدالملک نے امام شعی کو امور مملکت کے سلسلے میں قیصر و دم کے پاس بھیجا۔ شاہِ روم نے امام شعی کو ایک عظیم شخصیت تصور کیا اور کہا: آپ شاہی خاندان سے ہیں؟ امام شعی نے کہا: نہیں، جب آپ نے وہی کار اور کیا تو شاہِ روم نے انکو

ایک دلچسپ مکتوب دیکر کہا، جب تو اپنے ساتھی کو چھڑک ملک کے تمام قابل ذکر حالات پہنچا دے تو یہ رقعہ پیش کر دینا۔ امام شعی عبداللہ کے پاس واپس آئے اور جو امور قابل ذکر تھے ان کا تذکرہ کیا اور اُنھ کو چلے آئے راستہ میں وہ رقعہ یاد آیا تو آپ پھر نکلے اور کہا، امیر المؤمنین شاہِ رُوم نے ایک خط بھی دیا تھا مجھے یاد نہیں رہا اور وہ خط عبداللہ کو دیدیا اور پھر واپس ہو گئے۔ عبداللہ نے خط پڑھنے کے بعد امام شعی کو بلا کر کہا، جانتے ہو خط میں کیا لکھا ہے؟ امام شعی نے کہا نہیں۔ عبداللہ نے کہا، خط میں لکھا ہے کہ مجھے الی عرب پر بڑا تعجب ہے کہ انہوں نے اس بیسے (شعی بیسے) شخص نے ہوتے ہوئے دوسرے کو حکمران کیسے بنالیا۔ اس کے بعد عبداللہ نے امام شعی سے کہا، جانتے ہو اس نے یہ کیوں لکھا ہے؟ شعی نے کہا نہیں۔ عبداللہ نے کہا اس نے مجھے آپ کے خلاف ابھارا ہے جس سے اس کو کشتہ آپ کے قتل پر برائی محنت کرنا ہے۔

امام شعی نے کہا، (اور خوب کہا، امیر المؤمنین!) (قیصر نے آپ کو نہیں دیکھا) اگر وہ آپ کو دیکھ لیتا تو مجھے اتنا برا نہ سمجھتا۔ اس کی اطلاع قیصر کو بھی ہو گئی تو اس نے عبداللہ کو بلا کر کہتے ہوئے کہا: بخدا میری مقصد تھا۔

ظرافت ادبیۃ

ادبی چٹکلہ

قَالَ أَبُو عُمَانَ بْنُ بَجْرٍ الْجَاهِظُ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِّنْ رُّؤَسَاءِ التَّجَارَةِ قَالَ: كَانَ مَعَنَا فِي السَّفِينَةِ شَيْخٌ شَرِيفٌ أَلْفَ طَوِيلٍ الْأَطْرَاقِ، وَكَانَ إِذَا ذُكِرَ لَهُ الشَّيْعَةُ غَضِبَ وَاسْتَرْبَدَ وَجْهَهُ، وَذَوَى مِنْ حَاجَتِهِ فَقُلْتُ لَهُ يَوْمًا: يَرْحَمُكَ اللَّهُ مَا الَّذِي تُكْرَهُهُ مِنَ الشَّيْعَةِ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُكَ إِذَا ذُكِرُوا غَضِبْتَ، وَقَبِضْتَ قَالَ: مَا أَكْرَهُ مِنْهُمْ إِلَّا هَذِهِ الشَّيْنِ فِي أَوَّلِ إِسْمِهِمْ، فَإِنِّي لَمْ أَجِدْهَا قَطُّ إِلَّا فِي كُلِّ شَيْءٍ، وَشَوْمٍ، وَشَيْطَانٍ، وَشَغَبٍ، وَشَقَاءٍ، وَشَنَارٍ، وَشَرٍّ، وَشَيْنٍ، وَشَكَاوَى، وَشَهْرَةٍ، وَشَيْمٍ، وَشَيْخٍ، قَالَ أَبُو عُمَانَ، فَمَا تَبَتَّ لِشَيْعِي بَعْدَ هَاقِ أَمْرَةٍ؟

حل لغت

ظرافت دیکھو ۵۵ ابو عثمان عمر بن بحر بن مجرب الجاهظ، امام الادب، صاحب القلم متوفی ۱۵۵ھ عقیدہ معتزل تھا فرقہ جاحظیہ اسی کی طرف منسوب ہے۔ امام جاحظ کو بد صورتی میں ضرب الشل ہے اور کسی نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ وہ مسخ الخمر رسوا ثانیاً: ماکان الادون مسخ الجاحظ ۵۶ نیز خلیفہ متوکل علی اللہ نے جب اس کو اپنی اولاد کی تعلیم کے لئے بلایا تو اس کی بیوی سے نہایت متعجب ہوا اور دس ہزار درہم دیکر واپس کر دیا۔ مگر خداوند تعالیٰ نے دولت علم سے بھی ایسا نوازا تھا کہ فضل و کمال میں انہی نظیر نہ تھی۔ کتاب السکون، کتاب المرجان، کتاب البیان والبتین وغیرہ اس کا مین ثبوت ہے۔ اطراق دیکھو ۵۷ اربہ ارباداً فاکثر ہونا، شری بملق، شرس (س) شرسا، شرسا بذلق ہونا۔ شیخ پیرو، مدوکار، بر شیخ، اشباع۔ اس لفظ کا غالب استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرفدار ہیں۔ زوی زوی زیا، زویا۔ الشی جمع کرنا۔ قبض کرنا۔ شوم دیکھو ۵۸ شیطان سرکش وافرمان بر شیاطین شطن ان شطط ہے بمعنی مخالفت کرنا، یونکہ شیطان نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی ہے یا شطط۔ الدار شطونا سے ہے بمعنی دور ہونا کیونکہ شیطان اللہ کی رحمت سے دور ہے۔ شغب (س) شغباً، فساد برپا کرنا۔ شقا دیکھو ۵۹ شاعرانہ بیان

عیب شین۔ عیب بستم و بھوسہ شیخ شیخ (ن، من) اس سے کہا بخل کرنا۔

تشریح۔ ابو عثمان (عمرو) ابن مجروح نے کہا ہے کہ مجھ سے ایک بہت بڑے تاجر نے بیان کیا ہے کہ ہمارے ساتھ کشتی میں ایک بولہ تھا نہایت بدخلق بڑا خاموش جب بھی اس کے سامنے شیعہ کا تذکرہ ہوتا تو وہ غصہ سے بھرک اٹھتا اس کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا بھولا چرھا لیتا۔ ایک روز میں نے اس سے کہا: خدا آپ پر رحم کرے۔ آپ کو شیعہ کی کوئی آگوار ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب بھی آپ کے سامنے شیعہ کا تذکرہ ہوتا ہے تو آپ غضبناک اور منقبض ہو جاتے ہیں۔ بڑھنے نے کہا: مجھے کوئی بات ناگوار نہیں البتہ لفظ شیعہ کے شروع میں جو یحییٰ ہے بس یہ ناگوار ہے۔ کیونکہ یحییٰ ہر امزی شرعی موجود ہے۔ جیسے شر (برائی) شوم (نحوست) شیطان (سرکش) شنب (نہاد) ہر نام شکار (بدبختی) اشبار (عابر) شرر (چنگاری) شین (عیب) شوک (دکھانا) شکوہ (شکایت) شہرہ (بدنامی) شتم (دکال) شیخ (بخل) ابو عثمان حافظ کتاب ہے اس کے بعد یحییٰ کے ہاؤں زجر سے

قَالَ رَجُلٌ لِّبَعْضِ وَلَايَةِ بَنِي الْعَبَّاسِ، أَنَا أَجْعَلُ فِي هَشَامِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْ يَقُولَ فِي عِلِّيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ ظَالِمٌ قَالَ لَهُ، نَعْدُكَ اللَّهُ أَنَا نَحْنُ! أَمَا تَعْلَمُ، إِنَّ عَلِيًّا بَارَزَ الْعَبَّاسَ عِنْدَ ابْنِ بَكْرٍ، قَالَ، نَعَمْ، قَالَ، فَمِنْ الظَّالِمِ مِنْهُمَا؛ فَكَيْفَ أَنْ يَقُولَ الْعَبَّاسُ فَيُؤَاقِعَ سَخَطَ الْخَلِيفَةِ أَوْ يَقُولَ، عِلِّيُّ، فَيَنْقُضَ أَصْلَهُ، قَالَ، مَا مِنْهُمَا ظَالِمٌ قَالَ، فَكَيْفَ يَتَنَازَعُ اثْنَانِ فِي شَيْءٍ لَا يَكُونُ أَحَدُكُمَا ظَالِمًا؟ قَالَ قَدْ تَنَازَعَ الْمَلِكَانِ عِنْدَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا فِيهِمَا ظَالِمٌ، وَلَكِنْ لِيَتَبَيَّنَا دَاوُدُ عَلَى الْخَطِيئَةِ، وَكَذَلِكَ هَذَا، إِنْ أَرَادَ اتَّبِينَهُ ابْنُ بَكْرٍ مِنْ خَطِيئَتِهِ، فَاسْكُتِ الرَّجُلُ وَأَمَرَ الْخَلِيفَةَ لِهَشَامٍ بِصَلَاةٍ

کل لغات

اولا جمع والی ماکم ہشام بن عبد الحکم دیکھو مقدمہ شد تک (ن، من) نشاء نشاء۔ اللہ قسم دینا۔ اعلانہ تم شدہ کو دھو بیٹا۔ بارز آزمائی کے مقابلہ پر نکلنا۔ برز (ن، برز) میدان کی طرف نکلنا (ک) برازہ افضل (ن) میں اپنے ہمسروں سے بڑھ جانا۔ سخط غصہ، اسکت خاموش کر دیا۔

تشریح۔ ایک شخص نے کسی عباسی خلیفہ سے کہا کہ میں ہشام بن عبد الحکم کو مع انکہ وہ حضرت علیؑ کو خلفائے ثلاثہ سے افضل مانتا ہے) حضرت علیؑ کو ظالم کہنے پر مجبور کروں گا۔ چنانچہ اس نے کہا اے ابو محمد! میں تجھے خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کیا تو نہیں جانتا کہ حضرت علیؑ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے روبرو حضرت عباسؓ کے ساتھ جھگڑا کیا تھا۔ ہشام نے کہا۔ ہاں میں جانتا ہوں۔ اس نے کہا جب آپ یہ جھگڑا ہوئے تو یقیناً ان میں سے کوئی ایک ظالم ہوگا تو فرمائیے، ان میں کون ظالم ہے؟ (ہشام کیلئے درہی راستے تھے یا حضرت علیؑ کو ظالم کہے یا حضرت عباسؓ کو) ہشام نے یہ کہنا تو مناسب نہیں کیا کہ حضرت عباسؓ ظالم ہیں، کیونکہ (اس صورت میں) خلیفہ کی ناراضگی میں جھینسا مانا اور یہ کہنا بھی اچھا نہ سمجھا کہ حضرت علیؑ (ظالم ہیں) کیونکہ اس کے اعتقاد کو میں لگتی تھی (جب دونوں صورتوں میں نجات کا راستہ ملتا تو) اس نے (تیسری صورت اختیار کرتے ہوئے) کہا۔ ان میں سے کوئی بھی ظالم نہیں۔ سائل نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دو شخص ایک چیز کے بارے میں جھگڑا کریں اور کوئی بھی ظالم نہ ہو؟ ہشام نے کہا:۔ (ہو سکتا ہے۔ چنانچہ) دو فرشتے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس جھگڑا کرتے تھے اور ان میں سے کوئی بھی ظالم نہ تھا بلکہ جھگڑا صرف حضرت داؤد کو آپ کی لٹلی پر تنبیہ کرنے کیلئے تھا، اسی طرح ان حضرات نے بھی حضرت ابو بکرؓ کو براہِ خود انکی غلطی پر متنبہ کرنا چاہا تھا۔ پس ہشام نے (اس جواب سے) سائل کو خاموش کر دیا اور خلیفہ نے ہشام کیلئے انعام کا حکم دے دیا۔

(فائدہ اولیٰ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ دو دنوں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پس کشرف لائے اور حضور کے ترکہ سے وراثت کا مطالبہ کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہراؓ کا حصہ طلب کیا کیونکہ آپ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا: حضور کے ترکہ میں وراثت نہیں چلے گی۔ کیونکہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے: "لا نورث ما ترکنا صدقہ" عبارت "ان علیاً بارزاً العباس" میں اس کی طرف اشارہ ہے: فائدہ ثانیہ: حضرت داؤدؑ کے پاس جھگڑا کر نبوالے فرشتے تھے یا انسان؟ نیز حضرت داؤد علیہ السلام نے کوئی ٹھانہ کیا تھا جس پر آپ کو تنبیہ کی گئی؟ ایک نمونہ آکارا مقام ہے جس کو اہل علم کی موشگافوں نے کچھ سے کچھ بنادیا ہے۔ دراصل اسرائیلی روایات کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی ذات قدسی صفات کی جانب ایسی مضحکہ خیز حکایات منسوب کرتی ہیں جن کو بڑھ کر ان مقدس ہستیوں کے متعلق نبی یا رسول ہونے کا تو کیا یقین ہو سکتا ہے۔ یہی باور نہیں ہوتا کہ وہ بااخلاق بزرگ ہستیاں ہیں۔ چنانچہ ان حکایات میں سے ایک خرافاتی روایت حضرت داؤدؑ سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ توراۃ کے صحیفہ صومل میں ہے:

"اور شام کے وقت داؤد اپنے چٹک پر سے اٹھ کر شاہی محل کی صہت پر پہنچنے لگا اور پھٹ پر سے ایک نہایت خوبصورت عورت کو نہاتے ہوئے دیکھا تو لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا۔ کسی نے کہا: آریا کی بیوی ہے۔ داؤد نے اسے لہا کر اس سے محبت کی پھر اپنے گھر چلی گئی اور حاملہ ہو گئی، صبح کو داؤد نے یواب کیلئے آریا کے ہاتھ پٹ بھیجا جس نے لہا تھا کہ آریا کو گھسان میں سے آگے رکھنا۔ دو مارا جائے۔ چنانچہ آریا مارا گیا اور جب اس کی بیوی کے سوگ کے دن پورے ہو گئے تو داؤد نے اسے اپنے محل میں رکھ لیا اور وہ اس کی بیوی ہو گئی۔ جو اس کام سے جو اس نے کیا تھا خداوند ناراض ہوا۔"

اس داستان میں حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف جو ناپاک اعمال منسوب کئے گئے ہیں وہ کھلا بہتان ہے۔ لغو ذلت منہ محافظ ابن کثیر ابن حرم بخفاجی، قاضی حیاصل، ابو حیان، امام رازی اور دیگر محققین نے ان خرافات کو مردود قرار دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ اس سلسلہ میں بنی معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی تخصیص منقول نہیں ہے جس کی پیروی ضروری ہو جائے اور واقعہ کی اصل حقیقت وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ نے تقسیم کار کے پیش نظر اپنے معمولات کو چار دنوں میں صرح تقسیم کر دیا تھا۔ ایک دن خالص عبادت الہی کے لئے۔ ایک فصل مقدمات کیلئے۔ ایک خالص ذات کے لئے ایک بنی اسرائیل کی رشد و ہدایت کے لئے۔ اور اس میں کوئی شہ نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کیلئے کثرت عبادت کے مقابلہ میں اور ان کی فرض میں انہماک عند اللہ زیادہ محبوب ہے لہذا حضرت داؤدؑ کی تقسیم اگرچہ زندگی کے نظم کے لحاظ سے ہر طرح قابل ستائش تھی لیکن آپ ایک دن کو عبادت الہی کیلئے اس طرح خاص کر لینا کہ ان کا تعلق مخلوق خدا سے منقطع ہو جائے منصب نبوت اور منصب خلافت کے منافی تھا اس لئے آپ کی اس روش کو ختم کرنے کے لئے اللہ نے اس طرح آزمائش میں مبتلا کر دیا کہ دو شخص جن کے درمیان ایک خاص مناقشہ تھا عبادت کے مخصوص دن میں ہجرو کی دیوار چاند کو اندر داخل ہو گئے حضرت داؤدؑ نے انہماک خلافت کا اس طرح دو انسانوں کو موجود پایا تو بیوقوفانہ بشری گھبرا گئے۔ دونوں نے صورتحال کا اندازہ کرتے ہوئے عرض کیا آپ خوف نہ کریں۔ ہماری اپاہک اس طرح داخل ہونے کی وجہ رضیہ ہے اور ہم اس کا فیصلہ جانتے ہیں۔ تب حضرت داؤدؑ نے واقعاً کوشاں اور نصیحت فرمائی (جو قرآن میں مذکور ہے فیصلہ کرنے بعد حضرت داؤدؑ کو فوراً تنبیہ ہو کر مجھ کو خدا نے تعالیٰ نے اس آزمائش میں کس لئے ڈالا ہے اور وہ حقیقت حال کو سمجھ کر خدا کی درگاہ میں سربمجد ہوئے اور استغفار کیا۔) (قصص القرآن تبخیر)

(وَسَمِعَ) أَعْرَابِيٌّ أَبَا الْمَكُونِ الثَّقَوِيَّ وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَاءِ الْإِسْتِسْقَاءِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَاللَّهُمَّ

مَوْلَانَا فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَمَنْ أَرَادَ بِنَا سُوءَ فَاخْطُ ذَلِكَ السُّوءَ بِهِ كَا حَالَةِ الْقَلْبَانِ
بِأَعْيَانِ الْوَلَانِ ثُمَّ أَرَسَهُ عَلَى هَامَتِهِ كَرَسُوحِ الرَّسَائِلِ عَلَى هَامِ أَصْحَابِ الْفَيْلِ اللَّهُمَّ انْقِنَا
غَيْثًا مَغِيثًا مُرِيحًا مُجَلِّدًا مُسْتَفِرًّا سَيِّئًا مُسْقُوًّا طَبَقًا غَدًا قَامُفَجْرًا نَا فَعَالِ عَائِتِنَا وَغَايِرَ
مَنَارِ لَحَائِمَتِنَا، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا خَلِيفَةُ نُوحٍ، هَذَا الطُّوفَانُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَدْعُوْنِي حَتَّى أُوِي
إِلَى جَبَلٍ يُعْجِفُنِي مِنَ الْمَاءِ.

عل لغات

اشقاق بارش طلب کرنا دیکھو ملاً اخطا سے امر حاضر ہے۔ فلانہ جمع قلاوہ ہار۔ مالا۔ اعناق جمع عنق گردن الولا
جمع ولیدہ نادرینہ۔ ولدت لذت۔ ولادۃ جننا۔ ارستہ ارسل سے امر حاضر ہے ثابت اور مضبوط کرنا۔ رسیح (ن) سوغا کریمانا
ہامہ بتخفیف سیم بمعنی پیشانی اور ہامہ بتجدید سیم ہر زہر دار کڑا جیسے سانپ کچھو وغیرہ جو ہوا تم۔ اور کبھی ہوا تم کا اطلاق ان کیڑوں پر
بھی ہوتا ہے جو زہر دار نہیں جیسے حدیث میں ہے۔ ایو ذیک ہوا تم را مک۔ یہاں ہوا تم را س سے مراد جو مک ہیں۔ السبیل کھنکر۔
فرابی نے مجاہد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ سبیل فارسی زبان کے دو کلمے ہیں جن کو اہل عرب نے ایک کلمہ بنا دیا۔ ایک کلمہ سنج
بمعنی پتھر اور دوسرا کلمہ جل بمعنی مٹی پس اس کے معنی سانپ گل یعنی کھنکر ہوئے۔ ان جنی نے کتاب التفسیر میں ذکر کیا ہے کہ مشن کی زبان
میں سبیل کے معنی کتاب کے ہیں۔ بعض نے سبیل کو اسی سے ماخوذ مانا ہے۔ اصحاب الفیل، اصحاب اربعہ جنوں نے کڑ پر چڑھائی کی تھی۔
فیض مراد بارش مغیثا فریادرس۔ مرینا اموع۔ الوادی ومرع (س) نم خادک (مرعشہ سرسبز ہونا۔ بھللا ٹر بنے والا بادل۔ مسنفر المسنفر
المطر بخرت ہونا۔ سخا دن، دشوفا بہت ہونا۔ طبقا۔ عام بارش۔ فذقا۔ موئی موئی بوندوں والی بارش۔ الطوفان، غرق کرنے والا سیلاب۔
اخطش نے کہا ہے کہ ازروئے قیاس اس کا واحد طوفانہ ہے۔ یعنی دوح یدع پھوڑنا۔ اوسی (من) اویا۔ اوار۔ الیہ پناہ لینا۔ اوسی تجابا
لیعصنی (من) عصفتہ، بھانا۔ محفوظ رکھنا (س) غصفا۔ الغصی بسفیدانگوں والا ہونا۔ غصم۔ کھلے ایک یا دونوں سفید پاؤں والا جانور
قشریچہ۔ ایک دیہات نے روما لکھنؤں نحوی کو دعاء استقامت میں یہ کہتے ہوئے سنا۔ لے اللہ الے ہمارے پروردگار الے ہمارے آقا!
رحمت کا طائر ازل فرما ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو شخص ہمارے ساتھ بڑائی کا ارادہ کرے تو اس بڑائی سے اس کا اس طرح
اعاط کر جس طرح ہار عورتوں کی گردنوں کا اعاط کر لیتا ہے۔ پھر اس بڑائی کو اس کی کھوپڑی پر اس طرح جمائے جس طرح اصحاب فیل کی
کھوپڑیوں پر کیکریں گڑھنی تھیں۔ لے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو فریادرس جو باعث ارزانی ہو۔ خوب گرج کر رسنے
والی ہو، بہت بہنے والی ہو، عام ہو، موسلا دھار ہو۔ ہم سب کیلئے نافع ہو۔ کسی کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔ یہ سنکر دیہاتی نے کہا، لے غلیظ
نوع! قسم ہے رب کعبہ کی یہ (جو تو طلب کر رہا ہے) بالکل طوفان ہے (جو ساری دنیا کو غرق آب کرے گا) ذرا مجھے اتنی مہلت دے کہ میں
کسی پہاڑ کی پناہ لوں جو مجھے پانی سے محفوظ رکھ سکے۔

الاستقسام بالازلام

تیسروں سے فال نکالنا

معنی الاستقسام بالازلام طلب معرفۃ ما قسم من الخیر والشیر بواسطۃ تضار الاقسام وقیل معنی الاستقسام بالازلام طلب معرفۃ کیفیۃ قسمۃ الجز وریاق اقسام وہی عشرۃ اقسام الفذ ثم التوام ثم الرقیب ثم المجلس ثم النافس ثم المسبل ثم المعلى وھذا الاقسام السبعۃ لھا انصباۃ من جزو ینحرونها ویقسمونها علی العادۃ بینہم والثلثۃ الآخرۃ انصب لھا وهو السفیم والمینم والوعد کان اھل الجاہلیۃ یجمعون عشرۃ انفس ویشترون جزوا ویجعلون لحمدہ ثمانیۃ وعشرین جزء ویجعلون لكل واحد من حصا الازلام نصیباً معلوماً للفذ سہم و للتوام سہمان وللرقیب ثلاثۃ اسہم والمجلس اربعۃ اسہم والنافس خمسۃ وللمسبل ستۃ وللمعلى سبعۃ ویجعلون الازلام فی خریطۃ ویضعونها علی ید رجل ثم یجعل ذلک الرجل یخرجہ باسم کل جلی قد حاتمہا ومن خرجہ قد من ارباب الانصباۃ یجعلون الفقرا ولا یأکل منہ شیئاً ویفتخرون بذلک وینامون من لم یدخل فیہ ویستوتونہ البرم یعنی اللثیم +

مل لقا ازلام بمع زلم فال نکالے کا تیرا اقلک۔ بمع قد ج بے فصل اور بے برکاتیرا غریبہ تھیلا، غرا دن غرطا۔ الجواہر تھیلے میں جمع کرنا۔ الورق ہاتھ سے مار کپتے بھاڑنا۔ العود خراہ سے ہمار کرنا۔ الجمر در دیکھو ص ۳۱۔ انصباۃ بمع لصب حصہ۔ یدنون دیکھو ص ۹۵۔ تشریح۔ الاستقام بالازلام کے معنی فال نکالنے کے تیروں کے واسطے مقسوم شدہ خیر و شر کو جانا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ بے فصل تیروں کے ذریعہ سے اونٹوں (گوشت) کی تقسیم کی کیفیت کو جانا ہے اور وہ الجمل تیروں کے ذریعہ سے کیفیت طلب کی جاتی تھی، دسٹل ہیں۔ فذ۔ توام۔ رقیب۔ مجلس۔ نافر۔ مسبل۔ معلى جن اونٹوں کو وہ لوگ ذبح کر کے حسب عادت تقسیم کرتے تھے ان کے گوشت سے ان کا مذکورہ بالا تیروں کے حصے متعین تھے اور دوسرے تیروں کا یعنی سفیم، مینم، وعد کا کوئی حصہ مقرر نہ تھا۔ زمانہ جاہلیت میں اہل (عرب) کی یہ عادت تھی کہ دس آدمی جمع ہو کر اونٹ خرید لیتے تھے اور (ذبح کر کے) انے گوشت کے اٹھائیس حصے کر کے ہر تیر کا حصہ مقرر کر لیتے تھے باقی طور کہ فذ کا ایک حصہ توام کے دو رقیب کے تین مجلس کے چار مجلس کے پانچ مسبل کے چھ معلى کے ست۔ اس بعد سب تیروں کو ایک تھیلے میں رکھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر رکھ لیتے تھے وہ اس کو طاقا تھا وہ جس کے ہم پر حصوں والے تیروں میں سے کوئی تیر نکل آتا تھا تو وہ اس کا حصہ خود نہ کھاتا تھا بلکہ فقرا کو دیدیتا تھا اس عمل پر وہ لوگ فخر کرتے تھے اور جو شخص اس میں شریک نہ ہوتا اس کو طاعت کرتے اور بخوشی کھا کرتے تھے۔

فائدہ بعض مفسرین نے کلام پاک کی آیت "وَأَنْ تَقْسِمُوا بِأَلْأَلَامِ" میں ازلام سے مراد تقسیم کے تیرے ہیں جو زمانہ جاہلیت میں لحم ذبیحہ کے بلنے میں استعمال ہوتے تھے اور وہ ایک صورت قرار (جوتے) کی تھی جیسے آج کل چھٹی ڈالنے کی رسم ہے۔ ان تیروں کی تفصیل آپ کے سامنے چکی۔ علامہ ابن ماحب نے ان سب کے ان اشعار میں ذکر کیا ہے۔ اسی فذ توام و رقیب : خم مجلس و نافر خم مسبل۔

والمسبل و التوام خم سفیم : و سفیم و ذی الشانۃ قصل : و کل ماعدا ما نصیب : مشد ان تعد اول اول : حافظ محمد الدین ابن کثیر وغیرہ متعین کے نزدیک راجح یہ ہے کہ ازلام سے مراد وہ تیر ہیں جن سے مشرکین مکہ کی اشکال اور تردد و بیک

اپنے ارادوں اور کاموں کا فیصلہ کرتے تھے۔ یہ تیر خاندان کعب بن قریظ کے سب سے بڑے بٹ بہل کے پاس رکھے تھے کسی پر امر نبی ربی تھا کسی پر نہانی ربی تحریر تھا۔ اسی طرح ہر تیر ربیوں ہی اٹھل کچھ باتیں لکھ چھوڑی تھیں۔ جب کسی کام میں تہذیب ہوا تو تیر نکال کر دیکھ لے اگر امر نبی ربی والا تیر نکل آیا تو کام شروع کر دیا اور اس کی مخالفت نظر توڑ گئے۔ گویا بتوں سے یہ ایک قسم کا مشورہ اور استعانت تھی چونکہ اس رسم کا سببی غاص جہل، شرک، اداہم پرستی پر تھا اس لئے قرآن کریم نے نہایت تغلیظ و تشدید کے ساتھ اس کی حرمت کو ظاہر فرمایا ہے:

نصیحت سیدنا نوح لابنہ و نتیجۃ مخالفتہ او امر والدین

حضرت نوح کی نصیحت اپنے بیٹے کو اور والدین کی مخالفت کا نتیجہ

سہ چوکھٹاں را طبیعت بے ہنر بود ❀ پیر زادگی قدرش نیغزود (سعدی)

وخرج عن طاعته ولده كنعان فقال له يا كنعاني اركب معنا ولا تكن مع الكافرين فاجابه بقوله ساو لي جبل يعصمني من الماء قال لا اعلم اليوم من امر الله الا من رحموه و حال بينهما الموج فكان من المخرفين ثوبع الماء من الارض ونزل المطر من السماء حتى علا الماء فوق الجبال ثم مكث الطوفان ستة اشهر ثم اوحى الله تعالى الى الارض والسما بقوله يا ارض ابلي ماءك ويسماء اقلعي وغيض الماء وقضى الامر واستوت على الجوي وكان هذا الاستواء على جبل الجودي يوم عاشوراء وبعد ان جفت الارض قيل يا نوح اهبط بسلام منا وركبك عليك وعلى امم ممن معك ثم ان من كان مع نوح من المؤمنين عاشوا بعد ذلك قليلا فلم يبق الا نوح واولاده الثلاثة سام وحام وياث ونسأوهم ففرق بينهم ابوهم نوح حتى ذهب كل الى ناحية فعمتها باولاده حتى صاروا الامم كما ترى من عهد نوح الى وقتنا هذا من نسله عليه السلام ولد اسمي ابا البشر الثاني بعد سيدنا آدم عليه السلام.

صل لغا نصیحت دیکھو مٹھ ساڈی مضارع ہے دیکھو مٹھ یعنی دیکھو مٹھ بنی دیکھو مٹھ مال جیلون مال ہو ماں۔ علا (ان) کھڑا بلند ہونا۔ مکث دن (مکث) رک، مکثا شہ نھیر نام مکث، مکث، الطوفان دیکھو مٹھ ارض دیکھو مٹھ اہل ارض حاضر ہے۔ بلع (ف) بٹھا بٹھا یہاں زمین کا پانی کو جو پس لینا اور خشک کر دینا مراد ہے۔ اقلعی عن کذا باز رہنا۔ قلع (ف) تھلکا اشی جڑے اکھاڑنا۔ غیض غاض (ض) غیضا پانی کا کم ہونا۔ نیچے اتر جانا۔ الجودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو بعض کے نزدیک موصل میں تھا اور بعض کے نزدیک شام میں اور بعض کے نزدیک بابل میں۔ تواتر میں جودی کو آراط کے پہاڑوں میں کرتا یا گیا ہے۔ آراط درحقیقت جزیرہ کا نام ہے۔ یعنی اس علاقہ کا نام ہے جو فرات و دجلہ کے درمیان دیار بحر سے بلند ایک مسلسل چلا گیا ہے۔ عاشوراء عرم کی دوسری تاریخ۔ یہ اسلامی نام ہے۔ جفت (س، ض، ف) جفتا، جفتا خشک ہونا نام جات۔

جفت لوگوں کی جماعت، جفت خشک زمین۔ اہبط (ن) من، اُترنا پہاڑ سے اُترنا نقصان یا زلزلے میں پڑنا۔ اہم غبطا لاہم غبطا :
 اے اللہ! لوگ ہم پر غلط کریں نہ یہ کہ ہم اپنی حالت سے بہت سی آجائیں۔ بہبوط، ڈھلوان جگہ۔ نیش کی زمین۔ اہم جمع اُمت گردہ۔
 عاتقا (ض) عیناً۔ معیشۂ زندگی بسر کرنا۔ مائش میں چیز سے زندگی بسر ہو سکے۔ جہ مناش :
 تشریح، حضرت نوح علیہ السلام کا (کارنامہ یعنی) کشتیاں اپنی اطاعت کے باہر ہو گئیں۔ آپ نے اس سے کہا۔
 ۱۱۵ اسی بیاورد کشتی بابا نشیں ❀ تا نگر دی غرق طوناں ای بہیں

بیا اہمک ساتھ سوار ہوا اور کافروں کے ساتھ مت رو۔


سے گفت کہ نہ فتم براں کوہ بلند ❀ عاصمت آں گہرا از ہر گزند
 وہ ہدفِ نیل کی پہاڑ پر چڑھ جائیگا جو مجھے پانی سے بچائے گا؟ (کس خط میں پڑا ہے؟ یہ مسلمی کیا نہیں۔ عذاب الہی کا طوفان ہے
 پہاڑ کی کیا حقیقت، کوئی چیز آج خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔ مگر جس پر خدا ہی رحم کرے (وہ بچ سکتا ہے۔

سے اندر میں گفتن بند و موج تیز ❀ بر سر کشتاں ز دوشد بیز دیز
 باب بیٹے کی یہ گفتگو پوری نہ ہوئی تھی کہ، دونوں میں پانی کی ایک موج حائل ہو گئی اور کشتیاں ڈوبنے والوں میں سے ہو گئیں۔ پھر
 پانی آیا کہ گویا زمین کے پردے پھٹ گئے اور آسمان کے دھڑکے پانی پہاڑ سے بھی اُٹھنا ہو گیا اور چھ ماہ کی مدت تک یہ طوفان
 یوں ہی ہوا اس کے بعد اللہ نے زمین و آسمان کو حکم کیا کہ اُسے زمین اپنا پانی نکل جا اور اسے آسمان ختم جا۔ اور پانی سکھا دیا گیا اور زمین
 کو سزا دیے کا کام پورا ہو گیا۔ اور کشتی جو دی پہاڑ پر جا لگی اور جو دی پہاڑ پر کشتی کا ٹھہرنا حرم کی دوسری تاریخ میں تھا۔ جب زمین
 خشک ہو گئی تو حکم ہوا اے نوح! ہماری سلامتی کے ساتھ اتر اور برکتوں کے ساتھ تجھ پر اور ان فرقوں پر جو تیرے ساتھ ہیں۔ پھر جو
 لوگ حضرت نوح کے ساتھ تھے یعنی مومنین وہ طوفان کے بعد تھوڑے عرصہ تک زندہ رہے (بعد کو سب ختم ہو گئے صرف
 حضرت نوح اور آپ کے تین لڑکے حام۔ سام۔ یافث اور انکی بیویں باقی رہیں۔ حضرت نوح نے ان سب کے متفرق مقامات میں منتقل
 کر دیا اور یہ لوگ اپنی اپنی اولاد کو لے کر مختلف خطوں میں جا بسے (اور نسل بڑھتی رہی) یہاں تک کہ حضرت نوح کے زمانہ سے آج تک
 آدمیوں کی تعداد اس حد تک پہنچ گئی جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ اسی نے حضرت نوح کو حضرت آدم کے بعد ابو البشر نامی کہا جاتا ہے۔
 (فائدہ) کشتی نوح کا حقیقی لڑکا تھا یا غیر حقیقی، صحیح یہ ہے کہ حقیقی بیٹا تھا مگر اس نے حضرت نوح کی بقا اور نسل کی جگہ اپنی کافر والدہ کی آغوش بڑی
 اور خاندان کے ماحول نے بڑا اثر ڈالا اور وہ بنی کا بیٹا ہونے کے باوجود کافر ہی رہا ہے

پھر نوح بآباداں بلشت ❀ خاندان بفرش کم شد

زینہار از قرین بد زینہار ❀ وقتا د بنا عذاب اللہ

قرآن کا شاہد ہے قال تعالیٰ و نَادٰی نُوْحٌ اٰتِنِیْ سَعٰی سَعٰی نُوْحٌ کا قول بھی اسی کا موید ہے کیونکہ اپنے۔ یا نوحی۔ کہہ کر پکارا ہے۔ رہا یہ کہنا کہ
 لفظ ابن کا اطلاق مجازی ہے جو یہ حقیقت سے مجاز کی طرف بلا ضرورت عدول کرنا ہے جو جائز نہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ حقیقی بیٹا
 نہ تھا پھر اس باسے میں دو جماعتیں ہیں ایک تو یہ کہتی ہے کہ ربیب تھا یعنی حضرت نوح کی بیوی کے پہلے شوہر کا لڑکا تھا جو حضرت
 نوح سے نکاح کے بعد ان کی آغوش میں پڑا تھا اور دوسری جماعت حضرت نوح کی اسی کافر بیوی پر خیانت عصمت کا الزام لگاتی
 ہے ان حضرات کو اس قول کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ایک ہی مسموم کا بیٹا کافر ہو یہ بعید ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ حضرت ابراہیم

علیہ السلام کے باپ آذر بن تراز و بنت پرست کا فرقی ہے جب کہ ایک جلیل القدر پیغمبر کے باپ کے کفر سے منصب نبوت میں مطلق فرق پڑتا تو پھر نبی کے بیٹے کے کفر سے اس پیغمبر کی عظمت میں کیا نقص آ سکتا ہے۔ بلکہ حقیقت شناس کی نظر میں تو یہ قدرت کا طرکاً منظر آتا ہے کہ وہ پیغمبر زمین میں گلاب اُگا دیتا ہے اور گلاب کے پھلے ہوئے پھولوں کے ساتھ غار پیدا کر دیتا ہے۔ ہنر بنمائی اگر داری نہ گوہر  گل از خار مست و ابراہیم از آذر

ہے در کار خدائے عشق از کفر ناگزیر مست  آتش کرا بسوزد و کربلوا لب نباشد

یزید بنی کے پاس مجمع و شام صبح بزرگی دینی آتی ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ نبی کے گھر میں ایسا فاضلہ و زانیہ کی رفیقیت جیسا بھی ہے اور خدا کی وحی اس سے قطعاً خاموش ہو اگر حضرت نوح کی بیوی ایک مرتبہ بھی ایسا اقدام کرتی تو وہی الہی فوراً نبی کو مطلع کر کے تفریق کر دیتی یا کم از کم توبہ نصوحاً پر جا کر معاملہ ٹھہراتا بہر حال صحیح یہ ہے کہ کشتان حقیقی بیٹا تھا اور کافر تھا

البتہ یہ سوال ضرور ہوتا ہے کہ جب حضرت نوحؑ نے "رب لا تدر علی الارض من الکافرین دیار" فرما کر دعائی ہے تو تمنا کیا کافر ہونے کے باوجود اسکی نجات کیوں طلب کی؟ جواب یہ ہے کہ حضرت نوحؑ کشتان کو اسکی منافقانہ اوضاع و اطوار کو دیکھ کر غلط فہمی سے مومن سمجھ رہے تھے۔ اس لئے نجات طلب کی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ آپ اسکو کافر ہی سمجھتے تھے مگر سوال کا منشاء یہ ہوا کہ انجائے ذکر میں اہل کو چونکہ عام مومنین سے الگ کر کے بیان فرمایا تھا اس لئے آپ نے سمجھا کہ اگر اہل کو اس دنیوی عذاب سے محفوظ رکھنے کیلئے ایمان شرف نہیں اور الامن سبق علیہ القول "مجل تھا اس لئے مصداق کی تعین نہیں کر سکے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو شفقت پذیری کے خوشی میں یہ خیال ہوا کہ شاید طوفان کج حیرت انجیز و ہوش رہا منظر کو دیکھ کر ایمان لے آئے فصلاً قولہ یا بنی اربک منعا بمیزلہ ان یقولن یا بنی اربک باطنی مع الکفر من فی الکفر و اربک مع المؤمنین

ذکاة المملوک وحسن الطلب

بادشاہوں کی ہوشیاری اور سواں کی خوبی !

ولما دخل ابو جعفر المنصور المدينة قال للربیع: ابغنی رجلاً قلاعاً عالماً بالمدينة لیقفنی علی دورها فقد بعد عہدی بدیار قومی۔ فالتمس له الربیع فثی من اعقل الناس واعلیہم فکان لا یبتدی بلخاباً حتی یسا المنصور فنجیہ باحسن عبارة و اجود بیان، و اوفی معنی، فاعجب المنصور به، و امر له بمال، فتأخر عنه، و دعاه الصوفی الی استنجازہ فاجاز بیت عاتکہ فقال: یا امیر المؤمنین ہذا بیت عاتکہ الذی یقول فی الاوص

یا بیت عاتکہ الذی اتعسر ل
حذل العید اوبہ الفؤاد موکل

نفکر المنصور فی قوله، و قال: لم یخالف عادۃ بابتداء الاخبار و دون الاستخبار الا لافہ و اقبل یرد القصید، و یصدقہا بیتاً بیتاً حتی انتہی الی قول فیہا

فقال: يا ربيع: هل أوصلت إلى الرجل ما أمرنا له به؟ فقال: أخبرت عنه: لعلته ذكرها الربيع، فقال: عجّل له مضاعفاً. وهذا الطّف تعريض من الرجل لحسن فهمه المنصوب.

صل لقا ذکاؤ دیکھو ص ۱۰۰ المنصور
الزنجی ابو الفضل بن یونس بن ابی فزہ کیسان الحفاری انتہائی ذکی فصیح بلیغ
نافذ امور حساب دان تھا، ابتداء میں منصور کے یہاں دربان تھا پھر ابو یوسف مرزبان کے عہدہ وزارت پر آیا تھا تا مسعود
صل اللہ علیہ (بغداد) بنہزا۔ الشی خود سے دیکھا۔ بغی (رض) ثقیفاً بلیغاً، الشی طلب کرنا، علیہ علم کرنا ص ۱۰۱ ج ۱ لغت۔ بغی زانیہ
بنیاد اور جمع دار دیکھو ص ۱۰۲ استنجا طلب و فار عہد اجازت اختیار کرنا۔ اوجھ تنگ گوشہ چشم والا عبداللہ
بن محمد مام انصاری شاعر متوفی ۱۰۱ھ کا لقب ہے۔ الغزل مفادع مستحکم ہے تغزل بکھو ہونا غزل (رض) اغزل لا بد کر دینا۔ ابتداً جمع
حدوث ثمن۔ الفواد دل دیکھو ص ۱۰۳ تصغیر یا تصغیر۔ الشی تامل کرنا۔ صغیرت، صغیراً، عند اعراض کرنا۔ گناہ معاف کرنا۔ مذاق اللسان، جلی
زبان جھوٹ اور بچ دونوں طرف چلتی ہو۔ مذاق (ان) دودھ میں پانی بلانا۔
تشریح۔

جب ابو جعفر منصور مدینہ میں آیا تو اس نے ربیع سے کہا کہ پوری چھان بین کیساتھ کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جو دانشمند ہو اور مدینہ سے خوب واقف ہو تاکہ مجھے مدینہ کے محلوں سے باخبر کر سکے کیونکہ اپنی قوم کے وطن اور محلوں میں تعلق بعید ہو چکا ہے۔ یعنی میں عرب تک اپنی قوم کے گھروں کی خبر گیری نہیں کر سکا۔ ربیع نے ایک دانشمند اور صاحب علم جوان تلاش کیا جو خبر دہی میں اس وقت تک لب کشائی نہ کرتا تھا جب تک کہ منصور اس سے دریافت کرے (جب منصور اس سے کچھ دریافت کرتا تو منجندہ عبارت اور عمدہ بیان کیساتھ جواب دیتا تھا منصور نے اس کو بہت پسند کیا اور کچھ مال (دیدینے) کا حکم کیا مگر (مال دینے میں) تاخیر کی گئی یہاں تک کہ اس کو ایک ایسی ضرورت پیش آئی جس نے طلب ایفاء وعدہ پر مجبور کر دیا۔ ایک روز وہ خانقاہ کے مکان پر نگہداشت کرتا تو اس نے کہا: امیر المومنین! یہ عالم کہ وہ مکان جس کے آگوش میں اوصیٰؑ یہ شعر کہا ہے: یا بیت خانقاہ اے قیامگاہ خانقاہ میں تجھ سے بوجہ خوف و ششمان کنارہ کش ہو گیا لیکن میرا دل تجھ ہی سے وابستہ ہے منصور نے اس آیت میں ترغیب فرمائی اور (دل میں) کہا کہ خلاف عادت اس شخص کا بلا استفسار خبر دینا بلا وجہ نہیں ہے اس لئے منصور قصیدہ کو بآواز پڑھنے لگا اور ایک شعر میں سبکو کرنے لگا: آنکہ وہ اوصیٰ کے اس شعر میں پہنچا: وار اک اح۔ شیک تو جو کہتا ہے وہی کہتا ہے اور بعض لوگ طالابیات میں گزینوالے ہیں جو کہتے ہیں وہ نہیں کرتے منصور نے کہا: ربیع! ہم نے جو اس شخص کیلئے مال کا حکم کیا تھا وہ اسکو دیا ہے؟ (یا نہیں) ربیع نے کہا: نہیں نے کسی وجہ سے منفر کر دیا تھا اور وہ جو بھی ذکر کر دی منفر کرنے کہا: بہت جلد دیدہ اور دو چند کر کے دے دو۔

كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ مَقْصُورًا أَيَّامَ نَبِيِّ أُمِّيَّةٍ إِذَا دَخَلَ دَخَلَ مُسْتَتِرًا، فَكَانَ يَجْلِسُ فِي حُلَقَةٍ أَوْ هَرِ
السَّمَانِ الْحَدِيثِ، فَلَمَّا أَقْضَتِ الْخِلَافَةُ، قَدِمَ عَلَيْهِ أَزْهَرُ، فَحَبَّبَ بِهِ وَقَرَّبَهُ وَقَالَ لَهُ مَا حَاجَتُكَ
يَا أَزْهَرُ قَالَ دَارِي مُنْهَدِمَةً وَعَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ وَزَهْمٍ، وَأُرِيدُ لَوْ أَنَّ ابْنِي مُحَمَّدًا ابْنِي بَعْثَالٍ
فَوَصَّلَهُ بِأَشْنَى عَشْرَ لَفًا، وَقَالَ: قَدْ قَضَيْنَا حَاجَتَكَ يَا أَزْهَرُ، فَلَا تَأْتِنَا طَالِبًا فَآخِذْهَا وَارْتَحِلْ،
فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَنَةِ آتَاهُ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ: مَا حَاجَتُكَ يَا أَزْهَرُ، قَالَ: حِجَّتُكَ مُسْلِمًا، قَالَ:
إِنَّهُ يَقَعُ فِي خُلْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكَ حِجَّتُ طَالِبًا، قَالَ: مَا حِجَّتُكَ إِلَّا مُسْلِمًا، قَالَ: قَدْ أَمَرَ نَالَكَ

يَا ثَنِي عَشَرَ أَلْفًا وَاذْهَبْ فَلَا تَأْتِنَا طَالِبًا وَلَا مُسَلِّمًا، فَآخَذَهَا وَمَضَى، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَنَةٍ أَتَاهَا، قَالَ مَا حَاجُّكَ يَا أَزْهَرَ؟ قَالَ، أَتَيْتُ عَائِدًا، قَالَ، إِنَّهُ يَقَعُ فِي عُلْدِي أَنْتَ جِئْتَ طَالِبًا، قَالَ، مَا جِئْتُ إِلَّا عَائِدًا، قَالَ، قَدْ أَمَرْنَاكَ يَا ثَنِي عَشَرَ أَلْفًا وَاذْهَبْ فَلَا تَأْتِنَا طَالِبًا وَلَا مُسَلِّمًا وَلَا عَائِدًا، فَآخَذَهَا، وَانْصَرَفَ فَلَمَّا مَضَتِ السَّنَةُ أَقْبَلَ، فَقَالَ لَهُ، مَا جَاءَ بِكَ يَا أَزْهَرَ؟ قَالَ، دُعَاءُ كُنْتُ أَسْمَعُكَ تَدْعُو بِهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، جِئْتُ لِأَكْتُبُكَ، فَضَحِكَ أَبُو جَعْفَرٍ، وَقَالَ، إِنَّكَ دُعَاءُ غَيْرِ مُسْتَجَابٍ وَذَلِكَ إِنِّي قَدْ دَعَوْتُ اللَّهَ بِهِ أَنْ لَا أَرَكَ فَلَمْ يَكُنْ لِي، وَقَدْ أَمَرْنَاكَ يَا ثَنِي عَشَرَ أَلْفًا وَكَعَالَ مَتَى شِئْتَ فَقَدْ أَعْيَيْتَنِي فِيكَ الْخِمْلَةَ.

حل لغت

السنان روغن فروش ابو بکر ازہر بن سعد باہلی مولود سالہ متوفی سنہ محدث کا لقب ہے۔ انہوں نے ۹ سال کی عمر ہی میں شذرات الذہب میں تصنیف افشاء سے ماضی ہے پہنچنا۔ رجب مرجا کہنا۔ بنی بعلالہ زن عویش را بختا نمود اور زن عالمنا عیادت سے اسم فاعل ہے۔ بیمار پڑی کرنا۔ ایتنی انیس سے ہے تھکا دینا:

تشریح :- ابو جعفر منصور بن اُمیہ کھنڈا میں جب کبھی آتا تھا تو جب (جہا) کہتا تھا اور ازہر نمان محدث کے حلقہ میں شریک ہو جاتا تھا جب اس کے پاس خلافت پہنچی تو ازہر نمان محدث اس کے پاس آئے منصور نے خوش آمدید کہا اور کہا: کیسے تشریف لائے؟ آپ نے کہا میرا مکان منہدم ہو گیا اور مجھ پر چار ہزار درہم کا قرضہ ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا محمد اپنے بیوی بچوں کو گھر لے آئے۔ منصور نے بارہ ہزار درہم دیکر کہا: ہم نے ابھی ضرورت پوری کر دی آئندہ ہمارے پاس سوال کے لئے نہ آئیے۔ ازہر سلمان بارہ ہزار درہم دیکر واپس ہو گئے اور ایک سال بعد پھر منصور کے پاس آئے منصور نے ابھو دیکھ کر کہا: ما حاجتک یا ازہر؟ آپ نے کہا: سلام کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں منصور نے کہا: امیر المؤمنین کے دل میں تو یہی آ رہا ہے کہ آپ سوال کیلئے آئے ہیں۔ آپ نے کہا: نہیں میں تو صرف سلام کیلئے آیا ہوں۔ منصور نے کہا: ہم نے آپ کیلئے بارہ ہزار درہم کا حکم کر دیا آپ تشریف لے جایئے اور آئندہ سوال کیلئے آئیے نہ سلام کیلئے آپ بارہ ہزار درہم لے کر واپس ہو گئے۔ ایک سال کے بعد پھر منصور کے پاس آئے منصور نے کہا: ما حاجتک یا ازہر؟ آپ نے کہا: بیمار پڑی کے لئے آیا ہوں منصور نے کہا: میرا دل تو یہی کہہ رہا ہے کہ آپ سوال کیلئے آئے ہیں۔ آپ نے کہا: نہیں میں تو صرف بیمار پڑی کیلئے آیا ہوں۔ منصور نے کہا: ہم نے آپ کیلئے بارہ ہزار درہم کا حکم کر دیا آپ تشریف لے جائیں اور آئندہ سوال کیلئے آئیں نہ سلام کیلئے نہ عیادت کیلئے۔ آپ نے دوبھی لے لئے اور واپس ہو گئے۔ ایک سال کے بعد پھر آئے منصور نے پھر کہا: ما حاجتک یا ازہر؟ یا امیر المؤمنین! میں ابھو ایک دعا پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا اس کو لکھنے کیلئے آیا ہوں۔ ابو جعفر نے ہنسنے ہوئے کہا: وہ تو غیر مقبول ہے۔ اس واسطے کہ میں نے (بار بار) یہ دعا کی ہے کہ میں آپ کو زندہ دیکھوں مگر قبول نہیں ہوتی۔ ابھی اپنے آپ کیلئے بارہ ہزار درہم کا حکم کیا اور آپ کو عام اجازت دی جب چاہیں تشریف لائیں کیونکہ میں حیدر کرتا عاجز آ گیا

مَحَبَّةُ الْعِلْمِ

علم دوستی

كان ابن الأثير مجد الدين أبو السعادات صاحب جامع الأصول، والنهاية في غريب الحديث من أكابر الرؤساء محظياً عند الملوك وتولى لهم المناصب الجليلة فعرض له مرض كفتيد، ورجليه فاقطع في منزله وترك المناصب والاختلاط بالناس، وكان الرؤساء يفتشون في منزله فحضر إليه بعض الأطباء والزمع بعلاجهم، فلما طببته وقارب البرء وأشرف على الصحة دفع للطبيب شيئاً من الذهب، وقال: امض لسبيلك فلما صاحبه أصحابه على ذلك وقالوا هلاً أبقيتكم إلى حصول الشفاء، فقال لهم: انني متى عوفيت طلبت المناصب دخلت فيها، وكلفت قبولها، وأما ما دمت على هذه الحالة فاني لا أصح لك، فأصر أوقاتي في تكليل نفسي، ومطالعة كتب العلم، ولا أدخل معهم فيما يغضب الله ويؤرضهم، والرزق لا يتعدى ما فاتحاً رحمه الله تعالى عطفة جسمي ليحصل له بذلك الإقامة على لطفه من المناصب وفي تلك المدة ألف كتاب جامع الأصول والنهاية وغيرهما من الكتب المفيدة.

حل لغز ابن الأثير - مجد الدين لقب - أبو السادات كنيته - مبارك نام - والد الكاظم محمد اور كنيته البراء محمد ہے ابن الاثير سے ہوا ہے۔ آپ سلسلہ میں بمقام جریہ ابن حامر پیدا ہوئے اور میں لشونما پایا کہ مبارک سے علم نحو علم حدیث و دیگر علوم حاصل کیے کے بعد شہر موصل منتقل ہو گئے اور ایک عرصہ تک شاہ مجاہد الدین قائم از کی خدمت میں رہتے رہے، بعد از عز الدین مسعود کا قریب مائل ہوا اور اکی وفات کے بعد اس کے لڑکے نور الدین ارسلان شاہ کے ہاں آپ کو ایک خاص مقام حاصل ہوا آخر عمر میں کسی عارضہ کی بناء پر معذور ہو گئے تھے اس لئے آپ جلد جہدوں دست بردار ہو کر عزت گزریں ہو گئے اور اسی تہ میں "النهاية" چار جلدوں میں لکھی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی مشہور کتاب جامع الأصول و اس اجزاء میں ہے۔ توفی ستائستہ مغرب الحدیث وہ علم جس احادیث غریب سے بحث کی جائے مضافاً اس (س) جملہ خطرات حدیث پانا۔ خطی صاحب ترجمہ ان صاحب جمع منصب مرتبہ عہدہ۔ کتب و دیگر مکتوبات (س) غنائان (س) غشوا کسی کے پاس آنا (س) غشیا غشایہ ڈھانکا۔ المرأة۔ جماع کرنا۔

جشوة غشاة ہر وہ غشایہ دل کا درد۔ قیامت۔ طلاقاں دوست احباب۔ اطباء: جمع طبیب دیکھو ۶۵۔ البراء بری (س) افسا ک، بڑا۔ من المرض چنگا ہونا (س) بڑا نہ نجات پانا۔ تہمت سے پاک ہونا۔ بڑی ج بڑا۔ باری پیدا کرنے والا۔ اخص معنی مرض من مضراً مضر یا گذرنا۔ ہوا کلمہ تخصیض و تدبیر ہے بل اول سے مرکبے ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر ملامت کیلئے ہوتا ہے جیسے ہا امت تو ایمان یوں نہیں لایا اور مضارع پر داخل ہو تو برا بیخیز کرنے کیلئے ہوتا ہے جیسے ہا تو من عطفہ بیکاری؟

تشریح: ابن الاثير مجد الدين ابو السعادات صاحب جامع الاصول و صاحب نہایہ " بڑے متمول لوگوں میں سے تھے اور بادشاہوں کے ہاں آپ کی کافی وقعت تھی بڑے بڑے عہدوں کے دالی رہ چکے تھے قسمت کی بات آپ کو ایسی بیماری لاحق ہو گئی جس سے آپ کے ہاتھ پاؤں بیکار ہو گئے اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئے۔ اس لئے آپ عزت گزریں ہو گئے اور جہدوں سے دست بردار یہاں تک کہ رہنا بجا بھی ترک کر دیا مگر نہ سا کا کھر بھی اوروہام رہتا تھا۔ اسی دوران میں آپ کے پاس ایک طبیب آیا اور پورے التزام کیساتھ علاج کرنا شروع کیا جب آپ صحت یاب اور تندرست ہو گئے تو قریب ہو گئے تو طبیب کو کچھ سونا دیکر کہا (اب) آپ تشریف لیجائیے۔ اس پر دوست احباب نے ان کو ملامت کی اور کہا، آپ نے طبیب کے صحت یاب ہونے تک یوں نہیں رہنے دیا، آپ نے کہا جب میں چنگا ہو جاؤں گا

تو پھر عہدوں کے لئے طلب کیا جاؤں گا اور مجھے ان کے قبول کرنے پر مجبور کیا جائیگا (اس طرح مجھے اصلاحِ نفس کا موقعہ نہیں ملے گا) اور جب تک میں اس حالت میں رہوں گا تو ظاہر ہے کہ میں کسی عہدے کے قابل نہیں۔ پس میں اپنے اوقات کو تکمیلِ نفس اور مطالعہ کتب میں صرف کروں گا اور خدا کو بخوشی لوگوں کو خوش کرنے والے اور میں اہل ہونے سے بچے جاؤں گا۔ رہا رزق (سورزق مقسوم کا بنا) خدا کا ہے۔ پس اپنے سیکوئی کی خاطر جسم کی بیکاری کو عہدوں سے بظرف ہوتا ہوا ترجیح دی

خلوت خواہم کہ دور چرخ اگرچوں گرد باد ❀ خاکدان دہر را نیز دنیا بد گرد من
غالب بریدم از ہمہ خواہم کہ زین پس ❀ کعبے گوہریم و پرستم خدائے را
اداسی مدت میں جامع الاصول، النہایہ وغیرہ کتب مفیدہ تصنیف کیں ے
کارے کینم ورنہ خجالت برآورد ❀ روزے کہ رخت جاں بہاں درگشیم (حافظ)

خَوْفُ الْعَبْدِ قَدْرَ التَّقَرُّبِ

بندہ کا خوف بقدر مرتبہ

ۛ صفت شاه رازوے قیاس ۛ ہجو دہیائے بیکرانہ شناس
ۛ ہمیں بحرِ پُرِ خوف و خطر ۛ ہر کہ نزدیک تر پریشاں تر

يقال: إن أبا أيوب المرزباني وزير المنصور كان إذا دعاه المنصور ليصفر ويرعى فإذ خرج من عنده يرجع إليه لونه
فقال له: إنا نراك مع كثرة دخولك على أمير المؤمنين وإنسبك تتغير، إذا دخلت عليه، فقال مثلي مثلكم مثل
بازي وديك تناظره فقال البازي للذيك ما أعرف أكل وفاء منك لأصحابك قال: وكيف؟ قال تؤخذ بيضته
وتحضنك اهلك، وتخرج على أيديهم، فيطعمونك بأيديهم حتى إذا كبرت، سرت لا تدنو منك إلا طرت من هنا
إلى هنا وصححت، وإذا علوت على حائط دار، كنت فيها سنين طرت منها إلى غيرها وأما أنا فأوخذ من الجبال قد كبرت
سني، فتطاع عيني، وأطعموا الشيء اليسير وأسهل فأمنع من النوم وأنسى اليوم واليومين، ثم أطلق على الصيد حتى
فأطير له وأخذني إلى صاحبي، فقال للذيك: ذهبت عنك الحجة، أما لو رأيت بازيتين في سفود على النار
ماعدت لهما، وأنا في كل وقت أرى السفافيد مملوأة ديوكا فلا تكن حليما عنه غضب غيرك وانتم لو عرفتم من
المنصور ما أعرفه لكنتم أسوأ حالا مني عند طلبه لكم.

حل لغت یعقوب صفراء از دزدانگ هونا. صفراء (الله خالی. صیغہ غالی. یہ مدد دیکھو صفراء اس السیت اس اس میں ک انسا. انسا مانوس ہونا. انسا. انسا دیکھنا. انسا آدمی جانا اس. انسان آٹھ کتلی بازی بازج ابواز. ابواز. ایک مرغ جڑیوک دیگر محضک ان حصانہ. الصبی پرورین کرنا. حصن گود. حکمت اس کبر. کبر عز عرسیدہ ہونا ک کبر

اور میں سیانا ہونے کی حالت میں پہاڑوں سے پکڑا جاتا ہوں امیری آنکھوں کو سیا جاتا ہے۔ معمولی سی غذا کھلایا جاتا ہوں بیدار رکھا جاتا ہوں دو روز تک بھلایا جاتا ہوں، پھر مجھے اکیلے کو شکار پر چھوڑا جاتا ہے تو میں (پھرے) اُس کی طرف اڑ جاتا ہوں اور شکار کر کے اپنے مالک کے پاس لے آتا ہوں۔

مرغ نے باز سے کہا: تجھ سے دلیل جاتی رہی (یعنی تو مات کھا گیا اگر کسی باز کو سینخوں میں آگ پر (بھجتا ہوا) دیکھتا تو کبھی بھی ان کے پاس واپس نہ آتا۔ میں تو ہر وقت سینخوں کو مرغ سے بھر پور دیکھتا ہوں ہے
نرو و مرغ سوئے دانہ زانہ * چون در مرغ بند اند بند * بند گیر از مصاب دگران * تا نگزند دیگران ز تو بند
پس انعموائے مثل مشہور لا تنکن ملوا فتردد ولا مرأ فتلفظ "لا تنکن رطباً فتعمر ولا یابساً فتکسر" اور بمقتضا حدیث
لا تنکن مرأ فتعق ولا ملوا فترما " بقول شاعر ہے

دوسرے کے غصہ کے دقت اتنا ڈھیلا نہیں ہونا چاہیے (وزیر نے نتیجے کے طور پر کہا کہ اگر تم لوگ منصور کی اس ہیبت کو پہچان لیتے جس کو میں پہچانتا ہوں تو تم لوگ اس کے طلب کرنے کے دقت مجھے کہیں زیادہ بدحواس اند پریشان نظر آتے کسی نے کیا خوب کہا ہے

الإيهام

هو بالوحدانية التختية أن يقول المتكلم كلاماً مبهماً يحتمل معنيين متضادين لا يتميز أحدهما عن الآخر ولا يأتي في كلامه ما يحصل به التمييز مثاله ما حكى عن بعض الشعراء هنا الحسن بن سهل باتصال بنت بوران بالمامون مع من هناه، فأثاب الناس كلهم وحرمه، فكتب إليه إن انت تماديت على حرمان عيكت فيك شيئاً لا يعلم به أحد من حثك أم هو نك فاستخضروا رسالته عن قوله، فاعترف فقال لا أعطيك أو تفعل فقال ٥

بَارَكَ اللهُ لِلْحَسَنِ، وَلِبُورَانَ فِي الْخَيْرِ | يَا أَمَامَ الْهَيْ ظَفَرَتْ وَلَكِنْ بَيْنَتْ مَنْ

فلم يعلموا أراد بقوله تبنت من في الرفعة او في الحفارة، فاستحسن الحسن منه ذلك وناشد، اسمعت هذا المعنى
 او ابتكرته؟ فقال: لا والله انما نقلته من شعر شاعر مطبوع كان كثير العيب بهذا النوع وانفق انه فصل قباء عند
 خياط عور اسمهم زيد، فقال له الغياط على طريق العيب به، سأيتك به، لا تدري اقباء هو ام دراج؟ فقال له
 لا تفعل لا نظم فيك بيتا لا يعلم احل من سمعة ادعوت لك ام دعوت عليك؟ ففعل الخياط فقال:
 ه خاط لو زيد قباء ليت عيني سوا.

هـ خَا طِلُوْزِيْدُ قِبَاءٍ . لَيْتَ عَيْنِيْ سَوَاءٌ .

حل لغات اہم۔ اہم۔ الامر علیہ مشتبہ ہونا۔ یہاں اہم سے مراد فی بدیع کی ایک خاص صفت ہے جو کو توجیہ اور محمل الضدین بھی کہتے ہیں۔ ہمارے تہذیب مبارک باد دینا۔ الحسن بن سہل ابو محمد نسبی وزیر مامون الرشید متوفی ۲۸۶ھ بوران حسن بن سہل کی لڑکی کا نام ہے جو مامون الرشید کے نکاح میں تھی۔ بعض نے اس کا نام غدیجہ کہا ہے اور بوران لقب (والا دل) اشتر، مامون کے بعد اسی سال کی عمر میں ۱۷۰ھ میں وفات پائی۔ حماد ذیانی غنیہ دیر تک رہنا اور امر کرنا۔ الحق دیکھو معنو، ناشدہ دیکھو معنو استکرہ کسی چیز کے ابتدائی حصہ پر قابض ہونا یہاں ابداع و ایجاد مراد ہے۔ بکران (بکورا) صبح کی وقت آنا بکرو صبح (س) بکراؤ بکرو بکر بلکہ کزنا بکر کنواری جو انکار۔ باکوہ پہلا میوہ جو بوا کیمر خیاط دیکھو معنو ۱۳۱ عور کا نا ج عوراء عود (س) غوارا کا نا ہونا۔ قبار ایک کپڑا ہے جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے جاغنیہ دراج ایک قسم کا لباس ہے جو بارے کے طرز پر ہوتا ہے؛ تنسیح :-

اہتمام لکھو کہتے ہیں کہ مستحکم کوئی مبہم بات کہنے میں دودھ منہ دھو منہ کی گنجائش ہو اور آپس میں متنازعہ ہوں اور مستحکم اپنے کلام میں کوئی ایسا نہ بھی نہ لائے جس سے امتیاز حاصل ہو سکے۔ انکی مثال وہ ہے جو ایک شاعر سے منقول ہے کہ اس نے مامون کیساتھ حسن بن سہل کی لڑکی جو ان کی شادی کے موقع پر مبارک باد دینے والوں کیساتھ مبارکباد پیش کی۔ حسن بن سہل نے اوروں کو تو سب گدھوڑا سہت اعطیہ دیدیا مگر شاعر کو کچھ نہ دیا۔ شاعر نے اس کے پاس لکھا اگر تو مجھے محروم کرنے پر مصرور ہو گیا تو میں تیرے حق میں ایک ایسی چیز تیار کر دوں جس سے کوئی نہ سمجھ سکے گا کہ میں نے تیری تعریف کی ہے یا ججو۔

چہ آں شاعرے کو ہجاگو نباشد ❁ چو شیرے کہ چنگال و دندان ندارد

(بھی) تجھے اس وقت تک کچھ نہیں ددو گا جب تک کہ تو وہ چیز نہ کرے، شاعر نے کہا: ہمارے خداوند تعالیٰ حسن اور نوران کو سمجھایا

رشتہ مبارک کرے۔ اے پیشوائے ہدایت تو کامیاب ہو گیا لیکن کس بیٹی کے ساتھ۔ پس کوئی نہ سمجھ سکا کہ اس نے جنت میں سے کاپے کا ارادہ کیا ہے۔ رفت و بندی کا استعارت و ذلت کا حسن بن اہل کو یہ بات بہت پسند آئی اور اس کو قسم دیکر پوچھا کہ تو نے یہی کیسے کئے ہیں یا خود ایجاد کئے ہیں؟ اس نے کہا: نہیں بخدا میں نے (ایجاد نہیں کئے بلکہ میں نے ایک بے تکلف کہنے والے شاعر سے نقل کئے ہیں جو اس قسم کا قصہ کرتا رہتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ اس کو ایک کانے درزی کے پاس جس کا نام زید تھا قبا سلوانے کا اتفاق ہوا۔ درزی نے اس مذاق کے طور پر کہا: میں اس کو ایسا سیوں گا کہ تجھے معلوم نہ ہوگا کہ قبا ہے یا دراج؛ شاعر نے کہا، اگر تو نے ایسا کیا تو میں بھی تیرے باز میں ایسا شعر کہوں گا جس سے سننے والا نہیں سمجھ سکے گا کہ میں نے تیرے لئے دعا کی ہے یا بددعا۔ درزی نے (جیسا کہا تھا ولسا ہی) کر ڈالا تو شاعر نے کہا: غلطی اہ زید نے میرے لئے قبا ہی ہے کا ش اسکی دونوں آنکھیں برابر ہوتی ہیں:

(توضیح) بیت عینہ سوا۔ دعا بھی ہو سکتی ہے یعنی کیا اچھا ہوتا کہ زید کی دونوں آنکھیں صبیح ہوتیں اور بددعا بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی کیا اچھا ہوتا کہ جس طرح اس کی ایک آنکھ کا پی ہے اسی طرح دوسری بھی کافی ہوتی۔ اردو میں اس کی مثال یہ شعر ہے: ۵

کیا ہی تاثیر ہے واللہ تری صحبت کو: یک بیک لفظیں ہو جاتا ہے الحق دانا

اس کے درمیں ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ تیری صحبت میں الحق دانا ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ دانا آدمی الحق بن جاتا ہے:

إِنَّ الْعَصَا قَرَعَتْ لَذَى الْحَلَمِ

بیشک لاضی دانشمند ہی کے لئے کھٹکھٹائی جاتی ہے!

یہ عنوان حارث بن وعلہ ذہلی کے شعر کا ایک مصرع ہے پورا شعر یوں ہے ۵

وزعمتم ان لا علوم لنا * اِنَّ الْعَصَا قَرَعَتْ لَذَى الْحَلَمِ

(تم یہ سمجھ بیٹھے کہ ہم کو عقل نہیں ہے سو ہم نے کہا مطلب سمجھ لیا کیونکہ ہم آدمی مطمئن بنیہ جلد سمجھ جاتے ہیں)

ان العصا قرعت لذی الحکم ایک کہادت ہے جس کا مطلب ہے کہ دانشمند کو جب تنبیہ کی جاتی ہے تو وہ فوراً متنبہ ہو جاتا ہے

متلسم کہتا ہے لذی الحکم قبیل الیوم ما ترقع العصا * وما علم الانسان الا لیسعسا

فرزدق کہتا ہے فان كنت انسانی حلو مجاشع * فان العصا كانت لذی الحکم ترقع

قرع عصا کا وقوع سب سے پہلے عامر بن الغرب و اقیس بن خالد باہر بن جریار بن مالک کے لئے ہوا ہے تین سو سال کی عمر میں اس کی عقل میں کہہ فوراً آگیا تھا تو اس نے اپنی اولاد سے کہا کہ جب تم مجھے گفتگو میں ملتا ہو ادب سے متذکر دما کر دو

قال بن الكلبي لما فتح عمرو بن العاصي قيسارية سار حتى نزل غزوة فبعث اليه عليهما ابن ابيك الى رجلان من

اصحابك اكله ففكر عمرو وقال مال هذا احد غيري قال فخرج حتى دخل على العليم فكله فسمع كلاما لم يسمع قط

مثله فقال العليم حتى هل في اصحابك احد مثلك قال لا تسأل عن هذا اني هيتن عليهم اذ بعثوا بي اليك و

خود پر دوسروں کو ترجیح دیتا ،

ومن حديث محمد بن الحاتم الطائي (إن ماوية امرأة حاتم حدثت أن الناس أصابهم سنة فاذهبت الخف والظلف، فبئنا ذات ليلة بأشد الجوع، فآخذ حاتم عديلاً هو ابن الحاتم) وأخذت سفانة (بنت الحاتم) فحللناهما حتى ناما ثم أخذ يعللني بالحدث لأنام، فرفقت لهابه من الجهد، فلمسكت عن كلامه لينام، ويظن أنني نائمة، فقال لي أنت، مراً أفلح أجبه، فسكت، ونظر من وراء الحجاب، فآذاشي قد قبل فرفع رأسه فآذا امرأة تقول: يا أبا بركة سفانة قد تبيتك من عند صبية جبار، فقال: أحضريني صبيانك، فوالله لا شيعتهم قالت: ففقت سريعاً، فقلت: بماذا؟ يا حاتم، فوالله ما نام صبيانك من الجوع إلا بالتعليل، فقدم لي فريسه، فدبحه، ثم أخرج ناراً ورغم إليها شفره وقال: اشتوي وكل وأطعمي ولدك، وقال لي أيقظ صبيك فأيقظتهما، ثم قال والله إن هذا اللوم أن تأكلوا واهل البصر حالهم كالحكم، فجعل ياتي الصرم بيتاً بيتاً، ويقول عليكم النار، فاجتمعوا وأكلوا، وتفتت بكسائه، وقيل بأحية حتى لم يوجد من الفرس على الأرض قليل ولا كثير، ولم يبق منه شيء.

الایثار اگر کم کرنا۔ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دینا۔ آخری، آخری لامل جو کہ انہماک سے مشغول ہونا۔
الحاتم الطائی ابو سفیانہ ابن عبد اللہ بن سعد، مذہباً نصرانی تھا لیکن جو دوسن میں اپنی نظر آگ تھا همان نوازی و قید و

کہ رانی غزوہ دوس کی غمخواری عہدِ سیمائی پاس داری اس کا عام شیعہ اور فطری چیز تھی۔ اصابتِ سنہ قسطِ سالی الحنفیہ الغلف ای ذوالتمہا خف
اوشک کے کمر غلف پہنے ہوئے کمر بیسے لگے بکری وغیرہ کے جراثیم غلظت، غلظت، بکڑا بہلانا، الجھڑ رنج مشقت، استطاعت
قال تعالیٰ۔ ذلک فتنو بافتہ جبکہ ایما بہنم، انہو بہت زور لگا کر قسم کھائی۔ جبکہ محوشش کرنا، الحیا، اذن یا لورا خیرہ جہیز
خا (ف) خا، انشی چھانا، غبیہ پوشیدہ چیز جہاں، صبتہ جمع صبی، جو دھوم دھام، جاع، جمع رائج دھوم، الا شبعتم دھوم

تشریح: حضرت ابو النضر سالم مولیٰ عمر بن عبدائد غلیفہ کے کسی عامل کے پاس تشریف لائے۔ عامل نے کہا: ابو النضر! ہمارے پاس غلیفہ کی جانب سے دیئے خطوط آتے ہیں جن میں مختلف قسم کے احکام ہوتے ہیں اور ہم کو ان کے نافذ کئے بغیر پارہ نہیں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے نہ مایا، نہ تیرے پاس غلیفہ کی کتاب سے پہلے اللہ کی کتاب آپ کی پس انہیں سے جس ایک کا اتباع کریگا۔ اسی کے متبعین میں سے شمار ہوگا۔

ونظیر هذا القول ما رواه الاحمش عن الشعبي ان زيادا كتب الى الجحوم بن عمرو الغفاري وكان على الطائفة ان امير المؤمنين كتب الى انا صطفى له الصفراء والبيضاء ولا تقسم بين الناس ذهابا ولا فضة، فكتب اليه: اني وجدت كتاب الله قبل كتاب امير المؤمنين، والله لو ان السموات والارض كانتا ارتقا على عبد فأتى الله لجعل له منها خراجا، ثم نادى في الناس، فقسم لهم مما اجتمع من الف.

عل لغا احمش ابو محمد سليمان بن مهران تابعي كوفي مولود سنة ۱۲۷ م، عشت اس عشتا، عيشه كاكر دور ہونا چاہا ہونا ص احمش ہر عشتا، الشعبي ويكسوف زوائد بن شيبه بن عيسى من تھے اور انہی طرف سے فارس کے والی مقرر تھے۔ ۱۲۷ م میں لکھنا نے انکو اپنے خاندان میں شامل کیا کیونکہ بعض لوگوں نے یہ بیان کیا کہ زیاد کی والدہ شیبہ کے ساتھ ابو سفیان نے زمانہ جاہلیت میں نکاح کیا تھا اور یہ انہیں کے بیٹے ہیں اسوقت یہ زیاد بن ابی سفیان کہے جانے لگے۔ لیکن اکثر لوگ اس نسبت کو تسلیم نہیں کرتے۔ ۱۵۲ م میں امیر معاویہ نے زیاد کو بعصر کا والی مقرر کیا اور ۱۵۸ م میں مغیر بن شعبہ کی وفات کے بعد کوفہ کی ولایت بھی سپرد کر دی۔ زیاد نے ۱۵۲ م میں طاعون میں مبتلا ہو کر انتقال کیا۔ حکم بن عمرو بن الجعد صحابی ہیں رضی اللہ عنہ بعصر میں سکونت پذیر تھے زیاد بن شیبہ نے انکو خراسان میں اپنا نائب مقرر کیا تھا بقول اصح سنہ ۱۵۸ م میں مقام مرو میں وفات پائی۔ انکو حکم بن افرح بھی کہتے ہیں۔ اھل اصطفیٰ سے مفادع منظم ہے۔ مستحب کرنا۔ الصفراء سونا۔ البيضاء چاندی۔ رقا (ن، جوڑنا۔ اشی بند کرنا۔ اھل مال غنیمت۔ تشریح:۔

اس قول کی نظیر وہ ہے جسکو حافظ احمش نے اہم شعبی سے روایت کیا کہ زیاد نے حضرت حکم بن عمرو غفاری کے پاس جو ایک جگہ کے حاکم تھے لکھا کہ امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں امیر المؤمنین کی فرمائش کے لئے سونا چاندی جمع کروں اور لوگوں میں تقسیم نہ کروں۔ حضرت حکم بن عمرو نے اس کے جواب میں لکھا کہ میں نے امیر المؤمنین کی کتاب سے پہلے اللہ کی کتاب پائی ہے خدا کی قسم اگر آسمان وزمین کی بندے پر بند ہو جائیں اور وہ اللہ سے ڈرنا نہ رہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے لئے نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ کر دیں گے۔ اس کے بعد اپنے لوگوں میں اعلان کیا اور تمام جمع شدہ مال غنیمت میں تقسیم فرمایا۔

وَمِثْلُهُ قَوْلُ الْحَسَنِ حِينَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ ابْنُ هُبَيْرَةَ، وَأَتَى الشَّعْبِي فَقَالَ لَهُ: مَا تَرَى يَا سَعِيدُ! فِي كِتَابِ تَائِيْتَنَا مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فِيهَا بَعْضُ مَا فَرِهْنَا، فَإِنْ أَنْفَذْتَهَا وَافَقَتْ سَخَطَ اللَّهِ وَإِنْ لَمْ أَنْفَذْهَا خَشِيتُ عَلَى دَمِي، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ: هَذَا عِنْدَكَ الشَّعْبِيُّ فَعْيَهُ الْإِجْازَ، فَسَأَلَ فَرَّقَ لَهُ الشَّعْبِيُّ وَقَالَ لَهُ: قَارِبْ وَسَدِّدْ، فَإِنَّمَا أَنْتَ عَبْدٌ مَا مَوْرُثُكُمْ أَنْفَعْتُ ابْنَ هُبَيْرَةَ إِلَى الْحَسَنِ، وَقَالَ: مَا تَقُولُ يَا أَبَا سَعِيدٍ! فَقَالَ الْحَسَنُ: يَا ابْنَ هُبَيْرَةَ!

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، فَانْظُرْ مَا كَتَبَ إِلَيْكَ فِيهِ يَزِيدُ فَأَعْرِضْهُ عَلَى
كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى فَأَنْفِذْهُ، وَمَا خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى
فَلَا تُفِذْهُ، فَإِنَّ اللَّهَ أَوَّلِي بَيْتِكَ مِنْ يَزِيدٍ، وَكِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى أَوَّلِي بَيْتِكَ مِنْ كِتَابِهِ فَضَرَبَ
ابْنُ هُبَيْرَةَ بَيْدَهُ عَلَى كَتِفِ الْحَسَنِ، وَقَالَ، هَذَا الشَّيْخُ صَدَقَنِي، وَرَبُّ الْكَعْبَةِ، وَأَمَرَ
لِلْحَسَنِ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَلِلشَّعْبِيِّ بِالْفَيْنِ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ، رَفِقْنَا فَرَفِقَ لَنَا، فَأَمَّا الْحَسَنُ
فَأَرْسَلَ إِلَى الْمَسَاكِينِ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا فَتَرَفَهُمْ، وَأَمَّا الشَّعْبِيُّ فَقَبِلَهَا وَشَكَرَ عَلَيْهَا.

حل لغت

الحسن البصري ویکھو منہ۔ ابن ہبیرہ عمرو الفزازی متوفی ۱۲۳ھ مسلم بن عبدالملک بعد ہشام کی جانب سے عراق کا امیر تھا
کچھ دن کے بعد کسی ناراضی کی وجہ سے اس کو معزول کر کے خالد بن عبداللہ قسری کو اس کی جگہ مقرر کر دیا تھا خالد اپنے
ہاتھ کو ڈالیا اس وقت ابن ہبیرہ نماز جمعہ کی تیاری میں مصروف تھا ڈاڑھی میں گنگھا کر رہا تھا خالد کو دیکھ کر ابن ہبیرہ نے کہا: قیامت بھی
اسی طرح دفعہ تیسری اس کے بعد خالد نے اسکو بھڑکایا پھر پیش پینا دیں اور قید خانہ میں ڈال دیا۔ ابن ہبیرہ کے غلاموں نے ایک خفیہ سرنگ کھود
کر ابن ہبیرہ کو قید خانہ سے نکال دیا۔ یزید بن عبدالملک بن مروان مولود ۱۳۳ھ سلیمان بن عبدالملک کے بعد ۱۳۳ھ میں خلیفہ ہوا اور ۴۰
سال ایک مہینہ تک خلیفہ رہا ۴۰ سال کی عمر میں ۲۵ شعبان ۱۳۳ھ میں مقام بقیع میں وفات پائی اور اپنے بعد اپنے بھائی ہشام اور
اپنے بیٹے ولید کو یکے بعد دیگرے ولی عہد بنایا۔ یزید پہلا خلیفہ ہے جس نے شراب پینے شروع کی اور مغنیات کے راگ سننے میں
وقت برباد کیا۔ رفتی دن اس ملک نرمی کرنا۔ قارب، قارب فی الامر میانہ روی اختیار کرنا۔ سد (دس) سد (دس) سد (دس) سد (دس) سد (دس) درست
ہونا۔ فی قول مضیک بات کہنا۔ تشیح: اسی کے مثل حضرت حسن بصری کا قول ہے ایک مرتبہ آپ کو ابن ہبیرہ نے بلایا اتفاق سے
امام شعبی بھی تشریف لے آئے۔ ابن ہبیرہ نے حضرت حسن سے کہا: ابوسعید! ان خطوط کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ہمارے
پس یزید بن عبدالملک کے پاس سے آتے ہیں اور انہیں بعضی (احکام) دے دیتے ہیں جو کتاب اللہ کے خلاف آتے ہیں۔ اگر میں ان کو
نافذ کروں تو اللہ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے اور نافذ نہ کروں تو جان کا خوف ہے۔ حضرت حسن نے کہا: اتیرے پاس فقیر جانا امام شعبی
موجود ہیں ان کو پوچھ لے۔ امام شعبی نے ابن ہبیرہ کے مسئلہ میں نرمی اختیار کی اور کہا: راہ راست پر رہو اور میانہ روی اختیار کر لو کہ تو بہر حال
محکوم ہے ابن ہبیرہ نے حضرت حسن سے کہا: آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے کہا: خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں اس لئے
یزید جو کچھ تیرے پاس لکھے ہیں خود کر اور کتاب اللہ سے اس کا موازنہ کر۔ پھر جو حکم کتاب اللہ کے موافق ہو اس کو نافذ کر اور جو خلاف
ہو اسکو ہرگز نافذ نہ کرو اس واسطے کہ خدا تیرے لئے یزید سے بہتر ہے اور خدا کی کتاب یزید کی کتاب سے بہتر ہے۔ ابن ہبیرہ نے حضرت حسن کے
شانہ پر ہاتھ مارا اور کہا: کعبہ کے رب کی قسم! اس شیخ نے سچ کہا۔ اس کے بعد حضرت حسن کیلئے چار ہزار درویشوں کے لئے دو ہزار درویشوں کو حکم
کیا۔ پس امام شعبی نے کہا: ہم نے (مسئلہ) نرمی اختیار کی تو ہمارے لئے (عطیہ میں بھی) نرمی کی گئی۔ پھر حسن نے تو دو چار ہزار درویشوں کو بلایا
تفسیر کر دیئے اور امام شعبی نے شکر کے ساتھ قبول کر لئے۔

وَكُتِبَ أَبُو الذُّرِّدِ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ يَلْتَمِسُ رِضَا اللَّهِ يَسْخَطِ النَّاسَ كَفَاهُ اللَّهُ
مَوْنَةَ النَّاسِ وَمَنْ يَلْتَمِسُ رِضَا النَّاسِ يَسْخَطِ اللَّهَ وَكَلَّمَ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ -

حل لغات

ابوالدرداء انصاری۔ خراجی مشہور جلیل القدر صحابی ہیں آپ کے نام و ولایت میں اختلاف ہے لیکن عامر بن قیس زادہ مشہور ہے مگر بہ نسبت نام کے ان کی کنیت بہت مشہور ہے ان کے والد کا نام بعض قیس بعض ثعلبہ بعض عامر بعض ناک بعض زید بعض عبداللہ کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ صحابہ کا علم چھ جلیل القدر صحابہ میں منحصر ہو گیا تھا انہیں سے ایک ابوالدرداء بھی ہیں۔ ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکیم امت کا لقب عطا فرمایا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آپ کو دمشق کا قاضی مقرر کر دیا تھا دمشق ہی میں آخر خلافت حضرت عثمانؓ میں غالباً ۳۲ھ میں وفات پائی۔ ان کے ۱۰۰ حدیثیں مروی ہیں جن میں سے تیرہ حدیثیں صحیحین میں ہیں۔ معاویہ ابو عبد الرحمن بن ابی سفیان مخرن عرب بن امیر بن عبد شمس الاسوی القرشی، بعثت سے پانچ (یا اس سے کچھ زیادہ) سال قبل پیدا ہوئے صلح حدیبیہ کے بعد پوشیدہ طور پر ایمان لائے مگر اپنی ماں کے خوف سے چھپے رکھا یہاں تک کہ فوج مکہ کے زمانہ میں اسلام ظاہر کیا بعض فتح مکہ میں بھی ایمان لانا بیان کرتے ہیں، ان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر بخاریہ کے کاتب رہے اور غلام کے زمانہ میں برابر جہاد میں مشغول رہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں دمشق اور شام کے حاکم مقرر ہوئے اور حضرت عثمانؓ کی شہادت تک اس پر قائم رہے حضرت علیؓ نے غلیف ہونے پر ان کو معزول کر دیا۔ مگر حضرت معاویہؓ نے عزل سے انکار کیا ان کے سلسلہ میں صحیفین کی مشہور لڑائی ہوئی جس کو ہم مشہور ذکر کر چکے ہیں، حضرت امام حسنؓ خلیفہ ہوئے اور انہوں نے چند ماہ کے بعد حضرت معاویہؓ سے صلح کر لی اس کے بعد سے حضرت معاویہ خلیفہ متفق علیہ ہو گئے اور ۲۰ سال تک خلیفہ رہے۔ تقریباً اسی سال کی عمر میں رجبؓ میں وفات پائی حضرت معاویہ سے تمام کتب صحاح میں احادیث مروی ہیں۔ ان کی مرویات کی تعداد (۱۳۰) ہے جنہیں سے تیرہ احادیث صحیحین میں مروی ہیں۔ تشریح: حضرت ابوالدرداءؓ نے حضرت معاویہؓ کے پاس لکھا۔ انا بعد جو شخص اللہ کی رضا کا طالب ہو لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ اس کو کافی ہو گا لوگوں کے بارے میں اور جو شخص لوگوں کی خوشنودی چاہے اللہ کی ناراضگی کے باوجود اللہ اس کو لوگوں کے حوالے کرے گا۔

وَكَبِثَتْ عَارِثَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْمَلْ بِمَسَاحِطِ اللَّهِ يَصِيرُ حَامِدًا مِّنَ النَّاسِ ذَا مَالٍ وَالسَّلَامَةِ۔

حل لغات

عائشہ بنت ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم محبوبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشہور فقیہہ صحابیہ ہیں اور عورتوں میں تو علم فقہ میں آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ کے فضائل بکثرت احادیث میں مروی ہیں۔ سب سے بڑی تفصیل یہ ہے کہ آپ سب سے بزرگ مدبرہ رسول کی محبوبہ تھیں حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو عائشہ کے بارگاہ میں ازیت نہ دو کیونکہ مجھ کے سوا کسی دوسری بیوی کے بستر پر وہی نہیں آئی ہے۔ آپ بعثت سے چوتھے یا پانچویں سال پیدا ہوئیں مکہ میں سیدہ خدیجہؓ کی وفات کے بعد عمر چھ یا سات سال آپ کا عقد سردار دو عالم کیا تھا ہوا مدینہ منورہ میں ۱۲ھ یا ۱۳ھ میں بعثت یا اس سال خصی ہوئی اور حضورؐ کی وفات کے وقت ان کا سن اقدس اٹھارہ سال کا تھا۔ ۱۰ھ رمضان ۱۲ھ یا ۱۳ھ میں وفات پائی اور بقیع میں دفن ہوئیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے بعد صحابہ میں سب سے زیادہ احادیث آپ ہی سے مروی ہیں۔ آپ کی مرویہ احادیث کی تعداد (۲۱۰) جن میں (۱۹۶) حدیثیں صحیحین میں سے ہیں بقیہ دیگر کتب احادیث میں ہیں۔ آپ کے سابق فضائل محتاج بیان نہیں۔ ہم نے یہ چند سطریں صرف تبرکاً سپرد قلم کی ہیں۔

مساحط جمع مسطح۔ سبب ناراضی۔ مسطح (س) مسطحاً۔ الرجل۔ کو علیہ غضب ناک ہونا۔ مسطح۔ مسطح ناراضی اور بقول بعض بڑے

لوگوں کی ناراضی۔ تشریح: حضرت عائشہؓ نے امیر معاویہؓ کے پاس لکھا: انا بعد جو شخص اللہ کی ناراضگی کے عمل کرے گا تو اس کی تعریف کرنے والے بھی اس کو برا کہنے لگیں گے۔

خواہی کہ نفیریں کنند از پست x نکو باشت تا بدگوید گشت :-

رجل جرى على لسانه في حياته ما جرى عليه بعد وفاته

ایک شخص کی زبان پر زندگی ہی میں وہ بات آگئی جو مرنے کے بعد اس پر گزری !

روى التبرى باسناد الى هشام الكلبى، قال: عاش عبيد بن شريح الجهمى ثلاثاً وثمانين سنةً وادرك الاسلام، فاسلم ودخل على معاوية بالشام، وهو خليفة، فقال له: حزننى بالجحى ما رأيت، قال: مررت ذات يوم بقوم يد فنون ميتاً لهم، فلما انتهيت اليهم، اغرورقت عيناى بالدموع فتمثلت بقول الشاعر

يا قلب اذك من اسماء مغرور	فاذكر وهل ينفعك اليوم تنكير
قد جئت بالحب ما تخفيه من احد	حتى جرت لك اطلاقاً ما حصيد
فلمست تدرى وما تدرى عاجلها	اذنى لرشدك ام ما فيه تاخير
فاستقبر الله خيراً واراضين به	فبينما العسر اذ دارت مياسير
وبينما المرء فى الاحياء مغتبط	اذا هو الرمس تعفوه الا عاصير
يبكى الغريب عليه ليس يعرفه	وذوق رايته فى الحى مسروراً

قال: فقال لى رجل: اتعرف من صاحب هذا الشعر قلت لا قال: ان صاحب هذا الميت الذى دفناه الساعة، وانت الغريب الذى تبكى عليه، ولست تعرفه وهذا الذى خرج من قبره اقرب الناس رحماً اليه، واسرهم بموته فقال له معاوية: لقد رأيت عجيباً فمن الميت؟ قال: عندين لسيد العذرى

حل لغات اسان دیکھو محمد الانبارى کمال الدین عبدالرحمن بن ابی الوفاء محمد بن انبارى دافر العلم، معتمد عابد وزاهد اور علم ادب

نحو کے اہم تھے مادہ لباس اور مادہ زندگی کا طرز امتیاز تھا۔ اپنے علم نسبت اور علم ادب ابو منصور جو الیقین سے اور علم نحو ابو السادات اہل اللہ بن الشجر سے حاصل کیا تھا اور اس درجہ بہارت حاصل کی کہ سر آمد روزگار ہو گئے۔ زہد الالباء اسرار العریۃ حاشا الیضا۔ شرح دیوان متنبی۔ شرح حمار۔ کتاب حصص میں وغیرہ بہت سی کتابیں لکھی ہیں و شعبان ۳۷۰ھ میں جمعہ کی رات میں انتقال ہوا اور شیخ ابو اسحاق شیرازی کے قریب مدفون ہوئے عارف دیکھو ۳۷۰ھ عید بن شریح دیکھو مقدمہ ۳۷۰ھ یدنون (ض) دفنہ۔ الیث کاڑنا۔ ذقنہ کاڑنا ہوا جہ دفن ان غرور فت۔ العین ڈبڈبا آنا۔ الدموع جمع دمع انسود، دمعت (ف) دمعاً دس، دمعاً دلوماً، العین انسود ہانا۔ جحمت (ن) بوحا۔ اشی ظاہر کرنا۔ بواح کھل کھلا۔ بوح آفتاب علم ہے۔ اطلاقاً جمع طلق گھوڑے کی دوڑ کا ایک پڑ۔ محاضیر جمع محضر۔ و سادہ۔ فبینما العسر مبتدا ہے اور خبر خبر وف ہے اے العسر ثابت ملک لفظین بالبعد والے جملہ کی طرف مضاف ہے اور

عبدالرحمن انباز نے اپنی سند کیسے ہاشم علی کی ذریت کی جو اپنے کہا کہ عبید بن جریہ جی میں تین سال پہلے نہ ہے اسلام کا زمانہ آیا تو مشرف باسلام ہوئے اور حضرت معاویہ سے ملک شام میں ان کے دو خلافت میں ملاقات کی۔ حضرت معاویہ نے کہا: آپ نے (اپنے مشاہدات میں) وجود اقدس عجیب زد کیا ہو۔ بیان کیجئے۔ آپ نے کہا: ایک دن میرا گدرا ایک گدہ پر ہوا جو کسی مرد کو دفن کر رہے تھے میں ان کے قریب آیا تو مرد مرنے کے بعد سب پہلی منزل یعنی قبر کی تختیں نظر نہ پھر گئیں۔ دل بھر آیا اور میری آنکھیں آنسوؤں سے بھرا آئیں اور میں یہ اشعار پڑھنے لگا: **یا قلب اہک اھ۔ لے دل بیشک تو اسما کی طرف دھوکے** میں یہ صوفی صفت حاصل کرادیا کہ آجھ کو نصیحت مفید ہوگی۔ تو نے راز رحمت کو ناش کر دیا کہ دوسری سے بھی مخفی نہیں ہے یہاں تک کہ دوڑ گئے تیری محبت کو کیکر خبری باشندے یا جل پڑیں تیری محبت کی دستاویزں گھوڑوں کی چال یعنی تیری محبت کی دستاویزیں جا بجا پہنچ گئیں رزق ثواب جانتا ہے اور نہ آئندہ جانے لگا کہ دنیا کا قریبی زمانہ تیری ہدایت کے قریب تر ہے یا وہ کہ جس میں تاخیر ہے۔ اللہ سے خیر کا طالب بن اور اس پر اُمی رہ۔ کیونکہ ننگی کیمت میں چاہک گھونٹے لگتے ہیں جو کچھ پائے یعنی ننگی کے دوران میں یکایک سہولت کا دور آجایا گا اسی دوران میں کہ آدمی زندوں میں شادماں ہوتا ہے۔ ناگاہ تیرا آمدھیماں (یا بھگولے) اسکی قبر کے نشان بھی مٹا دیتی ہیں پر دہی اس پر ڈتا ہے حالانکہ وہ اسکو جانتا بھی نہیں اور اس کا رشتہ دار خاندان میں خوش ہوتا ہے۔ عبید بن جریہ کہتے ہیں کہ (انہی سے) ایک شخص نے مجھ سے کہا: جانتا ہے اس شعر کو کہنے والا کو کیسے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: یہی مرعوبہ جس کو مجھے ابھی اپنی کیا کر اور تو مسافر کو جو اس پر رہا ہے اور اس کو نہیں جانتا۔ اور یہ شخص جو اس مرد کو گود میں تار کر رکھی قبر سے باہر آیا اسکا قریبی رشتہوار ہے جو اس کے مرنے سے پہلے خوش ہے (وراثت کی بنا پر) امیر معاویہ نے کہا: واقعی آپ نے بہت عجیب اقدہ دیکھا ہے! اچھا یہ تو بتائیے کہ مرنے والا کون تھا؟ آپ نے کہا عیتر بن ابیہ (تتمید) شیخ یوسف بن سلیمان شہنشاہی نے شرح شواہد کتاب سیبویہ میں ذوق کی طرف منسوب کر کے نقل کیا۔

دینما المر فی الاجبار مغتبطا ﴿۱﴾ اذ صار فی الرمس نفعوه الاعاصیر۔
 اس پر فردق لے کہا: جانتے ہو اس شعر کا قائل کون ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں فردق نے کہا: یہی شخص ہے جس کو ابھی
 دفن کیا ہے، موصوف نے شعر مذکور کے بعد یہ شعر نقل کیا ہے۔
 حتی کان لم یخین الا تذکرہ ﴿۲﴾ والد ہر اینما حال دہاریر، واللہ اعلم۔

شریف آدمی اپنے محسن کو کھولا نہ پس کرتا !

حِكْمِي أَنْ الْوَزِيرَ الْمُهَلَّبِي سَأَفْرِقُ بَيْنَ أَنْ يَتَوَلَّى الْوِزَارَةَ، وَكَانَ فَقِيرًا جَدًّا، فَلَقِي فِي سَفَرِهِ مُشَقَّةً عَظِيمَةً،

فاشتمی اللحم فلم يقدر عليه، فقال: ارتجالاً

الاموت يباع فاشتره	فهذا العيش ما الاخير فيه
الاموت لذيد الطعوياتي	يخلصني من الموت الكريه
اذا ابصر قبراً من بعيد	وددت لو انني مسايليه
الارحم المهين نفس حر	يقوم بالوفاء على اخيه

قال، وكان معه رفيق، يقال له عبد الله الضبي فلما سمعه اشترى له لحابن بهم وطبخته وأطعمه آياه، ثم افترقا وتقلب بالمهلبى الاحوال وأثرى وتولى الوزارة العظمى لمعز الدولة وانقر رفيقه جداً فبكنه وزاره المهلبى فقصده وكتب اليه في رقعة

الاقل للوزير فدتك نفسى	مقال تمذكر ما قد نسيه
انذكر اذا تقول لضحك عيش	الاموت يباع فاشتره

فلما وقف على رقعته، امر له بسبع مائة درهم، ووقع في رقعته مثل الذين ينفقون اموالهم في سبيل الله كمثل حبة انبتت سبع سنابل في كل سنبلة مائة حبة ثم دعا به، وخلع عليه زادا في بزة، وولاه على عمل

صل لقا الوزير المهلبى يزيد بن محمد متوفى ٢٥٩ هـ شيعه آل مله ہے اور شاعر ہے متوکل کی تعریف میں بہت قصائد لکھے ہیں۔ ان کا حال فی البدیہہ کہنا، انگریز ناگوار و دودت ڈڈا ڈاڈا نوڈہ محبت کرنا۔ خواہش کرنا۔ دود دود محبت کرنا۔ والا۔ الہین، خوف اس نے والا۔ روزی، موت تجا وغیرہ کا کھیل۔ اثری اثر، اثری دن، اثری دن، اثری۔ الرمل، مالدار ہونا۔ ثرودہ مالدار۔ ضنک، تنگ ضنک، رک، ضنک، ضنک، تنگ ہونا۔ وقع توقیعاً شامی مہر کا ناجتہ داماج جات۔ انہنت۔ انباتا، اگلا۔ سذل مع شنبہ۔ خوشہ۔ تش میجر۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ وزیر مہلبی اپنے وزیر ہوئے قبل کسی سفر میں گیا۔ اس زمانہ میں بہت ہی تنگ دست اور نادار تھا سفر میں غیر معمولی مشقت و تکلیف دوچار ہونا پڑا۔ گوشت (کھانے) کی خواہش ہوئی تو حاصل نہ کر سکا تو اسے برجہ کہنا شروع کیا۔ الاموت اہ کیا کہیں موت ذوق نہیں ہو رہی کہیں اس کو غریب لوں۔ کیوں کہ یہ زندگی بہت ہی بے کیف زندگی ہے۔ کیا مزید اہ موت نہیں ہے جو مجھے آجائے اور اس کا زندگی سے مجھے چھٹکارا دے دے جب میں دوسے کسی قبر کو دیکھتا ہوں تو میری ہی خواہش ہوتی ہے کہ کاش میں بھی اسی کے پاس ہوتا۔ خدا اس شریف آدمی پر رحم کرے جو اپنے بھائی کے رنج کو دور کر دے۔ عبد اللہ ضبی وزیر (مذکور) کا رفیق سفر تھا، جب اس نے اپنا وزیر کیلئے ایک درہم کا گوشت خرید کر لایا اور پکا کر کھلا دیا۔ اس کے بعد دونوں جہا ہو گئے (چند روز بعد) مہلبی کی حالت بدل گئی مالدار ہو گیا اور معز الدولہ کا وزیر اعظم ہو گیا اور ہر اسکار رفیق سفر عبد اللہ ضبی غریب ہو گیا

دشہ در ایک دھنچ یہ رنگ جہاں ہیں ۛ وہ کونسا چمن ہے جو جسکو خزاں نہیں (ناخ)

اور اس کو پہلی کی وزارت کی خبر ملی تو اس نے ایک خط میں (مندرجہ ذیل قطعہ) لکھ کر بھیجا کہ الاقل للوزیر اھ وزیر سے کہدے میری جان تجھ پر قربان۔ اس بات کی یاد دہانی کے لئے جس کو کہ وہ بھول گیا تھے وہ یاد ہے جبکہ تو تنہا عیش کیوجہ سے یہ کہہ رہا تھا: کیا کہیں موت فروخت نہیں ہو رہی کریں اسکو خرید لوں۔

وزیر (مضمون) رقمہ مطلع ہوا اور اس کے لئے سنا سو درہم کا حکم کر کے اس کے خط کو بایں آیت ہرزاد کردیاء مثل الذین جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت (عند اللہ) ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے (فرض کرو) ستائیس مہینے اور ہر سال کے ستو دانہ ہوں (ای طرح خداوند تعالیٰ ان کا ثواب ستا سو حصہ تک بڑھاتا ہے) پھر اسکو بلا گرفت دی اور مزید علیہ کے بعد اس کو کسی کام پر لگا دیا۔ سے اے شیخ بیاتامن و تو زار بگریہیم * کا حوالہ دل سوختہ ہم سوختہ داند

لَا تَحْزَنْ اِذَا اَسَاءَ وَاَبْلُكَ الظَّنَّ وَكُنْتَ فَحْسَنًا فَانْ خَيْرُكَ

اگر تو ہاں دان ہے تو لوگوں کی بدگمانی سے غمگین نہ ہو کہ تو بد یہ تیرے لئے بہتر ہی ہے !

(سعدی)

مرا بچوں بود دان از چشم پاک * بنیاد ز غیبت بد اندیش باک
تو بھلا ہے تو برا ہو نہیں سکتا ہے فوق * ہے بڑا دہی کہ جو بھلو بڑا جانتا ہے

اور عمر تاجر من تجارت نیسا بور جار بیتہ عند الشیخ ابی عثمان الحکیم فوقہ نظر الشیخ علیہما یوسف عشقہا وشفعہا بفاکتہ بآلی شیخ ابی حفص الحداد بالحال فاجاب بالارہ بالسفر الی الرقۃ الصحبۃ الشیخ یوسف فلما وصل الی الرقۃ سأل الناس عن منزل الشیخ یوسف اکثر الناس فی ملائمۃ وقالوا کیف یسأل نفی مثلاً عن بیت شقی فاسق فرجع الی نیسا بور وقص علی شیخ القصة فامر بالعود الی الرقۃ ملائمة الشیخ یوسف فلما کورسا فمررة ثانیة الی الرقۃ سأل عن منزل الشیخ یوسف وھیال بنہ الناس وازدہم بہ فقیل لہ انہ فی محلة الخندارۃ فأتی الیہ سلمو علیہ فمر علیہ السلام وعظمت وکان الی جانبہ صبی بارع الجمال الی جانبہ الآخر رجالة ملوۃ من شیعہ کانہ الخمر بعینہ فقال لہ الشیخ ابو عثمان ما هذا المنزل فی هذه المحلة فقال ان ظالمنا شری بیوا اصحابنا وصیروا حمارا ولم یحجۃ الی شراہ داری فقال لہ ما هذا الغلام وما هذا الخمر فقال ما الغلام فولد من صلیبی واما الرجالة فغل فقال ولو تو قع نفسك فی مقام التهمة بین الناس فقال لئلا یعتقد اننی ثقة امین یتستودعون جوارہم فابطلت بین فبکی ابو عثمان بکاء شديداً وعلو قصید شیخہ فہکذا حوالہ اہل

اللہ نفعنا اللہ تعالیٰ ہمہ

صل لقا

اور عمر ایذا غامی کے پاس امانت رکھنا عشقہا اس عشقہا محبت میں مدد بڑھانا ماسق جرمشاقی تنفع (اس ن) شغفہ بہ فریفتہ ہونا جبہ محبت کا دل کے پڑے میں پہنچنا۔ ابو حفص دیکھو مقدمہ ملا الرقۃ عکلت

ایران میں ایک عجیب و غریب پُر رونق و خوش منظر قدیم ترین شہر ہے جس کو مسلمانوں نے حضرت عمر کے زمانہ میں عمرو بن زید کے ہاتھ پر فتح کیا تھا خلیفہ مہدی نے شہر میں اہل اصلاح کو آئی ہے یوسف دیکھو مقدمہ ملا از دراء حقیر کھنا۔ زاری (صل) زاریتہ علیہ

عبد عیوب لگانا، الخمار سے فروش، بارع، برع ان، بس، ک، جردعا، براءة، علم، با فضیلت، یا جمال میں کامل ہونا، زجاجة شیشه کے برتن کا ٹکڑا، ومن الی عبیدۃ یقال لقدح زجاجة قال عنترۃ زجاجة صفر، ذات اسرۃ، قال تعالیٰ: المصباح فی زجاجة لے فی قدح من الزجاج، نرج (ض) زجاجة وازواج، حاجۃ لمسی اور بار یک، ابو الا یوناس ازج مملوۃ دیکھو ص ۱۲۱۔
تشریح: نیشاپور کے ایک تاجر نے اپنی کینز شیخ ابو عثمان حیرتی کو بطور امانت سپرد کی ایک روز شیخ کی اس پر نظر پڑی تو با قضا بشریت اسے بہت ہو گئی اور اس پر ذرا غصہ ہو گئے، ابو عثمان نے اپنے شیخ ابو حفص حداد کے پاس اپنا حال لکھا تو ابو حفص نے ان کو زنی کی طرف سفر کرنے اور شیخ یوسف کی صحبت اختیار کرنے کا حکم کیا شیخ ابو عثمان زنی پہنچے اور شیخ یوسف کا مکان دریافت کیا لوگوں نے ملامت کرتے ہوئے کہا: آپ جیسا متلی آدمی ایک بد بخت فاسق و فاجر شخص کا مکان دریافت کرے تعجب کی بات ہے

۵ بدگمانی لازم بد باطنان افتادہ است ❀ گوشہ از خلق جا کر دم کیس پیدا شد

یہ سن کر شیخ عثمان نیشاپور واپس آئے اور شیخ ابو حفص سے پورا قصہ بیان کیا شیخ نے پھر زنی چا اور شیخ یوسف سے ملاقات کر نیکا حکم کیا
۵ کے راکہ نزدیک نلتت یدوست ❀ چہ دانی کر صاحب دلایت خود دوست
شیخ ابو عثمان دوبارہ زنی کا سفر کیا اور شیخ یوسف کا مکان دریافت کیا اور لوگوں کی ملامت اور شیخ یوسف کی برائی کی کوئی پردہ انہیں کی آپ کو بتایا گیا کہ وہ شرایوں کے محلہ میں رہتا ہے

آپ انکی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا شیخ نے سلام کا جواب دیا اور تعظیم کی شیخ کے پاس ایک طرف نہایت خوبصورت لڑکا اور اور دوسری طرف شیشی تھی جو بے حد شراب جیسی چیز سے بھری ہوئی تھی شیخ ابو عثمان نے شیخ یوسف سے کہا: آپ کا مکان اس محلہ میں کیوں ہے؟ شیخ یوسف نے کہا ایک ظالم نے ہمارے سب محلے والوں کے مکانوں کو خرید کر شراب خانہ بنادیا اور میرے مکان کے خریدنے کی اس کو ضرورت نہیں ہوئی شیخ ابو عثمان نے کہا: یہ لڑکا کون ہے؟ اور شراب کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے کہا لڑکا تو میرا حقیقی بیٹا ہے۔ رہی شیشی سو (ایسی) سر کر ہے شیخ ابو عثمان نے کہا: آپ نے خود کو مظنہ بہمت کیوں بنا رکھا ہے؟ آپ نے کہا: تاکہ لوگ میرے متعلق یہ خیال نہ کریں کہ میں قابل اعتماد اور امین ہوں یہاں تک کہ وہ اپنی کینز بیل مجھے سپرد کریں اور میں انکی محبت میں مبتلا ہو جاؤں

۵ نیک باشی و بدت گوید خلق ❀ کہ کہ بد باشی و نیکت گویند

پس شیخ ابو عثمان واپس آئے اور شیخ کا مطلب سمجھ گئے۔ اہل اللہ کے حالات ایسے ہی ہوتے ہیں۔ نفعاً اللہ تعالیٰ بہم:

التواضع

خاکساری !

۵ زمیں پر نور قمر کے گرنے سے صاف اہلار روشنی ہے ❀ کہ میں جو روشن ضمیر کا فرخ و غنما فروختی ہے (نورق)

قال مقاتل بن سلیمان یوما، وقد دخلتہ اُتھۃ العلم، سلونی عما تحت العرش الی اسفل لثری فقال لہ رجل: مانسا لک عن شئی من ذلک، انا مانسا لک عما ماک فی الارض، اخبرنی عن کلب اهل الکھف، ماکان لونہ؟ فافحمہ۔

ولما شهرت تالیف ابن قتیبة، وحظ بعین العلم للفقهاء، صعد المنبر، وقد غص المحفل، واعتلى تدریجاً علی علماء وقته، مع فضل جاید اشتغل به من السلطان، فقال: لیسألنی من شاء عما شاء، فقام الیه احداً لا خفال فقال له: ما ذکر الفقیل، والقطیب فلم یجوابا، وألحوا، ونزل فجلاً، وانصر الی منزل کسلاً، فلما انظر اللفظین وجد نفسه اذکر الناس بهما، وهذا من عقاب العجب، وقال قتاد: ما سمعت شیئاً قط الا حفظته، واحفظت شیئاً فنسیته، ثم قال: یا غلام! هات نعلی، فقال هما فی رجلیک، ففضحه الله. وكان بشریش رجل من اهل الدین والورع وحجراً فی ایام ابی حاتم، وصحبه، ففانت صلوۃ الصبح یوماً لا احل اصحابه، فلامه علی ذلک، فلما کان فی الیوم الثانی، ادرک الحاجب من صلوۃ الصبح رکعة واحدة، فلما لقی صاحباً بعد الصلوۃ قال له: هذا کما رأیت، وانما ذكرت عملک علی معنی لتبصرة والارشاد، فلو ذکرته علی غیر ذلک لفانتک الثانیة.

حل لغت

مقاتل بن یسکان ابو الحسن متوفی ۱۵۷ھ اس کے اعتبار سے طبعی ہیں بعد میں بصرہ منتقل ہو گئے تھے نہماک بجاہ۔ زہری وغیرہ سے روایت رکھتے ہیں لیکن بعض علماء ان سے مطمئن نہیں حافظ دیکھنے تو انکو کذاب کہا ہے۔ آپہ بڑا لی سخت ابرار، انہما لا تاؤبانا۔ تاؤبہ علیہ تکبر کرنا۔ کہف کھود غار (غار اور کہف میں فرق یہ ہے کہ غار چھوٹا ہوتا ہے اور کہف وسیع) العرش تخت شاہی۔ کنویں کا منبر عودین، عروش، عرش (ان من) عروش لکڑی کا مکان بنانا۔ غریب چھوٹی (من) عروش اقامت کرنا۔ تری نہماک مٹی، مراد زمین۔ احمد دیکھو صدہ شہرت۔ شہر (من) شہر، شہرۃ آشکارا کرنا۔ ابن قتیبة ابو محمد عبد اللہ بن سلمہ بن قتیبة دینوری مولود ۱۲۷ھ متوفی ۱۸۷ھ عالم فاضل اور صاحب تصانیف ہیں۔ ادب الکاتب۔ کتاب البحر ثم وغیرہ مختلف کتابیں لکھی ہیں لفظ (من) لفظ بالعين گوشہ چشم سے دیکھنا۔ بعد دیکھو من غص (من) غصصاً۔ مکان بھر جانا اور تنگ ہو جانا۔ انقل مجلس محافل حفل (من) حفل۔ القوم اکٹھا ہونا صافل۔ صرع صافل بھرا ہوا تھن تبریز ابرار اصل ہمسوس فانی ہونا۔ بروز (من) بروز میدان کی طرف نکلتا۔ مبارزۃ لڑائی کیلئے مقابلہ پر نکلتا۔ الاعفال۔ جمع غفل بیوقوف۔ الفقیل کھجور کی گٹھلی کے شکاف کی ایک بٹی۔ قل (من) قلنا الجمل۔ بڑی بٹا قطر گٹھلی کے اوپر کا باریک چھلکا۔ فلم یجرب۔ امارا اجواب امارة جواب دینا۔ مار (من) مارا۔ لونا۔ متحر ہونا۔ لغو باللہ من الحور بعد الحور: ہم زیادتی کے بعد نقصان اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔ کسل۔ در ماندگی۔ کسل (من) کسلان ہونا ص کسل۔ کسلان جگنائی۔ قتادہ دیکھو من یفعلون۔ ففعلون ان، ففعلار سوا کرنا۔ تشریش مملکت اندلس میں ایک بہت بڑا شہر ہے۔

الودع پر ہمیز گاری۔ لامہ دیکھو ۳۰

تشریح :- ایک روز مقاتل بن یسکان نے علی تخت میں آکر کہا: از عرش تافرش جو چاہو مجھ سے پوچھو۔ ایک شخص نے کہا: ہم آپ کے آسمانی بایں نہیں پوچھتے ہم تو سرودہ چیز معلوم کرتے ہیں جو آپ کے ساتھ زمین میں ہے۔ بتائیے اصحاب کہف کا کائنات کس رنگ کا تھا؟ پس اسکو دم خود کردا یعنی وہ اجواب ہو گیا اور ساری تخت خاک میں بل گئی، صفا گئے کیسی اس بھری مجلس میں رسوائی ہوئی جب حافظ ابن قتیبة کی تصنیفات مشہور ہو گئیں اور ایک ماہر فنون عالم ہونے کی نظروں سے دیکھے جانے لگے تو ایک روز ایک

منبر پر تشریف لائے جبکہ مجلس عوام و خاص سے بھری ہوئی تھی۔ حافظ موصوف اپنے ہمسروں پر اور ہم عصر علماء پر فائق ہونے کی گستاخ
شاد وقت کی جانب سے فضل و بجا بھی تھے۔ آپ نے کہا: جو چاہو پوچھ لو (مجلس سے) ایک بدخواہ نے کہا: فرمائیے "قتیل" اور ظہیر کے کی
معنی ہیں؟ حافظ موصوف سے جواب دینے پر غاموش کر دیئے گئے۔ شرمندہ ہو کر منبر سے اترے اور اپنا سامنہ لئے گھر کو چلے گئے اور جب
ان دونوں لفظوں میں غور کیا تو اپنے آپ کو لوگوں سے کہیں زیادہ جان کر پایا یہ رسوائی اور شرمندگی، خود بینی اور نخوت کی شامت تھی
سے مباشر غرہ بھل و عمل کرنا نہیں * بدیں سبب زور گاہ عزت دور

ایک مرتبہ حافظ قادہ نے کہا: میں نے کبھی کوئی بات نہیں سنی جس کو محفوظ نہ کر لیا ہو اور کوئی بات محفوظ نہیں کی جسکو بھول گیا ہو
اگلے بعد خادم سے کہا: میرے جوتے تو لا، خادم نے کہا: جوتے تو آپ کے پاؤں میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے (اس بڑے بول کی وجہ سے) انکو بھی
رسوا کر دیا۔ سے مثل بال بدر ہے کب طالب خطر ❀ : خود غما نہیں ہے جو صاحب کمال ہے (اتیرا)

شہر شریش میں ایک پرنس گار اور متدین شخص تھا جو ابو حامد کے زمانہ میں حج کے لئے گیا اور آپ کے ساتھ رہا۔ ایک روز ساتھیوں
میں سے ایک شخص کی صبح کی نماز وقت ہو گئی تو اس شخص کو طاعت کی جب دوسرا روز ہوا تو خود اس نے نماز صبح کی فجر ایک رکعت پائی۔
نماز کے بعد اس شخص نے دجلو اس نے طاعت کی تھی، ملاقات کی اور کہا: یہ جو کچھ ہوا ہے اس وقت ہے جبکہ تو نے مہمانی کے طور پر
کہا تھا اور اگر خود بینی نخوت، ریاکاری وغیرہ میں کسی اور طریقہ سے کہتا تو تیری دوسری رکعت بھی فوت ہو جاتی :
سے زائد غرور داشت سلامت نبرد ۵۱ ❀ دنداز رہی نیاز بداد السلام رفت (حافظ)

وكان ابوايوب الانصاري (واسمه خالد بن زيد) مع علي بن ابي طالب في حروب
كلها، ومات بالقسطنطينية فرباط سنة احدى وخمسين، وذلك مع يزيد بن
معاوية لما اعطاه ابوه القسطنطينية خراج معه، فمرض، فلما ثقل قال لاصحابه
اذا انامت فاحملوني، فاذا صافتم العدو فاذا فنون تحت اقدامكم، ففعلوا، و
دفنوه قريبا من سواها وهو معروف الى اليوم، معظم يستشفون، فيشفون، فكان
اشارة الى ان من تواضع لله رفعه الله

خل لقا | ابوالجہت خالد بن زید بن کلیب انصاری خرمی مشہور صحابی ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں حاضر خدمت ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ بد
اور تمام غزوات میں شرکت کی ہجرت کے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کو سکونت سے مشرف فرمایا تھا
تمام کتب محار میں آپ احادیث مروی ہیں اور آپ کی مرویات پچاس حدیثیں ہیں۔ کو فرماتے وقت حضرت علیؑ نے آپ کو مدینہ میں اپنا نائب
مقرر کیا تھا۔ ۱۱۰ھ میں آپ وفات پائی۔ زید بن معاویہ اسکی ولادت ۱۱۰ھ میں ہوئی۔ جبکہ امیر معاویہ حضرت عثمانؓ کی طرف سے
کل ملک شام کے والی ہو چکے۔ امیر معاویہؓ نے اپنی زندگی میں صوبہ شام کے امراء اور وفود سے مشورہ لے کر زید کی دلی عہدی کی بیعت لے لی تھی
لیکن مدینہ کے چند ممتاز رؤساء امت عبداللہ بن زبیر، امام حسین۔ عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن عمرؓ اس بیعت کے خلاف تھے۔ عبداللہ
بن عمر اور عبداللہ بن عباس نے جب دیکھا کہ زید کی خلافت پر اجماع عام ہو گیا تو ان حضرات نے بیعت کر لی لیکن حضرت امام حسین اور عبداللہ
بن زبیر نے بیعت نہیں کی۔ یہاں تک کہ ۱۱۰ھ محرم ۱۱۰ھ کو کربلا کے میدان میں جنگ ہوئی۔ ایک طرف امام حسین کے ۸۰ آدمیوں کی مختصر جماعت

ایاها فقال عقیل لآذہبن الی رجل هو اولی منک یعنی معاویہ فقال انت وذاك فنہب الی معاویہ فاعطاه مائۃ الف درہم وقال اصعب المندبر واذکر ما ولاک علی و ما اولیتک فصعب المندبر وقال یھا الناس انی اخیبرکم انی احدث علیا علیہ فاختار دینہ علی وانی اردت معاویہ علی دینہ فاختارنی علی دینہ فقال معاویہ فہذا الذی تزعم قریش انه احق وایما اعقل منہ وکان طالبا سن من عقیل بعشر سنین وعقیل سن من جعفر بعشر سنین و کلہم ولد و اقبل علی و هو اکبرہم +

غل لقا | الفم و یحویہ عقیل بن ابی طالب ہا ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد اور حضرت علی و جعفر کے حقیقی بھائی اور محال ہی غزوہ حنین اور غزوہ موتہ میں شریک تھے۔ حضرت معاویہ کی آخر خلافت میں یازید کی اول حکومت میں وفات پائی۔ ان سے سنن نسائی و ابن ماجہ میں روایت ہے۔ شقیق حقیقی بھائی۔ نظیر بھئی ہوتی چیز کا آدھا حصہ۔ شق (ن) شقا۔ الشی بھاڑنا۔ مشقۃ۔ الامر دشوار ہونا۔ شق شگاف ج شقوق۔ شق جانب۔ شقہ دور کا سفر۔ مشقت ج مشاق۔ نسبہ (ن) من نسباً۔ نسبت نسبت کرنا۔ نسب قربت ج نسباً الحماۃ یوقونی۔ حق اس اکٹھا۔ حماۃ بے وقوف ہونا۔ ص احمق ج حق حقیقی ابن عساکر ابو القاسم علی بن ہبہ اللہ بن عبد اللہ بن اکسین بن عساکر الشافعی متوفی ۳۵۷ھ شہر وفاق محدث اور تاریخی شخص ہے (۱۳۰۰) شیوخ سے روایت رکھتے ہیں۔ ان کی انتہائی ذکاوت و فطانت کی وجہ سے اہل بغداد ان کو شغلدار کہا کرتے تھے۔ انکی تاریخ دمشق اسکی جلدوں میں ہے جس کے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے کہ ایک شخص نے اس کو کوئی نہ تصنیف کیا۔ البصائر جمع بصائر کھ، البصر اس ک، البصر۔ بصارت۔ ہا یہ جاننا۔ دیکھنا۔ بصیرۃ زیر کی عبرت۔ ج بصائر۔ باصرہ آئینہ ج بواہر۔ حوائت جمع حالت و دکان۔ افعال جمع فعل۔ تالا۔ اقل۔ الباب دروازہ پر تالا لگانا۔ قفل (ن) من قفل قفل سفر سے لوٹنا۔ قافل ج قافلہ۔ قفال۔ سارقا چور ج سرقہ۔ سرق (ن) سرقۃ چرانا۔ انت و ذاک امی کن انت مع ذلک اگر مبتدا کے بعد محبت پر دلالت کرنا لا صرف داؤد وقع ہو تو خبر محذوف ہوتی ہے جیسے اگل رجل و ضیعۃ۔ پس انت مبتدا ہے اور ذاک اس پر محذوف ہے اور خبر محذوف ہے تقدیر عبات یوں ہے۔ انت مقرر دن مع ذاک۔ اور خبر انشاء کے معنی میں ہے اولاک ایلا عطا کرنا۔ اس اسم تفضیل ہے بڑی عمر والا:

تشریح: ہشام نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کے حقیقی بھائی حضرت عقیل نے شہ میں اسلام قبول کیا اور شہ میں وفات پائی آپ بڑے حاضر جواب تھے مگر لوگ آپ کو حماقت کی طرف منسوب کرتے تھے ابن عساکر کہتے ہیں کہ جب آپ کی مینائی ختم ہو گئی تو آپ حضرت معاویہ کے پاس تشریف لائے حضرت معاویہ نے آپ کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور دمنہا کہا: اے بنو ہاشم! کیا بات آخر میں؟ تبارکی بصارت جاتی رہتی ہے! حضرت عقیل نے (فرزا) جواب دیا اور قبائی بنوایا: چشم بھیر جاتی رہتی ہے! دمنہا غوف ہو جاتے ہیں! یعنی ہم آنکھوں کے اندھے ہیں تو تم دل کے اندھے ہو جاتے ہو! ہاشم نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عقیل اپنے بھائی حضرت علی کے پاس عراق تشریف لائے اور کوئی چیز طلب کی حضرت علی نے فرمایا میں نہیں دے سکتا اپنے فرمایا میں غریب اور محتاج ہوں۔ حضرت علی نے فرمایا جب تک مسلمان کسی پاس سے عطا یعنی وہ حصہ جو غازیوں کو ہر سال ملتا ہے، آئے اس وقت تک توقف کرنا کہ میں کچھ بے سکون۔ آپ نے امر کیا حضرت علی نے ایک شخص سے کہا: اس کا ہاتھ پکڑ کر دو گانوں کی طرف لے جا اور تالے کھول کر جو کچھ ہو سب نکال کر دے جعفر عقیل نے کہا آپ مجھ کو چور بنانا چاہتے ہیں؟ حضرت علی نے فرمایا: تو کیا تو یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا مال میکر تجھے دیدوں؟ حضرت عقیل نے کہا: اچھا میں اپنے دینے کے معاملہ میں آپ سے بہتر شخص یعنی معاویہ کے پاس جانا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو (جان) اس کے پاس بروا! حضرت عقیل معاویہ کے پاس آئے۔ معاویہ نے آپ کو ایک لاکھ درہم دے کر کہا: میں نے اور حضرت علی نے جو کچھ تجھ کو دیا ہے سب برابر اس کا اعلان کرے۔ حضرت عقیل سب ز

آئے اور کہا: لوگو! میں تم کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے حضرت علیؑ کو ان دن پر ترجیح دینا چاہا تو آپ نے دین کو مجھ پر ترجیح دی اور میں میرے مساوی کو ان دن پر ترجیح دینا چاہا تو معاویہ نے اپنے دین پر مجھے ترجیح دی۔ حضرت معاویہ نے کہا: یہی ہے وہ جس کو قریش پاکل سمجھتے ہیں؟ بعد اس کے زیادہ کون ہوشیار ہوگا۔ حضرت طالبؓ حضرت عقیلؓ سے اور حضرت عقیلؓ جعفرؓ سے دس سال بڑے تھے اور ان سب کی پیدائش حضرت علیؓ سے پہلے ہے اور حضرت علیؓ سب سے کم عمر ہونے کے باوجود افضل و کمال میں باہرے ہیں۔

الادبُ خیر الذَّخائر

ادب بہترین ذخیرہ ہے

۱۔ انا ابنُ نفسٍ وکنتی لَدَیَّ مَنْ عَجَمَ کُنْتُ اَوْ مِنْ الْعَرَبِ ۖ اِنْ اِنْفَقَ مَنْ یَقُولُ هَا اَنَا ذَا ۖ کَیْسَ الْفَقْرِ مَنْ یَقُولُ کَانَ اَبی

عن الحجاج بن یوسف الثقفی انه امر صاحب حر استنه ان یطوف باللیل فمن وجد بعد العشاء ضرب عنقه فطاف لیلۃ فوجد ثلاثة صبیان یتما یلون علیهم اثار الشرا فاحاط بهم وقال لهم من انتم حتی خالفتم امر امیر المؤمنین

فقال الاول ۛ نا ابنُ مَنْ دانَتْ الرِّقابُ له	لما بین محمد ومها وخادمها
اتیه بالرغم وهی صاغرة	یاخذ من مالها ومن دمها

فامسك عن قتله وقال لعله من اشراف العرب ثم قال لاخر من انت فقال ۛ

انا ابنُ الذی لا تنزل الارض قبره	وان نزلت یوماً فسوف تعود
تری الناس افواجا الی ضوع نارہ	فمنهم قیام حولها وقعود

فامسك عن قتله وقال لعله من اشراف العرب ثم قال الثالث من انت فقال ۛ

انا ابنُ الذی خاض الصفوف بعزم	وقومها بالسيف حتی استقامت
رکابہ لا تنفک رجلاه منهما	اذا الخیل فی یوم الکربہة ولت

فامسك عنه وقال لعله من اشجع العرب فلما اصبح رفع امرهم الی الحجة فاحضرهم کنف عن حالهم فاذا الاول بن حجار والثانی ابن قوال والثالث ابن حائل فتعجب الحجة من فصاحتهم قال لجلسائہ علموا اولادکم

الادب فوالله لولا الفصا لضربت اعناقهم

حل لغات

الادب دیکھو مقدمہ ایجاب بن یوسف سیاتی ذکرہ اختارہ صاحب حرارت پیرہ دار جس (نہی) خوسہ حفاظت کرنا عارس برقرار۔ خرسہ۔ تیماروں تمام۔ فی مشید نازد انداز سے چلنا۔ دانت دیکھو مشہ۔ رقاب مع رقبہ گردن۔ رطم۔ رطم انفوس (نہ) رطمہ ذیل ہونا۔ ناپسند کرنا۔ رطم ناپسندیدگی۔ قید ہانڈی برقدور۔ خاص (نہ) غوضا۔ الماء داخل ہونا۔ لانتقات انفکاکا جدا ہونا۔ یوم الکریہ لڑائی کا دن۔ ولت پشت پھرانا۔ اشجع بہادر ابن قوال فی الماشیہ کان فی السنۃ المنقول عنہا قوال (باتفاق) فقتلہ کماکان دربطا البیقین (انا ابن اعلیٰ ہذا غاہر لا یغنی) ثم انجرت عن بعض المہرۃ انہ قوال والظاہر للنسبۃ الی قول بالغہ باقلی وندو یقال لطباخ یطبخ الغول وغیرہ ویاہ فاستمنۃ انتہی۔ ماک بہتر بننے والا جحا کہ جو کہ ماک (نہ) خوکا چیا کا۔ الثوب بٹنا۔ مخاک کارگر۔ کھڈی۔

تشریح

عجاج بن یوسف ثقفی سے منقول ہے کہ اس نے کو قوال اپنے پیرہ دار کو حکم کیا کہ رات میں شہر کا گشت کیا کرے اور عثمان کے بعد جھکد پھرتا ہوا آپ قتل کرے۔ پیرہ دار نے رات میں گشت کیا اور تین لڑکوں کو پایا جو جھومتے ڈولتے ہوئے جا رہے تھے۔ ان نے نوٹی کے آثار نمایاں تھے۔ پیرہ دار نے انکو گھیر لیا اور کہا تم کون ہو؟ جو تم نے امیر المؤمنین کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ پہل میں سے ایک لڑکے نے کہا انا ابن من دانت اہ میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس کے سامنے خادم و مخدوم سب کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔ لوگوں کی گردنیں اس کے پاس ذلت کیساتھ آتی ہیں اور وہ ان سے مال بھی لیتا ہے اور خون بھی لیتا ہے۔ پیرہ دار اس کے قتل سے ڈر گیا اور (دل میں) کہا کہ شاید یہ امیر المؤمنین کے خاص لوگوں میں سے ہو کر رہے ہو؟ تو کون ہے؟ اس نے کہا انا ابن الذی اہ میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس کی ہانڈی کبھی آتش دلاں چلے، سے نہیں اترتی اور اگر کسی روز آتر بھی جاتی ہے تو پھر فوراً اسی کی طرف پس ہو جاتی ہے تو لوگوں کو اس کی آگ کے پاس بھیر لگائے دیکھے گا کہ کوئی کھڑا ہے اور کوئی بیٹھا ہے۔ پیرہ دار نے اس سے بھی ہاتھ روک لیا اور دل میں یہ خیال کیا کہ شاید یہ عرب کے شریف خاندان کا بچہ ہے۔ تیسرے سے کہا: تو کون؟ اس نے کہا میں اس شخص کا بیٹا ہوں جو جنت و جوار مردی سے صفوں میں گھس جاتا ہے اور ننگی تلوار سے صفوں کو سیدھی کر ڈالتا ہے۔ اس کے پاؤں رکاب اس وقت بھی جدا نہیں ہوتے جبکہ گھوڑے میدان کارزار میں بیٹھے بے بھلا گتے ہیں۔ پیرہ دار اس سے بھی ڈر گیا اور یہ سمجھا کہ شاید یہ عرب کے بہادر شخص کار کا ہے صبح ہونے پر پیرہ دار نے ان کا قصہ حجاج کے گوش گزار کیا حجاج نے ان کو بلایا کہ ان کے متعلق تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ بیلا لڑکانائی کا ہے دوسرا جہم کا اور تیسرا لڑکا جو لالہ ہے۔ حجاج کو ان کی فصاحت کلامی پر حیرت ہوئی کہ انہوں نے اپنے ذیل پیشوں کو کتنے بہتر انداز میں بیان کیا ہے اور اپنے صبح احوال کو کس خوبی اور دانشمندانہ طرز سے ظاہر کیا ہے بیشک ان کا یہ طرز بیان قابلِ داد ہے، حجاج نے ہم نشینوں سے کہا کہ اپنی اولاد کو ادب کی تعلیم دے اس واسطے کہ اگر ان کے کلام میں فصاحت نہ ہوتی تو بھلا میں انکی گردن مار دیتا۔

وَأَقْبَلَ أَخْرَأِي إِلَى دَاوُدَ بْنِ الْمُهَلَّبِ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي مَدَحْتُكَ فَاسْمَعْ، قَالَ: عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ، وَتَقَلَّدَ سَيْفَهُ، وَخَرَجَ، فَقَالَ: قُلْ، فَإِنْ أَحْسَنْتَ حَكْمَتَكَ وَإِنْ أَسَأْتَ قَتَلْنَاكَ، فَأَنشَأَ يَقُولُ: هـ

مِنَ الْحَدِيثِ الْبُخْتِي وَالْبُؤْسِ الْفَقْرُ
مِنَ الْحَدِيثَانِ إِذْ شَدَّدَتْ بِهِ أَرْرِي

أَمِنْتُ بِدَاوُدَ وَجُودِ يَمِينِهِ
فَأَصْبَحْتُ لَا أَخْشَى بِدَاوُدَ نَبْوَةَ

لَهُ حِكْمٌ نَفْسَانِ وَصُورَةٌ يُؤَسِّفُ
فَتَنِي تَفَرِّقُ الْأَمْوَالَ مِنْ جُودِكَفِ
وَحَكْمٌ سُلَيْمَانَ وَعَدْلٌ أَبِي بَكْرٍ
كَمَا يَفَرِّقُ الشَّيْطَانُ مِنْ لَيْلَةٍ الْقَدَرِ

فَقَالَ: قَدْ حَكَمْنَاكَ، فَإِنْ شِئْتَ عَلَى قَدْرِكَ، وَإِنْ شِئْتَ عَلَى قَدْرِي، قَالَ: بَلْ عَلَى قَدْرِي
فَأَعْطَاهُ ثَمَنَيْنِ أَلْفًا، فَقَالَ لَهُ جُلَسَائُهُ: هَلَّا اخْتَكَمْتَ عَلَى قَدْرِ الْأَمِيرِ؟ قَالَ لَهُ نَبِيٌّ فِي مَالِهِ
مَا يَفِي بِقَدْرِهِ، قَالَ لَهُ دَاوُدُ: أَنْتَ هَذَا الشَّعْرُ مَثَلُ فِي شَعْرِكَ، وَأَقْرَبُكَ بِمِثْلِ مَا أَعْطَاكَ

خُلُوفًا

داؤد بن یزید بن ماسم بن قیس بن المہلب بن ابی صفرہ متوفی ۱۳۵ھ غلیفہ ہارون الرشید نے محمد بن زہر ازدی کو معزول کر کے
داؤد کو مصر کا والی مقرر کر دیا تھا۔ داؤد نے کنگلہ میں مہر کیا اور اور خیر و صلاح کیساتھ لوگوں کو مطمئن کر دیا۔ علی المرتضیٰ رسول
نرمی بہ اسکی۔ یعنی بہت دباؤ دار اور جلدی مت کر سکتا۔ اپنے مال میں دوسرے کو حاکم بنا۔ اہانت۔ دیکھو ص ۱۲۱ الحدیث مصیبت
دیکھو ص ۱۲۵ انشی خشیہ ہے دونا۔ المونس سختی و بلا۔ نبوہ ناجبہ عن الفرائش اسکے پہلے بستر پر آرام نہیں پایا۔ آذر۔ پیٹھ۔ قوت شدہ
زور اسکو اسکے ذریعہ قوت حاصل ہوئی۔ حکم یعنی حکمت۔ لقمان بن باعور مشہور حکیم ہیں جن کا ذکر قرآن کی سورہ لقمان میں ہے ان کو اللہ نے
حضرت داؤد کے تین سال بعد علم و حکمت سے بہرہ مند کیا تھا۔ جامع التواریخ میں ہے کہ لقمان حکیم سیاہ فام اور عرب کے یا بنی اسرائیل کے غلام تھے
انکے آقا نے انکی کوئی حکمت دیکھ کر انکو آزاد کر دیا تھا بعض علماء انکو حضرت ایوب کا بھائی اور بعض بنی اسرائیل کا قاضی اور بعض حضرت
سلیمان کا خادم اور بعض بعینہ سلیمان اور بعض بنی کہتے ہیں بقول صاحب الکمال زیادہ صحیح یہ ہے کہ آپ بنی نہ تھے بلکہ حکیم تھے۔ تفرق
اس آفر قافہ منہ گھبرا نا یعنی دفا۔ پورا کرنا۔ تشریح :-

ایک دیہاتی نے داؤد بن مہلب کے پاس آکر کہا، میں نے آپکی تعریف میں چند شعر کہے ہیں اگر لائے گرم، ان کو سن لیجئے۔ داؤد نے کہا: ذرا سنا
دیکھو ص ۱۲۵ کہ میں کیا اور تو ارکان کو باہر آیا اور کہا: اب سنا اگر تو نے عمدہ اشعار کہے تب تو ہم تجھے ضرور کچھ دیکھ دیں گے ورنہ
قتل کریں گے۔ دیہاتی نے شعر پڑھنا شروع کیا۔ امنت بداد اھ میں داؤد کی ذات گرائی اور اس کی داد دہش کیوجہ سے ہر انداز شایا
مصیبت اور سختی و تنگدستی سے مطمئن ہو گیا۔ پس میں داؤد کو جو ہے آرائی کا اندیشہ نہیں رکھتا کیونکہ میں نے اپنی کمر اس سے مضبوط کر لی داؤد کی
حکمت و دانائی لقمان جیسی ہے اور صورت یوسف جیسی اور علم سلیمان جیسا اور انصاف ابوبکر جیسا۔ وہ ایسا جوان ہے کہ مال اس کے ہاتھ کی
سمانت ایسا گھبراتا ہے جیسے شب قدر سے شیطان :-

داؤد نے کہا ہم نے تیرے لئے مال کا فیصلہ کر دیا اب اگر تو چاہے تو تیری حیثیت کے لحاظ سے (دیا جائے) اور اگر تو چاہے تو میں اپنی
حیثیت کے (منا سب دوں) اس نے کہا: نہیں بلکہ میرے مرتبہ کے لحاظ سے پس داؤد نے اس کو پچاس ہزار درہم دیدیئے۔ ہمیشہ زور نے
دیہاتی سے کہا کہ تو نے امیر المؤمنین کی حیثیت کے مطابق کیوں نہیں چاہا؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین کی حیثیت کے لحاظ سے تو اس کا کل مال
بھی پورا نہیں اترتا کیونکہ امیر المؤمنین کا رتبہ اس سے فزول تر ہے، داؤد نے کہا: تو بد گورہ بالا اشعار کی بہ نسبت اس جگہ میں شاعر تر ہے
چنانچہ داؤد نے جتنا پہلے دیا تھا اتنا ہی اور دیدیا

الفرج بعد الشدة

سمتی کے بعد آسانی

۵ کن زغنه شکایت کہ در طریق طلب ❀ براختے ز سید آنکہ زحمتے نکشید
بر محنتے مفدته راحتے بود ❀ شد ہمزبان حق چوزبان کلیم خست

جاء فی حدیث آنس رضوانہ عنہ، قال: کان رجل علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجری من بلاد الشام الی المدینہ ولا یصح القوافل، توکل آمنہ علی اللہ تعالیٰ، فبینما هو جاء من الشام عرض لہ لیس، علی فرس، فصاح بالتاجر: قف فوقف التاجر وقال لہ: شلتک بہالی، فقال لہ اللیس: المال مالی، وانما اريد نفسك، فقال لہ: انظر فی حقی اصلي قال: افعل ما بادلک، فصلت اربع رکعات ورفع رأسہ الی السماء، یقول: یا ودود! یا ودود! یا ذا العرش المجید! یا مبدی! یا معید! یا فاعل! لما یرید: اسألك بنور وجهک، الذی ملأ اركان عرشک، واسألك بقدرتک، الی قدرتک، یا علی! جمیع خلقک واسألك برحمۃک الی وسعت کل شیء، لا الہ الا انت، یا مغیث! اغثنی، ثلاث مرات، واذا بفارس بید حریۃ، فلما نظره اللیس ترک التاجر ومضى نحوہ، فلما دنا منہ، طعنته فارداہ عن فرسہ، ثم قتله وقال: للتاجر: اعلم انی ماک من السماء الثالثۃ لئلا تدعوت الاولی، سمعنا لاجواب السماء قعقعة فقلنا امر حدث، ثم دعوت الثانية، ففتحت ابواب السماء، ولها شرر، ثم دعوت الثالثۃ فہبط جبریل علیہ السلام ینادی: من لہذا المکروب فدعوت اللہ ان یولینہ قلۃ علم یا عبد اللہ ان من دعا بک عاتک فی کل شدۃ افاض اللہ، وفرج عنہ ثم جاء التاجر الی الخبۃ صلی اللہ علیہ وسلم، فاخبرہ الخبر، فقال لقد لقنک اللہ اسماء الحسنی الی اذا دعا بها اجاب، واذا سئل

بہا اعطی

عل نقا

الفرج کشادگی۔ فرج اض، فرج باد فرج۔ الشی کھولن۔ اللہ الغم عنہم کو دور کرنا۔ فرج پھٹن شرم گاہ ج فرج۔ فرج سمیتی اور غم سے نجات۔ الشدۃ سمیتی۔ انس بن مالک بن نضر انصاری فرجی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشہور صحابی ہیں ہجرت کے پہلے ہی سال انکی والدہ ام سلیم ان کو ہمراہ لیکر حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یہ بچہ حضور کی خدمت کرے گا اس وقت یہ آٹھ یا نو یا دس برس کے تھے۔ چنانچہ اپنے دس برس حضور کی خدمت کی ہے ایک مرتبہ ان کی اس خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اپنے چھوٹے خادم انس کیلئے دعا فرمائیے حضور نے فرمایا: اللہم کثر ما رد ولده داخلہ فی الجنۃ۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسی دعا کا اثر ہے کہ میری صلب تترسے زائد اولادیں پیدا ہوئیں اور میرے بیٹے سال میں دو مرتبہ پھلتے ہیں اور تیسری بار (دخول جنت) کی مجھے خبر ہے

امید ہے۔ حضرت انسؓ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک تھا آپ نے وصیت کی تھی کہ میرے مرنے میں رکھ دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپ نے حضرت عمرؓ کے زمانہ سے بعد میں سکونت اختیار فرمائی اور وہیں ۳۶ یا ۳۷ سالہ میں وفات پائی اور لہجہ کے باہر دفن ہوئے۔ حضرت انسؓ کی مریات کی تعداد (۲۲۸۶) ہے جو حضرت ابوہریرہؓ کے بعد تمام اصحاب کے زائد ہے۔ القوافل میں قافلۂ یکھو مشہور جاہ جاری کی ہے اسم فاعل ہے۔ بعض چوتھے لفظوں۔ (نفس رس) انصافاً چور ہونا، صاف دیکھو مثلاً قف دقون سے امر حاضر ہے شامک فعل مطلق ہے اور فعل محذوف ہے والاصل اثنان شامک لے القصد۔ قصدک۔ النظر فی۔ انظاراً مہلت دینا۔ العرش دیکھو مثلاً ۱۲۔ جو بڑھو مائیزہ دیکھو مثلاً۔ دنان، دنو اقرب ہونا بطریقہ طعنائیزہ مارنا۔ ارداء۔ ارداء ہلاک کرنا (ردی رس) اردنی ہلاک ہونا۔ قطعہ بختیار کی جھنک دانتوں کی کوکر اہٹ بادل کی گرج کی لگاتار سخت آواز جو قنایہ۔ شرر جنگاری۔ بہت جھوٹا اور بے نیچے اترنا دیکھو مثلاً ۱۵۔ المکروب دیکھو مثلاً ۱۶۔ تشکیک مع۔ حضرت انسؓ کی حدیث میں آیا ہے اپنے فرمایا کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بلاد شام سے مدینہ منک (مختلف جگہوں میں) خدایا بھر دے کرتے ہوئے بلا معیت قافلہ تجارت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ شام سے واپس ہوا ہاتھ کا اچانک ایک چور سامنے آیا جو گھوڑے پر سوار تھا۔ اس نے تاجر کو آواز دی تھیر جا! تاجر تھیر گیا اور چور سے بولا کہ ماں حاضر ہے لے چور نے کہا: مال کو میرا ہے ہی میں تو تیری ماں جانتا ہوں تاجر نے کہا: مجھے اتنی مہلت دے کہ میں نماز پڑھ لوں۔ چور نے کہا: جو چاہے سو کر۔ تاجر نے چار رکعت نماز پڑھی اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر دعا کی: اے بے مددیت کرنے والے، صاحب عرش بزرگ شان والے۔ اے ابتداء پیدا کرنے والے اور اعادہ کرنے والے اور جو چاہے سو کر گذرنے والے! میں آپ کے اس نور کا واسطہ دیگر سوال کرتا ہوں جس نے بھر دیا ہے آپ کے ارکان عرش کو اور آپ کی اس قدرت کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے آپ جملہ کائنات پر قادر ہیں اور آپ کی اس رحمت کا اثر لے کہ سوال کرتا ہوں جو ہر شے کو عام ہے آپ کے سودا کوئی معبود نہیں، اے فریاد رس میری مدد فرما!

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے ❀ پر نہیں قوت یرواز مگر رکھتی ہے (اقبال)

تاجر نے تین مرتبہ دعا کی تو ایک ایک ایک شہسوار آیا جس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جب چلنے لگا تو اس کو دیکھا تو تاجر کو چھوڑا اس کی طرف چلا۔ جب قریب پہنچا تو شہسوار نے اس کو تیر مار کر گھوڑے سے گرایا اور قتل کر دیا اور تاجر سے کہا: کہ میں فرشتہ ہوں تیرے آسمان سے آیا ہوں جب تو نے پہل بار دعا کی تو ہم نے آسمان کے دروازوں ایک جھنکار مٹی تو ہم نے خیال کیا کہ یقیناً کوئی حادثہ پیش آیا ہے اور جب تو نے دوسری بار دعا کی تو آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے در آسمان ایک اس سے آگے شرار نے اڑ رہے تھے۔ جب تیسری بار دعا کی تو حضرت جبرائیلؑ نے اتر کر ندا دی: یہ غزوہ کون ہے؟

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کرنا ❀ اجابت اذد حق بہر استقبال می آید

پس میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کے قتل پر مجھے مامور فرما، بندہ خدا! جو شخص بھی سڑے وقت میں ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا اور اس کے غم کو دور کر دیں گے۔ اس کے بعد تاجر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے تجھ کو ان پیکر ناموں کی تلقین کی ہے کہ جب ان کے توکل سے دعا کی کہ جائے تو اللہ قبول کرتا ہے اور جب ان کے واسطے سے سوال کیا جائے تو خداوند تعالیٰ ان کو عطا فرماتے ہیں:

(فائل ۸) حق تبارے کے پاکیزہ ناموں میں سے نانوے نام قرآن پاک میں موجود ہیں جنکے منقطع ارشاد خداوندی ہے "وَلِيْلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا" کہ اللہ کے نام بہت اچھے ہیں سو ان کے ذریعہ اللہ کو دیکاری صمیمین، ترمذی

اور نہایتی میں حضرت ابو ہریرہ سے ان ناموں کے ساتھ دعا مانگنے کی تفصیلت مروی ہے "اللہ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد رکھے گاجنت میں داخل ہوگا، لو آج انجوم میں لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ایسے ہیں جن کو خود اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور ایک ہزار ایسے ہیں جو مسلمانوں کی زبان پر جاری ہیں جس میں سے تورات میں (۷۰۰) انجیل میں (۷۰۰) زبور میں (۷۰۰) اور قرآن پاک میں (۱۰۰) لکھے ہوئے ہیں، ان میں سے ننانوے نام لوگوں پر ظاہر فرمادیئے گئے اور ایک نام خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہی اسم اعظم ہے، اسکے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قرآنی کلمات اور بعض اسماء الہی کی بابت ارشاد فرمایا ہے کہ جب ان کے توسط سے دعا کیجاتی ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے لیکن آپ نے متعین طور پر یہ نہیں بتایا کہ ان میں سے کونسا لفظ اسم اعظم ہے، محدثین اور بزرگان دین میں سے اکثر کی رائے یہ ہے کہ لفظ "اللہ" اسم اعظم ہے۔ شاہ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ لفظ اللہ اس طرح اسم اعظم ہے کہ تم اس کو اس طور پر زبان سے کہو کہ دل میں اس کے سوا کوئی خیال ہی نہ آئے شیخ بایزید بسطامی سے کسی نے معلوم کیا کہ اسم اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی متعین نہیں بلکہ اس کا ضابطہ یہ ہے کہ جب تیرا دل دو سوا اس غیر اللہ سے (نارغ ہو اور حق تعالیٰ کی وحدانیت پر مطمئن ہو ایسی حالت میں جس اسم الہی کیساتھ توجا ہے توجہ قلبی سے دعا کر (وہ دعا قبول ہوگی) اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ قبولیت دعا کے لئے خشوع و خضوع یعنی رونا گڑ گڑانا، طہارت و تقویٰ کامل یقین و محبت اور کامل توجہ دعا کے جزو اعظم ہیں جب ان امور کی رعایت رکھتے ہوئے دعا کیجائے تو حق تعالیٰ کے اساجسی میں سے جس اسم کیساتھ خدا کو پکارا جائے اس کی تاثیر اسم اعظم کی تاثیر ہوگی سے ذوق اسماء الہی میں سب اسم اعظم ❀ اس کے ہر نام میں عزت ہے نہ کہ نام میں خاص

الْإِرْتَجَاءُ

بدیہ گوئی !

خَوَرُ الْمَهْدِيِّ يَنْصِيدُ، وَمَعَ عَلِيِّ بْنِ سَلِيمَانَ، فَسَخَّرَ لَهُ قَطِيعًا مِنَ الظُّبَاءِ، فَأَرْسَلَهُ الْكَلَابَ، وَأُجْرِيتِ الْخَيْلُ فَرَمَى الْمَهْدِيُّ سَهْمًا، فَصَرَ ظَبْيًا، وَرَمَى عَلِيُّ بْنُ سَلِيمَانَ سَهْمًا فَصَرَ كَلْبًا، فَقَالَ ابُودُرَّامَةَ

شَقَّ بِالسَّهْمِ فَوْادَةً

نَ رَمَى كَلْبًا فَصَادَهُ

فَهْنِيَا لَهُمَا كُلٌّ امْرِيًّا كُلُّ زَادَةٍ

قَدَرَمَى الْمَهْدِيُّ ظَبْيًا

وَعَلِيَ بْنِ سَلِيمَانَ

فَهْنِيَا لَهُمَا كُلٌّ امْرِيًّا كُلُّ زَادَةٍ

فَنُفِخَتْ الْمَهْدِيُّ حَتَّى كَادَ يَسْقُطُ، وَمِنْ مَلِكِهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَهْدِيِّ وَعِنْدَهُ وَجْهُ بَنِي هَاشِمٍ، فَقَالَ أَنَا أَعْطَاكَ

اللہ عہد النہ لم یفجر واحداً من فی البیت، لا قطعاً لسانک فنظر الی القوم فکلمنا نظر الی واحد غمزہ بان علیہ رضاء قال: فعلمت انی وقعت و انہا غمزہ من غمزاتہ لابق منها، فلما اراد انی الی السلامۃ من ہجاء نفسی،

فقلت: ۵	الا ابلغ لک اباد لامۃ اذ الیس العمامۃ قلت قدراً جمعت دمامۃ و جمعت لوماً فان تک قد اصبت نعیم دنیا	فلیس من الکرام ولا کرامۃ وخزیر ایکون بلا عمامۃ کذاک اللوم تتبعہ الدمامۃ فلا تفرح فقل دنت القیامۃ
---------	---	---

فصیحوکوا ولم یبق احداً الا اجازہ،

حل لغت | الارجمال: الرجل. الکلام فی البدیہ کہنا۔ الرجل: پیدل چلنا۔ المہدی: علی بن سلیمان ابن علی بن عبد اللہ بن عباس الہاشمی ابو الحسن متوفی ۸۵ھ موسی ہادی کی طرف سے مصر کا امیر تھا ہادی کے بعد ہارون الرشید نے بھی ان کو امامہ مذکورہ پر برقرار رکھا یہ بڑا انصاف پسند اور رعیت کا بھی خواہ امیر تھا۔ نسخ (ن) ٹٹھا، پیش آنا ظاہر ہونا۔ قطع: بکریوں اور چرواہوں کا گھرج قطع قطعان حج اقامت۔ القطب: جمع قلبی ہرن۔ صرح (ف) ضرعاً بچھاڑنا۔ ابو دلامہ زند بن الحون حبشی غلام مگر نہایت فصیح زبان اور عہد بنی عباس کے باکمال شعرا میں سے تھا۔ فصاحت و بلاغت۔ جزالت شعر بدیہ گوئی میں اپنے ہم عصر شعرا میں نمایاں مقام رکھتا تھا اور شریکے ذکر و وصف میں بیکار نہ تھا زید و عروان قصہ اسکی بدیہ گوئی کا ایک نمونہ ہے۔ بعض حضرات نے اس کا نام زید بتا ہوا ہے مگر یہ غلط ہے چنانچہ ابن خلکان اور خطیب بغدادی دونوں زند لکھتے ہیں۔ اسکا انتقال ۱۳۵ھ میں ہوا ہے بعض کا خیال ہے کہ یہ ہارون الرشید کے تحت نشین خلافت ہونے یعنی ۱۳۵ھ تک زند رہا ہے لیکن پہلی روایت ہی صحیح ہے۔ نسخ دیکھو ص ۱۲۵ نوادر دل جہاں فائدہ، ملح جمع ملحہ، غریزہ ارباب، غمزہ۔ بالین آنکھ سے اشارہ کرنا۔ قمر بندہ، قمر دار۔ المال جمع کرنا۔ خنزیر سورج خنزیر، دمامۃ، دم (ن) اعلیٰ سس، ک، الرجل دمامۃ بد صورت ہونا م و م جمہ دام۔ الارض ہموار کرنا۔

تشنہ میر۔ ایک مرتبہ خلیفہ مہدی علی بن سلیمان کے ساتھ شکار کیلئے گیا تو ہرنیوں کی ایک ڈارسلے آئی پس (ان پر) شکاری لئے تھوڑے دینے لگے اور (انکو بھیجے) گھوڑے دوڑا دیئے گئے تیر اندازی شروع ہوئی تو مہدی نے ایک ہرن کو شکار کر لیا اور علی بن سلیمان تیر چلایا تو ایک لٹے کو بچھاڑ دیا پس ابو دلامہ نے جستہ کہا ۵ قدری مہدی نے ایک ہرن پر تیر چلایا تو اس کا دل بھاڑ ڈالا اور علی بن سلیمان نے کتے کے تیر مارا اور اس کو شکار کر لیا دونوں کو مبارک ہو۔ ہر شخص اپنا اپنا توشہ لکھائے یہ کہیں کہ مہدی اتنا ہنسنا کہہ کرنے کے قریب ہو گیا۔ ابو دلامہ کا ایک لطیفہ اور ہے وہ کہ ایک مرتبہ ابو دلامہ مہدی کے پاس آیا اور اس وقت مہدی کے دربار میں سرداران بنی ہاشم کا اجتماع تھا خلیفہ نے کہا میں اللہ سے عہد کرتا ہوں اگر تو نے حاضرین مجلس میں سے کسی کی جو کھڑکی تو میں تیری زبان کاٹ لوں گا۔ ابو دلامہ نے (بغرض انتخاب) قوم کو دیکھا تو ہر ایک نے آنکھ سے اشارہ کر دیا کہ ہم پر تیر خوش کرنا واجب ہے ابو دلامہ کہتا ہے کہ میں سمجھ گیا کہ آج تو مصیبت میں پھنس گیا اور خلیفہ کا اللہ سے عہد کر لینا ایک ایسا عزم ہے جو لادبی ہے پس اپنی ابو کے علاوہ نجات کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ اسلئے میں نے کہا۔

۵ الا بلغ اہ ذرا ابو دلامہ تک یہ پیغام پہنچا دے کہ تو زید خود شریف ہے اور نہ شریفوں کی نسل ہے

اگر وہ سر پر پڑی رکھ لے تو توڑ (دیکھ کر) کہے گا کہ بند ہے اور اگر پٹوئی ہو تو کہے گا کہ سورا ہے اے ابوداؤد! تو بد سیرتی اور بد قولی کا جامع ہے، بیشک بد سیرتی کے لئے بُرائی لازم ہے۔ اگر تو نے دنیا کے بے شمار نعمتیں حاصل کر لی ہیں تو اس پر مت بھول کیونکہ قیامت قریب آئی۔ یسین کر حاضرین مجلس سب ہنس پڑے۔ اور ان میں کوئی ایسا ذرا جس نے ابوداؤد کو عطیات نہ دیئے ہوں۔

تَحْلُمُ السَّالِحِينَ عَلَى هَيْلٍ لِلدِّينِ ذَا اجْتَرَوْا عَلَيْهِمُ

اہل دین کی دوسری پر ہوشیاری کی بردباری !

رَوَى زِيَادُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ إِلَى الْوَالِي ابْنِ طَاوُسٍ فَاتَيْنَاهُ فَدْخَلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى فُرْشٍ قَدْ نَضَرَتْ وَبَيْنَ يَدَيْهِ نِطَاحٌ قَدْ بُسِطَتْ وَجَلَاوُزَةٌ، بَائِدٌ بِهِمُ السُّيُوفُ، يَضْرِبُونَ الْأَعْنَاقَ فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا أَنْ اجْلِسْنَا، فَاجْلَسْنَا، فَأَطْرَقَ عَنَّا قَتِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، وَالتَفَتَ إِلَى ابْنِ طَاوُسٍ، فَقَالَ لَهُ: حَدِّثْنِي عَنْ أَبِيكَ، قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَشْرَكَ اللَّهُ فُحُوكَهُ، فَأَدْخَلَ عَلَيْهِ الْجَوْفَ فِي عَدْلِهِ، فَأَمْسَكَ سَاعَةً، قَالَ مَالِكٌ: فَضَمَمْتُ ثِيَابِي مِنْ ثِيَابِهِ مَخَافَةً أَنْ يَمْلَأَ ثِيَابِي مَزْدَمَةً، ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ، فَقَالَ: عِظْنِي يَا ابْنَ طَاوُسٍ أَقَالَ نَعَمْ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: إِنْ أَلَّ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ: أَلَمْ تَرَكَيْتُ فَعَلَ رَبُّكَ بَعْدَ إِدَامِ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يَخْلُقْ مِثْلَهَا فِي الْبِلَادِ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَاءُوا الصَّخْرَةَ بِالْوَادِ إِلَى قَوْلِهِمْ إِنْ رَبُّكَ لَبِاؤُ الرِّصَادِ، قَالَ: مَالِكٌ فَضَمَمْتُ ثِيَابِي مِنْ ثِيَابِهِ مَخَافَةً أَنْ يَمْلَأَ ثِيَابِي مَزْدَمَةً، فَأَمْسَكَ سَاعَةً حَتَّى يَرُدَّ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ طَاوُسٍ! نَاوِلْنِي هَذِهِ الدَّوَاةَ، فَأَمْسَكَ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: نَاوِلْنِي هَذِهِ الدَّوَاةَ، فَأَمْسَكَ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُنَاوِلَنِيهَا؟ قَالَ: أَخَشَى أَنْ تَكْتُبَ بَهَا مَعْصِيَةً، فَأَكُونَ شَرِيكَكَ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ قَالَ: قَوْلًا عَنِي قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي مِنْكَ الْيَوْمَ، قَالَ مَالِكٌ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُ لَابْنَ طَاوُسٍ فَضْلَهُ، وَارْسَلْتُ أَبُو جَعْفَرٍ إِلَى سَفِيَّانِ الثَّوَالِي، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: عِظْنِي يَا أبا عَبْدِ اللَّهِ! قَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ فَأَعْظَكَ فِيمَا أَهْلَكَ، فَمَا وَجَدَ لَهُ الْمَنْصُورُ جَوَابًا.

تَحْلُمُ برداشت کرنا۔ بردباری اختیار کرنا دیکھو مثلاً۔ السالطین مع سلطان بادشاہ۔ اجترؤا اجتہاد جری و دیباک

ہونا۔ جہر۔ اک۔ جہر۔ آؤ۔ علیہ دلیلی کہ نام جری جہر۔ زیاد دیکھو مقدمہ مالک بن انس بن مالک بن

نہیں کیا گیا اور دیکھا کہ جو قوم خود کو کیا تھے دیکھا معاملہ کیا ہو وادی القری میں (پہاڑ کے پتھروں کو تراش کر لے گئے تھے اور لاکھانات بنیا کر لے گئے) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ جنہوں نے شہر میں سر اٹھا رکھا تھا اور انہیں بہت فساد مچا رکھا تھا سو آپ کے رہنے ان پر عذاب کوڑا برسا یا (یعنی عذاب نازل کیا، بیشک آپ کا رب نافرمانوں کی گھات میں کر دینے سے مذکورین کو تو ہلاک کر دیا اور موجودین کو عذاب کر کے لے لایا) حضرت مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا دان کھیت لیا کو مبادا میرے کہنے سے ان کے خون سے آلودہ ہو جائیں منصور کچھ دیر تک خاموش رہا یہاں تک کہ وہ (آتش غضب سرد ہو گئی جو ہمارا دمنصور کے درمیان منقطع تھی۔ اس کے بعد منصور نے کہا: دوات دے۔ آپ نے کہا: آپ نے منصور سے کہا: تجھے دوات دینے سے کون چیز روک رہی ہے؟ آپ نے کہا: مجھے اس بتا کا اندیشہ ہے کہ تو اس کوئی گناہ (کی بات) لکھے اور میں تیرا شریک قرار پاؤں۔ یہ سن کر منصور نے ہلک کر کہا: تم دونوں میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ ابن طاووس نے کہا: ہم نو شروع سے یہی چاہتے تھے حضرت مالک فرماتے ہیں کہ میں اس روز سے ہمیشہ عبداللہ بن طاووس کی نصیحت اور برتری کا معترف رہا کہ ظالم بادشاہ کے سامنے انہیں حق گوئی میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی۔ بیدھ رک حق بات صاف صاف کہہ ڈالی یہ بھی خیال نہ کیا کہ غصہ میں بھرا بیٹھا ہے کہیں قتل نہ کر لے" افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائز" اسی کو کہتے ہیں

۱ ازتاب آفتاب حوادث چہ غم خورد ❀ آخر کار سائبان عنایت پناہ دوست
۲ آئین جواں مرداں حق گوئی دے باکی ❀ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رد باہی

— ایک مرتبہ ابو جعفر نے حضرت سفیان ثوریؒ کو بلایا جب آپ تشریف لائے تو کہا: ابو عبداللہ! مجھے نصیحت کر اپنے فرمایا، جو کچھ تو رہتا ہے اسی پر تو نے کونسا عمل کر لیا جو میں تجھے اس کے متعلق نصیحت کروں جس سے تو ناواقف ہے؟ پر منصور کو کوئی جواب نہیں دیا۔ سفیان ثوریؒ نے اس مختصر جملہ میں اس کو پوری نصیحت فرمادی کہ جتنا تجھے معلوم ہے اس پر عمل نہی۔ (معلوم کی نصیحت جنت ہے۔) (فائدہ) آیت الم تر کیف اءد میں جس قوم کا تذکرہ ہے اس کے دو لقب ہیں عاد اور ارم کیونکہ عاد بیلے عاص کا اور وہ ارم کا، اور وہ سام بن نوح کا پس انکو عاد کہتے ہیں تسمیۃ لہم باہم اذہم اور کبھی ارم تسمیۃ لہم باہم جدہم۔ اور اس ارم کا ایک بیٹا عابد ہے اور عابد کا بیٹا ثمود جس کے نام سے ایک قوم مشہور ہے عابد و ثمود دونوں ارم میں ملے ہیں عاد بواسطہ عاص اور ثمود بواسطہ عابر کے اور یہاں لفظ ارم اس لئے بڑھا دیا کہ اس قسم عادیں دو طبقے ہیں متقدمین جن کو عاد اہل کہتے ہیں اور متخیرین جن کو عاد اخیری کہتے ہیں پس ارم بڑھائیے سے اشارہ ہو گیا کہ عاد اولیٰ مراد ہے کیونکہ بوجہ قرب وقت و سلاط کے ہم کا اطلاق عاد اولیٰ پر ہوتا ہے (لکن انی الحاشیہ)

حَدِيثُ عِيَانٍ اَوْ ذَيْبٍ فِي زِيَّ شَاةٍ

آنحضرت دیکھی بات یا بکری کے رُپ میں بھڑیا!

۱ شکل ایشان شکل انسان فعل شای فعل مباح ❀ ہم ذناب فی شباب و ذناب فی ذناب (جانی)

فَاجَأَنَا جَلْسَ عَمْدَةَ الْقَرْيَةِ رَجُلٌ مُسْتَلًى صَحَّةً وَقُوَّةً بِصَوْتٍ قَوِيٍّ جَهِيرٍ، وَعِمَامَةٍ كَبِيرَةٍ حُمْرَاءُ، فِي عُنُقِهِ شَيْئَةٌ ضَخْمَةٌ، وَفِي يَدِهِ عَصَا غَلِيظَةٌ، قَدْ رُصِّعَتْ بِالْمَسَامِيرِ، دَخَلَ يَهْلُلُ، وَيُكَبِّرُ مِنْ غَيْرِ اسْتِثْنَانٍ وَلَا سَلَامٍ، فَأَوَّلُ مَا وَقَعَ فِي قَلْبِي أَنَّهُ مُخَادِعٌ كَذَّابٌ فَانْبَرَيْتُ لَهُ دُونَ الْجَالِسِينَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ فُلَانٌ. فَقُلْتُ:

وما عملک؟ فقال من المتوکلین، فقلت: کیف تعیش؟ فقال من عند لکرم، فلمزل استدج حتى صار حق
فی غیر حیاءاته مکث اعواماً سیئة ینفق من تحت السجادة وقل ما کان یجد کل صباہم عشرون قرشاً، ثم حسد
اقاربہ علی هذا الرزق، لما افشى السر فانقطع عنه، وکان من العابدین القانتین، فقلت یا للجب: تشکر ربک
وتعبداً، فینقطع عنک رزقہ ومعونتہ، وهو الذی یقول: لئن تشکرتم لازیدنکم، واللہ انک لمفکرکن
فعلاہ خزی ولو یستطعم ان یجیب شیئاً، ثم استبان من خلال حدیثہ آتہ تارک بلدہ وزوجہ واولادہ،
ووعائی ائمہ وان یرحل من قریۃ الی قریۃ ویدخل علی النساء ومجاہلہن، و ذکر بعض الجالیسین کثیراً من معایبہ
و مخازیہ، فشرحت للناس فضل الکسب وحکم الید، و بینت لہم ان نبی اللہ داود علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
کان یأکل من عمل یدہ، وان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یعظم الرجل ویکبرہ فاذا علم انہ لا عمل لہ اسقطہ،
وازدراہ وانہ لو كانت السماء مطر ذہباً، والارض تنجرف فضة، لفسد النظام، واختل العمران، ولکان الانبیاء
والاولیاء، اولیٰ بھذا المغنم الفیاض فامن الناس بالحق وكفروا بالباطل وخرج الدجال مذءوماً ولم یعثرک احد
بعد علی اثر

حل نقا

عیان مصدر بمعنی اسم فاعل ہے اور حدیث کی اضافت عیان کی طرف از قبیل اضافت موصوف الی الصنتہ ہے یعنی
یہ تمہارا چشم دید واقعہ ہے۔ ذنب بھیڑیا جزا کا اب (یعنی ہیبت، عیا) نامنا مغایرت نامی کا اور غائب ہے اہمالک آما
عمدۃ القرۃ مصر کا ایک مشہور گاؤں ہے۔ جہیز بلند آواز والا۔ جہیزک، جہارۃ۔ الصوت بلند ہونا (ن)۔ تہتر: جہاراً۔ بالقول آواز بلند کرنا۔
سبح: تسبیح کے پڑنے ہو جانے، سبح: دف، سبحا سبحان اللہ کہنا۔ ثبوح باری تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے ہے۔ بہا: تہنی المار۔ تیرنا۔
نعمتہ: نعمت کی تائیت ہے مونا۔ ضم رک، ضحامتہ مونا ہونا۔ رقتعت۔ رضع الذہب بالجواہر سونے میں جواہر بھانا۔ المسامیر جمع
سمار لوہے کی کھل۔ سمران، سمران: لعین گرد سلائی سے آنکھ پھوڑنا۔ سمور رات میں قصہ گوئی کرنا۔ مخادع فریب دہندہ۔ قابض
انبری۔ لہ بیش آنا۔ صراحی صراحا کھلم کھلا کہنا اعمام جمع عام سال تجارہ جائے نماز قریش ایک ترکی ملک جو چالیس پارہ کے برابر
ہوتا ہے۔ القانتین جمع قانت فرماں بردار، متقیتر افزائے اسم فاعل ہے اپنی طرف گھڑ لینا۔ خزی شرمندگی۔ ذلت۔ خزی (رض)،
خزیا ذلیل ہونا۔ خزایشہ۔ شرم کرنا۔ خزی خزی یا خزی یا۔ استبان ظاہر ہوا۔ خلال دیکھو ۵۵ حاق والدین کی نافرمانی کرنا۔
حق (ن) اعتوقا۔ امہ نافرمانی کرنا۔ حاق جہ عققہ۔ مخازی جمع مخزاة لڑکھن اشیاء۔ دوزراہ دیکھو ۵۳ اصل اختلا لا خل پذیر ہونا
الفران آبادی، لم یشر ان عشرۃ عشرۃ مطلع ہونا۔
تشریح۔

عمدۃ القرۃ کی مجلس میں ایک شخص ہٹا کر پانچویں تندرست۔ دوتا نا بڑے دھڑکے کیساتھ سرخ گری بندھے ہوئے ہٹا کر پاس اپنا ملک
آدھ کا جس کے گئے میں موٹے موٹے دانوں والی مالا تھی اور ہاتھ میں لوہے کی پھلیوں سے جڑی ہوئی بہت موٹی لاشی تھی اس نے زبانت
طلب کی نہ سلام کیا اور لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر کہتا ہوا داخل ہو گیا۔ اس کو دیکھتے ہی سیر دل میں یہ بتا کر کہ یہ شخص پکا مکار دھوکے باز اور جھوٹا ہے۔

ای دروست برہنہ از تقویٰ و زبردوں جامعہ ریاداری

پردہ ہفت رنگ را بگذار و تو کہ در خانہ بوریا داری

پس حاضرین میں سے مرشد میں شملتے اگر کہا: کون صاحب ہیں؟ اس نے کہا: فلاں شخص ہوں۔ میں نے کہا: آپ کی شغل ہو؟ اس نے کہا: متوکلین میں سے ہوں۔ میں نے کہا: آپ کا گزارہ کیسے ہوتا ہے؟ اس نے کہا: سخی لوگوں کے ذریعے کہ پس میں اسکو اپنی ترے بازی کی دھیل دیتا رہا۔ یہ کہ وہ کھل گیا اور اس نے مجھ سے بلاشرائے صفائی کے ساتھ کھلم کھلا کہنا شروع کیا کہ میں چھ سال تک جہانما کے نیچے سے خرچ کرتا رہا۔ کہ تم جو مقدار میں ہر صبح پاتا تھا وہ میں قرش ہوتی تھی آہستہ آہستہ یہ راز فاش ہو گیا اور احباب اس رزق طیبی کی وجہ سے مجھ سے حسد کرنے لگے یہاں تک کہ روزی بند ہو گئی۔ روزی تو بڑے عابد و زاہد اور بار سالوگوں میں سے تھا۔ میں نے کہا: تعجب کا مقام ہے آپ اپنے خدا کی عبادت بھی کریں اور اس کا شکر بھی ادا کریں پھر بھی وہ اپنا رزق اور وظیفہ تجھ سے بند کر دیں حالانکہ اس نے وعدہ کیا ہے کہ اگر تم میری نعمت کا شکر ادا کر دے تو میں تمکو اور زیادہ دوزنگا بخدا تو بڑا جود دار معلوم ہوتا ہے پس اس پر حینب چڑھ گئی اور جواب دے مکا

بروئے ریافرقہ سہلست دوخت و گرشش با خدا در توانی فروخت

اس کے بعد دوران گفتگو میں اسکی ادبیت کی باتیں آشکارا ہوئیں معلوم ہوا

کہ وہ اپنا شہر اپنے بیوی بچے چھوڑے ہوئے ہے اور والدین کا نافرمان بھی ہے گاؤں گاؤں بھونکتا پھرتا ہے عورتوں کے پاس آتا ہے ان کے پاس بیٹھا اٹھتا ہے اس کے علاوہ لوگوں نے اسکی ادبیت سی برائیاں اور محبوب ذکر کئے۔ پس میں نے لوگوں کو کائی اور دستکاری کی نصیحت کو واضح کیا اور بتایا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد اپنے کام کاج اور اپنی کائی سے کھلتے تھے۔ حضرت عمرؓ ہر شخص کی تعلیم و تکریم کرتے تھے مگر آپؐ کو معلوم ہوتا تھا کہ اس کو کوئی کام نہیں پڑتا تو کو غیرت لاتے اور نظر دل کرتے تھے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ اگر آسمان سونا برساتا اور زمین چاندی اگتی تو نظام عالم بگڑ جاتا۔ آداب میں غراب ہو جاتیں اور اگر بالفرض اسکی کوئی خوبی ہوتی تو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اس غیبت کے زیادہ حق دار تھے پس لوگوں نے حق بات کو تسلیم کیا اور اہل کو ٹھکرایا اور وہ دجال فرسوا ہو کر چلا گیا اور کسی نے اس کا نشان بھی نہ پایا۔

کجاست صونی و جال طفل و ملحد شکل و بگو بسوز کہ ہمدی دیں پناہ رسید (حافظ)

(خاندان ۸) صبح بخاری میں حضرت مقدم بن معدیکر بنی سے مروی ہے "قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد طعاما قط خیر من ان یاکل من عمل یدیه وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیه" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنی کائی سے بہتر روزی نہیں کھاتا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے

جود الحاتم الطائی

حاتم طائی کی سخاوت

روى محمد بن مولى أبى هريرة قال: مَرَّ نَفَرٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِقَبْرِ حَاتِمٍ فَزَلَّ لَوْاقِرَتُهُ بِمَنْهٍ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، يُقَالُ لَهُ

أَبُو الْخَيْثَرِ، وَجَعَلَ يَرْكُضُ رِجْلَهُ قَبْرَهُ وَيَقُولُ قِرْنَا، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ وَمَا يَدْعُوكَ؟ هَذَا تَعْرِضُ لِرَجُلٍ قَدِمَا

قَالَ: إِنَّ طَائِفًا تَزْعُمُ أَنَّهُ مَا نَزَلَ بِهِ أَحَدٌ إِلَّا قَرَأَهُ لِحَبْلِهِمُ اللَّيْلِ، فَأَمَّا، فَقَامَ أَبُو الْخَيْثَرِ فَرْتًا، وَهُوَ يَقُولُ: وَارْحَلْنَا

فقالوا له: مالك قال: أتاني حاتم في النوم، وعقر ناقتي بالسيف، وأنا أنظر إليهما ثم انشدني شعرا لحفظة يقول:

ابا الخيري وانت امرؤ اتيت بصحبك تبغي القرى اتبغى لي الزم عند المبيت فانا لنشيع أضيا فنا	ظلم العشرة شتامها لدى حفرة قد صدت هامها وحولك طي وأنعامها وناقى المطي فنعتامها
--	---

فقاموا، وإذا ناقة الرجل تكوس عقيرا، فانحروها، وباتوا ياكلون وقالوا: قرانا حاتم حيا وميتا، وأردفوا صاحبهم، وانطلقوا سائرين، وإذا برجل راكب بعيرا، ويقود آخر، قد لحقه، وهو يقول: ايكو ابا الخيري قال الرجل أنا، قال: فخذ هذا البعير، أنا عبد بني حاتم، جاني حاتم في النوم، وزعمائة قراكم بقاتك، وأمرني أن أحملك فشا نك، والبعير، ودفعه إليهم، وانصرف وإلى هذه القضية أشار ابن حارة النطفا في قوله يمدح

ابوك ابوسقانة الخير لم يزل به تضرب الأمثال في الشعر ميتا قرى قبيرة الأضياف اذنزلوا به	لن شبت حتى مات في الخير رغبنا وكان له اذ ذاك حيا مصاحبا ولم يقر قبر قبله الدهر راكبا
---	--

عل لغا

اكتتم الطائي ديكوم ۱۲ محرز ديكوم مقدم ۲۹ ابی ہریرہ دیکوم ۱۱ قبر دیکوم رکش ان رکفہ۔ القرى
ایڈ لگا۔ رکفہ حرکت۔ دھکا۔ اقرنا امر ماضی ہے۔ قرى (قرى، قرى)۔ الضیف میزبان کرنا، قرى ہمالی کا کھانا۔ دیک
دیکوم ۱۱، ایتیم البیل چچا۔ دار اعطاء واؤندہ کیلئے ہے اور راعلہ مندوب کے آفریں الف استفادہ کا ہے اور ہر مکہ کیلئے ہے عقرب
عقرب۔ اؤندہ کی زخمی کرنا۔ اوئل کو نہیں کاٹنا۔ ابا الخیری منادی منصور ہے اور عرف ندا مخدوف اور جواب ندا شتر ثانی "ایت بصحبک"
میں ہے۔ العشرة قبیلة شتر بہت گال دینے والا دیکوم ۱۲ حفرة گڑھا۔ قبر بہ حفرة حفرة حفرة۔ گڑھا کھودنا۔ مافوق کھودی
ہوتی زمین۔ ابتدائی حالت۔ صد صدی اس صدی منمت پیدا ہونا م صد، صا، صدیان ہر صوا۔ ہم تخفیف ہم اہل باہلیت
کے اعتقاد کے مطابق ایک جانور ہے جو مرنے کی پڑیوں پیدا ہوتا ہے نیز یہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے ایک جانور کا نام ہے جو قتل سے نکلا کر
اور ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ مجھے پانی دو مجھے پانی دو یہاں تک کہ قاتل کا خون بہا لے لیا جائے بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے کہ وہ جس کھر کر پینا
ہے اور بولنے لگتا ہے تو وہ کہہ رہا ہے۔ شریعت مطہرہ نے اس قسم کے اعتقاد کو باطل قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: لا طيرة ولا دابة بشئ منی اور ہمارے کچھ نہیں ہے۔ البیت خرابگاہ العالم جمع لیم چوپایہ اونٹ۔ لشیع دیکوم ۱۲ اضياف جمع ضیف
ہمالی۔ فقنا ہما اعیام سے منع منکم ہے۔ افتاد کرنا۔ نکوس ان کو سنا۔ البعیر ایک نامک کے زخمی ہو کر جو تین ماٹوں پر بیٹا۔ آخر دہا

اے زکریا۔ اردو آنا۔ دوسرے کو اپنے ساتھ سوار کرنا۔ ابی دارہ دیکوم مقدم ۱۲۔ عدی بن حاتم دیکوم مقدم ۱۱۔

تشنہ محو۔ حضرت ابوہریرہؓ کے آزاد کردہ غلام محرز نے بیان کیا ہے کہ قید عبد القیس کا ایک گروہ حاتم کی قبر کے پاس گذرا تو انہوں نے حاتم کی قبر کے پاس پڑاؤ ڈالا، ابو الجبیری نام کا ایک شخص اٹھ کر حاتم کی قبر کو ٹھوکر لگا تاہو اپنے لگا: ہماری میزبانی کرو کسی نے اس سے کہا: کم نجت تو نہ شخص سے میزبانی چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ قید ملی کا یہ خیال ہے کہ کسی شخص نے حاتم کی قبر کے پاس قیام نہیں کیا مگر یہ کہ حاتم نے اس کی میزبانی کی ہے لہذا ہی میں انکو آت رکھتا ہوں، اس نے ٹھپا ہوا اور وہ سو گئے کچھ دیر کے بعد، ابو الجبیری گھر آکر یہ کہتا ہوا: اٹھا، اب میری اونٹنی! ساتھیوں نے اسے کہا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: ابھی ابھی خواب میں میرے پاس حاتم طائی آیا اور اس میری نظروں کے سامنے میری اونٹنی کی کوئی کٹ میں پھر اس نے کچھ اشعار پڑھے جلاتک، مجھے محفوظ ہیں۔ ابابا الجبیری اہلے ابو الجبیری تو قید ملی پر ظلم کرنا ابابہ بہت ہی بدگو آدمی ہے تو اپنے رفقاء کیساتھ آیا ہے مہالی کا طالب ہے اس گڑھے کے پاس کو حاکم تو سخت پیاسا ہے، کیا تو میرے لئے شب گزاری کے وقت مذمت بھیجا ہے حالانکہ تیرے پاس قید ملے اور اس کے چوپائے موجود ہیں، پس بیشک ہم اپنے مہانوں کو شکم میر کرتے ہیں اور بہترین سواروں کا انتخاب کرتے ہیں۔ پس سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور دیکھا تو واقعی اس کی اونٹنی زخمی تھی لہذا کہ چل رہی تھی لوگوں نے اسکو ذبح کیا اور بکے کھاتے پیتے رات گزاری اور کہنے لگے کہ حاتم نے زندگی میں بھی ہماری میزبانی کی اور مرنے کے بعد بھی۔ اس کے بعد وہ لوگ اپنے ساتھی (ابو الجبیری) کو سواری پر سوار کر کے چل پڑے تو اچانک ایک شخص آیا جو اونٹ پر سوار تھا اور ایک آدمی اسکو پیچھے سے ہانک رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم میں ابو الجبیری کون ہے؟ ابو الجبیری نے کہا: میں ہوں۔ اس نے کہا: تو براؤٹ لے لے۔ میں حاتم کا بیٹا ہوں۔ آج رات خواب میں حاتم نے اسکو مجھ سے کہا کہ میں نے ان لوگوں کی میزبانی انہیں کی اونٹنی سے کی ہے اور مجھے حکم کیا کہ میں تم کو سواری دیدوں۔ سو یہ سواری ہے جو چاہو سو کرو۔ چنانچہ وہ ان کو دیکر چلا گیا۔ ابن دارہ غطفانی نے عدی بن حاتم کی تعریف کرتے ہوئے اسی قصہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ابوسفانہ اہل تیراب ابوسفانہ الجبیری جو ان سے مرنے تک ہمیشہ خیر کا خواہاں رہا۔ اشعار میں اس کا نام اس کے گڑھے ہو جانے کے باوجود ضرب المثل ہے اور زندگی میں وہ خود صاحب خیر تھا اس کی قبر نے مہانوں کی مسیبت زبانی کی۔ جب وہ وہاں اترے اور اس سے قبل نماز بھر میں کسی قبر نے کسی سوار کی مسیبت زبانی نہیں کی۔

إِلَى كَمَلِ اللَّهِ
حکم خدا ہی کیلئے ہے

اللہ کل الامر فی خلقہ معا ﴿۱﴾ اولیس الی المخلوق شی من الامر

ع

لما فتحت مصراتی اهلها عمرو بن العاص حين دخل يوم من أشهر العجم فقالوا يا ايها الأمير ان نلبسنا هذا سنة لا يجرى الا بها قال وما ذاك؟ قالوا: اذا كان احدى عشرة ليلة تخلص من هذا الشهر عمدنا الى جارية تسمى ابوبيا فارضينا ابوبيا، وجعلنا عليها من الثياب والحلي افضل ما يكون ثوالقيناها في هذا النيل، فقال لهم عمرو: ان هذا لا يكون ابدا في الاسلام، وان الاسلام يهدم ما كان قبله، فاقاموا والنيل لا يجرى قليلا ولا كثيرا، حتى هتموا بالجلد، فلما رأى ذلك عمرو كتب الى عمر بن الخطاب

بذلک فکتب له ان قد اصبت بالذی قلت وان الاسلام یهدی ماکان قبله وبعث
بطاقة فی داخل کتابه وکتب الی عمروانی قد بعثت الیک بطاقة فی داخل کتابی فالقیها فی
النیل فلما قدم کتاب عمرو بن العاص اخذ البطاقة ففتحهما فاذا فیهما من عبد الله
عمرو بن الخطاب امیر المؤمنین الی نیل مصر فان کنت تجری من قبلک فلا تجر. وان کان
الله یجربک فاسأل الواحد لقهاس ان یجربک فالقی البطاقة فی النیل قبل الصلیب بیوم
فاصبحا، وقد اجره الله تعالی ستة عشر ذراعا فی لیلۃ واحد فقطع الله تلك السنة عن اهل
المصر الی الیوم

حل لغات

عمرو بن العاص دیکھو ۳۳ جاریہ بیکوناری لڑکی۔ بن ابویہا یعنی وہ لڑکی جو والدین کی بیٹی میں پرورش یافتہ ہو کر دو
نازدوں میں ملنے کی بنا پر موتی تازی ہوتی ہے۔ اعلیٰ۔ زیورات۔ یہدم یعنی اسلام رسوم باطل کو ختم کر دیتا ہے۔ ابلا
جلال ان جلوا۔ جلالتہ الرجل من ملکہ جلاوطن کرنا۔ الامر واضح کرنا۔ بطاقتہ خطا پرچہ۔ پرزہ ج۔ بطاقتہ۔

تشریح۔ جب دمشق مصر فتح کر لی گئی تو اہل مصر نے حضرت عمرو بن العاص کے پاس آکر کہا: امیر المؤمنین! ہمارے
دریائے نیل کا ایک طریقہ ہے جس کے بغیر اس میں پانی جاری نہیں ہوتا، آپ نے کہا: وہ کیا؟ (طریقہ جو) انہوں نے کہا جب اس مہینہ کی
گیارہ تاریخ گزر جاتی ہے تو ہم نازو نعم میں ملی ہوئی ایک لڑکی لیتے ہیں اور اس کے والدین کو دیکھتے۔ لاکر راضی کر کے لڑکی کو عمدہ
سے عمدہ زیورات اور کپڑے پہنا کر دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو اسلام میں کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ دین اسلام نے
جلد رسوا بنا جا بلکہ کو مٹ دیا ہے۔

پس وہ لوگ کچھ روز تک انتظار کرتے رہے مگر دریائے نیل میں پانی جاری نہ ہوا کم از کم زیادہ۔ یہاں تک کہ اہل مصر شہر بدر چلے
پر آدہ ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے یہ حالت دیکھ کر حضرت عمرؓ کے پاس لکھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: آپ نے جو کچھ کہا صحیح کہا۔ بیشک دین اسلام
نے جلد رسوا بنا جا بلکہ کو ختم کر دیا ہے۔

حضرت عمرؓ نے رقعہ کے اندر ایک چھوٹا سا پرچہ رکھ کر حضرت عمرؓ کے پاس لکھ دیا کہ میں خط کے اندر ایک پرچہ تھا کہ اس
بھیج رہا ہوں اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا: جب حضرت عمرؓ کے پاس وہ خط آیا تو آپ نے اس کو کھولا دیکھا تو اس میں یہ
لکھا ہوا تھا: اللہ کے بندے امیر المؤمنین عمرو بن الخطاب کی طرف سے دریائے نیل کے نام۔ اگر تو از خود جاری ہوتا ہے تو تو جاری ہو
یا نہ ہو! ہمیں کوئی پرواہ نہیں، اور اگر تجھے خدا جاری کرتا ہے تو میں خدا کے واحد قہار سے وعدہ کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کرے:۔
حضرت عمرؓ نے اس پرچہ کو صلیب (کو اکابر اربعہ کے طلوع ہونے) سے ایک روز قبل دریائے نیل میں ڈال دیا پس اہل مصر نے اس حالت
میں صبح کی کہ اللہ نے دریائے نیل کو ایک ہی رات میں اس کی عادت سے سولہ ہاتھ (اونچا) جاری فرمادیا اور اہل مصر کے اس
طریقہ (جا بلکہ) کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا شیخ سعدیؒ نے یہ سچ کہا ہے: تو ہم گردن از حکم داد و میچ: کہ گردن نہ پیچد از حکم تو پیچ:۔

صفة العَدْل

الفصاحۃ کی تعریف

قیوم کا رکھوالا ہے ناداروں کے لئے ذخیرہ کرنا والا ہے ان کے چھوٹوں کی پرورش کرتا ہے اور بڑوں کے نان نفقہ کا بار اٹھاتا ہے اور اہم عادل پسلیوں کے درمیان دل کی طرح ہے کہ اس کے درست ہونے سے تمام اعضاء درست رہتے ہیں اور اس کے خراب ہونے سے خراب ہو جاتے ہیں اور اہم عادل قائم بنی اللہ اور بنی العباد ہوتا ہے اللہ کا کلام سنتا ہے۔ بندوں کو سناتا ہے۔ اللہ کو دیکھتا ہے بندوں کو دکھاتا ہے۔ اللہ کا مطلع ہوتا ہے اور بندوں کو اس کی اطاعت کی طاعت لاتا ہے۔ پس اے امیر المؤمنین! اللہ نے جن جہیزوں کا تجھے مالک بنایا ہے ان میں اس غلام کی طرح نہ ہو جانا جس کو اس کے آقا نے امین کچھ کر اپنے مال کی حفاظت پر مامور کیا اور اس نے مال کچھ دیا اور اہل و عیال کو دھتکار بھگا پائیں گھر والوں کو محتاج اور مال کو تاراج کر دیا۔ امیر المؤمنین! افصح ہو کہ اللہ نے منکرات و فواحش سے روکنے کیلئے کچھ حدود و احکام نازل کئے ہیں۔ سو اگر والی حدود ہی بدکاریوں کرنے لگے تو خدا اس کو کیوں نہیں عذاب دے گا اور اللہ نے فرضہ قصاص نازل کیا ہے جو بندوں کیلئے باعث حیات ہے اب اگر والی قصاص ہی ظلماً قتل کرنے لگے تو اللہ اس کی پوریوں نہیں کرے گا۔

واذکریا امیر المؤمنین الموت وما بعده وقلة أشیاء عندہ وأنصارک علیہ، فتزودلہ ولما بعده من الفرع الاکبر، واعلم یا امیر المؤمنین! ازلک منزلاً غیر منزلك الذی انت فیہ، یطول فیہ ثوابک، ویفارقک أحبأؤک یسلمونک فی قعرہ فریداً وحیداً، فتزودلہ ما یشحبک یوم یفر المرء من أخیه وامّہ وابیہ وصاحبته وبنیہ، واذکریا امیر المؤمنین! اذا بعث ما فی القبور وحصل ما فی الصدور، فالاسرار ظاہرة، والکتاب لا یغادر صغیرة ولا کبیرة الا احصاها فالان یا امیر المؤمنین! وانت فی مهل قبل حلول الاجل وانقطاع الامل، لا تحکم بحکم الجاهلین، ولا تسلك بهم سبیل الظلمین، ولا تسلط المستکبرین علی المستضعفین، فانهم لا یرقبون فی مؤمن الا اولاداً قتبوا بأوزارک وأوزارهم مع أوزارک، وتحمل أثقالک وأثقالهم مع أثقالک، ولا یغفر نیک الذین ینتقمون بما فیہ بوسک، ویاک لون الطیبات فی دنیاہم بأذہاب طیباتک فی آخرتک، لا تنظر الی قد نیک الیوم، ولكن انظر الی قد نیک غدا، وانت مأسور فی حبائل الموت وموقوف بین یدئ اللہ فی مجمع من الملائکة والنبیین، والمرسلین وقد عننت الوجہ للصحی القیوم، انی یا امیر المؤمنین! وان لم ابلغ بظقی ما بلغه اولوالنہی من قبلی، فلم ألتک شفقةً ونصحةً، فانزل کتابی کمدای حبیبہ، یسقیہ الادویة الکریهة لما یرجی له فی ذلک من العافیة والصحة والسلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

حل لغت | أشیاء جمع شیء نام و بدکار دیکھو مثلاً الفرع اکبر سے مراد نفع نازہ یا دود وکت ہے جب موت کو کوڑھ کر کاہک رکھا دینی آخرت کو اڑک توئی رضی ثواب کوئی۔ المکان۔ فیہ، بر اقامت کرنا۔ قعر گڑھا جہ قعر۔ بعثر، بعثرہ، بکھیرنا۔

لاینا در مغاوره ترک کرنا چھوڑنا۔ مہل نرمی۔ مہل ہستی، مہل (ف) مہلا۔ مہلا۔ فی العمل املیناں سے کام کرنا (س) مہلا۔ الرجل مہلا۔
 میں پیش قدمی کرنا۔ لایر فون (ن) رقباً تنجہائی کرنا۔ انتظار کرنا۔ (ا) عہد، جوہر (ن) فوراً۔ ایہ لوٹنا۔ ماحق اقرار کرنا۔ اوزار جمع در
 گاہ، لایغربک دیکھو مہ، بوس، شدت، حائل جمع جائہ پھندا۔ عنت (ن) عتواً فرماں بردار ہونا۔ ہی جمع نہیت،
 عقل، لم آل آلو سے مضارع متکلم مجزوم ہے معنی کوتاہی کرنا۔ اصل میں الو تھا (بالہمز تین) اول کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوئے
 اور ہمزہ ثانیہ ساکنہ کا قبل مفتوح ہے لہذا الف کے بدل دیا اور آخر کلمہ (یعنی واو) صرف جزم یعنی لم کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ مداوی مداوۃ
 سے اسم فاعل ہے۔ "تشریح"۔ امیر المومنین (موت اور مابعد الموت کی مصیبتوں کو اور اس موقع پر بارود مدگار کے نہولنے
 کو یاد کر اور موت و مابعد الموت سے فزع اگر نفع ثانیہ یا فزع موت تک پہنچنے زاد راہ حاصل کر اور یاد رکھ کہ جس گھر میں تو اب اس کے
 علاوہ تیرا ایک گھر ہے جس میں تجھے عود دراز تک رہنا ہے تجھے تیرے دوست احباب تنہا ایک گھر میں ٹال کر طغیہ ہو جائیں گے
 پس وہ سامان کہ جو اس دن تیرے ساتھ ہے جس دن ہر شخص اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی، اولاد سے کنارہ کش ہوگا اور اس وقت کو یاد کر
 جب کہ قبروں سے فردوں کو زندہ کیا جائے گا اور جو کچھ دلوں میں ہے سب آشکارا کر دیا جائے گا اور دھکی چھی چیزیں عیاں ہوں گی اور زندہ
 اعمال قلب بند کئے بغیر نہ کسی چھوٹے گناہ کو چھوڑتے نہ بڑے گناہ کو پس اسے امیر المومنین اب کو موت آنے اور امید ختم ہونے سے پیش تر
 نرمی اور ہولت میں ہے۔ خلاف شرع حکم اور رعایا کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ نہ کر اور زیر دستوں پر طاقتوروں کو مسلط نہ کر کیونکہ وہ کسی مومن کے
 بائے میں نہ قربت کا پاس کرتے ہیں نہ قول و قرار، پس تیرے سر تیرے گناہوں کے ساتھ اور دلوں کے گناہوں کا ابھی اقبال ہوگا اور قول اپنے
 بوجھ کے ساتھ اور کتنے ہی بوجھ اٹھائے گا اور کچھ وہ لوگ دھوکے میں نہ ڈالیں جو ایسی چیز دیکر راحت کی زندگی بسر کرتے ہیں جن میں تیرا
 نقصان اور تیری آخری لذتوں کو پامال کر کے دنیا میں مرنے اڑاتے ہیں۔ تو آج اپنے بل بوتے کو نہ دیکھ بلکہ کل کی حاکم پر نظر رکھ جب کہ
 تو موت کے پھندوں میں پھنسا ہوگا اور ملائکہ اور انبیاء اور رسولوں کے مجمع میں اللہ کے دربار میں کھڑا ہوگا اور تمام چہرے اس جہنمی وقیم
 کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے (حاکم رحم دم زندہ گر گواہ نیست) حاکم کہ خود گواہ بود قصہ مشکلت

امیر المومنین اگر میں اتنی نصیحت نہیں کر پایا جتنی کہ پہلے دانشور دہلی کی ہے تاہم میں نے شفقت وغیرہ ہی میں کوتاہی
 نہیں کی۔ لہذا میرے اس خط کو ایک شیخ متعالج خیال کر جو صحت و عافیت کی توقع پر اپنے محبوب کو کڑوی دوائی پاتا ہے والسلام علیک
 یا امیر المومنین درجہ الشہدہ کا۔
 سے تھل چو زہرت نماید نخست : دے شہد گرد و چو در طبع رست

لَا يُضِيْعُ جُرْمُنْ غَارِلِلّٰہِ

غیرت مندوں کا اجر ضائع نہیں ہوتا !

ذکر الحویری فی الدرۃ ان ابی العباس المبرّد ذکر ان اباعثمان المازنی قصده بعض اہل الذمۃ لیقرّ علیہ، کتاب
 سیبویہ، وبذل لہ مائتہ دینار، فامتنع ابو عثمان من قبول بذلہ، فقلت لہ جعلت فداک، اترک هذه النفقة
 مع فائقك وشدة إصفاقك فقال ان هذا الكتاب يشتمل على ثلاثمائة كذا وكذا الآية من کتاب اللہ تعالیٰ، ولست

آرے ان امکن، منہ ذمیاً غیرۃ علی کتاب اللہ وحمیۃ لہ، قال فانفق ان غنت جاریۃ بحضورۃ الواق

بقول العری اظلمواکم مصابکم رجلا اهدی السلام تحیۃ ظلم

فاختلف من بالحضرۃ فی اعراب رجل فمنہم من نصبہ بان، علی انہ اسمہا، ومنہم من رفعہ علی ذہبہا
والجاریۃ مصیرۃ علی ان شیخہا اباعثان، لفقہا ایامہ، بالنصب فامر الواق، باحضارہ، قال ابو عثمان فلما مثلت
بین یدہ، قال: من الرجل؟ قلت من بنی مازن، قال: من ائی الموازن؟ امازن تمیمہ امازن قیس امازن
ربیعۃ، قلت من مازن ربیعۃ، فکلمہ بنی بکلام قومی، وقال لی: باسمک، یرید ما اسمک، وہم یقلبون المیماء، و
الیاء میاء، اذا کان فی اول الاسماء فکرمہ ان اجیبہ علی لفتہ قومی، لثلاث اولہا بالمکر، فقلت: بکر، یا امیر المؤمنین
فقطن لما قصدتہ، واعجب منہ، ثم قال: ما تقول فی قول الشاعر اظلم ان (البيت) اترفع رجلا امر
تنصبہ، فقلت: بل الوجه النصیب قال، ولم ذلک؟ فقلت: ان مصابکم رجلا قصد ربیعۃ اصابتکم فآخذ الیہ
فی معارضتی، فقلت هو بمنزلہ قولک: ان ضربکم زیلاً الظلم فالرجل مفعول بمصابتکم ومنصوب بہ، والدلیل
علیہ ان الکلام معلق الا ان یقول ظلم فیکرم فاستحسنہ الواق ثم امر لی بالف دینار ورذنی مکرماً، قال ابو العباس
فلما عاد الی لبصرۃ قال: کیف رأیت یا ابابالعباس اردنا لیلہ تعالیٰ مائتۃ فتعوضنا بالف *

صل لقا

غادر س غیرۃ۔ الرجل غیرت کھانا غیر ج غیاری۔ الحریری ابو القاسم بن علی بن محمد بن عثمان بصری شہر بصرہ کے قریب
تصبہ نشان کے اندر سے پیدا ہوئے۔ نہایت ذکی۔ ہوشیار نازک خیال۔ فصاحت و بلاغت میں بکا علم لغت
امثال نحو معانی۔ بیان۔ بدیع میں بدعولی رکھتے تھے۔ مقامات حریری اس کا بین ثبوت ہے اس کے ملاوہ درۃ النواصی فی ادبہم الخ
ملح العرب وغیرہ بھی آچے تھے ہیں۔ ان کی وفات ۱۸۰ھ میں ہوئی ہے۔ الکبر وکھو مش ابو عثمان المازنی بخاری محمد بن بقیہ مدنی
بصری بڑے متقی، پرہیزگار اور اپنے زمانہ کے اہم تھے۔ علم صرف کو سب پہلے آپ ہی نے مدون کیا۔ اس سے قبل یہ علم علم نخویں گذر چکا
آپ نے علم ادب ابو جید، امسی، ابو زید انصاری وغیرہ سے حاصل کیا تھا، مبرور، ریاضی، تبریزی ان کے شاگرد تھے۔ قاضی بکاک
قیہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی نخوی کو نہیں دیکھا کہ وہ فقہا سے مشابہت رکھتا ہو مگر حیان بن ہریر اور مازنی، مبرور کہتے ہیں کہ نخوی سید
کے بعد مازنی سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔ ملل النہو کتاب الالف والام، کتاب التصریف کتاب اندیاج۔ کتاب ما یمن فی العامہ انہی
کی تصانیف میں جو ایک ایک مجموعہ مازنی نے ۱۸۰ھ یا ۱۸۱ھ میں وفات پائی، اہل الذمہ دارالاسلام میں سب
کے ساتھ رہنے والے یہود و نصاریٰ وغیرہم، بدل دن، من، ابدال الشی دینا، چندہ پوری کو شش کرنا۔ العربی عرج ایک منزل ہے
جو مکہ معظمہ کے راستے میں پڑتی ہے۔ الواق۔ ابو جعفر ہارون بن معصم بن ہارون الرشید ایک رومی کبیر قرطیس کے شکم سے نکلتا
میں ملنے کے راستے میں اس کی پیدائش ہوئی تھی معصم کی وفات دن یوم پنج شنبہ ۲۰۰ھ ریح الاول ۱۸۰ھ کو اس کے ہاتھ پر غلاف کی

ہیت ہوئی اور اس کا لقب دائق باللہ رکھا گیا۔ اس کی عمر کا ۳۹ سال تھا کہ مرض استقار میں مبتلا ہوا اور ۶ ذی الحجہ ۱۲۲۳ھ کو انتقال کر گیا۔ مدت خلافت پانچ سال ۹ ماہ اور گیارہ روز رہی۔ المعرجی دیکھو مقدمہ ۱۲۱۔ اعلیٰ کم ہمزہ نذاریہ ہے اور علوم ظالم کا مبالغہ ہے جس سے مراد مجوسی ہے۔ مصاب مصدر میس ہے نہ پر تیر مارنا۔ درد مند بنا۔ رجلا مصاب کا مفعول ہے۔ اور موصوف ہے اہل اسلام حقیقتہ جلا صفت ہے۔ ظالم ان کی خبر ہے۔ شملت (گ) مثلاً بن یدیر کسی کے سامنے کھڑا ہونا۔ مثلاً افضل ہونا ان مثلاً مانند ہونا۔ مثلاً اُم ماضی کی عبرت ناک منزلیں ج مثلاً "تشریح

علائم حریری نے "درہ الغوام" میں ابو العباس مہر دغوی سے بیان کیا ہے کہ کچھ ذمیوں نے چاہا کہ ابو عثمان مازنی سے کتاب سبوح پڑھیں اور اس سلسلہ میں بطور نذرانہ ان کو ستر اشرفیاں دیں مگر ابو عثمان قبول کرنے سے باز رہے۔ میں نے کہا: آپ پر قربان ہو جائیں آپ اس قدر تکلیف اور نفرد فاقہ کے باوجود اس نفقہ کو چھوڑ دیجئے۔ آپ نے کہا: یہ کتاب قرآن پاک کی تین سو آیتوں پر مشتمل ہے غیرت کا یہ تقاضہ نہیں کہ میں ایک فی کو اس پر قابو دوں، مگر کہتا ہے کہ اتفاق کی بات ایک کینز نے دائق باللہ کے دربر دغوی شاعر کا یہ شعر گایا اعلیٰ کم ہمزہ نذاریہ ہے۔ ظالم! تیرا ایسے شخص (کے دل) کو گھائل کرنا جس کا صرف انا قصور ہے کہ اس نے میری سلام پیش کی ہے عظیم الزن ظلم ہے (مجلس ارباب علم سے بھری ہوئی تھی، اہل مجلس نے رمل کے اعراب میں اختلاف کیا چنانچہ بعض نے قرآن کا اسم قرار دیا ہوئے نصب دیا اور بعض نے اس کی خبر ملتے ہوئے رفع دیا کینز نے (کسی کا کہا نہ مانا اور اس پر) اصرار کیا کہ مجھے استاد ابو عثمان مازنی نے نصب بتایا ہے دائق (جس کا علم دوست آدمی تھا اس لئے تحقیق کے پیچھے پڑ گیا اور اس نے مازنی کو طلب کیا۔ مازنی کہتے ہیں کہ جب دائق کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے کہا: بنی مازن سے، دائق نے کہا: کون سے مازن سے مازن تیسرے یا مازن قیس سے یا مازن ربیعہ سے؟ میں نے کہا: مازن ربیعہ سے پس دائق نے میری قوم ربیعہ کے محاورہ کے مطابق: "ما سمک کے بچے" یا "ما سمک" کہا کیونکہ مازن ربیعہ کے لوگ باکی جگہ میم اور میم کی جگہ با بچتے ہیں جب انہوں نے شروع میں ہوں میں اپنی قوم کی زبان کے مطابق جواب دینا اس لئے مناسب نہ سمجھا کہ مواجست بالکو لازم آتی تھی اس لئے میں نے (اپنی نفعت کو چھوڑ کر) کہا: بکر، اے ایسا لومنین! دائق میرا مقصد سمجھ گیا اور بہت خوش ہوا۔ اس کے بعد کہا: اعلیٰ کم ہمزہ نذاریہ "میں رمل کو نصب دیتے ہو یا رفع؟ میں نے کہا: نصب دائق نے کہا: کس لئے؟ میں نے کہا: مصاب کم مصدر ہے بمعنی اصابت کم یزیدی (اس مجلس میں موجود تھا اس نے مجھ سے معارضہ شروع کر دیا میں نے کہا: یہ کلام، ہمزہ نذاریہ "ان فر کم زید" اعلیٰ کم ہمزہ نذاریہ کے ہے۔ رجلا مصاب کم کا مفعول ہے اس لئے منصوبہ دلیل یہ ہے کہ کلام ظلم کہنے پر موقوف ہے ظلم کہنے کے بعد کلام تام ہوتا ہے۔ دائق نے اس تقریر کو پسند کیا اور مجھے ہزار اشرفیاں دیکر اعزاز دیا کہ تم کیسا حق رخصت کیا۔ مگر دیکھا ہے کہ جب مازن سے راجا مال ہو کر، بھر آئے تو مجھ سے کہا: ابو العباس! دیکھا میں نے تیرا اشرفیاں داپس کیں اللہ نے اس کے بدلے میں ہزار اشرفیاں مرحمت فرمادیں۔

سے مکن سود یادیدہ بردست کس ❁ کہ بخشندہ پروردگار دست و بس

نُبْنَة مِنْ ذِكْرِ الْحَجَّاجِ

حجاج کا قصور اس تذکرہ!

سے بقولے کہ شکی پسند و خدا نے، وہ ضرور مادل نیک رہے، چو خواہد کرد ویراں کند مالے، کند ملک و دنیا بخالے

یقال: ان الحجاج بعد قتل بن الزبیر ذهب الى المدينة، وعلى وجهه لثام، فرأى شيخاً خاضعاً من المدينة، فسأله عن حال أهل المدينة، فقال: شرّ حال، قتل بن حواری رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال من قتله؟ قال الفاجر اللعين الحجاج، عليه لعائن الله ورسوله من قليل المراقبة لله، فغضب الحجاج غضباً شديداً، ثم قال: ايها الشيخ! انظر الحجاج اذا رأته؟ قال نعم: ولا عرفه الله خيراً، ولا وقاه ضيراً، فكشف الحجاج اللثام عن وجهه، وقال ستعلمون الآن اذا سال جئت الساعة، فلما تحقق الشيخ انه الحجاج، قال ان هذا هو العجب، يا حجاج! ان افلان اصرع من الجنون في كل يوم خمس مرات، فقال الحجاج اذهب لا تشغل الله الا بعد من جنونه ولا عاقابته وخلوص هذا من يد الحجاج من العجب، لان اقامة على القتل ومباداة اليه امر لم ينفك مثله عن احد، وكان يحذر عن نفسه، ويقول ان اكبر لذاتي سفك الدماء، فبعضهم والاصل في ذلك انه لتأولن، لم يقبل ثدياً فتصور له ابلابيس في صورة الحرث بن كلدة طبيب لعرب، وقال: اذبحوا له تيساً اسود وأعقروا من دمه واطلوا به وجهه، ففعلوا به ذلك، فقبل ثدي أمه، وذكر انه انى اليه بأمرأة من الخواصر فجعل يكلمها، وهي انظر اليه ولا ترد عليه كلاماً فقال لها بعض اخوانه يكلمك الامير وانت معرضة، فقالت اني استحي ان أنظر الى من لا ينظر الله اليه فأمرها ففعلت، وقد أحصى الذي قتل بين يديه صلباً ابلغ مائة الف وعشرين الفاً.

صل لثام

نبذة شمس کا حصہ، محرم، گوشت بر ٹنڈ، نذر امن، نذر امن، ایسی پینک نینا۔ العہد توڑنا الحجاج مشہور ظالم کا نام ہے اگر کینت ابو محمد ادب کا نام جوست اکلم ہے۔ میں یا اس کے کچھ بعد پیدا ہوا۔ عبدالملک بن مروان کی جانب سے عراق اور خراسان کا گورنر تھا۔ عبدالملک کی وفات کے بعد جب ولید بن عبدالملک ولی عہد ہوا تو اس نے بھی اس کو نذر کورہ بالا عہد سے پرہیز قرار رکھا۔ جماعت کی ستم ظنی اور خونریزی کے واقعات عجائبات عالم میں سے ہیں۔ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک لاکھ بیس ہزار مسلمانوں کو اپنی حکومت کے زمانہ میں قتل کر لیا ہے۔ لڑائیوں کے مقتولین ان کے ملاوہ ہیں۔ جماعت خود کہا کرتا تھا کہ میرے نزدیک لذیذ ترین شے خونریزی ہے۔ اس نے صحابہ پر جو مظالم کئے ان کا ادنی نمونہ یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر عبداللہ بن زبیر کو شہید کر لیا حرم مکہ میں کشت و خون کیا۔ خانہ کعبہ پر بھی قتل گولہ باری کی جس کی وجہ سے حرم شریف کے پڑے جل گئے سب اخیر میں بن بزرگ کو اس نے شہید کیا وہ سعید بن جبیر یعنی ابن عباس کے شاگرد تھے۔ جماعت کے پیٹ میں سخت درد ہوتا تھا۔ عاصہ کی شخص میں آرا کا اختلاف ہوا ایک مذاق طبعی کہا: پیٹ میں کیڑے پڑ گئے ہیں چنانچہ ایک دھالے میں گوشت باندھ کر اس کے حلق میں ڈالا اور دیر تک یہی رکھا پھر سکون کا لا تو اس میں سینکڑوں کیڑے پڑے ہوئے تھے۔ جماعت تو غضب الہی میں مبتلا تھا اس کو کوئی دوا کیوں مفید ہوتی۔ اس کی حالت یہی تھی کہ اس کے نزدیک آگ جلائی جاتی تھی تو کچھ تسکین ہوتی تھی مگر اس کو درد سے آگ کی گرمی کا بالکل احساس نہ ہوتا تھا یہ اس کے مظالم کا نتیجہ تھا جس کو اللہ نے مخلوقات کو دکھا دیا

سے ہر ان کو ستم خیز ہے برکشید ☀️ تلک ہم بد اں خیرش سر برید

حجاج نے حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں کہلا مار دھا فرمایا،

آپ نے جواب دیا کہ میں نے منیٰ کی تھا کہ اولیاء اللہ علماء سادات کو نہ ستا تو نے نہ مانا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے حجاج نے کہلا بھیجا کہ آپ صحت کی دھار نہ کیجئے میری یہ خواہش بھی نہیں ہے، آپ یہ دھا کیجئے کہ اللہ جل جلالہ موت دے تاکہ اس عذاب سے نجات ملے۔ حسنؒ کی کسبت روئے۔ حجاج پندرہ دن تک اس حالت میں رہا اور شہر واسطہ جو شہرہ میں اسی نے آباد کیا تھا بعد ۷۰ سال شہرہ میں مر گیا جب اس کے مرنے کی کیفیت حضرت حسن بصریؒ کو پہنچی تو اپنے مجدد و مشکرا دیا۔ لوگوں نے اس کی قبر کو زمین کے برابر کر کے اس پر پانی بہا دیا تاکہ نہ لگے۔ ابن الزبیر عبداللہ ابن زبیر بن العوام مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہما ان کی ماں حضرت حمزہ بنت ابی انکبہ ہیں ان کا باپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچو چھی زاد بھائی ہیں انکی دادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چچو چھی اور ان کے دادا حضرت خدیجہ کے بھائی ہیں۔ ہجرت کے بعد یہودیوں نے ہر شہر کر دیا کہ ہم نے ایسا منکر کر دیا ہے کہ مہاجرین کے اولاد انہیں بڑی حقارت میں دیکھتا تھا۔ مگر ایسا ہی ہوا مگر سال کے اندر عبداللہ پیدا ہوئے تو صحابہؓ نے فرط کرم میں نفرت نکیر بند کیا۔ پیدائش کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے گئے آپ نے کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی اور دھا تیر کر۔ ان کی شہادت حجاج کے لشکر کے ہاتھوں مکہ معظمہ میں حرم کے اندر جمادی الاول ۳۷ھ میں ہوئی حجاج نے بی بی اسماء کے ساتھ سنت لکائی اور عبداللہ کی نعش کے ساتھ کمال بے حرمتی کی۔ تمام نقاب، دھالا جہنم، لٹکانی، قال اشیع فی الحاشیہ "تبعث کتب اللہ من الاقرب والاعنوس والنسبی الی عندی فلم اجد فی شئی منها دھال لعل اللعائن جمع لعنہ علی غیر قیاس انتہی۔ من لکیل کلمہ من تعلیلہ ہے اور محذوف سے مستثنیٰ ہے۔ غیر ضرر، اصرع مرگ ہوا، سفک اللہ، غوزری سفک (رض) سفکا، اللہم خون بہانا، فدا، پستان جہنمی شمدی اس شمدی تر ہونا۔ ثمدہ بڑی پستان والی عورت، اعرث بن کلدہ و کچھ مقدمہ ۳۷ھ ۳۸ھ ۳۹ھ ۴۰ھ ۴۱ھ ۴۲ھ ۴۳ھ ۴۴ھ ۴۵ھ ۴۶ھ ۴۷ھ ۴۸ھ ۴۹ھ ۵۰ھ ۵۱ھ ۵۲ھ ۵۳ھ ۵۴ھ ۵۵ھ ۵۶ھ ۵۷ھ ۵۸ھ ۵۹ھ ۶۰ھ ۶۱ھ ۶۲ھ ۶۳ھ ۶۴ھ ۶۵ھ ۶۶ھ ۶۷ھ ۶۸ھ ۶۹ھ ۷۰ھ ۷۱ھ ۷۲ھ ۷۳ھ ۷۴ھ ۷۵ھ ۷۶ھ ۷۷ھ ۷۸ھ ۷۹ھ ۸۰ھ ۸۱ھ ۸۲ھ ۸۳ھ ۸۴ھ ۸۵ھ ۸۶ھ ۸۷ھ ۸۸ھ ۸۹ھ ۹۰ھ ۹۱ھ ۹۲ھ ۹۳ھ ۹۴ھ ۹۵ھ ۹۶ھ ۹۷ھ ۹۸ھ ۹۹ھ ۱۰۰ھ ۱۰۱ھ ۱۰۲ھ ۱۰۳ھ ۱۰۴ھ ۱۰۵ھ ۱۰۶ھ ۱۰۷ھ ۱۰۸ھ ۱۰۹ھ ۱۱۰ھ ۱۱۱ھ ۱۱۲ھ ۱۱۳ھ ۱۱۴ھ ۱۱۵ھ ۱۱۶ھ ۱۱۷ھ ۱۱۸ھ ۱۱۹ھ ۱۲۰ھ ۱۲۱ھ ۱۲۲ھ ۱۲۳ھ ۱۲۴ھ ۱۲۵ھ ۱۲۶ھ ۱۲۷ھ ۱۲۸ھ ۱۲۹ھ ۱۳۰ھ ۱۳۱ھ ۱۳۲ھ ۱۳۳ھ ۱۳۴ھ ۱۳۵ھ ۱۳۶ھ ۱۳۷ھ ۱۳۸ھ ۱۳۹ھ ۱۴۰ھ ۱۴۱ھ ۱۴۲ھ ۱۴۳ھ ۱۴۴ھ ۱۴۵ھ ۱۴۶ھ ۱۴۷ھ ۱۴۸ھ ۱۴۹ھ ۱۵۰ھ ۱۵۱ھ ۱۵۲ھ ۱۵۳ھ ۱۵۴ھ ۱۵۵ھ ۱۵۶ھ ۱۵۷ھ ۱۵۸ھ ۱۵۹ھ ۱۶۰ھ ۱۶۱ھ ۱۶۲ھ ۱۶۳ھ ۱۶۴ھ ۱۶۵ھ ۱۶۶ھ ۱۶۷ھ ۱۶۸ھ ۱۶۹ھ ۱۷۰ھ ۱۷۱ھ ۱۷۲ھ ۱۷۳ھ ۱۷۴ھ ۱۷۵ھ ۱۷۶ھ ۱۷۷ھ ۱۷۸ھ ۱۷۹ھ ۱۸۰ھ ۱۸۱ھ ۱۸۲ھ ۱۸۳ھ ۱۸۴ھ ۱۸۵ھ ۱۸۶ھ ۱۸۷ھ ۱۸۸ھ ۱۸۹ھ ۱۹۰ھ ۱۹۱ھ ۱۹۲ھ ۱۹۳ھ ۱۹۴ھ ۱۹۵ھ ۱۹۶ھ ۱۹۷ھ ۱۹۸ھ ۱۹۹ھ ۲۰۰ھ ۲۰۱ھ ۲۰۲ھ ۲۰۳ھ ۲۰۴ھ ۲۰۵ھ ۲۰۶ھ ۲۰۷ھ ۲۰۸ھ ۲۰۹ھ ۲۱۰ھ ۲۱۱ھ ۲۱۲ھ ۲۱۳ھ ۲۱۴ھ ۲۱۵ھ ۲۱۶ھ ۲۱۷ھ ۲۱۸ھ ۲۱۹ھ ۲۲۰ھ ۲۲۱ھ ۲۲۲ھ ۲۲۳ھ ۲۲۴ھ ۲۲۵ھ ۲۲۶ھ ۲۲۷ھ ۲۲۸ھ ۲۲۹ھ ۲۳۰ھ ۲۳۱ھ ۲۳۲ھ ۲۳۳ھ ۲۳۴ھ ۲۳۵ھ ۲۳۶ھ ۲۳۷ھ ۲۳۸ھ ۲۳۹ھ ۲۴۰ھ ۲۴۱ھ ۲۴۲ھ ۲۴۳ھ ۲۴۴ھ ۲۴۵ھ ۲۴۶ھ ۲۴۷ھ ۲۴۸ھ ۲۴۹ھ ۲۵۰ھ ۲۵۱ھ ۲۵۲ھ ۲۵۳ھ ۲۵۴ھ ۲۵۵ھ ۲۵۶ھ ۲۵۷ھ ۲۵۸ھ ۲۵۹ھ ۲۶۰ھ ۲۶۱ھ ۲۶۲ھ ۲۶۳ھ ۲۶۴ھ ۲۶۵ھ ۲۶۶ھ ۲۶۷ھ ۲۶۸ھ ۲۶۹ھ ۲۷۰ھ ۲۷۱ھ ۲۷۲ھ ۲۷۳ھ ۲۷۴ھ ۲۷۵ھ ۲۷۶ھ ۲۷۷ھ ۲۷۸ھ ۲۷۹ھ ۲۸۰ھ ۲۸۱ھ ۲۸۲ھ ۲۸۳ھ ۲۸۴ھ ۲۸۵ھ ۲۸۶ھ ۲۸۷ھ ۲۸۸ھ ۲۸۹ھ ۲۹۰ھ ۲۹۱ھ ۲۹۲ھ ۲۹۳ھ ۲۹۴ھ ۲۹۵ھ ۲۹۶ھ ۲۹۷ھ ۲۹۸ھ ۲۹۹ھ ۳۰۰ھ ۳۰۱ھ ۳۰۲ھ ۳۰۳ھ ۳۰۴ھ ۳۰۵ھ ۳۰۶ھ ۳۰۷ھ ۳۰۸ھ ۳۰۹ھ ۳۱۰ھ ۳۱۱ھ ۳۱۲ھ ۳۱۳ھ ۳۱۴ھ ۳۱۵ھ ۳۱۶ھ ۳۱۷ھ ۳۱۸ھ ۳۱۹ھ ۳۲۰ھ ۳۲۱ھ ۳۲۲ھ ۳۲۳ھ ۳۲۴ھ ۳۲۵ھ ۳۲۶ھ ۳۲۷ھ ۳۲۸ھ ۳۲۹ھ ۳۳۰ھ ۳۳۱ھ ۳۳۲ھ ۳۳۳ھ ۳۳۴ھ ۳۳۵ھ ۳۳۶ھ ۳۳۷ھ ۳۳۸ھ ۳۳۹ھ ۳۴۰ھ ۳۴۱ھ ۳۴۲ھ ۳۴۳ھ ۳۴۴ھ ۳۴۵ھ ۳۴۶ھ ۳۴۷ھ ۳۴۸ھ ۳۴۹ھ ۳۵۰ھ ۳۵۱ھ ۳۵۲ھ ۳۵۳ھ ۳۵۴ھ ۳۵۵ھ ۳۵۶ھ ۳۵۷ھ ۳۵۸ھ ۳۵۹ھ ۳۶۰ھ ۳۶۱ھ ۳۶۲ھ ۳۶۳ھ ۳۶۴ھ ۳۶۵ھ ۳۶۶ھ ۳۶۷ھ ۳۶۸ھ ۳۶۹ھ ۳۷۰ھ ۳۷۱ھ ۳۷۲ھ ۳۷۳ھ ۳۷۴ھ ۳۷۵ھ ۳۷۶ھ ۳۷۷ھ ۳۷۸ھ ۳۷۹ھ ۳۸۰ھ ۳۸۱ھ ۳۸۲ھ ۳۸۳ھ ۳۸۴ھ ۳۸۵ھ ۳۸۶ھ ۳۸۷ھ ۳۸۸ھ ۳۸۹ھ ۳۹۰ھ ۳۹۱ھ ۳۹۲ھ ۳۹۳ھ ۳۹۴ھ ۳۹۵ھ ۳۹۶ھ ۳۹۷ھ ۳۹۸ھ ۳۹۹ھ ۴۰۰ھ ۴۰۱ھ ۴۰۲ھ ۴۰۳ھ ۴۰۴ھ ۴۰۵ھ ۴۰۶ھ ۴۰۷ھ ۴۰۸ھ ۴۰۹ھ ۴۱۰ھ ۴۱۱ھ ۴۱۲ھ ۴۱۳ھ ۴۱۴ھ ۴۱۵ھ ۴۱۶ھ ۴۱۷ھ ۴۱۸ھ ۴۱۹ھ ۴۲۰ھ ۴۲۱ھ ۴۲۲ھ ۴۲۳ھ ۴۲۴ھ ۴۲۵ھ ۴۲۶ھ ۴۲۷ھ ۴۲۸ھ ۴۲۹ھ ۴۳۰ھ ۴۳۱ھ ۴۳۲ھ ۴۳۳ھ ۴۳۴ھ ۴۳۵ھ ۴۳۶ھ ۴۳۷ھ ۴۳۸ھ ۴۳۹ھ ۴۴۰ھ ۴۴۱ھ ۴۴۲ھ ۴۴۳ھ ۴۴۴ھ ۴۴۵ھ ۴۴۶ھ ۴۴۷ھ ۴۴۸ھ ۴۴۹ھ ۴۵۰ھ ۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ۴۵۳ھ ۴۵۴ھ ۴۵۵ھ ۴۵۶ھ ۴۵۷ھ ۴۵۸ھ ۴۵۹ھ ۴۶۰ھ ۴۶۱ھ ۴۶۲ھ ۴۶۳ھ ۴۶۴ھ ۴۶۵ھ ۴۶۶ھ ۴۶۷ھ ۴۶۸ھ ۴۶۹ھ ۴۷۰ھ ۴۷۱ھ ۴۷۲ھ ۴۷۳ھ ۴۷۴ھ ۴۷۵ھ ۴۷۶ھ ۴۷۷ھ ۴۷۸ھ ۴۷۹ھ ۴۸۰ھ ۴۸۱ھ ۴۸۲ھ ۴۸۳ھ ۴۸۴ھ ۴۸۵ھ ۴۸۶ھ ۴۸۷ھ ۴۸۸ھ ۴۸۹ھ ۴۹۰ھ ۴۹۱ھ ۴۹۲ھ ۴۹۳ھ ۴۹۴ھ ۴۹۵ھ ۴۹۶ھ ۴۹۷ھ ۴۹۸ھ ۴۹۹ھ ۵۰۰ھ ۵۰۱ھ ۵۰۲ھ ۵۰۳ھ ۵۰۴ھ ۵۰۵ھ ۵۰۶ھ ۵۰۷ھ ۵۰۸ھ ۵۰۹ھ ۵۱۰ھ ۵۱۱ھ ۵۱۲ھ ۵۱۳ھ ۵۱۴ھ ۵۱۵ھ ۵۱۶ھ ۵۱۷ھ ۵۱۸ھ ۵۱۹ھ ۵۲۰ھ ۵۲۱ھ ۵۲۲ھ ۵۲۳ھ ۵۲۴ھ ۵۲۵ھ ۵۲۶ھ ۵۲۷ھ ۵۲۸ھ ۵۲۹ھ ۵۳۰ھ ۵۳۱ھ ۵۳۲ھ ۵۳۳ھ ۵۳۴ھ ۵۳۵ھ ۵۳۶ھ ۵۳۷ھ ۵۳۸ھ ۵۳۹ھ ۵۴۰ھ ۵۴۱ھ ۵۴۲ھ ۵۴۳ھ ۵۴۴ھ ۵۴۵ھ ۵۴۶ھ ۵۴۷ھ ۵۴۸ھ ۵۴۹ھ ۵۵۰ھ ۵۵۱ھ ۵۵۲ھ ۵۵۳ھ ۵۵۴ھ ۵۵۵ھ ۵۵۶ھ ۵۵۷ھ ۵۵۸ھ ۵۵۹ھ ۵۶۰ھ ۵۶۱ھ ۵۶۲ھ ۵۶۳ھ ۵۶۴ھ ۵۶۵ھ ۵۶۶ھ ۵۶۷ھ ۵۶۸ھ ۵۶۹ھ ۵۷۰ھ ۵۷۱ھ ۵۷۲ھ ۵۷۳ھ ۵۷۴ھ ۵۷۵ھ ۵۷۶ھ ۵۷۷ھ ۵۷۸ھ ۵۷۹ھ ۵۸۰ھ ۵۸۱ھ ۵۸۲ھ ۵۸۳ھ ۵۸۴ھ ۵۸۵ھ ۵۸۶ھ ۵۸۷ھ ۵۸۸ھ ۵۸۹ھ ۵۹۰ھ ۵۹۱ھ ۵۹۲ھ ۵۹۳ھ ۵۹۴ھ ۵۹۵ھ ۵۹۶ھ ۵۹۷ھ ۵۹۸ھ ۵۹۹ھ ۶۰۰ھ ۶۰۱ھ ۶۰۲ھ ۶۰۳ھ ۶۰۴ھ ۶۰۵ھ ۶۰۶ھ ۶۰۷ھ ۶۰۸ھ ۶۰۹ھ ۶۱۰ھ ۶۱۱ھ ۶۱۲ھ ۶۱۳ھ ۶۱۴ھ ۶۱۵ھ ۶۱۶ھ ۶۱۷ھ ۶۱۸ھ ۶۱۹ھ ۶۲۰ھ ۶۲۱ھ ۶۲۲ھ ۶۲۳ھ ۶۲۴ھ ۶۲۵ھ ۶۲۶ھ ۶۲۷ھ ۶۲۸ھ ۶۲۹ھ ۶۳۰ھ ۶۳۱ھ ۶۳۲ھ ۶۳۳ھ ۶۳۴ھ ۶۳۵ھ ۶۳۶ھ ۶۳۷ھ ۶۳۸ھ ۶۳۹ھ ۶۴۰ھ ۶۴۱ھ ۶۴۲ھ ۶۴۳ھ ۶۴۴ھ ۶۴۵ھ ۶۴۶ھ ۶۴۷ھ ۶۴۸ھ ۶۴۹ھ ۶۵۰ھ ۶۵۱ھ ۶۵۲ھ ۶۵۳ھ ۶۵۴ھ ۶۵۵ھ ۶۵۶ھ ۶۵۷ھ ۶۵۸ھ ۶۵۹ھ ۶۶۰ھ ۶۶۱ھ ۶۶۲ھ ۶۶۳ھ ۶۶۴ھ ۶۶۵ھ ۶۶۶ھ ۶۶۷ھ ۶۶۸ھ ۶۶۹ھ ۶۷۰ھ ۶۷۱ھ ۶۷۲ھ ۶۷۳ھ ۶۷۴ھ ۶۷۵ھ ۶۷۶ھ ۶۷۷ھ ۶۷۸ھ ۶۷۹ھ ۶۸۰ھ ۶۸۱ھ ۶۸۲ھ ۶۸۳ھ ۶۸۴ھ ۶۸۵ھ ۶۸۶ھ ۶۸۷ھ ۶۸۸ھ ۶۸۹ھ ۶۹۰ھ ۶۹۱ھ ۶۹۲ھ ۶۹۳ھ ۶۹۴ھ ۶۹۵ھ ۶۹۶ھ ۶۹۷ھ ۶۹۸ھ ۶۹۹ھ ۷۰۰ھ ۷۰۱ھ ۷۰۲ھ ۷۰۳ھ ۷۰۴ھ ۷۰۵ھ ۷۰۶ھ ۷۰۷ھ ۷۰۸ھ ۷۰۹ھ ۷۱۰ھ ۷۱۱ھ ۷۱۲ھ ۷۱۳ھ ۷۱۴ھ ۷۱۵ھ ۷۱۶ھ ۷۱۷ھ ۷۱۸ھ ۷۱۹ھ ۷۲۰ھ ۷۲۱ھ ۷۲۲ھ ۷۲۳ھ ۷۲۴ھ ۷۲۵ھ ۷۲۶ھ ۷۲۷ھ ۷۲۸ھ ۷۲۹ھ ۷۳۰ھ ۷۳۱ھ ۷۳۲ھ ۷۳۳ھ ۷۳۴ھ ۷۳۵ھ ۷۳۶ھ ۷۳۷ھ ۷۳۸ھ ۷۳۹ھ ۷۴۰ھ ۷۴۱ھ ۷۴۲ھ ۷۴۳ھ ۷۴۴ھ ۷۴۵ھ ۷۴۶ھ ۷۴۷ھ ۷۴۸ھ ۷۴۹ھ ۷۵۰ھ ۷۵۱ھ ۷۵۲ھ ۷۵۳ھ ۷۵۴ھ ۷۵۵ھ ۷۵۶ھ ۷۵۷ھ ۷۵۸ھ ۷۵۹ھ ۷۶۰ھ ۷۶۱ھ ۷۶۲ھ ۷۶۳ھ ۷۶۴ھ ۷۶۵ھ ۷۶۶ھ ۷۶۷ھ ۷۶۸ھ ۷۶۹ھ ۷۷۰ھ ۷۷۱ھ ۷۷۲ھ ۷۷۳ھ ۷۷۴ھ ۷۷۵ھ ۷۷۶ھ ۷۷۷ھ ۷۷۸ھ ۷۷۹ھ ۷۸۰ھ ۷۸۱ھ ۷۸۲ھ ۷۸۳ھ ۷۸۴ھ ۷۸۵ھ ۷۸۶ھ ۷۸۷ھ ۷۸۸ھ ۷۸۹ھ ۷۹۰ھ ۷۹۱ھ ۷۹۲ھ ۷۹۳ھ ۷۹۴ھ ۷۹۵ھ ۷۹۶ھ ۷۹۷ھ ۷۹۸ھ ۷۹۹ھ ۸۰۰ھ ۸۰۱ھ ۸۰۲ھ ۸۰۳ھ ۸۰۴ھ ۸۰۵ھ ۸۰۶ھ ۸۰۷ھ ۸۰۸ھ ۸۰۹ھ ۸۱۰ھ ۸۱۱ھ ۸۱۲ھ ۸۱۳ھ ۸۱۴ھ ۸۱۵ھ ۸۱۶ھ ۸۱۷ھ ۸۱۸ھ ۸۱۹ھ ۸۲۰ھ ۸۲۱ھ ۸۲۲ھ ۸۲۳ھ ۸۲۴ھ ۸۲۵ھ ۸۲۶ھ ۸۲۷ھ ۸۲۸ھ ۸۲۹ھ ۸۳۰ھ ۸۳۱ھ ۸۳۲ھ ۸۳۳ھ ۸۳۴ھ ۸۳۵ھ ۸۳۶ھ ۸۳۷ھ ۸۳۸ھ ۸۳۹ھ ۸۴۰ھ ۸۴۱ھ ۸۴۲ھ ۸۴۳ھ ۸۴۴ھ ۸۴۵ھ ۸۴۶ھ ۸۴۷ھ ۸۴۸ھ ۸۴۹ھ ۸۵۰ھ ۸۵۱ھ ۸۵۲ھ ۸۵۳ھ ۸۵۴ھ ۸۵۵ھ ۸۵۶ھ ۸۵۷ھ ۸۵۸ھ ۸۵۹ھ ۸۶۰ھ ۸۶۱ھ ۸۶۲ھ ۸۶۳ھ ۸۶۴ھ ۸۶۵ھ ۸۶۶ھ ۸۶۷ھ ۸۶۸ھ ۸۶۹ھ ۸۷۰ھ ۸۷۱ھ ۸۷۲ھ ۸۷۳ھ ۸۷۴ھ ۸۷۵ھ ۸۷۶ھ ۸۷۷ھ ۸۷۸ھ ۸۷۹ھ ۸۸۰ھ ۸۸۱ھ ۸۸۲ھ ۸۸۳ھ ۸۸۴ھ ۸۸۵ھ ۸۸۶ھ ۸۸۷ھ ۸۸۸ھ ۸۸۹ھ ۸۹۰ھ ۸۹۱ھ ۸۹۲ھ ۸۹۳ھ ۸۹۴ھ ۸۹۵ھ ۸۹۶ھ ۸۹۷ھ ۸۹۸ھ ۸۹۹ھ ۹۰۰ھ ۹۰۱ھ ۹۰۲ھ ۹۰۳ھ ۹۰۴ھ ۹۰۵ھ ۹۰۶ھ ۹۰۷ھ ۹۰۸ھ ۹۰۹ھ ۹۱۰ھ ۹۱۱ھ ۹۱۲ھ ۹۱۳ھ ۹۱۴ھ ۹۱۵ھ ۹۱۶ھ ۹۱۷ھ ۹۱۸ھ ۹۱۹ھ ۹۲۰ھ ۹۲۱ھ ۹۲۲ھ ۹۲۳ھ ۹۲۴ھ ۹۲۵ھ ۹۲۶ھ ۹۲۷ھ ۹۲۸ھ ۹۲۹ھ ۹۳۰ھ ۹۳۱ھ ۹۳۲ھ ۹۳۳ھ ۹۳۴ھ ۹۳۵ھ ۹۳۶ھ ۹۳۷ھ ۹۳۸ھ ۹۳۹ھ ۹۴۰ھ ۹۴۱ھ ۹۴۲ھ ۹۴۳ھ ۹۴۴ھ ۹۴۵ھ ۹۴۶ھ ۹۴۷ھ ۹۴۸ھ ۹۴۹ھ ۹۵۰ھ ۹۵۱ھ ۹۵۲ھ ۹۵۳ھ ۹۵۴ھ ۹۵۵ھ ۹۵۶ھ ۹۵۷ھ ۹۵۸ھ ۹۵۹ھ ۹۶۰ھ ۹۶۱ھ ۹۶۲ھ ۹۶۳ھ ۹۶۴ھ ۹۶۵ھ ۹۶۶ھ ۹۶۷ھ ۹۶۸ھ ۹۶۹ھ ۹۷۰ھ ۹۷۱ھ ۹۷۲ھ ۹۷۳ھ ۹۷۴ھ ۹۷۵ھ ۹۷۶ھ ۹۷۷ھ ۹۷۸ھ ۹۷۹ھ ۹۸۰ھ ۹۸۱ھ ۹۸۲ھ ۹۸۳ھ ۹۸۴ھ ۹۸۵ھ ۹۸۶ھ ۹۸۷ھ ۹۸۸ھ ۹۸۹ھ ۹۹۰ھ ۹۹۱ھ ۹۹۲ھ ۹۹۳ھ ۹۹۴ھ ۹۹۵ھ ۹۹۶ھ ۹۹۷ھ ۹۹۸ھ ۹۹۹ھ ۱۰۰۰ھ

کہہ کر ہمارا نام زمین پر مٹا دیا ❀ ان کا تو کھیل خاک میں ہم کو ملا دیا


بعض حضرات نے اس کی وجہ بیان کی ہے کہ حجاج پیدا ہوا تو اردو دھبنا توڑ گیا اس نے پستان کو نہ ڈمک نہیں لایا اور حجاج کے گھر والے جب پریشان ہو گئے تو ان کے پاس ایسے مردود نے حضرت بن عبدہ طیب عرب کی شکل میں آکر کہا: اس کو لاکر لاؤ گے کہ خون چا دو اور چہرہ پر بھی دل دو، گھر والوں نے ایسا ہی کیا تب حجاج نے اپنی ماں کے پستان کو قبول کیا:

سے خونے بدرد طبعیت کو نشست ❀ نہ ہر جز بوقت مرگ از دست

ذکر کیا جاتا ہے کہ جماع کے پس ایک خارجیہ عورت والی گئی جماع اس سے گفتگو کر آ رہا مگر عورت نے اہل عرف نظر اٹھائی نہ اس کی بات کا جواب دیا جماع کے خاتمہ نے عورت کہا، غلیظہ نجس سے گفتگو کر رہا ہے اور قورنہ پیر سے کہو ہے، عورت نے کہا مجھے ایسے شخص کی طرف نظر کرنے سے شرم آتا ہے میں کی طرف خدا نظر نہیں کرتا۔ جماع نے اس کے قتل کا حکم کر دیا اور وہ اسی وقت قتل کر دی گئی،

۷۔ چائے بغیر غن کوئی رہتی ہے تیری تیغ ❁ ہے یہ تو اس کو چاٹ ستمگر لگی ہوئی (ذوق)

۱۲۰۰۰۰) تک سنگی

۵۔ اے نازنین! پس تو چذہبِ گزشتہ  کت خونِ ماحلالِ ترا زغیرِ مادرست (حائل) فاطمہؑ اسلام میں چار شخص ایسے گزرے ہیں جن میں سے ہر ایک نے لاکھوں آدمیوں کو ظلاً قتل کیلئے اول مجاہد بن یوسف دوم ابو مسلم خراسانی سوم بابل حرانی چہارم برہنہ :-

رُبَّ أَخٍ لَمْ يَلِدْهُ أُمُّكَ

بہت سے مسند بولے بھائی!

اتَّفَقَ أَنَّهُ كَانَ شَاعِرًا مِّنَ الْعَجَمِ يُعْرِفُ بِالْعَسَانِي وَفَدَى عَلَى أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ وَكَانَتْ عَادَتُهُ إِذَا وَقَدَ عَلَيْهِ بِمَكْرُمَةٍ، وَبِزِيَارَةٍ
وَلَا يَسْتَحْضِرُهُ إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَاتَّفَقَ أَنَّ الْعَسَانِي لَمَّا أَعَدَّ شَعْرًا بِسِدْحَةٍ بِهِ ثِقَةٌ بِنَفْسِهِ، فَأَقَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَمْ يَنْقَمْ
عَلَيْهِ شَيْءٌ، فَاخْتَصَمَ مِنْ شَعْرِ بْنِ أَسَدٍ وَلَمْ يَغْيَرْ مِنْهَا غَيْرَ إِلَّا اسْمُ فَغْضِبَ الْأَمِيرُ وَقَالَ: هَذَا إِلَّا جَعْلِي يُسَمِّي
مَنَا وَكَمَرَانَ يُكْتَبُ بِذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَسَدٍ فَأَعْلَمَ الْعَسَانِي بَعْضَ الْحَاضِرِينَ بِذَلِكَ فَخَبَّرَ الْعَسَانِي غُلَامًا جَلَدًا إِلَى ابْنِ أَسَدٍ
سَدَّ خَلًّا عَلَيْهِ، وَيُعْرِفُهُ الْعَزْدَ، فَوَصَلَ لِلْغُلَامِ إِلَى ابْنِ أَسَدٍ قَبْلَ وَصُولِ وَأَصْبَحَ ابْنُ مَرْوَانَ، فَلَمَّا عَلِمَ ذَلِكَ كَتَبَ
الْجَوَابَ إِلَى ابْنِ مَرْوَانَ أَنَّهُ لَمْ يَقِفْ عَلَى هَذِهِ الْقَصِيدَةِ أَبَدًا، وَلَمْ يَرَهَا إِلَّا فِي كِتَابِهِ، فَلَمَّا وَقَفَ ابْنُ مَرْوَانَ عَلَى الْجَوَابِ
سَاءَ عَلَى نَاسِئِهِ وَسَبَّهَ وَقَالَ: إِنَّمَا تَرِيدُ إِسْلَاقِي بَيْنَ الْمُلُوكِ، ثُمَّ أَحْسَنَ الْعَسَانِي وَارْكُمَهُ غَايَةَ الْأَكْرَامِ وَعَادَ إِلَى بِلَادِهِ
فَلَمْ يَمُضْ عَلَى ذَلِكَ مَدَّةٌ حَتَّى اجْتَمَعَ أَهْلُ مِثَا فَارَقِينَ، وَدَعَا ابْنُ الْأَسَدِ عَلَى أَنْ يُقَرَّوَ عَلَيْهِمْ، وَأَقِيمَتِ الْخُطْبَةُ
لِلْمُلْطَانِ مَلِكِ شَاهٍ وَاسْقَاطِ اسْمِ ابْنِ مَرْوَانَ، فَاجْتَمَعُوا إِلَى ذَلِكَ، وَحَشَدَ ابْنُ مَرْوَانَ، وَنَزَلَ عَلَى مِثَا فَارَقِينَ،
وَأَعْجَزَهُ أَمْرُهَا، فَسِيرَ إِلَى نِظَامِ الْمُلْكَ وَالسُّلْطَانِ، يَسْتَمْتُهُمَا، فَأَنْقَضَ إِلَيْهِ جَيْشًا، وَمِنْ ذَا مَعَ الْعَسَانِي الشَّاعِرُ
كَانَ قَدْ تَقَدَّمَ عِنْدَ السُّلْطَانِ، فَصَلَّ قَوْلَ الْحَمْدِ عَلَى مِثَا فَارَقِينَ، فَمَلَكُوا هَاعَتُوهُ، وَفُضِّصَ عَلَى ابْنِ أَسَدٍ وَجِيءَ بِهِ إِلَى

تشریح: ایک مرتبہ ایک مجی شاعر جو غسانی کے ساتھ مشہور ہے احمد بن مردان کے پاس آیا۔ احمد بن مردان کی عادت تھی کہ جب غسانی اس کے پاس آتا تو اسے ازود اکرام کے ساتھ اس کی میزبانی کرتا اور تین روز سے قبل کسی نہ جلاتا۔ حسن اتفاق شاعر نے اپنی قدرت کلامی پر اعتماد کرتے ہوئے کوئی شعر پہلے سے تیار نہیں کیا تھا جس سے وہ اس کی تعریف کر سکے۔ تین روز تک قیام کیا مگر شعر کی آمد نہیں ہوئی (جب مہر ہو گیا) تو اس نے ابن اسد کے اشعار کا ایک قصیدہ سنایا اور اس میں نام کے علاوہ کوئی تغیر نہیں کیا۔ امیر کو قصیدہ آگیا اس نے کہا یہ مجی ہم کو قصداً کرتا ہے۔ فوراً حکم کیا کہ ابن اسد کے پاس لکھا جا کر یہ اشعار تیرے ہیں یا غسانی کے م حاضرین میں سے کسی نے غسانی کو اطلاع کر دی غسانی نے فوراً ایک جست و جالاک غلام کو ابن اسد کے پاس روانہ کیا تاکہ وہ غسانی کی طرف سے معذرت کر لے۔ غلام نے ابن مردان کے قاصد پہلے ابن اسد کے پاس جا کر صورت حال سے باخبر کر دیا۔ ابن اسد نے ابن مردان کے پاس لکھ دیا کہ میں تو اس قصیدہ کو جانتا بھی نہیں صرف آپ ہی کے خط میں دیکھا ہے۔ جب ابن مردان جواب پر مطلع ہوا تو اس نے سچنوز کو مرز نش کی ادھر کہا: تو مجھے بادشاہ ہو کر درمیان رسوا کرنا چاہتا ہے؟ اس کے بعد غسانی کو انعام دیا اور اسے ازود اکرام کیا۔ غسانی اپنے شہر میں لوٹ آیا۔ اس (قصیدہ) پر کچھ زیادہ مدت نہیں گزری تھی کہ میا فارقین دسے متفق ہو گئے اور ابن اسد کو دعوت دی کہ ہم آپ کو اپنا سردار بنانا چاہتے ہیں اور سلطان ملک شاہ کیلئے اور ابن مردان کے نام کو ملاحظہ کرنے کیلئے خطبہ قائم کیا گیا۔ اور ابن اسد نے ان کی اس بات کو قبول کر لیا۔ ادھر ابن مردان فوج جمع کر کے میا فارقین پر پہنچ گیا۔ مگر میا فارقین کے معاملہ نے اس کو عاجز کر دیا۔ اس نے اس نے نظام الملک اور ملک شاہ کے پاس قاصد بھیج کر مدد طلب کی۔ انہوں نے غسانی شاعر کی معیت میں انداک فوجی دستہ روانہ کر دیا۔ غسانی شاعر پہلے ہی ملک شاہ کے پاس آیا ہوا تھا۔ انہوں نے میا فارقین والوں پر زور دے کر حکم دیا اور زبردستی قابض ہو گئے ابن اسد کو گرفتار کر کے ابن مردان کے پاس لایا گیا۔ ابن مردان نے قتل کا حکم کر دیا۔ غسانی شاعر نے اٹھ کر بے لوث شفا کی اور بڑی جانفشانی شہقت کے ساتھ کفالت کر کے اس کو نجات دلائی اس کے بعد ابن اسد اور غسانی کی تنہائی میں ملاقات ہوئی۔ غسانی نے کہا مجھے پہچانتا ہے؟ ابن اسد نے کہا نہیں صرف اتنا جانتا ہوں کہ تو کوئی آسمانی فرشتہ ہے اللہ نے تیرے ذریعہ میری جان بچا کر احسان عظیم فرمایا ہے غسانی نے کہا۔ میں وہی شخص ہوں جس نے (کسی فرد سے) تیرے قصیدہ کو اپنی طرف منسوب کیا تھا اور تو نے اس کے راز کو چھپایا تھا۔ احسان بدلتا تو احسان ہی ہے۔ ابن اسد نے کہا میں نے اس کے علاوہ کسی قصیدے کے متعلق نہیں سنا کہ اس کا انکار کیا گیا ہو پھر بھی اس نے قصیدہ کو نفع پہنچایا ہو۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس کے بعد غسانی جہاں سے آیا تھا وہیں واپس ہو گیا۔

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّاسٍ قَالَ: قَالَ لِي الرَّبِيعُ الْحَاجِبُ: أَسْجَحُ أَنْ تَسْمَعَ حَدِيثَ ابْنِ هُبَيْرَةَ مَعَ مُسْلِمَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَارْسِلْ لِحَصْبِي كَانِ مُسْلِمَةَ يَقُومُ عَلَى وَضْعِهِ فَنَجَاهُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا حَدِيثُ ابْنِ هُبَيْرَةَ مَعَ مُسْلِمَةَ قَالَ: كَانَ مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَتَنَقَّلُ حَتَّى يَصْبَحَ فَيَدْخُلُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَنَّى لَأَصْبُ الْمَاءُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ أَذْصَاخَ صَاخِرٍ مِنْ دِرْءِ الرِّفَاقِ إِنَّا بِاللَّهِ بِالْأَمِيرِ فَقَالَ مُسْلِمَةُ: صَوْتُ ابْنِ هُبَيْرَةَ أَخْرَجَ إِلَيْهِ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَرَجَعْتُ وَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ: أَدْخِلْهُ فَدَخَلَ فَادْرَجَ لِي مِيدَنًا نَعَسًا، فَقَالَ: إِنَّا بِاللَّهِ وَبِالْأَمِيرِ، قَالَ إِنَّا بِاللَّهِ وَأَنْتَ بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ:

میری ایک غمزدست؟ اس نے کہا: ہم نے پوری کئی اڑائی کر دو ابن ہبیر کے بائے میں جو مسئلے کہا: ہیں راضی ہوں۔ یہ کہہ کر واپس ہو گیا جب محل سے نکلنے کے قریب ہوا تو ہم لوٹ گیا اور کہا: امیر المومنین! آپ نے مجھے میرا کسی ضرورت میں استثناء کا عادی نہیں بنایا میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا کہ لوگ یہ کہیں کہ امیر المومنین مسئلہ کے حق میں مجھ استثناء کرتے رہا۔ اس نے کہا: اچھا میں کوئی استثناء نہیں کرتا۔ مسئلہ کہہ! دو ابن ہبیر وہی ہے پس اس کو صاف کر دیا!

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

اللہ ہی ہے روزی دینے والا زور آور مضبوط !

توبه‌نگی چو گدایان بشر را مزد مکن ☀ که دوست خود را در ویش بنده یی‌روزی داند.
 اویم زین صفره عام اوست ☀ چه دشمنی بریں خوان یغماچ دوست.

نقل الشيخ عبد الرحمن بن سلام المقرئ في كتابه العقائد ان سليمان لما رأى ان الله تعالى اوسع له الدنيا، وصارت
بيده، قال: الهى نواذنت لى ان اطعم جميع المخلوق سنة كاملة فأوحى الله اليه انك لن تقدر على ذلك، فقال: الهى
أسبوعاً، فقال الله تعالى لن تقدر فقال: الهى يوماً واحداً، فقال تعالى: لن تقدر، فقال: الهى: ولو يوماً واحداً:
فأذن الله تعالى له في ذلك فامر سليمان الجن والانس: بان يأتوا بجميع ما فى الارض من ابقار واغنام و من جميع ما
يؤكل من اجناس الحيوان من طير وغير ذلك فلما جمعوا ذلك اصطنعوا له القدر الراسيات، ثم ذبح ذلك، وطبخه وامر
الريح ان تهب على الطعام، لئلا يفسد، ثم من ذلك الطعام في البرية، فكان طول ذلك السماء مسيرة شهر، وعرضه
مثل ذلك، ثم وحي الله تعالى اليه يا سليمان بمن تبسئ من المخلوقا؟ فقال سليمان: ابسئ ثى بد و اب البحر، فامر
الله حوثاً من البحر المحيط ان يأكل من ضيافة سليمان، فرفع ذلك الحوت رأسه، وقال يا سليمان سمعت انك فحكت
باباً للضيافة، وقد جعلت عليك ضيافتي في هذا اليوم فقال سليمان: دونك: والطعام، فتقدم ذلك الحوت،
وأكل من اول السماء فلم يزل يأكل حتى انا الى اخره في لحظة، ثم نادى اطعمنى يا سليمان واشبعنى، فقال له
سليمان: اكث الجميع وما شبع، فقال الحوت هكذا يكون جواباً صواب الضيافة للضيف؛ اعلو يا سليمان
ان لى فى كل يوم مثل ما صنعت ثلاث مرات، وانت كنت السبب في منعى منى في هذا اليوم، وقد قصرت في حقى،
فعدت ذلك خير سليمان ساجداً لله تعالى قال سبحان المتكفل بارزاق الخلائق من حيث لا يعلمون +

صل لقا

اس سبوح ہفتہ جہ اسایح۔ تدر جمع بقرا غنام جمع غنم۔ قدور جمع قدور۔ راسیات جمع راسیۃ اتی بڑی دیک جو بڑی ہوئے کی وجہ سے اپنی جگہ سے زبے دھوٹے۔ بریتہ جنگل میانہ جہ برابرہ۔ سکاو دسترخوان جہ سطر سوت کھیل ٹوبا بڑی فیصل پر اطلاق ہوتا ہے جہ چٹان۔ دو ٹک اسم فعل ہے بمعنی خد یعنی لے لے یقال۔ دو ٹک زید۔ زید کو پکڑو۔ راتہ و لیلہ جہ رواتب۔

تشریح: شیخ عبدالرحمن بن سلام المقری نے کتاب العقائد میں نقل کیا ہے کہ جب حضرت سلیمان نے دیکھا کہ اللہ نے آپ کے لئے دنیا وسیع کر دی اور جہاں آپ کے زیرین ہو گیا تو آپ نے عرض کیا: بار انا! اگر آپ مجھے جمیع مخلوقات کو ایک سال تک کھلانے کی اجازت فرمائیں (تو میری بڑی خوش قسمتی ہوگی) اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی۔ سلیمان! یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے۔ آپ نے عرض کیا: خدا یا! ایک ہفتہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی تیرے بس کی بات نہیں۔ آپ نے کہا ایک دروزہ اللہ نے فرمایا: تجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا: خدا یا! ایک وقت کی اجازت تو ہو جائی ہی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دیدی۔ پس حضرت سلیمان نے بن دانس سب کو حکم کیا کہ جس قدر بھی میں پر گائے بکری وغیرہ ہوں اور جنس حیوان کہ جتنے بھی ماکول جانوروں مثلاً پرندے وغیرہ سب کو جمع کریں چنانچہ بن دانس نے سب کو جمع کیا اور بڑی بڑی دیکھیں تیار کی گئیں، پھر حیوانات کو ذبح کر کے پکایا گیا اور ہر ایک کو کھانے پر بلانے کا حکم دیا تاکہ کھانا خراب نہ ہو پھر کھانے کو محل میں چٹا کیا تو اس دسترخوان کے طول و عرض کی مقدار ایک ماوہ مسافت تھی۔ اللہ نے حضرت سلیمان کے پاس وحی بھیجی کہ بتا مخلوق میں سے کس سے شروع کرنا چاہتا ہے؟ آپ نے عرض کیا: دریاوی جانوروں سے سو اللہ نے بحر محیط کی ایک کھلی کو حکم دیا کہ وہ سلیمان کی خدمت سے کھائے۔ کھلی نے سر اٹھا کر کہا: سلیمان میں نے شاہ کے دروازے کی ضیافت کا دروازہ کھولا ہوا اور میری ضیافت کی ہے۔ حضرت سلیمان نے کہا: اے در کھانا شروع کر کھلی آگے بڑھی اور دسترخوان کی ایک کنا سے سے کھانا شروع کیا اور ان دامن میں سب چٹ گئی اور کھنے لگی۔ سلیمان! اور کھلا اور کھے سیر کر حضرت سلیمان نے کہا سب کچھ تو کھا گئی پھر بھی تیرا پیٹ نہیں بھرا۔ کھلی نے کہا: کیا ہمارے کئے میں ان کا یہی جواب ہوتا ہو۔ واضح ہو کہ مجھے ہر دروازے اتنے تھے جتنے بٹے ہیں اور آج میرے ذلیف کے ذبے کا سب تو ہے۔ تو نے میری حق تلفی کی کہ ہے۔ پس حضرت سلیمان سر بخود ہو گئے اور فرمایا: پاک ہے در ذات جو مخلوق کے رزق کی اس طرح مشغل ہو کر قیاس کو بھی باہر ہے۔

جلد دار ذاق روزی می دہد * قسمت کس کس کہ پیش می ہند
ساہا خوردی و کم نامد ز خور * نری سستقل کن و ماضی را نگر

بسط المعدلہ و رد المظالم

مدل گتری و دین مظالم !

از تو گر انصاف آید در وجود * ہر کہ عمرے در کوخ و در وجود
یاد شاہے کہ طرح ظلم اٹکند * یائے دیوار ملک خویش بکند

روی عن الشیبانی قال حدثنا محمد بن زکریا عن عباس المفضل الهاشمی فی خطبہ ابن جمیل قال انی کواقف علی راس
المامون یوما وقد جلس للمظالم فکان اخر من تقدم الیه (وقد هو بالقیام) امرأة علیها هیئت السفر وعلیها

کر کے دکھایہ نہ کر کے تو شام نے ان کے سر پر ایسی کتاب ٹھہری کہ اس جس کے صدر سے انہی بیانی جاتی رہی امیر ابو عثمان سعید لنگاہی مولیٰ
 سلاطین صاحب انصاف العرب بن العجم الامامون دیکھو شامیاب رتھ پھٹے پڑنے پھڑے کچی بن اکثم بن محمد بن قنن بن سمعان ابو محمد
 تیسری مردوزی مولود سلاطین فقیر وقت، محدث عصر امور قضا کا واقف کار اور صاحب بصیرت شخص تھا۔ انہی اوصاف کی وجہ سے
 مامون نے ان کو بغداد کا قاضی مقرر کیا اور اپنی مملکت کے تمام دربار کی بال ڈوران کے ہاتھ میں دی تھی۔ بیس سال کی عمر میں وہ بصرہ کے قاضی ہو
 اہل بصرہ نے کم عمر سمجھا تو فرمایا کہ میں عباس بن اسد سے عمر میں بڑا ہوں جن کو حضور نے کہ معظمر کا قاضی بنایا تھا اور معاذ بن جبل سے بھی
 عمر میں یاد ہوں جن کو حضور نے کہ قاضی بنایا تھا۔ سننصف انصاف سے اس کا قاضی ہے۔ حق نیست۔ بحمدہ العوم مردار ج

عبدالہ۔ اربلہ۔ فقر و مسکین اور بیوہ عورت پر اربلہ عدلان، عددان ظلم کرنا سبب کم بال یقال مالہ سبب دلالت اس کے پاس نہ تو بال میں اور نہ ان
 یعنی اس کے پاس کو بھی نہیں سبب ان، الشرف بال مؤثر ما ابتر توٹ لیا شیاع زمین العباس بن الامون سلاطین میں ان کے والد مامون نے جزیرہ کا دلائی متحرک
 اور مجاہدی اتالی شامہ میں طوائف مقرر کیا کہ اس کو آباد کرے۔ عباس نے ایک میل لبا اور ایک میل جوڑا شہر آباد کیا اور مختلف جنگ جو
 قوموں کو وہاں آباد کیا۔ شہر کی تفصیل تین میل فذرتھی۔ مامون کے انتقال کے بعد عباس اور اس کے چچا معتمد میں تنازعہ ہوا لیکن
 آخر میں معتمد کی خلافت پر بیعت کیلئے تیار ہو گیا۔ سلاطین میں معتمد رومیوں کے مقابلہ کیلئے نکلا اور فتح حاصل کرنے کے بعد قسطنطنیہ
 کی طرف بڑھنا چاہا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے عباس کے ہاتھ پر بیعت شروع کر دی۔ معتمد نے فوراً وہیں آکر عباس کو قید کر لیا اور اسی
 سال عباس کا انتقال ہو گیا۔ احمد بن ابی خالد دیکھو مقدمہ ص ۱۱۱۔ یوزر ارضہ ایفادہ بغیر خراج کے زمین دینا۔

تسلیح۔ امام شیبانی سے مردی ہے کہ ہم سے محمد بن زکریا نے بواسطہ عباس بن فضل ہشتمی ابن حمید کے خطبہ میں بیان کیا ہے اس نے
 کہا کہ میں ایک روز مامون کی پس پشت کھڑا ہوا تھا اور مامون مظالم یعنی دعاوی حقوق کی سماعت اور ان کے فیصلوں کیلئے دربار کئے ہوئے
 تھا سب کے آخر میں جب کہ مامون اٹھنے کا ارادہ کر چکا تھا ایک عورت آئی جس پر آثار سفر نمایاں اور پیچھے پڑنے پھڑے تھے وہ
 مامون کے سامنے آکر ٹھہر گئی اور سلام کیا۔ مامون نے کچی بن اکثم کی طرف دیکھا تو کچی نے عورت کے سلام کا جواب دے کر کہا۔ اپنی ضروریات
 بیان کر عورت نے کہا۔ یا خیر معتمد اح لے بہتر ظالم سے مظلوم کا حق دلانے والے کہ ہدیر کی گئی ہے اس کیلئے رہنمائی۔ اولے میں جسے
 قوم جس کے سبب شہر روشن ہے، تیری جناب میں غریبہ قوم کے سردار کی شکایت کرتی ہے جس نے اس پر زیادتی کی اور اس کے
 پاس کچھ نہیں چھوڑا میری زمین روکنے کے بعد ظلماً چھین لی اور مجھ سے میرے بچے اور گھر والے جدا کر دیئے تھے مامون نے کچھ دیر سکوت
 کیا اس کے بعد سر اٹھا کر کہا۔ فی دون ما قلبت اح جس قدر تو نے کہا ہے اس سے کم میں مجھ سے مہربانیاں دے دے اور اس کی
 اور میرا قلب دیکھ کر زخمی کیا گیا۔ یہ تو نماز عصر کی اذان کا وقت ہے اس وقت تو تو واپس ہو جا اور میں دن کا میں وعدہ کر رہا ہوں اس دن
 اپنے ہم مقابل کھلے آں۔ اگر شنبہ کے روز ہمارے قیمت میں جلوس ہوا تو شنبہ کے روز ورنہ یکشنبہ کو ہم ہر انصاف کریں گے۔

جب اقرار کے روز مامون نے دربار عام کیا تو سب سے پہلے وہی عورت آئی اور اس نے سلام کیا، مانگنے کے سلام کا جواب دے کر کہا:
 مقابل کہاں ہے؟ اس نے کہا آپ کے سر ہانے کمر ہے اس نے مامون کے لڑکے عباس کی طرف اشارہ کیا: مامون نے محمد بن
 ابی خالد سے کہا: اس کو پکڑ کر عورت کے ساتھ مجرم کی حیثیت سے بٹھا دو: عورت نے گفتگو شروع کی تو اس کی آواز عباس کی آواز پر
 بلند ہو گئی۔ احمد بن ابی خالد نے کہا: اللہ کی بندی! تو امیر المؤمنین کے دربار میں ہے ذرا اپنی آواز کو دھیمی رکھ۔ مامون
 نے کہا: احمد اس کو اسی حال پر چھوڑ دو کیونکہ حق نے اسکو گویا اور عباس کو اس کے ظلم نے) گونگا بنا دیا۔ پھر اس کی زمین کو واپس کر دیئے گا
 فیصلہ کیا اور عباس کو اس کے ظلم کی بنا پر سزا (تنبیہ) کی اور جس شہر میں وہ عورت رہتی تھی وہاں کے عامل کے پاس حکام نہ لکھوایا کہ اس

کازمین باخراج کردی جا اداس کے ساتھ ہمدی کی جائے۔ مامون نے عورت کیلئے نفقہ ازاد راہ کا بھی حکم فرمایا۔

نُبْدَةُ مِنْ وَقْعَةِ الْحَرَّةِ

سہ کا مختصر سا واقعہ

وقعة الحرة المشهورة التي كانت تبني اهل المدينة عن اخرهم قيل فيها الجرح الكثير من الصحابة والتابعين وقيل المقتول فيهما من الصحابة ثلاثة منهم عبد الله بن حنظلة وحببت المدينة واقطن فيها الف عدراة ولم تقم الجماعة ولا الاذان في المسجد النبوي مدة المقاتلة وهي ثلاثة ايام

صل لفتا

نُبْدَةُ دیکھو مثلاً الحرة سیاہ پتھر والی زمین جو حرار (وہی ارض بظاہر المذنبہ) بمید، اُبادہ، اُبادہ پاک کرنا، اکتھم جوڑم سے ہے یہی کثرت۔ عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر، الراہب الانصاری حضرت حنظلہ جن کے حازد کو ہاکہ نے قتل دیا تھا ان کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ کی بیٹی ہیں پیدا ہوئے۔ آپ کی وفات کے وقت ان کی عمر سات سال کی تھی آپ انصار کے بیٹا اور مدینہ کے امیر تھے۔ ذی الحجہ ۳۷ میں آپ کو جہد کیا گیا۔ نہایت لوث یا گیا ان دنوں انہیں۔ الغنیۃ، مال غنیمت لوٹنا۔ نہایت لوث مارا۔ اقصیٰ۔ انقطاع سے ماضی مجہول ہے۔ سہاگ لوٹنا۔ انقطع۔ الماء سے مانوس ہے یعنی آہستہ آہستہ پانی گزانا۔ یہاں اس سے مراد زنا ہے۔ عدراہ، بارہ۔ مذارئی، ٹھڈی۔ ٹھڈی بکارت۔

تشریح یہ۔ حرہ کا مشہور واقعہ جس نے اہل مدینہ کو اذل سے آخر تک فاکر دیا تھا اور اس میں صحابہ و تابعین کی ایک بیشتر تعداد شہید کی گئی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ اس واقعہ میں حضرات صحابہ سے تین آدمی شہید کئے گئے جن میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ بھی ہیں۔ اس واقعہ میں مدینہ کو لوٹا گیا۔ ایک ہزار دویزہ عورتوں کیساتھ لٹا گیا اور مسجد نبوی میں جنگ کی مدت تک یعنی تین روز تک نہ جماعت ہوئی نہ اذان کی گئی۔ (واقعہ کی تفصیل) یزید نے غلبہ ہونے کے بعد اہل مدینہ کی تعظیم و تکریم کا بہت لحاظ رکھا۔ ان کو کھانے پینے کے واسطے بخشے اور ان کے ساتھ مرافقاتیں لیکن وہاں کے لوگ عبداللہ بن زبیر کے جنہوں نے مکہ میں خلافت کی بیعت قبیلہ شریعہ کی تھی۔ طرفدار ہو گئے عبداللہ بن حنظلہ کو اپنا سردار بنایا اور یزید کی بیعت کو فسخ کر کے مدینہ مخالفت کیلئے آمادہ ہو گئے یزید نے جس وقت یہ خیال سنا تو نعمان بن بشیر کو بھیجا کہ جا کر اپنی قوم کو بھادو انہوں کی ازادہ خیر خیر اہل مدینہ کو بہت بھادو کہ تم لوگ بقتلہ اور قتلہ قرآن کی کیشش نہ کرو اور اہمیت کا ساتھ چھوڑ کر اپنے دین اور دنیا کو نہ بگاڑو اہل شام کے مقابلہ کی تم میں طاقت بھی نہیں ہے پھر تم کس بھروسہ پر بغاوت کر رہے ہو۔ لیکن ان کی نصیحت مطلق کارگر نہ ہوئی۔ آخر وہ واپس چلے گئے۔ ادھر مدینہ والوں نے بنی امیہ کے ان لوگوں پر جوڑاں تھے عملاً کہ وہ مردان کے گھر میں جتھے ہو گئے۔ انہوں نے اس کا محاصرہ کیا بنی امیہ نے فاسد دودڑا کر یزید سے امداد کی درخواست کی۔ اس نے بارہ ہزار فوج مسلم بن عقبہ کی ماتحتی میں مدینہ کی طرف بھیجی اور ہدایت کی کہ تین بار اہل مدینہ کو بھادو کہ سرکشی سے باز رہیں۔ جو اس پر بھی نہ مایوس ترانے سے لڑنا اور تین دن تک قتل و غارت کرنا لیکن دیکھا جلی جن جن کو کوئی اذیت نہ پہنچے ان کے ساتھ بھلائی سے چلے آئے کہ ان کا خطرہ سے پاس آیا ہے۔ کہ وہ مدینہ والوں کے ساتھ اس شہدوں میں شریک نہیں ہیں۔ مسلم کی آمد کی خبر سن کر اہل مدینہ نے بنی امیہ کا محاصرہ اٹھایا اور اس شرط پر ان کو چھوڑا کہ نہ وہ مسلم کے ساتھ شریک

ہوں اسی کو یہاں کی اندرونی حالت سے مطلع کریں۔ جب یہ لوگ نکل کر وادی القریا میں پہنچے تو سلم سے ملاقات ہوئی اس نے حضرت خنہ کے بیٹے عمرو سے مدینہ کی حالت دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں بلد کی خلاف ورزی نہیں کرتا تھا اور کچھ نہیں بتا سکتا۔ سلم نے کہا تمہارے باپ کا خیال کیا ہوں ورنہ گردن اڑا دیتا اس کے بعد عبداللہ بن مروان کے پوتے اس غزوہ کی مفصل کیفیت مسلم کو بتائی اور شہداء کا گناہ مقام ذی ثعلبہ میں قیام کرو۔ جمعہ کو دایں سمت مدینہ سے آگے بڑھ جانا پھر مقام حرقہ سے مغرب رو ہو کر مدینہ کی طرف چلتا۔ اس طرح بدر سدج اہل مدینہ کے سامنے پڑیگا اور تمہارے پیچھے۔ جس کی وجہ سے تمہارا سلم کی چمک ان کی آنکھوں کو خیر اور ان کے دلوں کو مرعوب کر دیگی۔ مسلم نے اسی کے مطابق عمل کیا اور مدینہ کے متصل پہنچ کر وہاں کے رؤساء کو بلوایا اور کہا کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ اہل مدینہ اُسٹ کی اہل بنیاد ہیں مجھے ان کی خور و زری موت ناگوار ہے۔ لہذا میں ان کی مہلت دینی جاتی ہے ایسے جو لوگ سرکشی سے باز آجائیں گے ان کو کچھ تعرض نہیں کیا جائیگا اور جو باز نہ آئیں گے وہ پھر مجھ کو مسخ و رکبیں اہل مدینہ نے اس کی کچھ پروا نہ کی اس لئے بنی دہلی کے بعد لڑائی ہوئی اور ان کو شکست ہوئی۔ بہت سے رؤساء و اشراف مدینہ مارے گئے اور تین دن تک وہاں قتل عام رہا اس کے بعد سلم نے اعلان کیا کہ لوگ اگر بیعت کریں جو انکار کرے گا قتل کیا جائے گا۔ سب لوگوں نے آکر بیعت کی۔ فزید کی ہدایت کے مطابق علی بن حسین کے ساتھ سلم نے نہایت مہربانی کا برتاؤ کیا۔ ان سے بیعت کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہا۔

یہ واقعہ آخر ذی الحجہ ۳۲ھ میں ہوا (تاریخ ملت ج ۳)

خوارج ابوبکر بن عبد اللہ فی یوم من تلك الايام وهو اعلمی بمشی فی بعض ارقعة للدمية وصار يعثر فی القتل و
يقول نقص من اخاذ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له قائل من الجیش، من اخاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخاف الله فقد اخاف ما بين جنبي، فحمل عليه جماعة من الجیش، ليقتلوه،
فاجاز منهم مروان، وادخله بيته قال السهيلي، وقيل فی ذلك اليوم من وجوه الهاجورين والانصار رضي الله عنهم
الف وسبعائة وقتل من اخلاط الناس عشرة الاف سوي النساء والصبيان فقد ذكر ان امرأة من الانصار
دخل عليها رجل من الجیش، وهي ترضع صبيها، وقد اخذ ما وجد عند هائله قال لها هات الذئب، والافئتك
وقلت ولدك، فقالت له: ومحك ان قتلتك، فابوه ابو كيشة صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا من النسوة الاتي
بايقن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ الصبي من جحرها وثبها فی فيه وضرب به الحائط حتى انتشر دماؤه فی الارض، فسا
خرج من البيت حتى اسود نصف وجهه، وصار مثله فی الناس، قال السهيلي: واحسب لهذه المرأة جنة الصبي
لا اماله اذ يبعد فی العادة ان تبايع امرأة، وتكون يوم العرة فی سين من ترضع ولدا صغيرا الها ووقعه الحرة
هنا من اعلام نبوته صلى الله عليه وسلم ففي الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف بهذه الحرة، وقال:
ليقتلن هذا المكان رجال، هو خازن امتي بعد اصحابي.

صل لقا

جابر بن عبد اللہ بن عمر بن حرام ابو عبد اللہ الانصاری الجندی السلمی مشہور صحابی ہیں اور صحابی زادے ہیں رضی اللہ عنہما غزوہ بدر اور غزوہ احد میں ان کی شرکت مختلف فیہ ہے باقی دس غزوات میں حضور کے ساتھ ہے اخیر عمر میں آپ کی بیانی ختم ہو گئی تھی چودانوے سال کی عمر میں منہ میں آپ کا انتقال ہوا اذقہ جمع رقائق صلی

بیشرک، عثمان غازی، قتیل بن مقرئ، قیس بن دھاس، عتقا، ہلاک ہونا، اجارۃ ہناہ دنیا، مردان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن مناف الاموی المدنی اس کی ولادت شہ میں ہے لیکن محبت ثابت نہیں ابتداء حضرت عثمان کے عہد میں ان کے کاتب اور مشیر ہے اور معاویہ کے عہد میں کئی بار مدینہ کے والی مقرر ہوئے۔ زید کی وفات کے بعد بنی امیہ کے ہاتھ سے خلافت تقریباً نکل چکی تھی۔ عبد اللہ بن زیاد نے ان کو بیعت لینے کا مشورہ دیا اس کے نہت دلانے سے تیار ہو گئے دمشق اور بالآخر مرج راہط کی فتح کے بعد شام اور مصر وصول ہوئے۔ شہ میں ان کی خلافت قائم ہو گئی لیکن خلافت کا زمانہ صرف ۶ ماہ رہا اور تیس سال کی عمر میں رمضان شہ میں انتقال کر گئے۔ افعلاہ ان اس مختلف قسم کے بلے بلے لوگوں کی جماعت، ہمت دیکھو مکنا، قال فی الحاشیہ "ولعل ہا ہنا من زلات الانسین فان ما یقال للذکر ولعوث کانی، ویکت کلمہ رحمہ وقرص ہے کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے اور دلیل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، ابو کبشہ عمرو بن سعید یا سعید بن عمر یا عمر بن سعید یا عمر بن سعد الانصاری نزہی شامی صحابی ہیں اور حضرت ابو بکر سے روایت رکھتے ہیں اور ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زیاد وغیرہ روایت کرنے والے ہیں مثلاً آفت، ناک کان کاٹنا، قال فی الحاشیہ "ولعل ہا ہنا سہون الانسین والصیرمہ مثلاً، وہو العبرۃ ومنہ قولہ تعالیٰ، فبمکناہ مکناہ مثلاً، لقاہن" اسہیل دیکھو مقدمہ ۲۸۔

تشریح ۱۔ انہی ایام میں ایک دن حضرت جابر بن عبد اللہ باہر تشریف لائے، اس وقت آپ کی بیانی ختم ہو چکی تھی۔ آپ مدینہ کی کھلی کو گذر رہے تھے اور نشوں میں آپ کے قدم ٹھوکر کھا رہے تھے اور فرماتے جابے تھے کہ ذیل ہو وہ شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوف زدہ کیا، اشکریں سے کسی کہنے والے نے کہا، اس نے خوف زدہ کیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اہل مدینہ کو خوف زدہ کیا اس نے میرے قلب کو خوف زدہ کیا.... پس اشکریں سے ایک جماعت نے بارادۃ قل آپ پر حملہ کیا تو مردان نے آپ کو پناہ دی اور گھر میں داخل کر لیا۔ اسہیل کا بیان ہے کہ اس نے اشرف بہا جرن و انصار میں سے ایک ہزار سات سو آدمیوں کو قتل کیا کیا اور عوام میں عورتوں اور بچوں کے علاوہ دس ہزار کو یہ بھی ذکر کیا گیا ہے، لکھ انصاری عورت کے پاس لشکر کا ایک آدمی آیا عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ اس نے عورت کے پاس جو کچھ مال و متاع، پایا سب لینے کے بعد کہا، مجھ کو سونا دیدے درز تجھ کو اور تیرے بچے کو قتل کر دو، عورت نے کہا، کم بہت اس کو قتل کرتا ہے یاد رکھ اس کا باب الکوشہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار ہے اور میں ان عورتوں میں سے ہوں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ اس شخص نے عورت کی گود سے بچے کو چھین لیا اور آسمان لیک اس کی پستان بچے کے منہ میں تھی اور لیکر دیوار پر بٹے مارا جس سے اس کا جھیرا چھٹ کر زمین پر منتشر ہو گیا۔ پس وہ شخص گھر سے باہر نکلا اس کا آدھا چہرہ سیاہ ہو گیا اور لوگوں میں آفت زدہ (یا باعث عبرت) ہو گیا۔" اسہیل کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ عورت بچے کی نشتی دادی تھی کیونکہ بتاؤادۃ بعید معلوم ہوتی ہے کہ ایک عورت بیت بھی کرے اور پھر واقعہ مر کے دن اتنی عمر میں ہو کر اپنے چھوٹے بچے کو دودھ پلاتی ہو۔

واقعہ آنحضرت کی نبوت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے، حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عہد میں پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا تھا کہ اس جگہ میرے اصحاب کے بعد میری امت کے چہندہ اشخاص قتل کئے جائیں گے:

الکفر من النفس

سماوت (در حقیقت) جان کی سماوت ہے

زوی عن معن بن زائدة قال لما هربت من المنصور، خرجت من باب حرب، بعد ان اقيمت في الشمس اياماً، وخففت
 كحيتي وعارضني ولبست جبة صوف غليظة، وركبت جملاً، وخرجت عليه لامضي الى البادية، قال،
 فتبعني اسود متقلداً سيفاً حتى اذا غبت عن الحرس، قبض على خطام الجمل فاناخه وقبض على، فقلت ما شانك؟
 فقال: انت بغية اميد المؤمنين فقلت له، ومن انا حتى يطلبني اميد المؤمنين؟ فقال: معن بن زائدة فقلت: يا هذا!
 اتق الله وايت انا من معن؟ فقال دعه هذا عنك، فانا والله اعرف بك، فقلت له: فان كانت القصة كما تقول،
 فهذه احوهر حمله معي، باضعاف ما بذل له المنصور لمن جاءه بي، فخذته ولا تسفك دمي، فقال: هاته، فأخرجته
 اليه فنظر اليه ساعة، وقال صدقت في قيمته ولست قابله حتى اسالك عن شيء فان صدقتني اطلقتك، فقلت
 قل فقال: ان الناس قد وصفوك بالجود فأخبرني هل وهبت قط مالك كله؟ قلت لا قال: نصفه؟ قلت لا
 قال: ثلثه؟ قلت لا حتى بلغ العشر فاستحييت وقلت: اني اظن قد فعلت هذا، فقال: ما ذاك بعطيني انا
 والله راجل، ورزقي على ابي جعفر عشرون درهماً، وهذا الجوهر قيمة الف دينار وقد وهبتك لك، ووهبتك
 لنفسك، ولجولك لا تؤذي بين الناس، ولتعلم ان في الدنيا من هو اجود منك ولا تنجبك نفسك، ولتحرق بعد هذا
 كل غنى تفعله ولا تتوقف عن مكرمة، ثم رمى بالعقد الى، وخلي خطام الجمل وانصرف، فقلت: يا هذا قد والله
 فضحتني ولسفك دمي اهنون على مما فعلت، فخذ ما دفعته اليك فاني عنه في غنى فضحك، ثم قال: اردت ان
 تكذبني في مقامى هذا، فوالله لا اخذه ولا اخذ لمعرفه ثم ابدل ومضى، فوالله لقد طلبت بعد ان امنت، وبذلت
 لمن جاءني به ما شاء فبما عرفت له خبراً، وكان الارض ابتلعه، وكان سبب غضب المنصور على معن بن زائدة انه خرج مع
 عمر بن يزيد ابن عمرو بن هبيرة وابلى في حربه بلا حسناء.

حل لغا

معن بن زائدة بن سطر ابو الوليد منصور کے مشہور سپہ سالاروں میں سے ہے۔ عہد بنی امیہ میں یہ امیر عراق بن
 امیر فرزدی کی ہمتی میں تھا۔ واسط کے محاصرے کے زمانہ میں اس کا ساتھ دیا اور سہادی کے ساتھ وفات کی اس کے قتل

کے بعد منصور کے خوف سے روپوش ہو کر جا بجا پھرنے لگا۔ اتفاق یہ ہوا کہ چھ سو غزاسانوں کی ایک جماعت منصور سے ابراہیم کا قصاص لینے کیلئے مسند ہوئی یہ لوگ کاشان کے متصل مقام بنیدہ میں جمع ہوئے وہاں سے انبار بنیے، جب شہر میں داخل ہو گئے تو منصور کو اطلاع ملی وہ مقابلہ کیلئے نکلا۔ من اس وقت شاہی قصر کے سامنے موجود تھا اس نے طیف کی کاب پکڑ لیا اور کہا آپ واپس جائیے ہم مقابلہ کیلئے کافی ہیں منصور نے دلی سے انکار کیا۔ اسی اشارہ میں غزاسانی ٹوٹ پڑے من نے تھوڑے آدمیوں کی مدد سے ان کو مار بھگا اور اپنی سب سے گھیری کا جو ہر دیکھا منصور اس کی بہادری سے حیران رہ گیا اور اس کو خیر مرد کا خطاب دیا اور جب حال اور نام سے آگاہ ہوا تو بالی علی الدردی ہزار اور دم سے کرین کی امارت پر بھیج دیا وہاں اس نے بغادلوں کو شاکر امن داماں قائم کیا اور نہایت لیاقت کے ساتھ اپنے فراموش انجام دیئے، جب سیستان میں شورش برپا ہوئی تو منصور نے اس کو دہاں کا دالی بنا کر بھیجا اس نے اس صوبہ کو بھی فتح کیا۔

منصور نے دلی و لاہور میں اس کو بھیری میں قتل کر ڈالا من علم و دانائی میں متاثر، سخاوت میں عاقل، سخاوت میں رستم تھا۔ ہر بت (ان) پر با بھاگ، منصور دیکھو مگر، عارض رخسار، اکثر اس شاہی محافظہ، قال فی المصباح، وہ الشیخ لرحمن لفظ، "تخطا مہارگیل بر حطم، انما خروٹ کو بٹھانا، بقیہ مطلوب دیکھو مگر، ان اسم ظرف ہے یعنی کہاں کہیں تفضل کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے تین نامن امن بن زائدہ، یعنی اس کو کچھ پر بہت فضیلت ہو، لاشعک و لکھو، ۶۱ مکرمتہ بزرگی، نصحتی دت، افضا رسوا کرنا۔

نفس سحر۔ من بن زائدہ سے مراد ہے اس نے کہا، جب میں نے منصور کے خوف سے روپوش ہو کر بھاگنے کا ارادہ کیا تو میں باب حرب سے نکلا جب کہ کوئی دن تک دھوپ میں ٹھہرنے کی وجہ سے سری ڈر بھی اور رخسار پر مردہ ہو چکے تھے۔ میں نے دن کا ایک موٹا ساجہ پینا اور ادھڑ پر سوار ہو کر نکلا تاکہ جنگ کی طرف چلا جاؤں۔ پس ایک جیشی نے جو تلوار محال کئے ہوئے تھا میرا پیچھا کیا اور جب میں شاہی محافظہ کو داخل ہو گیا تو اس نے غیل پکڑ کر ادھڑ کو پٹھلا اور مجھے پکڑ لیا، میں نے کہا، تیرا کیا مقصد ہے؟ اس نے کہا تو میرا تو منین کا مطلوب ہے میں نے کہا، میں کون ہوں جو مجھے امیر المومنین طلب کرے، اس نے کہا، من بن زائدہ، میں نے کہا، میاں اللہ سے کہو کہاں میں اور کہاں میں بن زائدہ، اس نے کہا، ان باتوں کو چھوڑ میں تجھے اچھی طرح سے جانتا ہوں، میں نے کہا، اگر یہی بات ہو تو میرے ساتھ یہ جوہر ہے جس کی قیمت اس مقدار سے دو گنی ہوگی جس کا منصور نے میرے لئے دے دیئے وعدہ کیا ہے یہ کئے اور میرا خون ست ہوا، اس نے کہا، قاتلین نے دیدیا، اس نے تھوڑی دیر جوہر کی دیکھ بھال کر کے کہا، تیرے اس کی قیمت کے تسلی تو میم کہا ہے مگر میں اس کو اس وقت تک قبول نہیں کر سکتا جب تک کہ میں تجھ سے ایک بات دریافت نہ کروں اگر تو نے سچ سچ بتا دیا تو میں تجھ کو چھوڑ دوں گا، میں نے کہا، کہئے، اس نے کہا کہ لوگ تجھے باغی کہتے ہیں تو کیا تو نے کبھی اپنا نکل مال بھی ہیر کیا ہے؟ میں نے کہا، نہیں، اس نے کہہ کر اٹھ کھڑا میں نے کہا نہیں اس نے کہا بتانی میں نے کہا نہیں، یہاں تک کہ اس کو دیکھ کر میں نے شرم آئی میں نے کہا، شاید اتنا تو کیا ہوگا اس نے کہا، یہ تو کوئی بڑی سخاوت نہیں بخدا میں ایک پیادہ شخص ہوں، اور ابو جعفر کے ہاں میرا وظیفہ میں درج ہے اور اس جوہر کی قیمت ایک ہزار اشرفی ہے جو میں تجھے تیرا دولت لوتی ہوئی حضور جو دینا کی وجہ سے ہیر کر رہا ہوں تاکہ تجھے یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا میں تجھ سے بھی زیادہ غنی موجود ہیں اور خود دینی میں مبتلا ہو چکا آئندہ ہر چے فعل کو خیر جانے اور شرافت و زرگی حاصل کرنے سے باز رہے۔ اس نے کہا، یہ میری طرف سے ایک دیا اور ادھڑ کی غیل چھوڑ کر واپس ہو گیا۔ میں نے کہا، بخدا تو نے مجھے دوسا کر دیا۔ تو نے یہ جو کہہ کر اس کے ساتھ میرے نزدیک اپنے خون کا بھایا جانا زیادہ آسان ہے۔ اس میں نے جو کہہ دیا ہے اس کو لے لے مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی کہ وہ جس لڑا اور کہنے لگا، تو مجھے جھٹلانا چاہتا ہے۔ بخدا میں ہرگز نہیں لے سکتا اور دینی اپنے احسان کا بدلہ لیتا ہوں یہ کہہ کر وہ مجھ سے بے عزت ہو گیا تو میں نے اس کو بہت تاش کیا اور اس کے ہاتھ دالے کو سہا مانگا مال دینے کا وعدہ کیا کہ اس کا تہ پنا ہو گا۔ میں نے غل گئی۔ من بن زائدہ سے خیر منصور کے نام میں ہونے، سبب یہ تھا کہ وہ عمر بن زید بن عمر بن ہیر کے ساتھ (اس) میں نکلا تھا اور اس نے جنگ میں پوری بہادری کے ساتھ کام کیا تھا۔

الشجاعة

بہن ادبی !

ع ضامہ کہ بالا و پست آفرید ☀ زبردست ہر دم دست آفرید

اخرج ابن عساکر فی تاریخہ بسند متصل عن ابن الاثیر قال بلغنی انه کان رجلاً من بنی خلیفۃ قال لرجل بن مالک
 ذاکا کما یجاء فی غار علی عامل الحجاج فکتب الی عاملہ بالیامۃ یوتخہ بنو اعبی جی بہ ویاہوہ بالاجتہاد فی طلبہ فلما
 وصل الیہ الکتب ابیہ ارسالی فقیہ من بنی من یفعل لہم جرحاً عظیماً لہم قتلوا رجلاً الوابیہ اسیراً فانطلقوا حتی فاکلوا
 فرباً لہم ارسلا الیہ انہم یرون ان الانقطاع الیہ والقرۃ فیہ فاطمان الیہم وولق بہم فلما اصلوا وامنہ غرۃ شد وکانا
 وقد صوبہ علی عامل فوجہ بہ معہم الی الحجاج فلما ادخل علی الحجاج قال لہ مراتب قال لنا رجل بن مالک علی ما تلک علی
 ما کان منک قال جرحۃ الجحان جفاء السلطان کلب الزمان قال مالک الذی بلغ منک فجراً جانتک قال لولائی الامیر اکرمت
 اللہ لوجتہ من صلیح الاعوان وھو الفرسان وذلك انی ما لقیۃ فارسان عطا الاوکت علیہ فی نفس مقتد افعال لہ الحجاج لہا
 کاذون بک الی السید عاقبک فان ھو تلک کھانا مؤتک وان انت قتلہ سلیک قال اصل اللہ الامیر عظمک
 علینا المنة وقویت المعنة قال الحجاج فان السنا تارکک تقبلہ الاوانع مکمل بالحق والاعزیز الجحان فکلت عینہ الی
 عنقہ وارسل بہ الی السجین لہم الجحان یسید ما فی فی بہ تجزئ لہم فاجمع ثلاثة ايام وارسل الی جحان الی السجین فلما
 الی عنقہ واعطی سيفا والحجاء وجلسا وہ فی منظر لہم فلما انظر جحان الی الاسل انشا یقول (ایسا تا ترکا ہا) فلما نظر الی
 الاسد لارزاقہ شدید وقطع وابل نحو فلما صار منہ علی قدر وشد وثبہ شدیداً فلقاھا جحان بالسيف فصرخ فی
 حن خالط دباب السیف لہو ان فخر اللہ کان خیمہ صرغ الیہ وسقط جحان علی ظهرہ من شد وثبہ الاسد وموضع
 الکبیل فکبر الحجاج والناس حین یأواکر محمد راوا حسن جائزۃ

عل نقلاً ابن مساکر ویکوشتہ ابن الاثیر ابو عبد اللہ محمد بن زیاد کو فی سنہ ۳۵۸ ھ میں پیدا ہوئے اور مشہور شہسپای
 تحصیل ملکہ کا شوق پیدا ہوا تو ہر سادہ فریر بفضل ضعیف کسائی وغیرہ کی خدمت میں تلمیذ بنے مافر ہوئے۔ ان کا مافظ خدا واد تھا فطری
 زمین تھے طبیعت تھا دشمن خودی محنت سے چند روز میں اپنے مسامرین سے لڑ گئے پھر لڑنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ ابراہیم مرلی ابن

اسکیت، ابو العباس ثعلب ابو عمر وغیرہ ان کے شرف تہذیب و بہرہ اندوز ہوئے تقریباً سو شاگردوں کو کتاب کی طرف رجوع کئے بغیر بدعت تھے اور ان کے سوالوں کے جواب بے دھڑک دیتے تھے، افضل شمرانی کا قول ہے کہ زمانہ سابق میں ایک فن کے سردار گذر گئے سفیان ثوری حدیث میں سردار تھے، ابو حنیفہ قیاس میں، کسائی قنانت میں، لیکن اس زمانہ میں ابن الاعرابی سے بڑا کوئی سرکاری وہ کلام عرب کے سردار ہیں۔ کتاب النوادر، کتاب الانواع، کتاب الغنات، کتاب مستطایل وغیرہ انہی کی تصانیف ہیں۔ آپ نے اس میں وفات پائی، محمد بن مالک یا محمد بن ربیعہ یا محمد بن معاویہ غزنی بہت بڑا ڈاکو تھا ولید بن عبد الملک کے عہد میں یمن میں گنڈا لکھوٹا تھا لیکن زبان آندی اور بہادری میں لگانہ تھا، حجاج نے اس کو قید کر لیا تھا لیکن جب اس کی بہادری دیکھی تو اس کو رہا کر دیا اور کثرت کا دل بنا دیا، قنات فاکم اسم فاعل کا مبالغہ ہے کہ گزرنے والا، آغاز، افادہ لوٹ ڈالنا، یا اس اصل میں ایک تیز کام تھا جو یمن و ز کی مسافت سے سوار کو دیکھ لیا کرتی تھی، بلاد جو اسی کی طرف منسوب اور اسی کے نام سے موسوم ہیں۔ یا اسے سکر کی جانب وسط شرق میں ایک شہر ہے جو بصرہ اور کوفہ سے فاصلہ مراحل کا فصل ہے، جی یو یو یو ایک قبیلہ ہے جو ربیع بن حنظلہ بن مالک کی طرف منسوب ہے حضرت عثم بن نويرة صحابی اسی قبیلہ سے ہیں، غزوة غفلت، حقائق دی جس سے باندھا جائے۔ الجحان دل، کلب الزمان، نازک النہی، عالی بلوا، امانا، جہم جمع بہر بہادر، دستان جمع فدا کی شہسوار، قاذون جمع قاذف پھینکنے والا، عاقر پھانٹنے والا، ضار ضری اس، ضری ضرر۔ الکلب بالصيد۔ کئے کا شکار پر خوگر ہونا۔ مع گوشت خون کے چٹ کر جانا، صابر صابر جہ ضرار، مکمل کبھ (من) کبھ بڑی فائنا، قید کرنا، غفلت، ماضی مجہول ہے ہاتھ میں تھکڑی بلگے میں طوق ڈالنا۔ عاث اسم فاعل ہے عثی، دن، من، اس، اک، عثو، عثا، عثا میں مبالغہ کرنا، عاث جہ عثا، لحنی جمل جمع جملہ سامان لادنے کی گاڑی، منظرہ تماشا گاہ، راراد، من، راراد دھڑکنا، منقلی اعزالی لینا، ذہب اسلف توار کی دھار والی طرف۔ اہوۃ جمع ہوۃ پیتے ہوئے چلی میں ایک تہ معنی مقدار میں غلہ والیں، لب بھراں، عطیۃ یعنی کبول ٹپا

تشریح ۱۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں سند متصل ابن الاعرابی سے تخریج کی ہے۔ آپ نے کہا کہ قبیلہ بنی منیفہ میں ایک شخص محمد بن مالک نامی بڑا بہادر و دلیر تھا اور حجاج کے ایک عامل پر لوٹ مار کئے ہوئے تھا۔ حجاج نے یہاں میں اپنے عامل کے پاس لایا، کھنچا جس میں اس کو محمد بن مالک کے ساتھ دل لگی کرنے پر ڈانٹ ڈپٹ اور اس کو گرفتار کرنے کی تاکید کی تھی۔ جب عامل کے پاس حجاج کا خط پہنچا تو اس نے قبیلہ بنی ربیعہ کے فوجیوں میں اعلان کر دیا کہ جو شخص محمد کو قتل کرے گا یا گرفتار کرے گا یا لٹکا اس کو بہت کچھ انعام دیا جائیگا۔ پس فوجیوں (اس کی تلاش) میں نکل پڑے یہاں تک کہ ان کے قریب پہنچ گئے اور کسی آدمی کے ذریعہ کہلایا کہ ہم لوگ آپ کی محبت غلے سے بہرہ اندوز اور گردش ایام سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں۔ محمد نے ان پر اعتماد کر لیا اور ان کی طرف سے مطمئن ہو گیا۔ جب انہوں نے محمد کو غافل پایا تو ایک دھڑاں کوڑی میں باندھ کر عامل کے پاس لاکھڑا کیا عامل نے محمد کو فوجیوں کی معیت میں حجاج کے پاس چلا کر دیا۔ جب اس کو حجاج کے پاس لایا تو حجاج نے کہا: کون ہے؟ اس نے کہا: محمد بن مالک۔ حجاج نے کہا: لوٹ مار کے وہ قصے جو تجھ سے صادر ہوئے ہیں ان پر مجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: دل کی بیباکی، بادشاہ کی ستم ظنی اور زمانہ کی سختی نے۔ حجاج نے کہا: یہ حالات کس حد تک پہنچ گئے جن حالات نے تجھے اتنا بڑا کر دیا۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین مجھے آزمائے تو ایک صالح امین اور بہادر شہسوار پایا۔

خوش بود گر تمک تجسربہ آمد بمیاں ❀ تاسیہ رد شود ہر کہ درد غش باشد

اس واسطے کہ میر کی کبھی کسی سوار سے مدبھڑ نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں نے اپنے آپ کو اس پر غالب پایا ہے۔ ۵

من آم کہ در شیوہ طعن و ضرب ❀ بشیراں در آموزم آداب حرب

اس واسطے کہ میر کی کبھی شہسوار سے مدبھڑ نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں نے اپنے آپ کو اس پر غالب پایا ہے۔

حجاج نے کہا ہم تجھے ایک شکار کے غور خیز بہر کے سامنے ڈالتے ہیں اگر اسے
تجھے ختم کر دیا تو تیرے بارقل سے ہیں کنایت ہوگی اور اگر تو نے شیر کو مار ڈالا تو ہم تجھے رہا کر دیں گے۔ اس نے کہا، اللہ لعل المؤمنین کا بھلا کرے بڑی
عنایت ہوگی۔ حجاج نے کہا، شیر کے ساتھ لڑنے کیلئے یونہی نہیں چھوڑیں گے بلکہ لوہے کی بیڑی میں بند کر چھوڑیں گے چنانچہ حجاج نے بڑی ڈالتے کا
حکم کر دیا پس اس کا دایاں ہاتھ گردن کے بازو کے قید خانہ میں پھنسا دیا گیا۔ پھر حجاج نے ایک نوخوار شیر لانے کا حکم کیا۔ شیر لایا گیا جو گاڑی میں بٹھا ہوا تھا اور
اس کی آٹن روٹنگ بھوکا کر کھنے کے بعد حجاج پر چھوڑا گیا جب کو اس کا دایاں ہاتھ گردن سے بندھا ہوا تھا۔ حجاج کو ایک تلوار دیدی گئی۔ حجاج
اور اس کے ہم نشین سب تماشا گاہ میں پہنچ گئے شیر کو دیکھ کر حجاج را اشعار پڑھنے لگا (ماق نے ان اشعار کو مصعوت بن ہم جو سے ذکر نہیں کیا جب
شیر نے حجاج کو دیکھا تو بہت زور سے دھم دکا اور اٹھلائی لے محاس کی طرف لپکا اور جب ایک نیزہ کا فاسدہ دیکھا تو شیر نے پوری طاقت کیساتھ
پھنسا لگ ماری۔ حجاج نے فوراً تلوار اٹھائی اور اس زوردار حملہ کی تلوار کی نوک اس کے چہرے میں پڑی تو شیر اس طرح گر پڑا جیسے
کسی خیمہ کو ہولنے اٹھاڑ چھینکا ہو۔ ادھر حجاج بھی بیڑی کی سختی اور شیر کی پھلانگ کی شدت سے کمر کے بل گر پڑا۔ پس حجاج نے اور قتل
تماشا میوں نے چاروں طرف سے نعرہ بیکر بلند کیا اور حجاج بن مالک کو اعزاز و اکرام کے ساتھ بہت کچھ انعام دیا۔

ومن قصۃ بہرام جرد الملك فی ابتداء ملکہ ان والدۃ یزدجرد الاثیم سلمہ وهو
صغیر الی المنذر بن النعمان ملک العرب لیتولی تربیتہ ویخرجه ففعل ذلک، فلما
کبر علمہ الفرسية واللہ تعالیٰ قد کتبہا فیہ، وھیئہ لبلوغ عایتہا، ثم جأب الی
والدہ، وعرض علیہ فرسیئہ، ورمیہ وحذقہ فی حمل السلاح، ثم استنطقہ فوجدہ
فصیحاً فاضلاً بارعاً فی الالسن المتداولة، فأعجب بہ وانصرف المنذر فبقی بہرام عند ابیہ
لا یصرفہ فی امر ولا یوسع علیہ فی نفقہ، ویحجبه ویقصیه ویفرض عنہ قصیدتی وورد
رسول الروم الی یزدجرد، فسأله بہرام ان یشفع لہ عند والدہ ان یطریق سراحہ لیعود الی
العرب، فأنه قد اشتاق الیہم، فأذکر لہ فانصرف فاقام مکثاً عند المنذر حتی مات
والدہ یزدجرد، فاجتمعت عظماء الفرس علی رجل من اهل بیت الملکۃ یسعی کثر
فلوہ علیہم لکراہتہم فی یزدجرد لسوء سیرتہ، ولم یربد وابقہ الملک علی ولدہ، فلما
بلغ المنذر ذلک اعلم بہرام، وقال لہ: هل تنھض لأخذ الملک لک؟ فانی اجمع
العرب أسیر معک، فقال: ان تفعل تجزیه، فجمع عساکر العرب، وسار حتی انماخ
بمدینۃ ملک الفرس، فخرج الیہ المرازبۃ والعظماء، وقالوا لہ: نحن قد أنعم اللہ علینا
بالخلاص من یزدجرد وظلمہ وغسفہ ونحشی ان یکون ولدہ علی سیرتہ وقد قلدنا
هذا الملک اموراً، فلا یکن من قبلك الیناشر فقال لہم: اجتمعوا الی بہرام واسمعوا

علامہ و اشراطاً علیہ ما تریدون فان اتفق ما یرضیکم و الاعدت، فو عدہم
 لیوم اجتمعوا فیہ لذلک، وکان المنذر قد صنع لہم طعاماً و شراباً، و اجلس بہرام
 علی تخت مزوراء حجاب ثم لما تکامل جمعہم و فرغ اکلہم امر برفع الحجاب السلام
 علیہ فاحسن الرد علیہم و خطبہم خطبہ بلیغۃ فارسیۃ و وعدہم فیہا بالجمیل و
 الخیر و الفضل و اتبع الشریع ثم قال: و اما طلبی الملک فلیس بمجرد الارث بل یوضع
 التاج و الخاتم ین یدی اسدین ضاریین، و احضرنا و ملککم الذی قلدتمو
 فمن انتزع الہ الملک استحق الولاۃ علیکم فاعجبہم ما سمعوا من فصاحتہ و شاکدہ
 من صباحتہ مع مواعیدہ الجمیلۃ فاتفقوا علی ان یفعلوا ذلک فاخذ التاج و الخاتم و
 الخلۃ و وضعوها ین یدی اسدین محققین مع خروف مسلوخ و اجتمع العظماء و
 المرازبۃ و الموابذہ و اركان الدلۃ لمشاکدۃ ذلک، فقال بہرام لکسری تقدّم اخذ التاج
 فرأی الاساد و ہی تارافار تلح لذلک، فقال: بل تقدّم انت، فقال علی خیرۃ اللہ، و تقدّم
 و بیدہ کزۃ الذہب فقصد الی الخلۃ و اطلق الاسدان من السلاسل قصداً احداً فلما
 قرب منه ساروغہ ثم وثب علی ظہرہ، فركبه و عصۃ فخذلہ حتی کادت أضلہ ثم ندق
 فقصدہ الاسد الاخر فبادرہ بالکمر علی امراسہ فاشغلہ و لم یزل ذلک الاسد الذی تحتہ
 یقعّد یقوم و هو لا یفلک فخذلہ عنہ و یضربہ بالکمر و دماغہ حتی قتله ثم عطف علی الاخر
 فقتله فارفعت الضجّات و استبشر الناس و دعوا لہ و وضع التاج علی رأسہ و جلس علی
 تخت الملک باستحقاق ۛ

خل لغات بہرام جو رشاہان فارس میں سے پانچواں بادشاہ ہے جو نہایت دلیر بڑا بہادر اور صاحب دہد تھا۔ جو خر کے شکار کرتا
 جو خر تھا اس لئے اس لقب جو خر ہو گیا۔ اپنے والد کے بعد ۲۵۳ میں تخت نشین ہوا اور ۱۱ سال تک حکومت کی۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے
 کہ یہ ہندوستان کس آیا تھا اور کسی راجہ نے اپنی لڑکی کے ساتھ اس کی شادی بھی کی تھی۔ یزدجرد بہرام جو خر کے باپ کا نام ہے جو ملک فارس کا
 حکمران تھا ۲۵۳ میں تخت نشین ہوا اور ستم ظریف و خوریزی کے وہ بہادر قورسے کہ شاہان فارس میں اس کی نظیر نہیں ملتی اس کے ملک کی
 مدت بھی اکیس سال ہے اس کی موت ۲۵۳ کے لے ات مارنے سے واقع ہوئی ہے۔ کچھ جہ فرج، الولدان الادب مہذب و مجرب کار بنا۔ جو
 شہساری۔ خندق (ض، س)، ہارمنا۔ بججہ پاس آنے سے روکنا۔ یقصرہ اقصاء دور کرنا۔ یغض (ن) غضا۔ عنہ طرفہ زکا۔ بست کرنا اطلاق
 اطلافاً چھوڑ دینا۔ سراج تفریح کا اسم ہے بمعنی چھوڑ دینا۔ پس یہ فعل مطلق ہے۔ من غیر لفظ۔ اشتاق مشتاق ہونا۔ الفرس مملکت
 فارس کے باشندے۔ تنہض انتہض۔ القوم لقتال مقامہ کیلئے کھڑا ہونا۔ کچھ جزاء سے مضارع مجہول ہے اور جہرا شکر ہونے کی

وجہ سے مجرم ہے۔ آناخ۔ اچھل اوش کو چھانا۔ مرزا زبیر جمع مرزا بن فارسیوں کا رئیس۔ سردار۔ عصف (ض) السلطان غلام کرنا۔
 ارجس۔ مقصد کی تلاش میں بے راہ جلاوا والا عدت۔ انعرف۔ استشار نہیں کر بلکہ ان شرطیہ اور لانا فیہ سے مرکب۔ قرب خراج
 کی وجہ سے فون کا لام میں ادغام ہو گیا۔ تقدیر و ان لم یفین منہ یار ضیکم لکذانی الحاشیہ۔ ضار میں ضار کا تثنیہ ہے۔ ضری (س) ضری ہنوز
 الکلب بالصيد سے ہے۔ کتے کا شکار پر نوکر ہونا۔ آلتہ الملک سے مراد تاج۔ وردی اور انگوٹھی ہے، مصباحہ لوجہ چہرہ کا چمکار
 ہونا۔ بخونین بخون اسم مفعول کا تثنیہ ہے بمعنی بھوکا۔ خرف بکری کا بچہ۔ مصلوح جس کی کھال اتار لی ہو۔ موائدہ جمع موبذ فارسیوں کا
 فقیر اور جو سیول کا حاکم۔ اساد جمع اسد شیر۔ تزار (س) غن۔ بنت ادھر کو نا۔ مرکز معرب گزرا لکذانی الحاشیہ۔ السلال جمع سلسلہ تخریر
 راوغہ کشی لڑنا، ضرب دینا۔ شب (ض) دلو بھ کو دنا۔ اضلاع۔ جمع ضلع پسی۔ تندق ٹوٹا ہوا۔ ام الراس دماغ کی جھلی لایفک نہ چھڑا
 کا۔ سمجھات۔ جمع صحیح بخ و نکار۔ بشور۔

تشریح۔ شاہ بہرام گورکھ اس کی حکمت کے ابتدائی دور کا قصہ ہے کہ اس کے باپ یزدجرد ایشیم نے بہرام کو اس کی کمسنی میں شاہ
 منذر بن نعمان کے سپرد کر دیا تھا کہ وہ اس کی تربیت کا نگران ہو اور اس کو فاضل بنائے۔ منذر بن نعمان نے ایسا ہی کیا پس جب بہرام بڑا ہو گیا
 اس کو شہسواری سکھائی۔ اللہ نے اس میں شہسواری پیدا کی اور اس کی انتہا تک پہنچنے کے لائق بنایا اس کے بعد منذر بہرام کو کیکر اس کے باپ کے
 پاس آیا اور بہرام کی شہسواری تیر اندازی ہتھیار اٹھانے کی مہارت وغیرہ کو اس کے باپ پر پیش کیا۔ پھر اس کو بلایا تو فصیح و بلیغ صاحب
 فضیلت، متداول زبانوں میں متفوق پایا جس سے بہرام کا باپ خوش ہوا اور منذر واپس آگیا۔ بہرام اپنے باپ کے پاس ایک مدت
 تک رہا مگر اس نے بہرام کو نہ کسی کام میں لگایا نہ اس کے خرچ میں توسیع کی اپنے قریب آنے سے بھی روک دیا اور دور رکھنے لگا یہاں تک
 کہ جب وہ اس کو دیکھا تو نظریں نیچی کر لیتا تھا۔ بہرام اس پر صبر کرتا رہا جب یزدجرد کے پاس روم کا سفیر آیا تو بہرام نے اس سے کہا کہ آپ
 میرے لئے والد کے پاس سفارش کریں کہ وہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں عرب چلا جاؤں کیونکہ میں عرب جانا کا بہت مشتاق ہوں۔ سفیر نے سفارش
 کی تو اپنے اجازت لیے دی۔ پس بہرام عرب واپس ہو کر منذر کے ساتھ عزت سے مقیم رہا یہاں تک کہ یزدجرد کا انتقال ہو گیا اور شاہ کا
 فارس میں سے شریف لوگوں کی ایک بڑی جماعت شاہی خاندان کے ایک شخص کسری پر مفتی ہو گئی اور سب نے اس کو حاکم مان لیا کیونکہ وہ لوگ
 یزدجرد کو اس کی بد اخلاقی کے سبب اچھا نہیں پاتے تھے اور اس کے لڑکے کے پاس ملک کا باقی رہنا گوارا نہیں کرتے تھے جب منذر
 کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے بہرام سے کہا کہ اگر میں تیرے لئے ملک گیری کی کوشش کروں تو کیا تو جنگ کیلئے آمادہ ہے؟ کیونکہ میں اپنی
 کو جمع کروں گا اور خود بھی تیرے ساتھ چلوں گا، بہرام نے کہا: اگر آپ اتنی ہمدردی فرمائیں گے تو آپ کو اس کی جڑاٹے گی، چنانچہ منذر نے اہل عرب
 کو جمع کیا اور مدینہ تک الفرس میں پڑاؤ ڈالا۔ وہاں کے رؤسا دشمنانے آکر منذر سے کہا کہ ایک مدت کے بعد تو اللہ نے یزدجرد کو
 اس کے ظلم و ستم سے نجات دی ہے یہی خوف ہے کہ کہیں اس کا لڑکا بھی اسی کی عادت پر نہ ہو جائے ہم اپنے حملہ امور کا قیادہ اس بادشاہ کی گردن
 میں ڈال دیتے ہیں پس آپ کی طرف سے کوئی شہ نہ ہونا چاہیے، منذر نے کہا: تم لوگ ایک مرتبہ بہرام کے پاس جمع ہو کر اس کا کلام سنو اور مثنیٰ شریں
 چلبے لگا لو اگر تمہاری خوشی کے موافق ہو تو بہتر ہے ورنہ میں واپس ہو جاؤں گا۔ پس ان سے ایک روز جمع ہونے کا وعدہ ہو گیا۔ منذر نے
 ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا اور بہرام کو ایک پردہ کے پیچھے تخت پر بٹھلادیا۔ جب ان کی جمیعت کامل ہو گئی یعنی سب لوگ آگئے
 اور کھانے پینے سے فراغت ہو گئی تو پردہ اٹھانے اور سلام کرنے کا حکم کیا (لوگوں نے بہرام کو سلام کیا، بہرام نے بہتر انداز میں ان کے
 سلام کا جواب دیا اور فارسی زبان میں ایک بلیغ خطبہ دیا۔ جس میں اس نے نیک کرداری، خیر پسندی اور اتباع شریعت کا وعدہ کیا اس
 کے بعد کہا کہ رہا میرا ملک طلب کرنا سو محض دراخت کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ تاج، عدا، انجو، سینیوں کو شکار کے خوگر تیروں کے درمیان
 رکھا جا اور میں اور تمہارا بادشاہ جس کو تم نے اسے امور کی مال دوڑ سونی سے حاضر ہوں اور ہم میں سے جو شخص ملک کا ساز و سامان

یعنی تاج و عود وغیرہ نکال لے دی ولایت کا سختی ہو گا۔ لوگوں کو اس کی فصاحت کلامی اور عمدہ دعوؤں کے ساتھ ساتھ طلاق
مشاہدہ کر کے بہت تعجب ہوا اور سب مذکور بالا تدبیر کرنے پر متفق ہو گئے چنانچہ انہوں نے تاج انگوٹھی، ملہ تینوں کو بھوکے شیروں کے لڑ پنا
رکھان کے سامنے پوست کشیدہ بکری کا بچہ تھا۔ اس پر شیر باداقتہ کو دیکھنے کیلئے سڑا ان قوم بھوکے حکماء اور کان دولت سب جمع ہو گئے
بہرام نے کھری سے کہا، بڑھئیے! کھری نے جو یہ دیکھا کہ سامنے شیر ای شیر دھڑک رہے ہیں گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ آپ ہی بڑھئیے!
بہرام "عل خیر" اللہ را اللہ کے بھر دس پر کہہ کر ہاتھ میں سونے کا گرز لے ہوئے آگے بڑھا اور حملہ لینے کا ارادہ کیا، ادھر شیروں کو
زنجیروں سے محمول دیا گیا پس ایک شیر بہرام کی طرف پکا بہرام نے اس سے کشتی لڑی اور موقع پا کر اس کی پشت پر سوار ہو گیا اور
دونوں رانوں سے اتنا دبایا کہ اس کی پسینے چڑھ گئے تھیں پھر دوسرا شیر بڑھا تو بہرام نے اس کو بھیچے پر گرز مار گرایا۔ پہلا شیر جو
اس کی رانوں میں تھا اسکی حالت یہ تھی کہ کبھی بیٹھا تھا کبھی اٹھتا تھا مگر اس کی رانوں سے نہ نکل سکا اور بہرام نے گرز مار مار کر
اسے ختم کر دیا۔ پھر دوسرے کی طرف متوجہ ہوا اور اس کو بھی قتل کر ڈالا۔ اور چاروں طرف سے شور برپا ہو گیا
لوگوں نے سب رک بار پیش کی اور بہرام کے سر پر تاج رکھ دیا اس طرح بہرام سٹ ہی تخت پر استحقاق کے

ساتھ تخت نشین ہو گیا

منع المستحیر

پت و خواہ کی حفاظت

قال سعید بن مسلم نزل المہدی عرجا من اهل الكوفة كان يسعى في فساد سلطنته وجعل المنج له عليه اوجاءه
به مائة الف درهم قال فاقام حينا متواريا ثم انه ظهر بمكة السلطان كان ظاهرا كغائب خائفا متوقفا فبينما هو ممشى في
بعض نواحيها اذ بصير به رجل من اهل الكوفة فعرفه فاهو الى مجامع ثوبه وقال هذا بضعة امير المؤمنين فامكن
الرجل من قيادته ونظر الى الموت اما ما فبينما هو على تلك الحالة اذ سمع وقع الحوافر من وراء ظهره فالتفت فاذا معن بن
زائدة فقال يا ابا الوليد اجرتني اجارك الله فوقف قال للرجل الذي تعلق به ما شانك قال بضعة امير المؤمنين الذي
نزل ربه واعطى الرجل عليه مائة الف فقال يا غلام انزل عرج ابتك واحمل خانا فصاح الرجل بمعشر الناس يحال بيني و
بين من طلبه امير المؤمنين قال له معن اذهب فاخبره انه عندى فانطلق الى بابا امير المؤمنين فاخبره بالحاجب فدخل
الى المهدى فاخبره فامر بحبس الرجل وجهه الى معن من يحضره فانت رسل امير المؤمنين وقد ليس ثيابه وقرت اليه
دايته فدعا اهل بيته ومواليه فقال لا يخلصن الى هذا الرجل فيكون عيون تطرف ثوركم ودخل حتى سلم على المهدى
فلم يرده عليه فقال يا معن انجبر على قال نعم يا امير المؤمنين قال ونعم ايضا واشتد غضبه فقال معن قلت في
طاعتكم باليمن في يوم واحد خمسة عشر الفا ولم يامر كثيرة قد تقدم فيها بلاني وحسن غنائى فمار اتموذا اهل ان تهبوا جلا

لو احل استجار بی فاطر الہدی طویلًا ثم رفع راسه وقد ستری عنه فقال قد اجزنا من اجرت قال معن فان رأی امیر المؤمنین ان یصله فیکون قد احياء اغناه فعل قال قد امرنا بالخمس الاف قال یا امیر المؤمنین ان صلات الخلفاء علی قد رجعات الرعیة وان ذنب الرجل عظیم فاجزل له الصلة قال قد امرنا بمائة الف قال فتعجلها یا امیر المؤمنین بانفضل الله له ثم انصرف وحمل المال فذبح الرجل فقال له خذ صلتك الحق باهلك وایالك ومخالفه خلفاء الله علی

حل لغات سعید بن سلم بن قتیبة ابو عمر بابل بصری متوفی ۲۸۸ھ امیر عادل، عالم حدیث اور عربی کے ماہر تھے، الہدی، دیکھو صفحہ ۱۸۰، من انذر اسے اور کسی چیز کو واجب کر لینا، متواریا تواری سے اسم فاعل ہے پوشیدہ ہونا۔ مترقی۔ منتظر ہوئی ایہ لینے کیلئے ہاتھ بڑھانا، الخوافر جمع حاضر کفر متعن بن زائدہ دیکھو صفحہ ۱۸۰ ابو الولید من بن زائدہ کی کنیت ہے، اطراف (من) ہلک جبکہ انہری قصہ ہلکا ہو گیا تھا، انزل امر حاضر ہے اجزال بمعنی زیادہ عطا کرنا۔

قتل یحییٰ سعید بن مسلم نے میان کیا ہے کہ خلیفہ مہدی نے اہل کوفہ میں سے ایک شخص کے خون کی نذر مان لی تھی جو ہمیشہ اسی سلطنت کے بگاڑ میں کوشاں رہتا تھا اور اس شخص کیلئے جو اس کا سراغ لگائے یا اس کو لے کر آئے ایک لاکھ درہم کا وعدہ کر لیا۔ سعید بن مسلم کا بیان ہے کہ وہ شخص ایک عرصہ تک ردیوش رہا اس کے بعد مدینۃ السلام (مکہ) میں ظاہر ہوا مگر وہ ظاہر ہو کر بھی غائب کی طرح تھا کہ ہر وقت خوفزدہ اور منتظر حوادث رہتا تھا۔ ایک روز وہ مدینۃ السلام کے کسی کوچہ میں جا رہا تھا کہ ایک کوئی نے دیکھ کر پھان یا اور اس کا گریبان پکڑنے کیلئے ہاتھ بڑھایا اور کہا یہ امیر المؤمنین کا مطلوب ہے اس نے اس کو کھینچنے کا موقعہ دیدیا اور اس نے اپنے سلسے ٹوٹ دیکھ لی۔ اسی حالت میں پیچھے سے کھروں کی آواز سنائی دی اس نے جو اس کی طرف مڑ کر دیکھا تو وہ من بن زائدہ تھا۔ اس شخص نے کہا ابو الولید اچھے پناہ دے اللہ مجھے پناہ دے گا من بن زائدہ ٹھہر گیا اور جو شخص اس سے اچھ رہا تھا اس سے کہا: کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: یہ امیر المؤمنین کا مطلوب ہے جس کے خون کی وہ مذمت کرتے رہے ہیں۔ اور اس کا پتہ بتلانے والے کیلئے ایک لاکھ درہم کا وعدہ کیا ہے من بن زائدہ نے غلام سے کہا کہ سواری سے اتر کر ہمارا اس بھائی کو سوار کر لے، کوئی شور مچا کر کہنے لگا، لوگو! دیکھو یہ من بن زائدہ کیسے درمیان اور امیر المؤمنین کے مطلوب کے درمیان حائل ہو رہا ہے، من نے کہا، تو مرا کہ خلیفہ سے کہہ دے کہ وہ میرے پاس ہے۔ کوئی امیر المؤمنین کے دروازہ پر گیا اور دربان سے کہہ کر مہدی کے پاس آیا اور واقعہ کی اطلاع کی، مہدی نے اسکو توقید کر لیا اور من کے پاس ایک اور شخص کو بھیج دیا تاکہ وہ اس کو مہدی کے پاس لے آئے۔ من کے پاس مہدی کے نامہ اس وقت پہنچے جب وہ اپنے کپڑے پہن چکا تھا اور سواری بھی قریب لائی جا چکی تھی۔ من نے اپنے گھر والوں کو بلایا کہ جب تک تم میں ہلک بھیلنے والی آنکھ موجود ہے اس وقت تک اس کے پاس کوئی شخص پھٹنے نہ پائے پھر سوار ہو کر مہدی کے پاس آیا اور سلام کیا مہدی نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ عتاب آمیز لہجہ میں کہا من! تو ہمارا مقابلے میں مجرم کو پناہ دیتا ہے۔ من نے کہا ہاں اے امیر المؤمنین! مہدی نے کہا: اچھا! اس میں کتے ہو، مہدی کا غیبتہ اور بڑھ گیا، من نے کہا میں تمہاری اطاعت و خوشنودی کی خاطر میں ایک ن کے اندر پند رہ ہزار آدمیوں کو قتل کیا ہوں اور میرے تو اس قسم کے بہتے واقعات گذر چکے ہیں جن میں میری آزمائش اور حسن عمل و خوبی بے نیازی ظاہر ہو چکی تو کیا میں تمہارے نزدیک اس کا بھی اہل نہیں کرتا میری وجہ کہ ایک ایسے شخص کو معاف کر دو جو میری پناہ میں آنا چاہتا ہے۔ مہدی کچھ دیر سر جھکائے بیٹھا رہا اس کے بعد سر اٹھایا تو اس کا غصہ فرو ہو چکا تھا۔ مہدی نے کہا: اچھا جا جس کو تو نے پناہ دی اس کو میں نے بھی پناہ دی۔ من نے کہا: امیر المؤمنین اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو کچھ دیدیجئے کیونکہ اس کا عطا کرنا گویا کونندہ اور مٹی کر دینا ہے۔ مہدی نے کہا: ہر اس کے لئے ایخ ہزار درہم کا حکم

کرتے ہیں، میں نے کہا: امیر المومنین، غفار، کی بخشش رحمت کی خطاؤں کے برابر ہوتی ہیں اس شخص کا بڑا عظیم ہے لہذا اس کو عطیہ بھی
 زیادہ دینا چاہیے۔ یہی نے کہا: ہم نے اس کیلئے ایک لاکھ کا حکم کر دیا، میں نے کہا: امیر المومنین (رعنا) یہ سن کر ہلکی سی جھنجھکیاں
 دہیں ہو گیا اور اس شخص کو مال مل گیا، میں نے اس شخص کو بلایا کہ اگر آپ صید لیکر گھروں کے پاس جاؤ اور اسے کسی غفار کی مخالفت کرنا

صيانة الملوك رعاياهم

بادشاہوں کی اپنی رعایا کی حفاظت

ہے الّا تا بغفلت غشی کر نوم ————— حرمت بر چشم سالار قوم
 رعیت جو بخیند سلطان درخت ————— درخت اے سپربا شدا ز پنج سخت

قال بوالفرج الاصبهانی: لما جمع ذو القرنين من المشرق والمغرب توجه الى بلاد الصين فحاصر مدینتها اشد حصاراً فلما
 اشرف على اخذها نزل اليه ملك الصين تحت الليل، ولم يعرف احد انه ملك الصين، وقال: انارسل ملك الصين فلما
 وصل الى الجحائب اخبره انه رسول ملك الصين، ويريد الدخول على الاسكندر، فاعلموا الاسكندر به، وادخلوه عليه، فلما
 دخل سلمته ووقف بين يديه، فقال له: تكلم، فقال في مامون ان لا تكلم الا في خلوة، ففتشته الرسل خوفاً من ان
 يكون معه سلاحاً او ميكيد فوجدوه خالياً من ذلك فتقرب الى الملك الاسكندر وقال له: ايها الملك! اعلم اني ملك الصين بنفسی
 ولست برسوله، وقد حضرت بين يديك لعلی انك رجل عاقل، عارف صالح مأمون الغائلة، فان كان قصدك قتل
 فهنا انا بين يديك واغنيك عن القتال، ان كان قصدك المال فاطلب، ولا تجر، فاني عجيبك فيما تطلب فقال الاسكندر: خاطرت
 نفسك، فقال: ايها الملك انا بين امرين امان تقتلني، فيقيم اهل مملكتي غیری، وعار يوك وان تركتني في بلادی بما تريد
 وتنسب الى الجمل، فلما سمع ذو القرنين ذلك اطلق ملكاً متفكراً، وعلم ان ملك الصين من ذوي العقول مثوانه رفع راسه
 وقال: اريد منك خراج مملكتك ثلاث سنين كوامل معجلاً ثم بعد ذلك تعطني كل سنة نصف الخراج فقال ملك الصين
 وهل تطلب غير ذلك شيئاً، قال: لا فقال: قد جئت الى ذلك، فقال الاسكندر كيف يكون حال عيتك بعد هذا المال
 المعجل، فقال اعطيتك من عندی، ولو اكلف رعيتي الى التجمل، والله على ما نقول وكيل، فخرجه ملك الصين شاكرًا فلما
 طلع النهار اقبل ملك الصين بعشائره حتى ساء ما بين المشرق والمغرب، واحاطوا بعساكر ذي القرنين حتى يقنوا بالهلاکة
 فظن الاسكندر وقومه ان ملك الصين خذهم، فبينما هم في هذه الفكرة، واذا بملك الصين جاء وعلى راسه التاج فلما

راہ ذوالقرنین، قال اقدرت فيما قلت؟ قال: لا، ولكن اردت ان اريك اني لو اخضع لك خوفاً، واعلم ان الذي هو غائب من جيوشى اكثر من حصص فقال له الاسكندر: قد ركت لك جميع ما قررت عليه عليك من اموال الخراج فلنارجع من بلاد الصين ارسل له ملك الصين تحفاً، واموالاً كثيرة على سبيل الهدية.

علّٰنا

میان دن حفاظت کرنا، رعایا جمع دیتے ہر وہ چیز جس کی حفاظت ضروری ہو۔ ابو الفرج اصبہانی دیکھو مثلاً، ذوالقرنین دیکھو جسے اصبہان ملک چین، اشراف نزدیک ہونا، عجب جمع واجب دربان، غلو تہنائی قش تفتیش تلاشی لینا، الشاخص مصیبت فساد ہلاکت جو خوائل، خاطر غمناختہ، بنفسہ خطر میں ڈالنا، افسدہ فدی بقدی قذی، اندازے مفادع مشکم ہے جو شرط ہونے کی وجہ سے آخر پاماند ہو گئی دنیا زمانہ کا ایک حصہ۔ قال تعالیٰ: و ان یخرجنی دنیا خراج ٹیکس جو بیضر بجوی کے مال کے لیا جائے، عشار جمع عشرہ اعزاء واقارب قبیلہ، اندان، سدادا درست کرنا، قدرت دیکھو مثلاً سطر ازیک ارادت سے مفادع مشکم ہے، جیوش جمع جیش لشکر، تحفا جمع تحفہ ہیرے۔

تفسیر سحر۔ ابو الفرج اصبہانی نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت سکندر ذوالقرنین مشرق و مغرب کی ہم سے فارغ ہو کر اپنے تائب بلاد چین کی طرف توجہ ہوئے اور مختلف شہروں کا سخت ترین محاصرہ کیا اور جب معاملہ فتح کے قریب آ گیا تو شاہ چین نے آکر کہا کہ میں شاہ چین کا فرستادہ ہوں، دربانوں کے پاس پہنچ کر بھی یہی ظاہر کیا اور داخل کی اجازت چاہی دربانوں نے حضرت سکندر کو اطلاع کی آپ نے اجازت دیدی اور وہ داخل ہو گیا جب وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوا تو اپنے فرمایا: بچے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا: مجھے تہائی میں گھنٹو کا حکم دیا گیا ہے، اس پر اس کی جامہ تلاشی ہوئی کہ مبادا اس کے پاس ہتھیار ہو یا کوئی اور مکاری کا سامان ہو مگر تفتیش کنندگان نے اس کو خالی پایا پس اس نے آپ کے قریب ہو کر کہا شاہ! میں شاہ چین کا فرستادہ نہیں بلکہ خود شاہ چین ہوں اور اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ مرد صالح واقف کار و سمجھ دار اور ہر طرح قابل اطمینان ہیں۔ سو اگر آپ مجھے ختم کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے سامنے حاضر ہوں اور جنگ سے بے نیاز کر رہا ہوں اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو بعتاً آپ طلب فرمائیں مجھے منظور کرو آپ نے فرمایا کہ تو نے خود کو خطر میں ڈال دیا۔ اس نے کہا: شاہ! میں دو خطروں میں مبتلا ہوں یا تو آپ مجھے قتل کریں اس صورت میں میری سلطنت کے لوگ میری جگہ کسی اور کو قائم کر لیں گے اور آپ جنگ کریں گے یا آپ مجھے چھوڑ دیں گے اس صورت میں میں اپنے شہروں کا فدیہ دیتا رہوں گا جس میں آپ کی تسلیں ہوگی یہ سن کر حضرت ذوالقرنین معاملہ فہمی کی غرض سے درجہ کم خود و ظفر کرتے رہے اور آپ پر یہ امر واضح ہو گیا کہ شاہ چین سمجھ دار آدمی ہے پھر آپ نے سزا بخشا کہ میں سلطنت کا تین سالہ پیشگی ٹیکس چاہتا ہوں اس کے بعد ہر سال نصف ٹیکس ادا کرتے رہنا شاہ چین نے کہا بس یا کچھ اور؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ شاہ چین نے کہا: مجھے منظور ہے۔

ہے جو کارے برآید بلطف و خوشی ☀ چہ حاجت بتندی و گردن کشی

حضرت سکندر نے فرمایا کہ اس پیشگی مال کے بعد تیری رعیت کا کیا حشر ہوگا؟ شاہ چین نے کہا: میں اپنی رعیت کو اس کی تعظیم و دوں گا بلکہ اپنے پاس سے ادا کروں گا اللہ ہماری باتوں پر نگہبان ہے۔ پس شاہ چین شکریہ ادا کرتا ہوا واپس ہو گیا اور جب دن چڑھ آیا تو اپنے قیدی خاندان کیساتھ توجہ ہوا اور مشرق سے مغرب تک ساری جگہ کو بند کر دیا اور حضرت ذوالقرنین کے لشکر کا جو طرز و احاطہ کرنا سامان تک کر لوگوں کو ہلاکت کا یقین ہو گیا اور سکندر اور آپ کی قوم سمجھ گئی کہ شاہ چین نے ہم کو دھوکا دیا ہے۔

اسی یہ لوگ اسی سوچ بچار میں تھے کہ اچانک شاہ بین بھی سر پر تاج رکھے ہوئے آگیا، حضرت اداقرین نے اس کو دیکھ کر کہا: غداری کرنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا بالکل نہیں

سے خلاف وعدہ محالست کر کریم آید ☀ لیم اگر نکند وعدہ وفا شاید

یہ تو صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے آپ سے مرعوب ہو کر فرود تی نہیں کی، یہ بھی واضح رہے کہ لشکر کی جو تعداد آپ کے سامنے ہے اتنے ان لوگوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے جو نہیں آئے، حضرت سکندر نے فرمایا کہ اچھا میں نے نیچس کی جو مقدار تجھ پر لازم کی تھی وہ مض تیری خاطر ختم کر دی۔

پس شاہ بین واپس ہو گیا اور اپنے ملک میں جا کر اس نے آپ کے پیس ہیر میں مال کثیر اور تحائف پیش کئے۔

سے یک حرف مو فیانہ بلویم اجازتست ☀ اسے فور دیدہ صلح بہ از جنگ آوری

المواعظ نصائح

۵ امروز قدر پند عزیزاں شناستم ☀ یارب روان نامح ما از تو شاد باد
۵ آنکس کہ نصیحت ز عزیزاں نکند گوش ☀ بسیار بخاید سر انگشت ندامت (حافظ)

لما دخل سليمان بن عبد الملك المدينة سأل هل بالمدينة أحد أدرك أحدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا لا ابو حازم، فأرسل اليه، فلما دخل سأله، فقال: يا ابا حازم مالنا نكره الموت؟ فقال لانكم اخرجتم اخرجتمكم، وعمرتمكم دنياكم فكريهتكم ان تنفلوا من عمران الى خراب فقال له: وكيف القدم على الله؟ قال ما الحسن فكنا نب يقدم على اهل واما المسي فقابن يقدم على مولاة فبكي سليمان، وقال يا ليت شعري مالنا عند الله؟ قال عرض عمك على كتاب الله تعالى، فقال: في آيتي مكان آجرك، فقال: في قولنا لا ابرار الا لفى نعيم وان الفجار لفى حميم، قال سليمان: فابن رحمة الله؟ قال قريب من الحسين، قال فاعني عباد الله اكرم، قال اولوا المروعة،

حل لغات

مراعتہ جمع معرفتہ پند نصیحت، سليمان بن عبد الملك مولود ۳۰ دین بن عبد الملك کا بھائی ہے جب لیگا تھا ہوا تو یہ رملہ میں تھا، جمادی الثانی ۳۰ میں اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوئی، یوم جمعہ ۲۱ صفر ۳۰ میں تفسیر کے قریب مقام داہن میں انتقال ہوا اس وقت اس کا سن ۴۰ سال کا تھا، مدت خلافت ۴ سال، ۱۰ ماہ، ۱۰ روز ہے۔ ابو حازم کنیت سلمہ نام ارج لقب والدہ کا نام دیار تھا، نسلا بھی اور فارس کے رہنے والے تھے مگر فضل کمال میں سرکردہ روزگار تھے حافظ دہی کہتے ہیں کہ سلمہ واعظ مدینہ کے عالم اور شیخ تھے علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ان کی ثقافت و جلال پر سب کا اتفاق

ہے انہوں نے عبدالرحمن بن حضرت سہل بن سعد الساعدی سے اور غیر صحابہ میں ابو ہریرہ السیسی عامر بن عبداللہ بن عبدالمطلب
ابن قتادہ وغیرہم سے حدیث روایت کی ہے۔ عامل کامل ہونے کے باوجود کعبہ کی حجارت کے معاش حاصل کرتے تھے انصوری
عدالت میں مسئلہ میں آپ نے وفات پائی ہے مگر وہ اس کراہتہ ناپسند کرنا، آخر تم خانہ دیران کرنا، عمر تم تعمیر آباد کرنا۔ عمران
آبادی عرب پرانہ السیسی بدکار، ابی بھکر ڈاغلام، ابراہیم بن زینب، نسیم نعمتیا جنت، قمار جمع فاجر تباہ کار جسم دوزخ، دیکھی آگ اولوالمرکۃ حضرت
تشریح۔ جب سلیمان بن عبدالملک مدینہ آیا تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ مدینہ میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے
اصحاب نبیؐ کے زمانہ کو پایا ہو لوگوں نے کہا، ابو عازم ہیں، سلیمان نے آپ کی خدمت میں (کسی آدمی کو) بھیجا جب آپ
تشریف لائے تو سلیمان نے کہا، ابو عازم! ہم کو کیا ہوا کہ ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اس واسطے کہ تم نے
اپنی آخرت کو برباد اور دنیا کو آباد کر لیا، پس تم آبادی سے دیرانہ کی طرف منتقل ہونے کو ناپسند کرتے ہو۔ سلیمان نے کہا، خدا کے
سامنے میری کس طرح ہوگی؟ آپ نے فرمایا: نیک تو اس طرح پیش ہو کہ جیسے کوئی غائب آدمی اپنے اہل عیال میں آتا ہے اگر وہ
خوش فخر اور مسرور ہوتا ہے، اور بدکار اس طرح پیش ہوئے جیسے کوئی بھکر ڈاغلام اپنے آقا کے پاس آتا ہے، پس سلیمان دہڑا اور کہنے لگا
کان بھے معلوم ہوتا کہ میرے لئے خدا کے ان کیا ہو۔ آپ نے فرمایا، ایسے اعمال کا کتاب اللہ سے موازنہ کر، سلیمان نے کہا، میں ان چیز کو
کہاں پاؤں گا؟ آپ نے فرمایا، اللہ کے قول، اِنَّ اَبْرَارًا لَّنْیُجِیْمُ وَاِنَّ الْفٰکِرَ لَفِیْ جَحِیْمٍ میں رہے شک، کیونکہ حجت کی نعمتوں میں ہوں گے اور ظالم
جہنم کی دہشت ہوئی آگ میں، سلیمان نے کہا، پھر خدا کی رحمت کہاں رہی؟ آپ نے فرمایا، اچھے کام کرنے والوں کے قریب۔ سلیمان نے کہا، اللہ کے
بندوں میں سے زیادہ مکرم کون ہے؟ کہنے فرمایا، اصحابِ مروت۔

وجاء عراقي الى سليمان بن عبد الملك هذا، فقال: يا امير المؤمنين! اني اكلتكم بكماء، فاحثله فان وراءه ان قبلته
ما يحب، فقال سليمان هاتيماء عراقي، فقال لاقراقي: اني اطلق لساني بها خست عنه الاكس، تاديه لحق الله انه
قد اكتفك رجال قلا ساء والاختيار لا لنفسهم وابتاعوا دينك بنهم، ورضاك بسخطهم وخافوك في الله، ولو خافوا
الله فيك فم حرب لاخرة، وسلمو للدينا، فلا تامنهم على استخفافك الله عليه، فامهلون ياكلوا بالاهانة، وانت مسئول عما
اجترموا، فلا تصليهم دنيا هو بفساد آخرتك، فان اعظم الناس عند الله عيبا من باع آخرته دنيا غيره، فقال سليمان
انت انت مانت بما عراقي افقد سلكك لسانك، وهو سيفك، قال اجل يا امير المؤمنين! لك الاعلى.

حل لغا سلیمان دیکھو مسئلہ احتمالاً برداشت کرنا، اطلق۔ فی کلام تفسیر کرنا، بتعید کرنا۔ لسان دیکھو مسئلہ
خست (میں) خوار سا گونگ ہونا، اختفک اکٹھا نا عاظر کرنا، کن یا داؤا ماب لاہ پراد کرنا، اجترموا اجترما
وجرم رضی، غیریتہ گناہ کرنا، سکت دن استا۔ السیف تلوار سوختنا، تشریح۔

سلیمان بن عبدالملک کے پاس جن کا ذکر بھی گذر ہے ایک دیہاتی نے کہا، امیر المؤمنین! میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں اسکو برداشت
کریجئے، اگر آپ نے اس کو قبول کر لیا تو اس کے بعد وہ چیز ہے جس کو آپ پسند کرتے ہیں سلیمان نے کہا، فردا دیہاتی نے کہا، میں ایسی بات

میں اپنی زبان کو بہت تیز رکھتا ہوں جن سے (لوگوں کی) زبانیں ٹھوٹھوٹیں ہیں محض اللہ کا حق ادا کرنے کی خاطر بے شک آپ کو کچھ ایسے لوگوں نے گھیر لیا ہے جنہوں نے اپنے لئے بڑائی اختیار کر لی ہے اور آپ کی دنیا کو اپنے دین کے عوض خرید لیا ہے اور آپ کی خوشنودی کو اپنے پردہ و کار کی ناراضگی کے عوض وہ لوگ خدا کے معاملہ میں تجھ سے ڈرتے ہیں اور تیرے معاملہ میں خدا سے نہیں ڈرتے پس وہ لوگ (تیرے حق میں) آخرت کے اعتبار سے لڑائی میں اور دنیا کے اعتبار سے صلح، پس آپ ان کو اس چیز پر امین نہ بنائیں جس پر اللہ نے آپ کو اپنا نائب بنایا ہے کیونکہ وہ لوگ امانت کی پرواہ نہیں کرتے، ان کے جرائم کے بارے میں آپ سے ہمت نہ ہوتی اس لئے آپ اپنی آخرت خراب کر کے ان کی دنیا کو درست کرنے کی بجائے نہیں کیونکہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عیب دار وہ شخص ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے عوض بیچ ڈالے، سلیمان نے اس سے کہا:

تو کون ہے؟ کہ اپنی زبان کو تلوار کی طرح چلا رہا ہے۔ دیہاتی نے کہا: ہاں مگر یہ تلوار تیرے لئے نافع ہے ضرر دہاں نہیں ہے۔

سے چرخ خوش گفت یکروز دارو فردوش ❀ شفا بایدت داروئے تلخ فوش
چمن میں تلخ توانی مری گوارا کر ❀ کہ زہر بھی کھیا کرتا ہے کار تریاق

ولما حجة بالناس قال لولده وولي عهد عمر بن عبدالعزيز لا تری هذا الخلق الا ترى هذا الخلق لا يحصى من هو الا الله تعالى
ولاسم رزقهم غيرة، فقال: يا امير المؤمنين! هو اعراسك اليوم، وهو غدا خصاؤك عند الله، فبكى سليمان بكاء شديدا
ثم قال بالله استعين

حل لغات عمر بن عبدالعزیز دیکھو خدا کا جمع خصم مقابل تشریح :-
جب سلیمان حج کیلئے گیا تو اپنے بھتیجے اور ولی عہد عمر بن عبدالعزیز سے کہا: تم اس خلقت کو نہیں دیکھتے جس کے مدد کا احصاء اور رزق کی طاقت خدا کے سوا کسی کو نہیں، حضرت عمر نے فرمایا امیر المؤمنین! آج یہ خلقت آپ کی رعیت ہے اور کل خدا کے سامنے تیری دشمنی اور مقابل ہوگی (یہ سن کر) سلیمان رو دیا اور کہنے لگا: اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں :-
میں کندہ ایک نہایت نامہ دل راسخہ ❀ صبح از اختر فشانے پاکد اماں می شود

وقال يومئذ عمر ابن عبدالعزیز رضوان الله تعالى عنه حين اعجبه ما صار اليه من الملك، يا عمر! كيف تراخى فيه؟ فقال
يا امير المؤمنين! هذا سر لولا الله غرور و تعليم لولا انه عليم، وملك لولا الله هلاك، و فخر لولا ان يعقبه روح و لئلا ات
لولا تقدرن بافان، وكرامة لو صحبتهما سلامة، فبكى سليمان رحمه الله حتى اخضلت دموعه لحبته +

حل لغات غرور، عجز، گھمنہ، عدم، معنی معدوم ہلک میں ایک لغت ہے۔ ترخ غم ترخ (ن) ترخانیں جوڑنا۔
اخضلت ترخ نام شخص خضل، شاداب زندگی۔ تشریح :-
ایک روز سلیمان نے حضرت عمر سے کہا جب کہ وہ اپنے ملک کی ترقی کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا، عمر! ہماری یہ حالت کیسی ہے جس میں

ہم ہیں، آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین! یہ خوشی کا مقام ہے اگر اس میں ٹھہر نہ ہو، اور نعمت ہے اگر یہ معدوم نہ ہو اور ملک اگر یہ ہلاک نہ ہو اور خوشی ہے اگر اس کے بعد رنج نہ ہو اور لذتیں ہیں اگر اس کے ساتھ آفتیں نہ ہوں، اور بزرگی ہے اگر اس کے ساتھ سلامتی ہو پس سلیمان روپڑا اور اتار دیا کہ اسوؤں نے اس کی ڈاڑھی ترک کر دی۔

سے بریزا شک نہ دست کرنا ہائے سیاہ ☼ باب یدہ تو ان شست و دست استغفار

وقال عبد الله بن عباس: ما انتفعت بكلام احد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم، ما انتفعت بكلام كعبه الى علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه كتب الى ابا عبد الله: فان امرئ يستر ادراك ما لم يكن ليفوته، ويسوءه فوت ما لم يكن ليذكره، فليكن سررك بما نلت من امر آخرتك، وليكن أسفك على ما فاتك منها، وما نلت من امر دنياك فلا تكن به فرحاً، وما فاتك منها فلا تناس عليه جزعاً وليكن همتك ما بعد الموت، وكتبت عائشة رضي الله تعالى عنها الى معاوية، ابا عبد الله، فانه من يعمل بمساخط الله يصير حامداً من الناس ذاماً له، والسلام

حل لغت | عبد اللہ بن عباس دیکھو وہ نکت (ض) س) نیلا پانا، آسف افسوس، لا تناس نہی حاضر ہے اسی اس، اسی ملین ہونا جزع عابے مبری کرنا، عائشہ دیکھو وہ ۱۲ معاویہ دیکھو وہ ۱۳ مساخط جمع مشغط سبب ناراضی دیکھو وہ ۱۴

تشریح: حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے کلام سے اتنا استفادہ نہیں کیا جتنا کہ اس کلام سے کیا جو حضرت علیؑ نے میرے پاس لکھا تھا۔ آپ نے مجھے لکھا: ابا عبد! بیشک آدمی کو اس چیز کا حاصل ہونا خوش کرنا ہے جس کو وہ کبھی فوت نہیں کر سکتا تھا، اور اس چیز کا فوت ہونا رنجیدہ کرنا ہے جس کو وہ کبھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ تیری خوشی آخرت کی کسی بات کے حاصل ہونے سے ہونی چاہیے اور جو چیز امورِ افریدیں فوت ہو جائے۔ اس پر افسوس ہونا چاہیے، جو چیز تجھے دنیاوی امور سے حاصل ہو جائے اس پر خوش نہ ہو اور جو اس سے فوت ہو جائے اس پر ناخوشی کیسا تھ ملین نہ ہو، تجھے تو ابعد الموت کا فکر ہونا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ نے امیر معاویہؓ کے پاس لکھا۔

ابا عبد! جو شخص اللہ کی ناراضگی کے عمل کرے گا تو اس کی تعریف کرنے والے بھی اس کو برا کہنے لگیں گے۔

وخرج الزهري يَوْمَ من عند هشام بن ابراهيم، قيل له: ما هُنَّ؟ قال: دخل رجلٌ على هشام، فقال: يا امير المؤمنين! احفظ عني اربع كلمات فيهن صلاحُ ملكك واستقامهُ سر عيتك، فقال: ها هنَّ. فقال لا تعدنَّ عدَّةً لا تثنَّ من نفسك بانجازها قال: هذه واحدة فها ت الثانية. قال: لا يغرنك المرتقى وان كان سهلاً اذا كان المنعدي وعراً. قال: ها ت الثالثة. قال: واعلم ان للأعمال جزاءً

فَاتَّقِ الْعَوَاقِبَ، قَالَ: هَاتِ الرَّابِعَةَ، قَالَ: وَاعْلَمَنَّ لِلَا مَوْلِغَاتٍ، فَكَسَّ

عَلَى حَدَرٍ

حل لغت الزہری دیکھو وہ ہشام بن عبد الملک مولود مسند اسکی والدہ عائشہ بنت ہشام بن اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف تھی۔ اپنے بھائی زید کے انتقال کے وقت یہ محض بیس سال کا تھا۔ زید کے عمو اور خاتم خلافت اس کو بھی گئی وہاں سے یہ دشمن آیا اور خلافت کی بیعت لی، ہشام سلیم الطبع عاقل و فزانہ تھا اس نے ایک بار شرفاء میں سے کسی کو گال دی اس نے کہا شرم نہیں آتی غلط ہو کر بد زبانی کہتے ہو۔ ہشام نے بدامت سے سر جھکالیا اور اس سے معافی مانگی، ۶ ربیع الثانی ۳۷ھ میں وفات پائی اس کی خلافت انیس سال چھ ماہ کی رہی، روزہ، نماز، صدقہ و عدا، جدت و عدا کرنا۔ لائق و فوقاً، فقہت و سحر و سر کرنا، انجام دہ و پورا کرنا۔ المرقی اس طرف ہے چڑھنے کی جگہ، اہل، نرم، التمدد اس طرف ہے دھولان جگہ، دوسرا دشوار سنت، لغات اہلک اسکا نام والی مصیبتیں، مدار چوکست رہنا، کشمیر بچہ۔

ایک مرتبہ امام زہری ہشام کے پاس سے چار باتیں لے کر گئے کسی نے آپ سے پوچھا وہ کیا کیا ہیں؟ آپ نے کہا، ہشام کے پاس ایک شخص نے آکر کہا: امیر المؤمنین! آپ مجھ سے چار باتیں محفوظ کر لیں جن میں آپ کے ملک کی خیر و صلاح اور آپ کی رعیت کی درستگی ہے۔ ہشام نے کہا ضرور! اس نے کہا: ایسا وعدہ ہرگز نہ کر جس کے پورا کرنے کا تجھے اپنی ذات پر اعتماد نہ ہو۔ ہشام نے کہا: ایک بات ہوئی، دوسری لا، اس نے کہا: بلدی پر چڑھنا خواہ کتنا ہی آسان ہو مگر اس سے دھوکا مت کھا جب کہ اس سے آرتا دشوار ہو۔ ہشام نے کہا تیسری بات لا، اس نے کہا: یاد رکھ! ہر کام کے لئے اس کا بدلہ ہے پس اس کے انجام سے ڈر آتو، ہشام نے کہا: چوتھی بات لا، اس نے کہا: یاد رکھ! امور کی ابتدا عموماً ہوتی ہے پس محتاط رہنا۔

تَعَدُّ مُعَاوِيَةَ بِالْكَوْفَةِ يَبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْبِرَاءَةِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

نَعَالِمُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! نَطِيعُ أَحْيَاءٍ كَرَمٌ، وَلَا تَتَّبِعُ أَمِنْ مَوْتَا كَرَمٌ

فَالْتَفَتَ إِلَى الْمَغِيرَةِ فَقَالَ لَهُ: هَذَا رَجُلٌ فَاسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا

حل لغت معاویہ دیکھو وہاں احیاء جمع حی زندہ، لا تتبع آراءہ بیزار ہونا، موتی جمع میت مردہ المغیرہ بن شعبہ ثقیفی مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہ آپ عظامہ روزگار میں سے تھے، مغزوہ مخند کے بعد ایمان لائے اور صلح حدیبیہ و بیعت رضوان میں اور اس کے بعد غزوات میں شریک رہے حضرت عمرؓ نے ان کو بحران اور بصروہ و کوفہ والی مقرر کیا تھا۔ بصروہ میں سب سے پہلے دیوان آپ ہی نے قائم کیا تھا۔ تمام کتب صحاح میں ان کی روایات مروی ہیں صحیحین میں ان سے بارہ احادیث مروی ہیں اور ان کی کل روایات کی تعداد ۱۱۶۶ ہے انشاء میں آپ نے وفات پائی ہے، فاستوص استمعوا وصیت قبول کرنا۔ حضرت معاویہؓ کو فزین میٹھے ہوئے لوگوں سے حضرت علیؓ سے براہت پر بیعت لے رہے تھے ایک شخص نے ان سے کہا: امیر المؤمنین! ہم آپ کے زندوں کی اطاعت کرتے ہیں اور مردوں سے بیزار نہیں ہیں۔ پس وہ حضرت مغیرہؓ کی طرف متوجہ ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ ہے مرد کامل سوائے نصیحت قبول کر۔

ناصح از روئے دشمنی سخن ارگفت چہ پاک ❀ صبر تلخ است ولیکن بر شیریں وارد

قصۃ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

واقعہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام :

من حکم اللہ تعالیٰ ان خلق آدم من غیر اب وام وخلق حواء من غیر ام وخلق عیسیٰ من غیر اب وخلق بقیۃ
نوع الانسان من اب وام ولما اراد اللہ ان یخلق نبیہ عیسیٰ ارسل الی مریم جبریل فی صورة انسان فکان وقتین معتزلۃ
فی مکان شرقی للدار حیث كانت تغسل من حیضها فلما رأت جبریل استعادت منه لیتقبل عنہا فاجاب بانہ رسول
من قبل اللہ جاءہا لہبہا ولدا ینبأ قال انما انا رسول ربک لا حب لک غلاما ذکرا فاجابت کیفیکون لی ولد
انام اتزوج لست من اهل البغی قالت انی ینکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولما ذک بئنا فقال لہا هذا امرہین علی
ربک اراد ذلک لیکون علامۃ للناس علی قدرہم ورحمکم امن بہ وقد حکم باجاء ذوالحالۃ فحملت بہ ولم تقص
ساعۃ من حملہ حتی احس بالکرم الولادۃ فجاءت تحت جذع النخلہ ووضعتہ ثم ذهبت الی قومہا حاملۃ لہ فظنوا انہا
جاءت بہن طریق الزنا فانث بہ قومہا فحملہ قالوا یا مریم لعل جنت شیئا فزیبا وھتموا الی رجوعہا بالجمارۃ فاشارت
الہم الیہ لیسالو فقالوا لہا کیف نکل من کان فی المہد صبیا فقال لہم عیسیٰ انی عبد اللہ اتانی الکتاب فجعلنی نبیا و
جعلنی مبارکایما کنتم وادصانی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا ویرا ابوالدقی ولما جعلنی جبارا شفیتا والسلام علی یوم
ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیاً فعند ذلک تحققت لہم براءتہا ولما بلغ عیسیٰ ثلاثین سنۃ بعث اللہ رسولا وانزل
علیہ الانجیل وامن بہ خلق کثیر

حل لغت

علم جمع حکمت و دانائی حق کے موافق گفتگو، معتزلۃ معتزل، الشی وعز جد اہونا، زکی گناہوں سے پاک بنیاد کار و ذکا
عورت ج بنیابی سے فعل کا وزن ہے داؤ کو یا کر کے غین کو کمر و دیدیا گیا، فعول کا وزن جب فاعل کے لئے ہوتا
ہے تو اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں، جذع درخت کا تنہ ج جذوع، نخلۃ کھجور کا درخت، وکانت یابستہ لاریں لہا
حضرت فہما دکان الوقت شستہ، فرما ایسا کام جس پر حیرت و تعجب ہو، فلان یفری الفری فلان تعجب انگیز کام کرتا ہے، یرجموہا
ان نہ نما شستہ کرنا، رنج بالغب، اکل پچوٹا، التبد گھوڑا ج نہ بد، مبد دت، نہتہا بچھنا، مہا بچھونا، الا تہمہ ما در زار تہا
الابریس، ابرص کا بیمار (برص ایک بیماری ہے جس کی وجہ سے کھال سفید ہوجاتی ہے اور سخت تکلیف دہ خارش پیدا ہوتی ہے) غفلت
غصہ سے بھڑک ہوجانا، فجموہون، جموع غفلت کی حالت میں اچانک آنا، فشریح

خداوند عالم کی حکمت ہے کہ اس نے حضرت آدم کو بلا ماں باپ اور حواء کو بلا ماں اور حضرت عیسیٰ کو بلا باپ اور بقیہ نوع انسانی

کواں اور باپ کے پیدا فرمایا جب اللہ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ کو پیدا کرنا چاہا تو حضرت جبریل کو بصورت انسان حضرت مریم کے پاس بھیجا اس وقت آپ بجانب مشرق ایک مکان میں بیٹھیں جہاں حیض سے پانی کیلئے غسل کر رہی تھیں جب آپ نے حضرت جبریلؑ کو دیکھا تو خدا کی پناہ چاہی تاکہ جبریلؑ ان سے دور رہیں حضرت جبریلؑ نے جواب دیا "میں تو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں تاکہ تجھے ایک ایسا لڑکا دیدے جو نبی ہوگا اور اسی کو قرآن میں ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے جبریلؑ نے کہا میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ حضرت مریمؑ نے جواب دیا کہ میرے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ میں جنے نہ شادی کی اور نہ ہی بدکار ہوں (قرآن میں یہ کلمات ان کی زبان سے نکلے تھے لیکن میرے لڑکا کس طرح ہو جائیگا حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے اتنے کچھ دیا اور نہ ہی میں بدکار ہوں حضرت جبریلؑ نے کہا "ایہ تو میرے رب پر بہت آسان ہے اس طور پر پیدا کرنے سے ارادہ یہ ہے کہ وہ روزِ زندہ لوگوں کیلئے نشانی بنے اور مومنوں کیلئے باعثِ رحمت ہو اللہ نے اسکا حکم کر دیا ہے لا محالہ ہو کر رہے گا۔ پس انکے پیٹ میں لڑکا رہ گیا اور عمل کی ایک گھڑی بھی نہ گزری تھی کہ دردِ زہ کا احساس کرنے لگیں تو ایک تجھوڑ کے درخت کے نیچے آ بیٹھیں اور وضعِ حمل ہو گیا پھر وہ انکو اپنی گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس لائیں تو قوم کو یہ گمان ہوا کہ مریمؑ کے یہ بچہ بدکاری سے پیدا ہوا ہے (قرآن نے اس کو بالیٰ الفاظِ تعریف کیے۔ "فات بہ فرہادا") پھر وہ ان کو اپنی قوم کے پاس لائیں لوگوں نے کہا: اے مریم! تجھے بڑے غضب کا کام کیا اور وہ آپکو عسکر کرنے کا ارادہ کرتے تو آپ نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اسی سے پوچھ لو لوگوں نے کہا: بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی گود میں پیچھے ہی ہے حضرت عیسیٰ نے انکو جواب دیا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس لئے مجھے کتاب دی اور مجھ کو اس نے نبی بنایا اور مجھ کو برکت دلوائی۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ ہوں اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا اور اس نے مجھ کو مرگش، بدست نہ بنایا اور مجھ پر سلام سے جس دوز میں پیدا ہوا اور جس دوز میں زندہ اور جس دوز میں زندہ کر کے اٹھایا جائے گا پس اس وقت قوم کے نزدیک حضرت مریمؑ کی برأت ثابت ہو گئی جب آپ ۳۰ سال کی عمر کو پہنچے تو اللہ نے آپ کو رسول بنایا آپ پر انجیل نازل فرمائی اور خلقِ کثیر آپ پر ایمان لائی۔

ومن معجزاته انه كان يصور من الطين طيرا فينفخ فيه فيكون طيرا باذن الله ذي البنى الاكمله الارض فيحيي الموتى

بإذن الله

تشریح: آپ کے معجزات میں کہ ہے کہ آپ مٹی سے پرند کی شکل بنا کر اس میں جھونک دیتے تو وہ جگہ خداوندی (جان دار) پرند بن جاتا تھا اور مارِ زناد اندھے کو اور برص کے بیمار کو دست مبارک پھیر کر اچھا کر دیتے تھے اور بحکم خداوندی مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

فائدہ ۱: قرآن پاک میں اس موقع پر حضرت مسیح کے مضی شکل و صورت بنانے کو خلق سے تعبیر کرنا صرف ظاہری معنی سے ہے جیسے حدیث میں معمولی تصویر بنانے کو خلق سے تعبیر فرمایا "ایوانا خلقتم" یہی وجہ ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا "انی اخلقکم من الطین طیرا" (میں مٹی سے پرندہ بنا دیتا ہوں) بلکہ یوں کہا کہ مٹی جیسے پرندہ کی شکل بنا کر اس میں جھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ آپ کے یہ خرق عادت فعل ظاہر ہوا تاکہ تہمت لگانے والوں کو ایک چھوٹا سا نمونہ قدرت خداوندی کا دکھلا دیں کہ جب میرے نفخہ پھونکنے پر خدا تعالیٰ مٹی کی بجان صوت کو جاندار بنا دیتا ہے اس طرح اگر اس نے بڑے مس بشر مضی روح القدس کے نفخہ سے ایک برگزیدہ عورت کے بانی پر روح عیسوی فانیض کر دی تو کیا تعجب ہے حضرت مسیحؑ کے نامزدی اطباء و علماء کا زور تھا اس لئے آپ کو ایسے معجزات مرحمت ہوئے جو ان پر ان کے سب زیادہ مایہ فنی میں حضرت مسیحؑ کا نمایاں تفوق ثابت کریں۔

وَمِنْ مَّجْرَاتِهِ اَيْضًا نَزَلَ لِمَائِلُ قَمَنِ السَّمَاءِ اَخْبَارُ قَوْمِهِ بِلَا يَكُونُ مَا يَدْخُرُونَ فِيهِمْ قَدْ اغْتَاظَتْ مِنْهُ الْيَهُودُ
فَانْقَفَوْا عَلٰى قَتْلِهِ فَهَجَمُوا عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ فَنَدَّ اَحَدُ مَنْهُمْ اسْمَهُ (يهوذا) فَلَمْ يَجِدْ فَنَدَّ اَعْلٰى فَوَجَدَ اَخِيهٖ شَبِيهًا
مِنْ عِيسَى فَقَتَلُوهُ وَاصْلَبُوهُ وَاَمَّا عِيسَى فَرَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ فَاِنَّكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَقَوْلُهُ
تَعَالٰى اَنْتَ اَبْنُ اللّٰهِ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا وَكَسَاهُ اللّٰهُ اَوْصَالَ الْمَلَائِكَةِ وَهُوَ حَيٌّ اِلَى الْاَزَلِ .

تشریح اور آپ کے معجزات میں کہ ہے آسمان ماندہ کا نازل ہونا اور قوم کو اس چیز سے مطلع کر دینا کہ جو وہ لوگ کھاتے تھے اور جو
اپنے گھروں میں جمع کر کے رکھتے تھے جب یہودیوں نے یہ دیکھا تو غیظ و غضب میں مرنے لگے اور آپ کو قتل کرنے پر متفق ہو گئے ،
بیان تک کہ ایک روز اجانب آپ کے مکان میں آ گئے اور ایک شخص یہودی نامی مکان میں گھس گیا مگر آپ کو مکان میں نہ پایا تو سب
لوگ گھر میں داخل ہو گئے ، گھر میں حضرت عیسیٰ کے مشابہ ایک شخص کو پایا تو انہوں نے اسی کو قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا دیا اور کہا
وَمَا قَتَلُوهُ اَھ" حالانکہ انہوں نے نہ آپ کو قتل کیا اور نہ سولی دی لیکن ان کو شبہ ہو گیا ، بلکہ ان کو غلطی اپنی طرف اٹھایا ، اللہ بڑی برکت
حکمت والا ہے ، اللہ نے آپ کو لاکھ کے اوصاف سے آراستہ کیا تھا آج بھی آپ زندہ ہیں :-

ناتذہ : قصہ یہ ہوا کہ جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کے قتل کا غم کیا تو بیسے ایک آدمی ان گھر میں داخل ہوا حتیٰ کہ
نہایت کوڑا آسمان پر اٹھایا اور اس شخص کی صورت حضرت عیسیٰ کی صورت کے مشابہ کر دی جب باقی لوگ گھر میں گئے تو اس کو عیسیٰ سمجھ کر قتل کر دیا
پھر خیال آیا تو کہتے تھے کہ اس کا چہرہ تو عیسیٰ کے چہرے کے مشابہ اور باقی بدن ہمارا سا تھی کا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے کہا کہ یہ مقتول عیسیٰ ہے
تو ہمارا آدمی کہاں پر اور ہمارا آدمی ہے تو عیسیٰ کہاں ہے اب صرف اٹھ سے کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ علم کسی کو بھی نہیں حق یہی ہے کہ حضرت
عیسیٰ ہرگز مقتول نہیں ہوئے بلکہ آسمان پر اللہ نے اٹھایا اور یہود کو شبہ میں ڈال دیا :-

وَاَمَّا مَرْيَمُ اُمَّهُ فَتَوَقَّيْتْ بَعْدَ رَفْعِهِ مَدَّةً قَلِيلَةً ، وَدَفَنْتْ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ اِنَّهُ يُنْزِلُ قَبْلَ
قِيَامِ السَّاعَةِ بِحُكْمِهِ بِشَرِيعَةٍ مَّبْدِي نَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَا يَدْعُ كَافِرًا ، وَتَمَلَّكَ مَدَّةً
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ، ثُمَّ رُفِعَ ، وَيُزَوَّرُ قَبْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يَمُوتُ وَيُدْفَنُ بِمَجَارِهِ .

تشریح :- رہیں آپ کی والدہ حضرت مریم سو وہ آپ کے اٹھانے کے کچھ ہی بعد وفات پائیں اور بیت المقدس میں ان کی
گئیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آسمان سے اتریں گے اور حضور عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا حکم دیں گے اور کسی کا ذرہ کوڑا چھو دیں
گے آپ چالیس سال تک تشریف فرما رہیں گے پھر حج بیت اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کریں گے اس کے
بعد آپ کی وفات ہوگی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں مدفون ہوں گے ۔



قصة سيدنا ابراهيم عليه السلام

واقعه سيدنا ابراهيم عليه السلام !

كان سيدنا ابراهيم له أب اسمه ازر وكان كافراً وأمه اسمها اليوثا وكانت مؤمنة سرّاً وقد ولد ابراهيم في مكة ملكاً اسمه النمرود كان ذا قوة وكان يعبد الاصنام ولما ملك جميع الدنيا ادعى الالهية فعبده الناس خوفاً منه فلما صار ابراهيم مراهقاً بكت اياه بقوله انتحن اصناماً الهة اني اراك وقومك في ضلال مبين حيث كان ابو يعبد الاصنام ويخبر فيها ثم صار ابراهيم يقول يقوم اعبدوا الله ربيكم فلما سمع النمرود بذلك احضر ابراهيم وقال له انا الذي خلقتك ووزعتك فقال له ابراهيم كذبتي الذي خلقتني فهو تهديني والذي هو يطعمني ويسقيني ولاذا امرضت فهو يشفيني والذي عيسيت تهجينني الذي اطعمك ان يغفر لي خطيئتي يوم الدين فعند ذلك بهت النمرود ومن معه مجبين من فصحاء لسانه ثم التفت للنمرود لا زروا قل له خذ ولدك وحينئذ من باسي فاخذ ابو وصار يحذر فقال له ابراهيم يا ابيت لم تعبد ما لا يسمع ولا يبصر ولا يغني عنك شيئاً فجره ابو ووجهه ثم بعد ذلك ترقب ابراهيم للاصنام ودخل عليها وكانت ثلاث وسبعين صنماً فكسرها بفأس ولم يمس الاكبر بسوء بل علق الفأس في رأسه وذهب فلما دخلوا عليها وجدوها على هذه الحالة فظنوا انه ما فعل ذلك الا ابراهيم فاخبروا النمرود وكان قبل ان يدعى الالهية مشغوراً بعبادة الاصنام فامر باحضاره فلما حضر قال للنمرود وقومه انت فعلت هذا بالهتانا يا ابراهيم فاجابهم بقوله بل فعله كبيرهم هذا فاستولوهم ان كانوا يستطيعون ثوابه لما راى الجمل يحيط بهم قال افي لكم ولما تعبدون من دون الله افلا تعقلون فلما سمعوا ذلك تحققوا انه الفاعل فقالوا له قوه وانصروا الهكم ان كنتم فاعلين فجمعوا حطباً وخشباً من ثلاثة اشهر حتى صار كالجبل فاضرموا فيه النار واشتعلت حتى ملأت الجود وممت جميع الجبهات حرارتها وصنعوا منجنيقاً ووضعوا فيه ابراهيم ورموا في النار فصارت برداً وسلاماً على ابراهيم ونبتت عين ماء وبجانها شجرة زمان فانه جبريل سري من الجنة وتاجر حلة فلبسها ابراهيم وجلس على السرير في ارغل عيش ولم تؤذ فيه النار فامن بخلق كثير ولما علم النمرود بذلك قال يا ابراهيم اخرج من ارضنا فخرج هو ومن آمن معه

تزوج بواحدة اسمها سارة فجاء الى مصر واقام بها من فاعطاه ملك مصر جارية اسمها هاجر لما رأى من مجيها
ثم رجع الى الشام واقام بها وهو اول من قرى الضياء أن واول من شأبت لحيته :-

حل ثلثا ابراہیم اس میں چھ لغتیں ہیں ابراہیم، ابراہام، ابراہم، ابراہیم، ابراہیم، ابراہیم دو نوں میں ہمارے تالیف کے ساتھ علامہ سماعی نے لفظ ابراہیم، یونس اور یوسف کی لغتوں کو اس قطعہ میں نظم کیا ہے۔
لقد جاز ابراہیم بالیسار والالفت ❀ وبالواد والتثیث فی الحذف قد وصف
یونس ثلث ثانیث مثل یوسف ❀ مع الہمز والابدال فاحفظ لکما عرف

[illegible]

اُفّر خوا۔ النازاگ روشن کرنا بھر کانا، آج ہو مابین السماء والارض، مبتلیق ایک شین ہے جس کے ذریعہ سے قلعہ وغیرہ کی دیوار پر پتھر پھینکتے ہیں، من چرنیک، کامرے کے برجائی، بجائی، سمعت (من، ن، ف)، پانی کا چشمہ پھوٹ گیا، رتان، انار اور غد عیش آسودہ زندگی (رغد، س، اک)، رغد، خوشحال ہونا۔ عیشخان جمع ضیف مہمان، شایبہ حلیتہ اس کی دارجی سفید ہو گئی۔

تشریح۔ ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آذر تھا جو کافر تھا اور آپ کی والدہ کا نام یوننا تھا جو مسلمان مومنہ تھیں۔ حضرت ابراہیم کی پیدائش فردادشاہ کے زمانہ میں ہوئی جو بہت قوت ور اور بُت پرست تھاجب دو پوری ڈنیا مالک ہو گیا تو اس نے خدا کی کا دعویٰ کر دیا۔ لوگوں نے اس کے دُرسے اس کی پوجا شروع کر دی۔ جب حضرت ابراہیم کو الٰہی کے قریب پہنچ گئے تو باپ کو دلیل کے ساتھ اپنے اس قول سے خاموش کر دیا۔ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے بیشک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو مرتع غلطی میں دیکھتا ہوں، کیونکہ آپ کے والد بُت پرستی کرتے تھے اور بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ پھر حضرت ابراہیم نے (لکھ لکھا، کہنا شروع کیا، اے میری قوم، اپنے ہاں نہار خدا کی عبادت کرو، فرداد نے جب یہ سنا تو حضرت ابراہیم کو بلکا کر کہا،

میں نے ہی تجھے پیدا کیا ہے اور میں نے ہی تجھے رزق دیا ہے، حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: تو جھوٹا ہے، میرا رب لودہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے وہی مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاؤں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے اور جو موت

دے گا اور پھر مجھ کو زندہ کرے گا اور جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ میری غلط کاری کو قیامت کے روز معاف کرنے کا میں یہ کہ
کہ فرد بھی اور اس کے ساتھی بھی کچے رہ گئے اور آپ کی ششہ زبان پر تعجب کرنے لگے پھر فرد نے آزر کی طرف متوجہ
ہو کر کہا کہ اپنے لڑکے کو منہ بال لے اور اس کو میرے عذاب ڈرا، باپنے آپ کو ڈرانا شروع کیا تو آپ نے فرمایا اے میرے
باپ تم ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ کچھ نئے اور نہ کچھ دیکھے اور نہ کچھ تمہارے کام آئے، یہ سن کر باپنے آپ کو مجھ کی
دیا آپ بتوں کے معاملہ میں موقعہ کے منتظر ہوئے اور ایک روز (موقعہ پاکرم) کلبھاری سے سب کو توڑ ڈالا یہ ۴، بت سے

سے بشکن بت غرور کردردین عاشقاں ❀ یک بت کہ بشکند بہ از صد عبادت ست (نجنندی)

محران میں جو سب بڑا بت تھا اس کو نہیں چھو یا بلکہ کلبھاری اس کی گردن میں لٹکا دی اور چلے آئے، جب بتوں کے مجاہد ان کے پاس
آئے اور ان کو اس خراب دستہ حالت میں پایا تو انہیں معافیہ نگاہ ہو کر یہ حرکت حضرت ابراہیمؑ کے علاوہ کسی نے نہیں کی چنانچہ لوگوں نے
فرد کو اطلاع کی فرد خود بھی عدائی دعویٰ سے پہلے بت پرستی کا دلدادہ تھا اس نے حضرت ابراہیمؑ کو بلایا جب آپ تشریف لائے
تو فرد اور اس کی قوم نے کہا: کیا ہم سب معبودوں کے ساتھ یہ حرکت تو نے کی ہے؟ آپ نے جواب دیا نہیں بلکہ ان کے اس بڑے
نے کی ہے سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں، اس کے بعد جب آپ نے ان کو ستر پانچ جہات میں ڈوبا ہوا پایا تو
سہرایا: لغت ہے تم پر اور ان ہر جن کو تم خدا کے موالو جتنے ہو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

جب قوم نے یہ سنا تو سب کو یقین ہو گیا کہ یہ حرکت اسی نے کی ہے پس وہ لوگ کہنے لگے کہ ان کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں
کا بدلہ لو اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔ پس سبوں نے تین ماہ تک لکڑیوں وغیرہ جمع کی یہاں تک کہ لکڑیوں کا ڈھیر پہاڑ کی طرح ہو گیا پھر انہوں
نے لکڑیوں میں آگ لگائی اور وہ شعلے دینے لگی یہاں تک کہ اس نے فضا آسمانی کو بھر دیا اور چاروں طرف اس کی گرمی پھیل گئی اور
انہوں نے ایک متعین تیار کی اور اس میں حضرت ابراہیمؑ کو رکھ کر آگ میں ڈال دیا پس آگ حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور بے کڑند ہو گئی پانی
کا جڑ پھوٹ پڑا انار کا درخت آگ لگی، حضرت جبریلؑ آپ کی خدمت میں ٹھنڈا، تاج جوڑا لے کر حاضر ہوئے اور آپ کو پیٹا دیا اور
آپ آسودہ زندگی کے ساتھ تخت نشین ہو گئے اور آگ نے آپ میں کچھ بھی اثر نہ کیا

سے عاشقاں را گرد رآتش می نشانند مہر دوست ❀ تنگ چشم گر نظر در چشمہ کوثر کنم (حافظ)

آتش کہ شراب وصل تو نوش کند ❀ از لطف تو سو خشن فراموش کند

یہ دیکھ کر خلق کثیر آپ پر ایمان لائی جب فرد نے یہ دیکھا تو اس نے کہا: اے ابراہیمؑ! ہماری زمین سے نکل جا، پس آپ اور
وہ لوگ جو آپ پر ایمان لائے تھے وہاں سے نکل گئے، آپ نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی جو کا نام عسارہ ہے اور آپ مصر تشریف
لے آئے اور ایک مدت تک وہیں قیام پذیر رہے، شاہ مصر نے جب آپ کے معجزات دیکھے تو اس نے آپ کو ایک کینز عطا کی جن کا نام
ہاجرہ ہے پھر آپ ملک شام آ گئے اور وہیں اقامت اختیار کی، حضرت ابراہیمؑ نے سب سے پہلے ہمان نوازی جاری کی اور آپ ہی کی
سب سے پہلے ڈاڑھی سفید ہوئی۔

حاشیہ ۱۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام تاریخؑ تھا یا آذرؑ۔ نیز یہ دونوں ایک شخصیت کے نام ہیں یا جدا

جدا دو ہستیوں کے، تاریخ اور تورا نے آپ کے والد کا نام تاریخ بتایا ہے اور قرآن عزیز نے آذر، اب بعض تو یہ کہتے ہیں کہ یہ
دونوں نام ایک ہی شخصیت سے وابستہ ہیں اور تاریخ علم اکی ہے اور آذر علم وصفی، آذر عربی زبان میں محب صمیم کو کہتے ہیں تاریخ

میں چونکہ ثبت تراشی و بت پرستاروں و دلوں و صف موجود تھے اس لئے آرزو کے قصب شہر ہوا، نیز آرزو کے سنی عوام (کم فہم) یا بیوقوف اور پیر فرقت کے میں تاریخ میں یہ باتیں بھی موجود تھیں اس لئے اس صفت موصوف کیا گیا قرآن عزیز نے اسی مشہور وصفی علم کو بیان کیا ہے۔ علامہ سیبلی نے روض الافان میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ آرزو اس بت کا نام ہے جس کا تاریخ ہمارے آثار و تفصیل فی الطولات :-

الکِئْسُ مَنْ تَهَيَّأَ لِمَوْتٍ

دانا وہی ہے جس نے موت کی تیاری کی

تو پیش از عقوبت در عفو کو ب ☀ کر سو دے نثار و نثار زیر چوب (رسد)

حَكِي أَنْ سَلِيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ لَيْسَ فِي يَوْمٍ لِحُجَّةٍ لِبَاسًا شَهْرِيهً، وَدَعَا بَحْتٍ فِيهِ عَمَّاؤُ وَبِدَ مَرَأَةً، فَلَمْ يَزَلْ يَعْتَمِدُ بِوَاحِدَةٍ بَعْدَ أُخْرَى وَارْخَى سِدَّ وَلَهَا وَاخْذَلَّ بِيَدِهِ مَحْصَرَةً، وَاعْتَلَى مِنْبَرَهُ، نَاطِرًا فِي عِطْفِيهِ، وَجَمْعٍ حَشِيهً، وَقَالَ اأَنَا الْمَلِكُ الشَّابُّ السَّيِّدُ الْحَبِيبُ الْكَرِيمُ الْوَهَّابُ، فَمَثَلَتْ لَهُ أَحَدَى جَوَارِيهِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَيْنِ امْرَأَتِي الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ: أَرَاهُ مَتَى النَّفْسُ، وَفَرَّةُ الْعَيْنِ لَوْلَا مَا قَالَ الشَّاعِرُ :-

غیران لا بقاء للانسان

بیکرہ الناس غیر آنک فان

انت نعم المتاع لو كنت تبقي

انت خلو من العيوب وصما

فوصعت عيناها، وخرج على الناس باکیا فلما فرغ من صلواته رجع ودعا بالجارية وقال لها ما حملك على ما فلتت؟ قالت والله ما رأيتك، ولادخلت عليك، فأكبر ذلك ودعا ببقية جواريه، فصید قنھا علی ذلك، فراعہ ذلك، ولم یبق الا مدة مديده حتى مات :-

غل لغا [اکیس زیرک، کاس رض، کینا، کیا سہ۔ انعام زیرک و ذہین ہوا، کیس سمجھدار، اکیس کیسی تہیہ تہیہ کی سلیمان و یحییٰ، تحت جامہ دان، بر خور، تمام جمیع عمارت پجوری، امرا آئینہ، اعظم اعتماد، پجوری باندھا، ارغی ارغمان، امرا لگانا، سدول جمع بدل پردہ بدل (ن رض)، ننڈا۔ الثوب لگانا، مخمرہ عصائے شاہی جس کو بادشاہ تقریر کے وقت اپنے ہاتھ میں لے کر مخاطب، اعلیٰ بلند ہوا، عطفیہ دونوں پہلو جو اعطاف، عطاف، حشمہ نوکر چاکر جو اخشام، الشب جوان، الجمباب (کذا فی التشریشی و معناه القصہ وکی الخلق و لعلہ بالجمین لقال ماہر جمباب ای کثیر او نعمت من جمبب ساح فی الاولیٰ ۱۲ عاشیہ، حتی جمیع منیۃ آرزو، قرۃ العین آنکھوں کی ٹھنڈک، غلو غالی، فرامہ۔ الامر ان، رذما گھبرا دینا۔

عہ اولیات کے موضوع پر ہم نے ایک کتاب بغیر الطمان فی اول ماکان، لکھی ہے جو بحمد اللہ شائع ہو چکی ہے۔ ۱۲

آتش بچہ منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان بن عبد الملک نے جمعہ کے دن قابل شہرت لباس پہنا اور ایک صندوق منگوا جس میں بہت سے عمامے تھے اور اس کے ہاتھ میں آئینہ تھا وہ بچے بعد دیل بکڑی باندھتا اور ان کے پھندوں کو ٹٹکا تا جاتا تھا۔ اس کے بعد عصائے شاہی لے کر اپنے جاؤ و شتم کو دیکھتا ہوا منبر پر رونق افروز ہو کر بولا۔

میں ہوں جوان مرد، سردار قوم، سیاح، شریف و غنی، بادشاہ اس کے سامنے اس کی ایک تصویر ہوئی سلیمان نے کہا: تجھے الیگزینڈر کیسا معلوم ہوتا ہے؟ اس نے کہا: مجھے تو ایسراکوٹ میں دلی آرزو آنکھوں کی ٹھنڈک معلوم ہوتا ہے اگر وہ چیز نہ ہو جس کو شاعر نے ذکر کیا ہے۔ انت نعم الخ تو بہت ہی عمدہ سامان ہے اگر تجھے بقا ہو مگر انسان کے لئے بقا نہیں ہے تو جلد عیوب سے خالی اور سرسبز چیز سے پاک ہے جس کو لوگ بڑا سمجھتے ہیں۔ بجز آنکھ تو فنا ہو جیو والا ہے۔ یہ شکر سلیمان کی آنکھیں ڈبڈبائیں اور روتا ہوا لوگوں کے سامنے آیا۔ درگن اشک نہامت ز جگر غی خیزد ❀ ایس سائے ست کر از دامن تری خیزد

جب نماز سے فارغ ہو کر واپس ہوا تو اس نے کیز کو ملا کر کہا: تجھے اس بات کے کہنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ کیز نے کہا: بھلا میں نے آپ کو دیکھا بھی نہیں اور نہ آپ کے پاس کئی سلیمان کو یہ بات شان لکڑی اور تعجب کرنے لگا، پھر اس نے بانی کیزوں کو بلا کر دریافت کیا تو سب نے اس کی تصدیق کی پس! سلیمان کو اس واقعہ نے خوف زدہ کر دیا اور اس کے کچھ ہی بعد وہ مر گیا۔

حکمی عن الفضل بن الربیع، قال: كنت مع المنصور في سفر الى مائ في فتننا بعض المنازل فوالى هو في قبة الى حائط، وقال: اولا تھكم ان تدعوا العامة تدخل هذه المنازل فيكتبون فيها ما لا خير فيه، قلت وما هو؟ قال الا نرى ما على الحائط مكتوبا

سنوك، وامر الله لابن نازل
يرد قضاء الله امرات جاهل

ابا جعفر احانت وفاتك وانقضت
ابا جعفر اهل كاھن او منجھ

فقلت: والله، ما على الحائط شيء، وانه لنفقي ابض، قال: الله قلت، الله، قال نعم والله نفسي نعبت الى الرحيل باجدي الى حرمة الله وامنه هاربا من ذنوبي اسر الى على نفسي فرحنا، ونقل حتى بلغ بلرميم فقلت له: قد دخلت الحرم، قال: الحمد لله، وقبض من يومه، ولما حضرته الوفاة قال: هذا السلطان، لا سلطان لمن يموت،

خل لغا

فضل بن الربیع ابو العباس متوفی ۳۸۵ھ منصور، مہدی، ہادی، رشید کا دربان تھا پھر ہارون الرشید نے اپنا دربار بنایا تھا، المنصور ابو جعفر دیکھو ۳۸۵ھ، الم انہم سہرہ استغیا میر ہے اور لم نانیہ اور کم فمیر منصوب متعلقی تصان اللہ اصل میں انتم باللہ تھا با۔ کو حذف کر دیا گیا اور فعل کو مضر میں فعل مضمر اسم مقسم بہ کی طرف منتہی ہو گیا (والشفیل فی البیت نعبت نعاہ لفا موت کی خبر دینا، میر سیمون کہ کے ایک کنویں کا نام ہے جو سیمون بن خالد حضری کی طرف منسوب ہے۔) تشریح۔ فضل بن ربیع سے منقول ہے اس نے کہا کہ میں اس سفر میں منصور کے ساتھ تھا جس میں اس کا انتقال ہوا۔ دو دربان سفر میں کسی منزل پر ہم آ رہے، منصور نے مجھے ایک دیوار کی طرف بلایا در آنجا لیک وہ اپنے خیمہ میں بیٹھا ہوا تھا اور بجا کر کہا، کیا میں نے عام لوگوں کو اس طرح آزاد چھوڑ دینے سے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ وہ ان منزلوں میں داخل ہوں اور لایعنی باتیں بلکہ جانیں میں نے

ۛ طاعت کند سر شک ندامت گناہ را ❁ بارش سفیدی کند ابر سیاہ را
پس ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور وہ منت بیمار ہو گیا جب وہ بیرسمون پہنچا تو میں نے کہا: آپ حرم میں داخل ہو گئے، اس نے کہا:
اچھا، خدا اور اسی دن اس کی رُوح قبض کر لے گی

ہر کس کشید سر بگ سببان نیستی ❁ تسخیر کرد مملکت بے زوال را (صائب)

جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا: یہ بھی کوئی بادشاہ ہے (یعنی میری سلطنت بالکل حقیر ہے) فانی کیلئے حکومت نہیں حکومت تو صرف خدا کی ہے جس کو زوال نہیں ہے۔ ہر دوری زیبا فقط اس وقت یہ ہوتا کہ ہے: حکمران ہے اک وہما باقی بتان آذری

وعن علي بن يقطين قال، لما كان مع المهدي بماسيد ان قال لي، اصبعت جائفاتي بارغفة ولحيم بارد، فاكلت ونام في البهو، فما استيقظنا الا لباكائه، فبادرنا فقال، اما رأيت ما رأيت، وقف على رجل لو كان في الف ما خفي

<p>وَأَوْحَشَ مِنْهُ رُبْعَهُ وَمَنَازِلُهُ إِلَى قَبْرِهِ تَحْتِي عَلَيْهِ جَنَادِلُهُ يُنَادِي عَلَيْهِ مُعْوَلَاتٍ حَلَالَتُهُ</p>	<p>عَلَى فَقَالَ: كَالِي هَذَا الْقَصْرِ قَدْ بَادَا أَهْلُهُ وَصَارَ عَمِيلُ الْمَلِكِ مِنْ بَعْدِ هَجْرَتِهِ فَلَمْ يَبْقِ إِلَّا ذِكْرُهُ وَحْدَيْتُهُ</p>
---	---

فما انت عليه عشرة ايام حتى توفي، قال جل ابراهيم بن ادهم من اين كسبك فقال هـ

نَرْقَعُ دُنْيَانَا بِتَمْرِيقِ دِينِنَا فَلَا دِينَئِنَّا يَبْقَى وَلَا مَا نَرْقَعُ

عَلَّامَات

حل لغات ماسیلان بلاد جبل میں ایک قدیم ترین شہر ہے، اور غفۃ جمع رعیف رولی، بہنو مکان یا نیمہ کے آگے کا کمرہ جو مہمان وغیرہ کی قیام گاہ کا کام لے گا۔ اُنہار، اُنہارن، اُنہی (س)، اُنورک، یہاں سے بھٹور ہونا جس بہی باد (من)، بیدا، بیادا، بچو دا، ہاک جو نا، بنیدا، بیابان، بنیدا راجہ گھر جو رابع، از رابع، سبجہ حسن، کھنٹی دن، من، کھڑا، کھٹا۔ التراب مٹی ڈال، جبالہ، جمع جبل پتھر، مسحو لایہ اسم فاعل ہے، احوال اور جل پیچ کور و نا حلا کہ جمع حلیہ زوجہ ابراہیم بن ادھر بن منصور بن اسحق بلخی متوفی ۷۱۵ء مشہور مہاراجہ بزرگ تھے مٹو کے راستہ میں پیدا ہوئے ان کی والدہ نے انکو گود میں لے کر لٹا دیا اور یہ دعا کی ادعو لاہی ان بجعلہ اللہ صالحاً، حلا مکروری نے لکھا ہے کہ اہم ابو حنیفہ صاحب کی صحبت میں رہے اور ان سے روایت حدیث بھی کی، اہم صاحب نے انکو نصیحت فرمائی تھی کہ تمہیں خدا نے عبادت کی تو بہت کچھ توفیق بخشی ہے اس لئے علم کا بھی اہتمام کرنا چاہیے،

کیونکہ وہ عبادت کی اصل ہے اور اس پر سارے کاموں کا مدار ہے۔ آپ کسی غزوہ کے لئے جا رہے تھے راہ میں انتقال ہو گیا اور بارہ دن تک کسی جزیرہ میں دفن کئے گئے، زرق و قشع۔ انشب پویند لگانا۔ تخریق پھاڑنا۔

تشریح :- حضرت علی بن یقین سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ میں نامیذان " میں مہدی کے ساتھ اس نے مجھے کہا میں بھوکا ہوں کچھ چاتی اور ٹھنڈا گوشت لاؤ چاتی اور گوشت لایا گیا اور وہ کھا کر بیشک میں سو گیا پس ہم میدار نہیں ہوئے مگر اس کے رٹنے سے ہم جلدی سے اس کے پاس آئے تو اس نے کہا کہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ تمہیں نہیں دیکھا، میرے پاس ایک شخص آیا جو ہزار آدمیوں میں مجھ پر نہیں چھپ سکتا اس نے اگر کہا ہے کالی بندا انقصراہ گویا کہ میں اس عمل میں ہوں جس کے رہنے والے فنا اور اس کے مکانات و منازل و حشت ناک ہو گئے اور عید الملک خوشی کے بعد ایک قبر کی طرف منتقل ہو گیا ہے جس پر پتھر ڈالے جا رہے ہیں۔ اس کے تذکرہ اور باتوں کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہی اس کی بیوی اس کو پیچ پیچ کر پکار رہی ہیں اس واقعہ کے بعد اس پر دس روز بھی دگزرے تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

ایک شخص نے حضرت ابراہیم بن ادہم سے کہا، آپ کی کالی کہاں گئی ہے؟ آپ نے فرمایا زرق و قشع ہم اپنے دین کو چاک کر کے دنیا میں پوند لگاتے ہیں یعنی اپنا دین غراب کر کے دنیا درست کرتے ہیں، پس نہ ہمارا دین ہی باقی رہتا ہے اور نہ دنیا ہی سنوئی ہے۔

يُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

وہ دوسروں کو خود پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود عاجز ہوں

امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ایک انصاری صحابی کے پاس رات کو ایک مہمان آیا، ان کے پاس بجز اپنے اور بچوں کی قوت لایموت کے اور کچھ نہ تھا پس یہ سوچا کہ اگر ہم اور بچے یہ کھانا کھا لیں گے تو مہمان بھوکا رہ جائے گا (اپنی بی بی سے فرمایا کہ بچوں کو تو (بہلا کر) سلا دینا اور چراغ گل کر دینا تاکہ یہ ہمارے کھانے کو نہ دیکھے ورنہ خود بھی نہ کھائے گا) اور جو کچھ حاضر ہے مہمان کے سامنے رکھ دینا (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور دونوں میاں بی بی منہ چلاتے رہے اور کھانا بالکل نہیں کھایا) اس پر آیت نازل ہوئی ہے کہ ہم کامل آنرا می شناسم اندر میں دوراں : کہ گرنے رسد از آسیائے چرخ گردا می زاستغنائے ہمت باوجود فقر و بے برگگی زخود و گیر و ساز و تار بے نوا یا نش

قال لربیع بن سلیمان سمعت الشافعی رضی اللہ عنہ، یقول: اتی علی عید و لیس عندی نفقة فاستسلفت سبعین دیناراً النفقة اہلی، فبینا انا کذلک، اذا اتانی رجل من قریش یشکی الی الحاجۃ، فأخبرته خبری، وقلت له: خذ ما تحب، فقال لی: ما یقنعنی الا اکثر من هذا الدنانیر، فقلت له: فخذها، وبت ومامعی دینار وادارہم فبینا انا فی منزلی اذا اتانی رسول جعفر بن عیسی البرمکی، یقول: احب الوزیر، فاجبتہ، فقال: ما شانک؟ فی هذه اللیلۃ: بہتغبی ہاتف، کما دخلت فی النوم، یقول: الشافعی، الشافعی، فأخبر بالخبر، فاعطانی خمس مائۃ دینار ثم قال:

ازیدہ؟ فاعطانی خمس مائۃ آخری، فلم یزل یزید حتی اعطانی الفی دینار۔

صل لقا

یوژدن اشارہ اپنے پر دوسروں کو ترجیح دینا، خصاصۃً خصص دس خصوصاً محتاج ہونا ربیع بن سلیمان بن عبد الجبار ابو محمد مدنی مصری صاحب امام شافعی متوفی سنہ ۳۰۷ھ، الشافعی محمد بن ادریس بن العباس امیر البعہ میں سے مشہور امام ہیں۔ آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں صرف تبرکاً کچھ لکھا جاتا ہے آپ بمقام سلطان شام میں پیدا ہوئے اور ڈوبس کے سن میں مکہ معظمہ لائے گئے وہیں پرورش پائی، پچیس سے نشہ بازی نیز اندازی اور طلب علم کا شوق تھا۔ آپ نے قاری کذا سمیع بن قسطنطین قرآن تجوید پڑھا اور علوم ادبیہ لغت و شعر اور ایم عرب جوانی تک حاصل کئے فقہ مسلم ازہجی اور امام محمد شیبانی کی کتابوں سے حاصل کیا اور حدیث امام مالک سے حاصل کی، پندرہ سال کی عمر میں مسلم بن خالد نے فتویٰ دینے کی اجازت دیدی احمد بن سیدار کا قول ہے کہ اگر امام شافعی نہ ہوتے تو اسلام بٹ جاتا ابو داؤد کا قول ہے کہ شافعی نے کبھی حدیث میں غلطی نہیں کی، حمیدی ان کو سید الفقہاء کہتے تھے آپ آخر عمر میں صبر شریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار فرمائی اور آخر جوب سنہ ۳۰۷ھ میں چونکہ غاک ہو گئے، فاسسلفت میں نے قرض لیا، جعفر بن یحییٰ دیکھو مثلاً، ہیئت دض، ہشتا، الحماۃ کبوری کا کو کو کرنا، مبتا فاجلا کر بلانا، الشافعی فضل محدثوں کی وجہ سے منصوب ہے اسی اورک الشافعی۔

تشیہیح

ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ عید ایسے موقع پر آئی کہ خرچ کیلئے میرے پاس ایک کوڑی نہ تھی میں نے اہل و عیال کے لئے ستر اشرفیاں قرض لے لیں اور لے کر آیا ہی تھا کہ ایک قریشی نے ان کو ضرورت کا اظہار کیا میں نے اس کو پورا قصہ سنا کر کبھی یا جتنی ضرورت ہوئے لو اس نے کہا مجھے تو اس سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے میں نے کہا بہت اچھا، سب لے لو اور اشرفیاں لے کر چلا گیا، اور میں نے اس حالت میں رات گزاری کہ ذمیرے پاس اشرفی تھی، نہ درہم، پس میں ابھی گھری میں تھا کہ جعفر بن یحییٰ برسی کے قاصد نے آکر کہا کہ آپ کو وزیر نے یاد کیا ہے۔ میں جعفر کے پاس گیا تو اس نے کہا: آج کی شب آپ پر کیا گذری، کیونکہ میں جب بھی سونے کا ارادہ کرتا تھا تو بلا لفت کہتا تھا کہ امام شافعی کے پاس جا اور ان کی خبر لے میں نے اپنا پورا قصہ سنا دیا تو اس نے مجھے ۵۰ اشرفیاں دے کر کہا: اور دوں، پس پانچ سو اور دیدیں اور زیادہ کرنا زرا یہاں تک کہ دو ہزار اشرفیاں دے دیں۔

خدا اگر بحکمت بہ بند دورے ❀ کشا بیفضل و کرم دیگرے

وکان (الشافعی) شاعرًا مجیدًا قال أبو القاسم بن الأزرق: دخلت عليه فقلت: يا أبا عبد الله! أما تنصفنا؟ لك هذا الفقه تفوز بفوائده، ولنا هذا الشعر وقد جئت نذًا خلفه، فأما أفردتنا وأشركتنا في الفقه، وقد آتيت بآيات ان أجرتنا بمثلها آتيت من الشعر، وإن عجزت تب منه، فقال لي: ايه: يا هذا! فانشدته هذا الكلام: —

ما همتي إلا مقارعة العدى	خلق الزمان، وهمتي لو تخلق	والناس اعينهم إلى سلب الغنى
لا يظفرون إلى الحجا والاولق	ليكن من رزق الحبي حرم الغنى	ضد ان مفترقان ائى تفرق

لو كان بالخيال الغنى لو جدتني | بنجوم اقطار السماء تعلقي

فقال لشافعي، رضي الله تعالى عنه، ألا قلت كما قول أرتجالا

إِنَّ الَّذِي رَزَقَ الْيَسَارَ فَلَمْ يَمَلْ	حَمْدًا وَلَا أَجْرًا الْغَيْرُ مَوْفِقٌ	فَالْحَمْدُ يَدِي كُلِّ امْرَأَةٍ سَاعِدِ
وَالْحَمْدُ يَفْتَحُ كُلَّ بَابٍ مَعْلُوقٍ	فَإِذَا سَمِعْتَ بَانَ مَجْدًا أَحْوَى	أَعُوذًا فَاشْتَرِ فِي يَدَيْهِ فَحَقِيقٌ
وَإِذَا سَمِعْتَ بَانَ مَحْرُومًا أَلَى	مَاءٍ لِيَشْرِبَهُ، فَغَاضَ فَصَدَّقَ	وَاحِشٌ خُلِقَ اللَّهُ بِالْهَرَمِ امْرُؤٌ
ذَوْ هِمَّةٍ يَلِي بِعَيْشٍ ضَمِيقٍ	وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى الْقَضَاءِ وَكُونِهِ	يُؤَسِّسُ اللَّيْبُ طَيْبُ عَيْشٍ لَا حَقِيقٌ

فقلت له: لا قلت شعرا بعد هـ

حل لغت مجید اجاد سے اسم فاعل ہے عمدہ اشعار کہنے والا، اجرتہا اجازت دوسرے کے مصرعہ کو نظر کر کے پورا کرنا یہ اسم فعل ہے بمعنی بات، مقارنہ ایک کا دوسرے کو توار مارنا اللہ کی جمیع عدد و خلق (ان س، ا، ک، م، خ) خلقا مخلوق۔ الثوب پرانا ہونا، الجحافل عقل جہا، جحار، جحا (ن)، جحوا بھڑنا، اذلق ایلا قاپاگل ہونا، دلق (ن)، وادلقانی الیر جلدی چلنا اتی اس کے مواقع استعمال مختلف ہیں (۱) شرط جیسے ایا تقرب اضرب (۲) استفہام جیسے ایکم اتی، تم میں سے کون آیا (۳) موصول جیسے سلم علی ایہم افضل، انیس سے جو افضل ہے اس کو سلام کر (۴) دلالت برکال اس صورت میں نحوہ کی صفت واقع ہوتا ہے جیسے رمل اتی رمل ر۔ بہت کمال آدی ہے اور کبھی معرذ سے حال واقع ہوتا ہے جیسے مردت لبعدا اللہ اتی رمل (۵) مفعول مطلق جیسے صدان مغفر قان اتی تفرق ای ہما شیان متباینان تبارنا کا ملا (۶) برائے تنبیہ مخاطب اس وقت سادی موصوف باللام پریا کے بعد داخل ہوتا ہے جیسے یا ایہا الرجل الخیل جمع حیلۃ، ارتجالا مصدر بمعنی فاعل ہے اور الشافعی سے حال ہے ای فقال الشافعی مرتجلا لیا قول کی ضمیر مستتر سے حال ہے ای قول حال کوئی مرتجلا یا مصدر محذوف کی صفت ہے ای الا قلت قولاً ارتجالا۔ فی البدیہہ کہنا، الجہد بالغت نصیب بالبحر جوشن شامع شمع ان شاعرا المنزل دور ہونا فہو شامع، مجدود صاحب نصیب، حوی (ن)، حوایہ جمع کرنا، عود لکھو، غاض، الماء پانی کانچے اتر جانا، یوس یوس (س)، یوسا سخت حاجت مند ہونا، یوسف پاگل بن کی طرف منسوب کرنا، کو ہوا، الخفی بری بات۔ وعاء برتن دیکھو ص ۶۵

تشریح :- اہم شافعی (فقہ) وقت ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے شاعر بھی تھے، ابو القاسم بن الاوزق کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کہا: ابو عبد اللہ! کیا آپ ہمارے ساتھ انصاف نہیں کریں گے آپ کے پاس توفیق ہے جس کے فوائد سے آپ کامیاب ہوتے ہیں اور ہمارے لئے یہ شعر و شاعری کا مشغلہ ہو گا آپ ایس بھی مداخلت کرتے ہیں، یا تو آپ ہم کو شعر گوئی کیلئے تنہا کر دیجئے یا پھر فقہ میں بھی شریک کر لیجئے میں کچھ اشعار لایا ہوں اگر آپ نے ان پر گرو لگا دی تو میں شعر گوئی سے توبہ کروں گا اور اگر آپ عاجز رہ جائے ہیں تو آپ کو توبہ کو کہنی چاہیئے آپ نے فرمایا سناؤ، پس میں نے یہ کلام سنایا ہ ماہتی (۱) میرا غم صرف دشمنوں کے گھرانے ہے، نہ نہ پڑا ہو گیا لیکن میری ہمت پڑائی نہیں ہوتی (۲) لوگوں کی نگاہیں مال چھیننے کی جانب ہیں عقل و جنوں کی طرف نظر نہیں اٹھاتے (۳) لیکن جس عقل نصیب ہے وہ مال سے محرم ہیں دونوں بہت متضاد چیزیں ہیں (۴) اگر مالدار کی تدبیروں سے حاصل ہوتی تو زمینوں آسمان کے ہر چار جانب کے ستاروں سے پاتاؤ تو اہل فضلی و دانش میں گناہت بس

سے فلک بگردم ناداں دہد زمام مراد ﴿ توابل فضلی و دانش میں گناہت بس

امام شافعیؒ نے فرمایا: تو نے میری طرح فی البدیہہ کیوں نہیں کہا۔ ان الذی الخ جسے مال داری نصیب ہوئی اور اس نے شکر و ثواب نہ پایا۔
 (۱) پس کسی ہر اہم بعید کو قریب اور ہر

بند دروازے کو کھول دیتی ہے (۲) جب تو نے کہ کسی خوش نصیب نے کڑییں جمع کیں اور وہ اس کے ہاتھ میں پھل دار ہو گئیں تو اس کو مانے
 (۳) اور جب تو نے کہ ہر نصیب پانی کے پاس آیا تاکہ وہ پانی پئے اور پانی خشک ہو گیا تو اس کی بھی تصدیق کراد، اللہ کی مخلوق میں
 سب سے زیادہ باہمت وہ ہے جس کی آزمائش سختی عیش سے ہو (۴) قضا و قدر اور اس کے ہونے کی دلیل عقل کا سختیاں جھیلنا اور احمق کا
 خوش عیش ہونا ہے، ابوالقاسم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے کہا کہ آئندہ شعر بھی نہیں کہوں گا۔

وسمیع رجل یسقی علی رجل من اهل العلم، فقال لاصحابه: انزلوه اسماءکم عن استماع الخ کے ساتھ انزلوه عن الاستماع عن النطق بہ
 فان المسسم شرب للقاتل فان السیفیة ينظر الى اخبث شئ فی وعائہ، فحرض علی ان یفرغہ فی اوعیتکم،

ایک مرتبہ آپ نے ایک شخص کو ایک صاحب علم کی بڑائی کرتے ہوئے سنا تو آپ نے ہم شیعوں سے کہا: کانوں کو بڑی باتیں سننے
 سے بھی اسی طرح پاک رکھو جس طرح بڑی باتیں کرنے سے تم اپنی زبانوں کو پاک رکھتے ہو، کیونکہ تم سننے والا کہنے والے کا شریک ہے
 کہیہ آدمی اپنے ظرف کی غباثت کو دیکھتا ہے اور تمہارے ظرف میں اثر لینا چاہتا ہے۔

الاعتیابُ تعظیمة

غیبت اور اس کی بڑائی !

۱۔ کسے کہ پاک نواز دو بہن بغیبت خلق ❀ یہاں کلید دو دوزخست مسواکش (۱) (۲)
 ۲۔ زبان آمد از بہر شکر و سپاس ❀ بغیبت نگداند شش حق شناس (۳) (۴)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قلت فی الرجل ما فیہ فقد اغتبتہ، واذا قلت ما
 لیس فیہ فقد بہتہ، ومرت محمد بن سیرین بقوم، فقام الیہ رجلٌ منهم، فقال
 ابابکر! انا قد نلنا منك فخللنا، فقال: انی لا اُجل ما حرم اللہ۔
 وكان سرقہ بن مصقلة جالساً مع اصحابہ، فذكروا رجلاً بشئ فاطلع ذاك
 الرجل، فقال بعض اصحابہ: الا أخبرہ بما قلنا فیہ لئلا یكون غیبہ، قال: أخبرہ
 حتی یكون فیمہ۔

عل نقاب

الاعتیاب دیکھو صلیبہ دباستہ بہتان لگانا، محمد بن سیرن دیکھو صلیبہ، رقیبہ بن مصقلہ عبدی کوئی متوتی ۱۱۹ سنہ متوتی
مزاج، ثقہ اور مامون تھے، قیمتی چنل خوری،

تشریح :- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تو نے کسی شخص کے بارے میں اس کے پیٹھ پیچھے ایسی بات
کہی جو اس میں ہے تب تو تو نے اس کی طبیعت کی اور اگر ایسی بات کہی جو اس میں نہیں ہے تو تو نے اس کو بہت لگائی :- ایک مرتبہ
حضرت محمد بن سیرن ایک قوم کے پاس کو گذرے ان میں سے ایک شخص اٹھ کر بولا ابو بکر! ہم نے تجھے برائی کی ہے اس کو حلال کر دیجئے
اپنے فرمایا جس چیز کو خدا لے حرام کر دیا ہے میں اس کو حلال نہیں کر سکتا،

ہے اگر کہ لو امر غیبت افزا ہے است ❁ از گوشت مردگاں غذا ساخته است

حضرت رقیب بن مصقلہ اپنے ساتھیوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کچھ لوگوں نے ایک شخص کی برائی کی اتفاق سے وہ شخص بھی اسی
توان میں سے ایک شخص نے کہا، ہم نے اس کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ اس کو بت لادیں تاکہ غیبت نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: بتلا
دو تاکہ چنل خوری بھی ہو جائے۔

فائدہ کا :- امام سخاوی نے "المقاصد الحسنہ" میں ذکر کیا ہے کہ تین آدمی ہیں اگر انکی برائی ظاہر کی جائے
تو یہ غیبت میں داخل نہیں اولی ظالم بادشاہ دوم کھلم کھلا فسق ظاہر کرنے والا فاسق سوم وہ بدعتی جو لوگوں
کو بدعت کی طرف بلاتا ہو، حدیث میں ہے "اذکر و الافاجر لما فیہ کی یذره الناس :-"

عِزَّةٌ دِیْنِیَّةٌ تَفُوقُ عِزَّةَ دُنْیَوِیَّةٍ

دینی عزت دنیوی عزت پر فائق ہے

اخرج ابن عساکر من طرق عن هشام بن عبد الملك بن جعفر بن خلافة ابیه فطاف بالبیت فوجد ان یصل الی الحجر لیستلمه
فلو یقبل علیه لخصب له منبر وجلس علیه ینظر الی الناس مع اهل الشام اذا قبل علی بن الحسین بن علی کریم
الله وجوههم کان من احسن الناس وجهاً وطیبهم أرجاً فطاف بالبیت فلما بلغ الی الحجر تنحنى له الناس حتی بیستلمه
فقال رجل من اهل الشام من هذا الذی ھابہ الناس هذه الھیبة فقال هشام لا اعرفه فحافه ان یرغب
الناس فیہ اهل الشام وکان الفرزدق حاضراً فقال الفرزدق لکنی اعرفه فقال للناس من هو یا ابا فراس
فقال الفرزدق :-

ھذا الذی تعرف البطحاء وطائہ والبیث یعرفہ والحل والحرم ھذا علی رسول اللہ والدہ

امست بنور هداة تهنئ الامم | هذا ابن خير عباد الله كلهم
 اذ ارأته قريش قال قائلها | الى مكارم هذا ينتهي الكرم
 عن نيلها عرب الاسلام والجم | يكاد يمسكه عرفان راحته
 وكفه خيزران سريحه عبق | مزلف ارفع في عرينه شم
 فاي كلمه للاحين يبتسم | من جدّه دان فضل الانبياء له
 ينشق نور الهدى عن نور غرته | كالشمس تخرج عن اشراقها العتم
 طابت عناصره والخييم والسيوف | هذا ابن فاطمة ان كنت جاهله
 الله شرفه قد ما وفضله | جرى بذلك في لوحه القلم
 يستوكفان ولا يعرف ساعده | سهل الخليفة لا تخشى بوا ديرة
 حال ثقال قوام اذا اقترضوا | ملحو الشائل تخلو عنده نعم
 لولا التشهد كانت لاوه نعم | عم البرية بالاحسان فانقشعت
 من مبعثر حبيهم دين وبغضهم | كفرو قريشهم منجا ومعتصم
 في كل بدو وعقوب به الكلم | يستدفع السوء والبلوى بحبيهم
 ان عد اهل التقى كانوا ائمتهم | او قيل من خير اهل الارض قيل هم
 ولا يباينهم قوم وان كرموا | هم الغيوب اذا ما ازمة ازمت
 لا يقبض العسر بسطا من اكفهم | سيات ذلك ان اثر واوان عديوا يباينهم
 خلقهم ايد بالندى هضم | اي الخلائق ليست في رفاهم
 من يعرف الله يعرف اولية ذاك | فالدين من بيد هذا ناله الامم
 والعرش يعرفه واللوح والقلم | وليس قولك من هذا بضائره
 العرب تعرف من انكرت العجم

فغضب هشام وامر بحسب لفرزدق بعصفان بين مكة والمدينة وبلغ ذلك علي بن الحسين فبعث الى الفرزدق باثني

پاکیزہ اور سردار ہے (۴۱) جب ان کو اہل قریش دیکھتے ہیں تو ان میں سے کہنے والا (بے ساختہ) کہا اٹھتا ہے کہ اس کے افعال کیا تک لوگوں کی بزرگی کی انتہا ہے (۵) یہ شخص عزت کے ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچا ہوا ہے جس کے حاصل کرنے عربی و عجمی سب عاجز ہیں

(۶) قریش کے حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت رکن جہلم ان کو روک لے کیونکہ وہ ان کی پھیلی کو بیچتا ہے (۷) ان کے ہاتھ میں عصا شاہی ہو چکی خوشبو سنیں تھیں سے مہلے ہی ہے اور ان کی ناک حسین دھوا رہی ہے (۸) یہ از روئے حیا لنگہ میں بھی رکھتا ہے اور انکی ہیبت سے لنگہ میں لنگہ رکھی جاتی ہیں جب وہ بیٹم کرتا ہے تو حاضرین کو کلام کرنے کی ہمت ہوتی ہے (۹) یہ وہ شخص ہے جس کے نانا کی وجہ سے نبیوں کی بزرگی عزت یا بے اور ان کی اُمت کی بزرگی کیوجہ سے اہم سابقہ و لاحقہ عزت یا بے ان کی منہ پر پیشانی کی تابانی سے ہدایت کا نور پھیل رہا ہے، جس طرح طلوع آفتاب کے رات کی تاریکی کا فور ہو جاتی ہے (۱۱) ان کا شریف خاندان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشتق ہو ان کی اصل، عادت، فصاحت سب پاکیزہ ہے (۱۲) یہ حضرت فاطمہ کا صاحبزادہ ہے، اگر تو ان سے نادانق ہے، ان کے جدا جبرئیل نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے (۱۳) اللہ ہی نے ان کو شرافت و بزرگی عطا کی ہے جس کے متعلق لوح محفوظ میں قلم جاری ہو چکا ہے (۱۴) ان کے دونوں ہاتھ مستغاث ہیں جن کا فیض عام ہے، ان سے بخشش طلب کی جاتی ہے اور ان پر کبھی افلاس طاری نہیں ہوتا (۱۵) یہ نرم و نرم ہیں ان سے بجا غیظ و غضب کا اندیشہ نہیں ہے ان کو بردباری اور بزرگی و فصاحتوں نے زینت بخشی ہو (۱۶) جب کوئی قوم قرض طلب کرتی ہے تو یہ ان کے بوجھ کو برداشت کرتے ہیں، ان کی تمام عادیں میٹھی ہیں، ان کے نزدیک بوقت سوال کلمہ نعم ہی اچھا ہے یعنی کبھی انکار نہیں کرتے (۱۷) انہوں نے تشہد کے علاوہ کبھی کلمہ لا اِستعالم ہی نہیں کیا۔ اگر تشہد ہوتا تو ان کے ہاں کلمہ لا بھی نعم ہی ہوتا۔ (۱۸) یہ احسان کے ذریعہ تمام مخلوق پر چھلگئے ہیں پس انکی وجہ سے مخلوق سے تاریکی، افلاس، فقر و فاقہ دور ہو گیا (۱۹) یہ ایسی جماعت اقصیٰ کسم ہیں جن سے محبت رکھنا عین دین ہو اور دشمنی رکھنا کفر ہے اور ان کی قربت باعث نجات و ذریعہ حفاظت ہے (۲۰) ہر چیز میں اللہ کے ذکر کے بعد ان کا ذکر مقدم ہے اور انہیں کے ذکر سے کلام ختم کیا جاتا ہے (۲۱) ان کی محبت کے ذریعہ بلائیں اور مصیبتیں دور کی جاتی ہیں اور انہیں کے ذریعہ بخشش و نعمت میں اضافہ کر لیا جاتا ہے (۲۲) اگر پرہیزگاروں کو شمار کیا جائے تو یہ ان کے پیشوا ہوتے ہیں اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ زمین پر سب سے بہتر کون ہے تو جواب یہ ہوتا ہے کہ یہی ہیں کوئی بھی ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ کوئی قوم ان سے برابر ہو سکتی ہے خواہ کتنی شریف ہو (۲۳) جب کبھی خط سالی زیادہ ہوتی ہے تو یہ کہنے والے بادل کی طرح ہوتے ہیں اور غوث دہر اس کو قوت یہ شریٰ مقام کے شہروں کی طرح ہوتے ہیں (۲۴) ان کی پھیلیوں کی کشادگی کو فقر و فاقہ تنگ نہیں کر سکتا، ان کے ہاں اسود کی دھندلی دونوں برابر ہیں (۲۵) ان کی کالی کرنے سے ان کے اخلاق حمیدہ اور دیالو اور فیاض ہاتھ رد کرتے ہیں (۲۶) مخلوق میں کون ایسا ہے جس کی گردن میں ان کی اولیت اور ان کے فضل کا طوق نہ ہو (۲۷) جو شخص خدا کو پہچانتا ہے وہ ان کی اولیت کو بھی پہچانتا ہے کیونکہ تمام لوگوں نے انہیں کے گھرانے سے دین حاصل کیا ہے (۲۸) اگر تو ان کو نہیں جانتا تو خدا ان کو جانتا ہے اور عرض لوح محفوظ اور تسلیم بھی ان کو جانتے ہیں (۲۹) تیرا کہنا یہ کون ہے! ان کے لئے منفر نہیں کیونکہ جب کا تو ان کا کر رہا ہے اس کو عربی اور عجمی سب جانتے ہیں :

یہ اشعار اس کو مبشام کو غصہ آگیا اور مکہ و مدینہ کے درمیان مقام عسفان میں فرزدق کو قید کر لیا۔ جب حضرت علی بن حسین کو اکیلا اطلاع ہوئی تو آپ نے فرزدق کے پاس بارہ ہزار درہم بھیجے اور حضرت کے ہوتے کہا کہ اگر مجھ کا پاس اس سے زیادہ ہوتے تو ہم زائد پیش کرتے فرزدق نے کہا: فرزدق رسول! میں نے جو کچھ کہا ہے وہ صرف اللہ اور اللہ کے رسول کیلئے غصہ کیوجہ سے کہا ہے کچھ لینے کی غرض سے نہیں کہا، آپ نے فرمایا: آپلا بہت بہت شکریہ بات یہ کہ ہم اہل بیت میں جب کوئی کام کر لیتے ہیں تو ہمیں ہونے نہیں پس فرزدق نے آپ سے بدیہ کو قبول کر لیا اور قید خانہ میں بھی ہشام کی بھوک تار با تار تک کہ مبشام نے اس کو رہا کر دیا

(تشیبہ) مذکورہ بالا اشعار فرزدق کے ہیں یا کسی اور کے؟ نیز ممدوح حضرت زین العابدین علی بن حسین بن علی ہیں یا کوئی اور؟ اس میں رداۃ کا اختلاف ہے صاحب کتاب نے بحوار ابن عساکریہ اشعار حضرت علی بن حسین کی شان میں فرزدق شاعر کے قرار دیئے ہیں حاسی نے بھی اسی کی تصحیح کی ہے، علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری نے بھی زینب اشعار میں قدرے اختلاف کے ساتھ اپنی کتاب "حیوة المجیدان" میں اسی طرح نقل کئے ہیں، لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ اشعار قثم بن عباس کی شان میں داؤد بن سلم کے ہیں اور بعض کے نزدیک عبد اللہ بن عبد الملک کی شان میں زینب یعنی شاعر کے ہیں ابو الفرج نے اسی کو صحیح مانا ہے بعض حضرات کے نزدیک صاحب اشعار خالد بن زید ہے اور ممدوح قثم، ابو الفرج کے نزدیک اشعار کی روایت یوں ہے

اللہ یعلم ان قد جئت ذابیناً - ثم اوراقین لاثنتین اسام، ثم الجزیرة اعلاها واسفلها - کذاک تسری علی الہ ہوال بی انھما
ثم المواقم قد اوطا تہا - منا - و حیث تخلق عند الحجرة المسمی، قالوا دمشق بیک الخیر بہا - ثم ات معرفتم اننا نل انعم
لما وقفت علیہ فی الجموع ضعی - وقد توخفت الحجاب والخدم، حیثہ بسلام و ہور تقف - و ہجرت القوم عند اباب تزدحم
فی کفہ خیزان اھنضی حیا، اھ - تر ی رؤس بنی مروان غاضقہ - میسون حول رکابہ وما ظلوا - ان اہش ہشوال داسہ بشر واجد
دان ہوا شوا اعراضہ وجوا، کلتا یہ یہ ریح عند ذی خلف - بحر بیض و ہدی عارض ہزم،

جو لوگ یہ اشعار داؤد بن سلم کے مانتے ہیں وہ قثم بن عباس کی شان میں یہ دو شعر بھی روایت کرتے ہیں
یکو میکہ مرقان راختہ بر کن العظیم اذا ما جارسہ سلم، کم صارخ بک من راج و راجیہ - فی الناس یا قثم الخیرات یا قثم،

مناظرۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما مع الخوارج خذلہم اللہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مناظرہ خوارج کیساتھ (فدا ان کو خوار کرے)

اسئل الناس فی سُنۃ الکبریٰ فی خصائص علی ابی ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما خرجت للفرجة اعتزلوا فی دار وکانوا ستمۃ
الاف فقلت لعلی یا امیر المؤمنین ابرء بالصلوۃ لعلی کلمہ هؤلاء القوم قال لی اخافہم علیک قلت کلا فلبست ثیابی و
مضیت الیہم حتی دخلت علیہم فی دارہم فجمعون فیہا فقالوا امر جبابک یا ابن عباس ما جاءک قلت اتیتکم من عند
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم نزل القرآن ہم اعرف بنا وعلیہ
منکم ولس فیکم منہم احد جئت لابلغکم یا یقولون وابلغہم ما یقولون فانتم علی الفر منہم قلت ہا تواما نقسمتو علی امتحار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابن عبہ وختنہ واول من امن بہ قالوا ثلاث قلت ما ہی قالوا احد ہن انہ حکم الرجال فی دین اللہ و
قد قال اللہ تعالیٰ ان الحكم الا لله قلت ہذا واحد قالوا واما الثانیہ فانه قاتل ولم یسب ولم یغفل فان کانوا کفارا
فقد خلث لنا نساؤہم و اموالہم وان کانوا مؤمنین فقد حرمت علینا دماؤہم قلت ہذا آخری قالوا واما

الثالثة فانه فحانفسه من امير المؤمنين فان لو يكن امير المؤمنين فانه يكون امير الكافرين قلت هل عندكم شيء غير هذا قالوا حسبنا هذا قلت ارايتم اقرأت عليكم من كتاب الله وحدثكم من سنة نبيه صلى الله عليه وسلم ما يرد قولكم هذا ترجعون قالوا اللهم نعم قلت اما قولكم ان حكم الرجال في دين الله فانا اقرأ عليكم ان قد صير الله حكم الرجال في رتب ثمنها ربع درهم قال تعالى لا تقتلوا الصيد انتحرم الى قوله يحكم به ذوا عدل منكم وقال في المرأة وزوجها وان خفتهم شقاق بينهما فابغضوا حكما من اهلها وحكما من اهلها انشدكم الله احكم الرجال في حقن دمايهم وانفسهم واصلاح ذات بينهم ام في رتب ثمنها ربع درهم قالوا اللهم بل في حقن دمايهم واصلاح ذات بينهم قلت اخرجت من هذه قالوا اللهم نعم قلت واما قولكم انه قاتل ولم يسيب لم يغنم تسبون امكم عائشة فتسحلون منها ما تسحلون من غيرها وهي امكم لئن فعلتم لقد كفرتم فان قتلتم ليست منافق كفرتم قال الله تعالى النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم وازواجه امهاتهم فانتم بين ضلالتين فاولا منهن بالخير اخرجت من هذه الاخرى قالوا اللهم نعم قلت واما قولكم انه فحانفسه من امير المؤمنين فان رسول الله صلى الله عليه وآله عاقبنا يوم الحديبية على ان يكتب بينه وبينهم كتابا فقال كتب هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله فقالوا والله لو كنا نعلم انك رسول الله ما صدناك عن البيت الا قاتلناك ولكن اكتب محمد بن عبد الله فقال الله اني لرسول الله وان كنت بعموني يا علي اكتب محمد بن عبد الله فرسول الله صلى الله عليه وسلم خير من علي قد فحانفسه ولم يكن محو ذلك محو من النبوة اخرجت من هذه الاخرى قالوا اللهم نعم فرجهم منهم الفان بقي سائرهم فقتلوا على ضلالتهم فقتلهم للمهاجرين والانصار

عل نقا

ابن عباس دیکھو ۵۵ الخراج دیکھو ۵۶ فذل ان اخذنا مد وجود دينا، النائي ابو عبد الرحمن احمد بن شيبان بن علي خراساني مولود ۱۵۸ متوفى ۳۲۰ مشايير محدثين میں سے تھے۔ طلب علم کی خاطر خراسان، حجاز، عراق، مصر، شام، جزیرہ کا سفر کیا اور وہاں کے شیوخ سے احادیث نہیں، اپنے مختلف کتابیں تصنیف کیں جن میں زیادہ شہور سنن الجہتی ہے۔ مہر داماد اصفہار۔ اتھی اتحاد علیہ ہونا فقرہ دخی۔ سنن نقا بہت سکودہ جانا۔ تم سب اس دنیا، قد کرنا تم لغیر اس، غنا، غنیمت غنیمت حاصل کرنا، ارب غرگوش، ارباب حقن ان، اختنا، در بچانا، مامد دناک ان، خدا روک دینا۔ تشریح۔

امام نسائی نے سنن کبریٰ میں حضرت علیؑ کے فضائل کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ تک روایت کو مسند کرتے ہوئے ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب جماعت حروریہ نے بغاوت کی تو وہ سب لوگ ایک علیہ مکان میں جمع ہو گئے جن کی تعداد چھ ہزار تھی، میں نے حضرت علیؑ سے کہا: امیر المؤمنینؑ اور امارت محمدؐ سے وقت میں پڑھنے ممکن ہے اس قوم سے گفتگو کا موقع مل جائے آپ نے فرمایا: مجھے تمہارا ان کی طرف سے اندیشہ ہے میں نے کہا: مگر تمہیں آپ باطل خوف نہ کرے اس میں کچھ بدل کر ان کے

پس کیا اور مکان میں داخل ہو گیا وہ سب لوگ مکان میں جمع تھے انہوں نے (مجھے دیکھ کر) مرجا کے بعد کہا: کیسے تشریف لے گئے! میں نے کہا: اصحاب بنی یثربی ہمارے ہیں، انصار، حضور کے چچا زاد بھائی اور ان کے داماد کے پاس سے آیا ہوں جن پر قرآن پاک نازل ہوا اور وہ تم سے زیادہ قرآن سمجھنے والے ہیں اور تم میں ان میں سے کوئی نہیں ہے اور اس لئے آیا ہوں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ تم تک پہنچا دوں اور جو کچھ تم کہو وہ ان تک پہنچا دوں، پس ان میں سے ایک جماعت میرے ساتھ علیحدہ ہو گئی۔ میں نے کہا: تم لوگو! کو اصحاب بنی اور ان کے چچا زاد بھائی اور اس شخص سے جو سب سے پہلے ایمان لایا جو پیغمبرؐ کو اطلاع معلوم ہوتی ہے اس کو پیش کر دو۔ انہوں نے کہا: تین باتیں ہیں، میں نے کہا کیا کیا؟ انہوں نے کہا: ایک تو یہ کہ اس نے (یعنی حضرت علیؑ نے)، اللہ کے دین کے معاملہ میں لوگوں کو حکم مان لیا حالانکہ حکم صرف خدا کے لئے ہے۔ میں نے کہا: ایک بات تو یہ ہوئی (دوسری بات کیا ہے؟) انہوں نے کہا: دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے جنگ کی مگر دشمن کو قید کیا نہ مال غنیمت حاصل کیا۔ اگر وہ لوگ (یعنی اصحاب معادیہ) کافر تھے تو ان کی عزتیں اور ان کے اموال حلال تھے اور اگر وہ مومن تھے تو پھر ان کا خون بھی حرام تھا (پھر جنگ کیوں لڑی) میں نے کہا: یہ (دوسری بات ہوئی۔) انہوں نے کہا: تیسری بات یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنے نام سے امیر المومنینؑ کو مٹا دیا۔ اگر وہ امیر المومنین نہیں تو امیر الکافین ہوئے۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ کوئی اور بات قابل اعتراض ہے، انہوں نے کہا: بس یہی کافی ہے۔ میں نے کہا: اچھا بتاؤ اگرچہ تمہارا سامنے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیث پیش کر دوں جو تمہاری ان باتوں کی تردید کرنے سے تم رجوع کر لو گے انہوں نے کہا: جی ہاں اللہ شاہد ہے، میں نے کہا: تمہارا ہویہ کہنا ہے کہ حضرت علیؑ نے دین کے معاملہ میں لوگوں کو حکم بنالیا سو میں تم کو قرآن کی آیت پڑھ کر بتاتا ہوں کہ خدا نے ایک فرعونؑ کے بائے میں جس کی قیمت صرف درہم ہے لوگوں کو حکم بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا تَقْتُلُوا الصِّدِّيقَ وَأَنْتُمْ مَعَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ فِي عِلِّيِّينَ۔ اب میں تم کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ لوگوں کو ان کے خوفوں اور جانوں اور اصلاح ذات البین کے سلسلہ میں حکم بنانا بہتر ہے یا ایک فرعونؑ کے بائے میں جس کی قیمت بھی صرف بیع درہم ہو۔ انہوں نے کہا: نہیں بلکہ خوفوں کی حفاظت اور آپس کی صلاح کیلئے (حکم بنانا بہتر ہے) میں نے کہا: اس سے تو سبکدوشی ہوئی۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علیؑ نے قتال کیا ہے اور قید نہیں کیا اور غنیمت حاصل کی تو کیا تم اپنی ماں حضرت عائشہؓ کو قید کرنا چاہتے ہو اور ان کے ساتھ اسی معاملہ کو حلال سمجھتے ہو جو دوسرے قیدیوں کے ساتھ حلال سمجھتے ہو اور حال یہ ہے کہ وہ تمہاری ماں ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے اور اگر تم حضرت عائشہؓ کے ماں ہونے کا انکار کرتے ہو تب بھی کافر ہو۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلَيْسَ اُولَٰئِكَ بِالْمُتَكِبِرِينَ اَلَا اِنَّهُمْ تَكْبَرُوْنَ عَلٰی مَا هُمْ بِمُعْزِلِيْنَ۔ پس تم دو گھر انہوں کے درمیان ہو اس سے لنگھنے کی صورت پیش کر دو۔ اچھا اس سے بھی نجات ہوئی انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: رہا تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علیؑ نے اپنے نام سے امیر المومنینؑ کو مٹا دیا۔ سو حضورؐ نے حدیبیہ کے دن قریش کو بلوایا کہ اپنے درمیان اور اس کے درمیان ایک صلح لکھو اور اپنے فرمایا: لکھو۔ اَلَا اَنَا قَاضِيْ غَدَاةِ فَتْنَتِكُمْ لَوْلَا اللّٰهُ قَرَّبْتُمْ لِيْ كِبْرًا۔ پس تم نے کہا: بخدا اگر ہم کو اسکا یقین ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ سے نہ دوتے اور نہ آپ سے قتال کرتے لہذا آپ یہ لکھئے محمد بن عبد اللہؐ اپنے فرمایا: بخدا میں اللہ کا رسول ہوں مگر جب تم میری تکذیب کر رہے ہو تو علیؑ بن ابی طالبؑ نے میری جھوٹ سمجھ کر حضرت علیؑ سے کہیں بہتر میں اور آپ نے بھی اپنے نام کو بنایا مگر آپ کا ہم مٹا دینا نبوت سے نام کا مٹا دینا تھا۔ اچھا تیسری بات کا بھی جواب ہو گیا، انہوں نے کہا: جی ہاں! پس انہیں کر دینا کہ وہ سب کی طرف رجوع کر لیا اور باقی سب کے سب اپنی گزریاں پر نقل کئے گئے جن کو مہاجرین اور انصار نے قتل کیا۔ رسول اللہؐ علیہ السلام !

يوم الأحد

واقعة الأحد

روى ان المشركين نزلوا باحد يوم الاربعاء ثاني عشر شوال سنة ثلاث من الهجرة واستشار الرسول عليه السلام اصحابه
وقد جاء عبد الله بن ابي بن سلول لم يدعه من قبل فقال هو واكثر الانصار اقم يا رسول الله بالمدينة ولا تخرج اليهم
والله ما خرجنا منها الى عدو الا اصاب منا ولا دخلها علينا الا اصبنا منهم فكيف وانت فينا فدعهم فان اقاموا
اقاموا بشر مجلس ان خلوا قاتلهم الرجال وراهم النساء والصبيان بالحجارة وان رجعا رجعا خائبين واسار بعضهم
الى الخروج فقال عليه السلام اني رايت في منامي بقرة قد بوحت حولي فاولتها خيرا ورايت في ذباب سيفي ثلما فاولته هزيمة
ورايت كاني ادخلت ميكة في دم حصينة فاولتها المدينة فان رايتهم ان تقيموا بالمدينة وتدعوهم فقال رجال قاتلهم بل و
ما كرمهم الله بالشهادة يوم احد اخرج بنا الى عدائنا بالغوا حتى دخل فلبس اثمته فلما راوا ذلك نهوا على مبالغتهم
وقالوا اصنع يا رسول الله ما رايت فقال لا ينبغي لنبينا ان يلبس كآثمته فيضربها حتى يقتل فخرج بعد صلوة الجمعة واصبح
بشعب احد يوم السبت نزل في عذرة الواد وجعل ظهره وعسكره الى احد سوي صفهم وامر عبد الله بن جبير على الرواة
وقال انضمو اعنابا بالنبل لا ياتو تامن ورائنا وقال صلى الله عليه وسلم اشته في هذا المقام واذا عايتوكم ولوكم الادبار فلا تطلب
المدينين لا تخرجوا من هذا المقام كيلا يمتكنوا من ان ياتو تامن ورائنا ثم اختزل عبد الله وبقي المسلمون حتى هزموا
المشركين فطهبوا ان تكون هذه الواقعة كواقعة بدر وطلبوا للمدينة وتركوا الموضع الذي امرهم النبي صلى الله عليه وسلم بالشباب
فيه ثم اشتغلوا بطلب الغنائم فلما خالفوا امره صلى الله عليه وسلم انهم لم يعلموا ان ما وقع يوم بدر انما حصل ببركة صبرهم
وطاعتهم لله ولرسوله فلما لم يصبروا على طاعة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما امرهم به ولم يتقوا عاقبة مخالفتهم تركهم الله
تعالى مع عدوهم فلم يقروا بهم حيث نزع الله الرعب من قلوب المشركين فكثر عليهم المشركون وتفرق العسكر عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى بقى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة من الانصار ورجلان من قريش وقصد الكفار النبي صلى الله عليه وسلم
وسلم فنجوا راسه وكسروا رايه وتوثب معه صلى الله عليه وسلم يومئذ طلحة ورواه برة فشلت اصبعاه وصار مجروحاً في
اربعة وعشرين موضعاً ولما اصيب صلى الله عليه وسلم بما اصاب من الشجر وكسر الرابية وغلب عليه الغم احمله ورجع به
الفهمري وكلما أدرك واحد من المشركين كان يضع رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقال له حتى وصله الى مكان فيه حلة من ك

الصحابہ فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وجعلني فوق القبيحة في العسكران محمداً قد قُتِلَ وكان في جملة من معه من
الصحابه رجل من الانصاليين يكنى اباسفيان فنادى الانصار وقال هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجع اليه المهاجرون والانصاليون
وكان قد قُتِلَ منهم سبعون فكثر فيهم الجراح فقال صلى الله عليه وسلم رحل الله رجل ادب عن اخوانه شداً على المشركين بمن معه حتى
كفهم على القتلى والجرحى واعانهم الله تعالى حتى هزموا الكفار.

صل لعات

احمد مدینہ سے شمال کی جانب ایک میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی ہے اسی جگہ ہارون کی قبر ہے عبداللہ بن ابی بن
سلول مشہور منافق تھا جس نے ظاہراً اسلام کی صورت اختیار کر کے انواع و اقسام کی تکالیف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور صحابہ کو پہنچائیں حضور کی حیات ہی میں یہ مر گیا تھا اپنے اپنے مینا جنہ اے عبداللہ کی خاطر جو کہ ایماندار تھے اس کے جنازہ کی نماز
پڑھی اور اپنا پیر بن شریف اس کے کنس کیلئے عطا فرمایا جس پر آیت ولا تصل علی اعداءہ نازل ہوئی۔ تمامین رسول، ذیل، منام خواب
باب تلوار کی دھار تھا۔ دندانے، ہرگز نہ شکست، درخ زور، حصینہ مضبوط، لامر زور، شعب پہاڑی، راستہ درو کوہ، ج
شباب، عذوہ بلند وادی کا کنارہ جہدا، عبداللہ بن جبر بن نعمان بن امیر بن امر القیس انصاری ادنی، بیعت عقبہ اور غزوہ
بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے آپ خوات بن جبر کے بھائی ہیں جو صاحب ذات انہیں کے لقب مشہور ہیں کہ اے مع
راہی تر انداز، انصوار، من، انصاف، فلانا بالفضل تیر اندازی کرنا، الفضل تیر، اختزل، اخترا، تنہا ہو جانا، کر کرنا، اگر دراز، تکرار، دوبارہ
حملہ کرنا، فتور از محمی کر دیا، طلحہ بن عبداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب حبیل القدر قدیم الاسلام صحابی ہیں ان چند بزرگوں میں سے ہیں جو
بعثت کے بعد ہی ایمان لائے تھے آپ عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں اور اصحاب شوری میں سے بھی ہیں سوائے بدر کے اور تمام معرکوں میں حضور
کیساتھ شریک ہے غزوہ احد میں حضور کی انہوں نے وہ خدمت گذاری کی جو کسی دوسرے کے حصہ میں نہ آسکتی جس پر حضور نے ارشاد
فرمایا کہ طلحہ پر جنت واجب ہوگئی اسی دن حضور نے انکو طلحہ الفیر اور غزوہ حنین میں طلحہ ابجود اور غزوہ تبوک میں طلحہ الغیاض لقب مرحمت
فرمایا تھا، آپ کے نکاح میں چار بیویاں تھیں اور چاروں حضور کی چار ازواج مطہرات کی بیبی تھیں، شلت (اس، شفا، شفا، ید، خشک ہونا
التعری پچھلے پاؤں کو، ثاب، ان، زبا، منہ دفع کرنا، حمایت کرنا۔ تشریح :-

مردی ہے کہ بارہ خوال سترہ میں بدھ کے روز مشرکین احد پہاڑ پر آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا
اور اس موقع پر حضور نے عبداللہ بن ابی، بن سلول کو بھی بلوایا تھا، عبداللہ بن ابی اور اکثر انصار نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مدینہ
میں قیام فرمائیں اور ان سے قتال کے لئے تشریف نہ لے جائیں کیونکہ ہم جب کبھی مدینہ سے دکن کی طرف نکلے ہیں دشمن کا سیاب ہوا
ہے اور تب کبھی دکن نے مدینہ میں ہم پر چڑھائی کی ہے تو ہم کو فائدہ ہوا ہے پس کیسے نہیں کامیابی ہوگی جب کہ آپ ہم میں موجود ہوں اسلئے
آپ ان کو چھوڑ دیجئے کہ اگر وہ وہیں پڑے دیں تو ان کی مجلس بدر ہوگی اور اگر مدینہ میں داخل ہوئے تو مردان سے قتال کریں گے عورتیں اور
بچے ان پر پتھر برسائیں گے حضور نے ارشاد فرمایا: میں نے رات خواب میں دیکھ شہ کاٹھے دیکھے ہیں جس کی تعبیر یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تلوار
کی دھار میں دندانے دیکھے ہیں جس کی تعبیر دشمن کی شکست ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ گویا میں نے ہاتھوں کو ایک مضبوط زور میں داخل کیا
ہے جس کی تعبیر مدینہ ہے پس اگر تمہاری رائے مدینہ میں اقامت کی اور ان کو چھوڑنے کی ہو تو ایسا کر لو پس جن لوگوں سے بدر کا موقع فوت ہو گیا
تھا اور اللہ نے انکو احد کی لڑائی میں جہم شہادت سے نوازا ہے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ہمکے ساتھ دکن کی طرف نکلیں اور اس پر امرار کیا
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے میں تشریف لائے اور اپنے زور پہن لی، جب لوگوں نے دیکھا تو اپنے امرار پر رش مند ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ! کی

جورائے ہودی کیجئے۔ آپؐ فرمایا بنی کیلئے یہ زبانیں کہ وہ زور بہن کو قاتل کے بغیر اُترے، پس جمہل نماز کے بعد آپؐ یمن کی طرف نکلے اور شنبہ کے دن امد کی لٹائی میں صبح کی اور دوائی کے بند حصہ پر زرد فرمایا اور اپنی پشت کو امد کی طرف کر دیا اور صفیر، میدھی گڑی اور ان پر حضرت عبداللہ بن جبیر کو افسر مقرر کیا اور فرمایا کہ یہاں سے تیر اندازی کرتے رہو تا دوحین پہاڑ جیسے سے تار کے اور آپؐ نے یہ تاکید کر دی کہ افغ ہو شکست تم لوگ میں رہنا اور جب وہ لوگ تم کو دیکھیں اور پیچھے دے کر بھاگنے لگیں تو شکست خوردہ لوگوں کا پیچھا کرنا اور اس ملک سے نہ ہٹنا کہ وہ لوگ ہمارے پیچھے سے آئے پر قادر نہ ہو جائیں اس کے بعد عبداللہ ابن ابی توعلیٰؓ ہو گیا صرف مسلمان رہ گئے انہوں نے گھسان کی لڑائی (سی) یہاں تک کہ مشرکین کو شکست فاش ہو گئی مسلمانوں نے یہ سوتھ کر کر کے واقعہ بھی بدر کی طرح ہے شکست خوردہ لوگوں کا پیچھا کیا اور جس جگہ پر ہنسنے کا حضورؐ نے حکم فرمایا تھا اس ہٹ گئے اور مال غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے جب مسلمانوں نے حضورؐ کے حکم کے خلاف کیا تو مسلمانوں کو شکست ہو گئی اور خالد بن ولیدؓ قریش کے بڑے جرنیل تھے اور ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے انہوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا فوراً ایک رستہ لے کر بہاڑی پر پہنچ گئے اور پشت کی طرف سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے سائے کی طرف سے بھاگتے ہوئے کافر بھی ٹھہر گئے پیچھے یہ ہڑا کہ مسلمان پیچ میں آ گئے اور دونوں طرف سے کافروں کا ایسا سخت حملہ ہوا کہ ایک دوسرے کی خیر نہ رہی مسلمان مسلمان کے ہاتھ سے شہید ہو گئے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ بدر کے موقع پر جو کچھ ہوا وہ ان کے مبردا و اعانت خدا اور رسول کی بکت سے ہوا جب ان لوگوں نے اللہ کے رسول کی اعانت پر مبرز کیا اور مخالفت کے انجام سے خوف نہ کیا تو اللہ نے پھر دشمنوں کی طرف چھوڑ دیا پس یہ لوگ ان کا مقابلہ نہ کر سکے کیونکہ اللہ نے ان کے قلوب سے عجب نکال دیا تھا پس مشرکین نے دوبارہ حملہ کر دیا اور حضورؐ کے پاس سے لشکر منتشر ہو گیا چنانچہ آپؐ کے ساتھ صرف ستا انصاری اور دو قریشی تھے، کفار حضورؐ کی طرف بھی بڑھے اور اہل حبشہ بن شہاب زہری نے جو ابھی تک ایمان نہ لاتے تھے، آپؐ کا مہربار زخمی کیا اور عقبہ بن ابی وقاص اور عبداللہ بن قیس نے آپؐ پر پتھر پھینکا جس سے آپؐ کا نیچے کا زندان مبارک بھی شہید ہو گیا اصحابؓ نے اس کو لے لیا اس دن آپؐ کے ساتھ صرف چھوٹے زہے اور ایسی جان بازی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے کہ آپؐ کی انگلیاں شل ہو گئیں اور جو ہر جگہ یا ستر بگ اور بقول لعل علی قاریؒ ایسی جگہ ہے زخمی ہوئے جب حضورؐ کو زخمی ہونے اور دانتوں کے کشید ہونے کا صدمہ پہنچا آپؐ پر فطری عطاری ہو گئی تو حضرت علقمہؓ آپؐ کو لے کر پھیلے پاؤں ٹوٹ گئے راستہ میں جب کوئی مشرک جاتا تو اس کو مقابلہ کرتے یہاں تک کہ آپؐ کو اس جگہ پر پہنچا دیا جہاں صحابہؓ تھے، اسی موقع پر حضرت نے حضرت طلحہؓ کیلئے فرمایا: طلحہؓ نے اپنے لئے جنت واجب کر لی جب حضورؓ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سے جدا ہو کر صحابہؓ کے پاس تشریف لے کر گئے میں یہ خبر شہر ہونے لگا نصیب دشمنان حضورؓ شہید ہو گئے جس کا اسلامی فوج میں اور بھی مایوسی چھا گئی مگر صحابہؓ میں سے ایک انصاری شخص نے جس کی کنیت ابو سفیان ہے انصار کو پکار کر کہا: اے رسول اللہؐ، میں مہاجرین اور انصار آپؐ کے پاس آگئے، اس طوائف میں شہر مسلمان شہید ہوئے اور کہتے ہی زخمی ہوئے اور کافر صرف تیس یا تیس فرسے، پس حضورؓ نے فرمایا: اللہ تم کو مرے اس شخص پر جس نے اپنے بھائی کو بدافست کیا اور اپنے بھائی کو بدافست کیا تو مشرکین پر سختی سے عذاب کیا یہاں تک کہ انکو مقولین اور مجنون بہ تعدی کرنے سے روک دیا۔ اللہ نے ان کی مدد فرمائی اور کفار کو شکست ہو گئی۔

قصۃ سیدنا موسیٰ و اخیه ہارون علیہما السلام

موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا واقعہ

اَوَّلَ مَا نَدَىٰ نَارُ فِرْعَوْنَ وَامْرَأَتُهُ قُلُوبُهُمَا لَاحِقَتِ النَّارُ فَاَتَتْهُمَا فَكَانَ فِرْعَوْنُ يَمْشِي

بامرأة جميلة اسمها أسية فتزوجها وهي مؤمنة سراً فلما أراد ان يدخل بها فخشيت اعضاؤه ولم يستطع القرب منها فكتفى
بالنظر اليها ثم انه رأى مناماً فسأل السحرة عن تفسيره فقالوا له انه سيولد في ملكك ولد يكون سبباً في هلاكك و
هلاك قومك فامر بذبح من يولد من المذكور وكان عمران من وزرائه فلما حملت امرأته بموسى لم يشعر بجمليها اح
الى ان وضعت فادعى الله اليها ان القيه في البحر فصنعت تابوتاً ووضعت فيه جوفه وهي باكية خصوصاً وان اباه قد
مات في ذلك الحين وقالت لاخته انظري الى من بعيد ووضعه في البحر ففقدته الامم الى ان دخل منزل فرعون فرائته
ابنته وكانت برصاء راي مصابة بداء البرص فبما اسميت به شغيت فاخذته وذهبت به الى أسية وأخبرتها
بما حصل فقالت أسية لفرعون لا تقتله ونزبه عندنا فامتلأ امر باحضار المراضع فحضرن فلم يمس ثدي
واحدة منهن فقالت لهما أخته هل دلكو على اهل بيت يكفلون لكم قالوا نعم فاحضرت امه فاعطته ثلثها فوضعتها
الى ان تومدة الرضاع فاعطوا اسمها يكفيا وتركته وذهبت فمات عمره اربعين سنة صار امر الناس بعبادته
الله فيبنا هو ما في شوارع مصر اذ رأى رجلين يقتتلان احدهما قبطي والثاني اسرائيلى من نسل يعقوب فاستغا
الاسرائيلي موسى فجاء وذكر القبطي في صدره فوقه ميتاً فاستغف موسى طلباً للمغفرة من الله فغفر له وفي اليوم الثاني
رأى الاسرائيلي يتشاجر مع قبطي اخر فاستغا بموسى فلم يغثه ولما علم فرعون بما حصل من موسى قال من رآه فليقتله
فخرج موسى من مصر خافاً الى ان وصل الى ارض مدين فوجد بطراً والناس عليها مزدحمون يسقونهم ووجد من
دوهم امرأتين تمنعان غنمهما من السقي حتى ينصرف الناس فقال لهما لا تمنعا واخذ الغنم وسقاها لهما ولما رجعا
الى شعيبا خبرناه بموسى فقال لهما اذهبي وأنتين نتجاءن وكانت شديدة الحياء وقالت له ان ابى بدعوك ليخزيك
اجراً سقيت لنا فلما دخل على شعيب وقص عليه قصته قال له لا تخف ثم تزوجه احد ابنتيه على شرط ان يرعى له
الغنم عشر سنين فقبل موسى وصار يرعى الغنم الى ان اتم مده فاستأذن شعيباً في العودة الى مصر فاذن له فاخذ
زوجته وولده وغنمه وسار الى ان وصل الى جبل الطور فكلما ربه وقال له اني انارتك ثم قال له اذهبي الى فرعون
انه طغى فسال موسى بة ان يرسل معه اخاه هارون فاجاب الله سؤاله ثم ان هارون كان زيراً عند فرعون
فاوحى الله اليه استقبل اخاك فانه قادم الى مصر فقام وقابله فبشركه موسى بمشاركته له في الرسل ثم ذهب
الى امه وبعدها ذهب الى فرعون وقال له قل لا اله الا الله وارجع عما انت فيه فقال لموسى ان كنت رسولاً ف

بآیۃ (ای علامت) فرمائی موسیٰ عصاۃ فصارت کعبانا واخرجہ من جیبہ فصارت بیضاء کواثر الشمس غیر ذلک من الآیات کالطوفان الجراد القمل والضفادع والدم حتی صاروا یزورون هذه الاشیاء فی ما کلہم مشربہم فقال فرعون هو قومہ ان هذا ساحر فاحضر فرعون الشجرۃ وقال لہم ابنوا فاعندکم من السحر مع موسیٰ ففعلوا فرمائی موسیٰ عصاۃ فصارت حیۃ وابتلعت جمیع ما فعلوا فعند ذلک امنتم جمیع الشجرۃ وخرّوا للہ سجدا فامر فرعون بقطع ایدہم وارجلہم من خلاف صلیبہم فی جذع النخل فوضوا بذلک ولم یزجوا عن ایدیانہم وکانوا سبعین جلالتہم اخذ موسیٰ من امن معہ سارفتبعہ فرعون وجنودہ لیہلکہ ومن معہ الی ان وصلوا الی البحر فضرب موسیٰ البحر بعصا فانقلب وصار اثنی عشر طریقا ویسر الماء فدخل موسیٰ وقومہ فنزل فرعون وجنودہ وراءہم فجا موسیٰ ومن معہ وانطبق البحر علی فرعون وجنودہ فغرقوا جمیع ثم انزل اللہ التورۃ علی موسیٰ فصاریا امر الناس بینہا ہو بہا فیہا الی ان توفاه اللہ وهو یقرأ فی التورۃ صلی علیہ وسلم۔

حل نقا

لقد اشراف منی۔ دن طغیا، طغیاناً۔ الکافر الکفر میں غلو کرنا۔ تنخبت۔ لکڑی کی طرح ہوجانا۔ السحرة، جمع ساحر جادوگر۔ تابوت، صندوق۔ برص، مرض برص مای عورت۔ مرضع، جمع مرضع، دودھ پلانے والی عورت، شوارع، جمع شارع، سڑک، افام راستہ۔ قبلی، قبیلہ کی طرف منسوب ہے۔ گڑھے، از ایل مصر۔ دگر دگر، ٹکڑا ٹکڑا۔ بقتاجر، باہمی تازع کرنا۔ ایک شہر کا نام ہے جو حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے کسی کے نام سے موسوم ہے۔ قادم، آنے والا۔ لبنان، اتر دارجلہ ثنائین الجراد نڈی، مکمل، بچوں، ضفادع، سمندنگ، ابتلعت، نکل گیا، خرّوا، سجدہ میں گر پڑے۔ جددع، جمع مذع، اور دعت کا تہ۔ تشریح: اللہ رب العزت کے حضرت موسیٰ انسان کے بھائی حضرت ہارون کو فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی پاس بھیجا کیونکہ کفر پر جمی ہوا تھا اور خدا کی دعویٰ کو رد کرتا تھا۔ لوگوں اس کے در سے اس کی پرستش بھی شروع کر دی تھی۔ فرعون نے ایک خوبصورت عورت کی خبر پا کر اس سے شادی کر لی اس کا نام آسیہ تھا جو مشرک مومنہ تھی جب فرعون اس سے ہم صحبت ہونا چاہا تو اس کے منصفہ باطل ٹکڑی کی طرح (بے حس و حرکت) ہو گئے اور ان کے قریب بھی نہ آسکا۔ پس اس نے صرف دیکھنے پر اکتفا کیا۔ اس کے بعد اس نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر جادوگروں سے دریافت کی اہوئی کہ اگر عنقریب ترے ملک میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیری اور تیری قوم کی ہلاکت کا باعث ہوگا پس فرعون ملعون نے ہر پندہ ہونے والے لڑکے کو ذبح کرنے کا حکم کر دیا۔ حضرت عمران فرعون کے در پر تھے جب ان کی بیوی کو حضرت موسیٰ کا عمل قرار پانچا تو ان کے پیدا ہونے تک کسی کو بھی ان کے عمل کا علم نہ ہوا۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس کو دریا میں ڈال دو۔ ان کی والدہ نے ایک صندوق تیار کر کے حضرت موسیٰ کو اس میں رکھ دیا اور اسے ایک دودھ پلانے والی عورت سے تفادے یہ تھا اور زیادہ تر اس لئے کہ اسی زمانہ میں ان کے والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ پس ان کی والدہ نے حضرت موسیٰ کی بہن سے کہا کہ اس کو دودھ سے دیکھتی رہنا اور ان کو دریا میں ڈال دیا دریا میں موجزن ان کو فرعون کے گھر تک پہنچا دیا۔ فرعون کی لڑکی نے جو کوڑھ کی بیماری میں مبتلا تھی حضرت موسیٰ کو دیکھا اور ان کو صحت بخش اس کو شفا ہو گئی تو وہ حضرت موسیٰ کو لے کر حضرت آسیہ کے پاس گئی اور بیماری سے شفا پائی کا بقیہ سننا حضرت

آسہ کے کوئی اور نہ تھی اس لئے فرعون سے کہا: اس کو قتل مت کرنا۔ ہم اس کی پرورش لئے ہاں کر کے۔ فرعون نے حضرت موسیٰ کی بات مان لی اور دودھ پلانے والی عورتوں کو بلوایا، دودھ پلانے والی عورتیں حاضر ہوئیں مگر حضرت موسیٰ نے کسی کے ہستان کو نہ چھوڑا تو حضرت موسیٰ کی بہن نے ان سے کہا: یکا میں تم کو ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے اس بچہ کی پرورش کریں ان لوگوں نے ایسی حالت میں کہ دودھ پلانے کی شکل پر رہی تھی اس مشورہ کو نصیحت سمجھا اور ایسے گھرانے کا پتہ پوچھا۔ انہوں نے اپنی والدہ کا پتہ بتایا، چنانچہ دودھ پلانے والی عورتیں ان کی گود میں بیٹے گئے، آپ نے جاتے ہی دودھ پینا شروع کر دیا۔ آپ کی والدہ مدتِ رضاعت پوری ہوئے کہ دودھ پلاتی رہیں (جب مدتِ رضاعت پوری ہو گئی تو فرعون کے گھرانے نے آپ کی والدہ کو اتنی مقدار کچھ مال دے دیا جو آپ کے لئے کافی تھا حضرت موسیٰ کی والدہ ان کو چھوڑ کر واپس ہو گئیں اور حضرت موسیٰ فرعون کے ہاں پرورش پاتے رہے، جب آپ کی عمر پچیس سال ہوئی ہو گئے تو آپ نے لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کا حکم کرنا شروع کیا۔ ایک روز مصر کے شارعِ عام سے گذر رہے تھے کہ دو آدمیوں کو آپ میں لڑتے ہوئے دیکھا ان میں سے ایک قبلی تھا اور دوسرا اسرائیلی جو حضرت یعقوب کی نسل سے۔ اسرائیلی نے حضرت موسیٰ کو استفادہ کیا۔ آپ نے اگر (بغرض تنبیہ) قبلی کے ایک ٹکڑا مار دیا تو قبلی مردہ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ حضرت موسیٰ کو بہت افسوس ہوا اور اللہ سے مغفرت طلب کی اللہ نے معاف کر دیا۔ دوسرے روز اسی اسرائیلی کو ایک دوسرے قبلی سے لڑتے ہوئے پایا۔ اس نے پھر حضرت موسیٰ سے استفادہ کیا۔ مگر آپ نے مدد نہیں کی۔ جب فرعون کو اس قصہ کی اطلاع ہوئی تو اس نے حکم دیا کہ جو شخص موسیٰ کو دیکھے اسے چاہئے کہ ان کو قتل کرے حضرت موسیٰ بوجہ خوف مصر سے نکل گئے اور ارضِ مصر میں پہنچ گئے وہاں پہنچ کر اپنے ایک کنواں دیکھا جس پر لوگ اپنی بکریوں کو سیراہ کرنے کے لئے بھڑکاتے ہوئے تھے اور ایک طرف دو عورتیں کود دیکھا جو اپنی بکریوں کو پانی پینے سے روکے ہوئے تھیں (حضرت موسیٰ تھکے اندر سے بھوکے پیاسے تھے مگر غیرت آئی کہ میری موجودگی میں یہ مصنف ضعیف ہمدردی سے محروم رہے۔ آپ نے فرمایا: بکریوں کو مت روکو، اور کنویں سے پانی نکال کر بکریوں کو سیراہ کر دیا ان دونوں عورتوں نے اپنے باپ (حضرت شعیب) کے پاس جا کر حضرت موسیٰ کے پوسے قصہ کی خبر کی۔ ان کے پاسے کہا جاتا ہے کہ فرعون کے پاس ایک لڑکی آئی جو بہت باجیا تھی۔ اس نے کہا تم کو میرے والدہ بار ہے میں تاکہ تم کو اس کا صلہ دیں جو تم نے ہماری خاطر بکریوں کو پانی پلایا تھا۔ جب آپ حضرت شعیب کے پاس پہنچے اور ان سے پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: تم کوئی اندیشہ نہ کرو کیونکہ یہاں فرعون کا کوئی عمل دخل نہیں ہے، اس کے بعد حضرت شعیب نے اپنی ایک لڑکی کی اس شادی کر دی اس شرط پر کہ وہ ان کی دس سال بچیاں حیریں حضرت موسیٰ نے اس شرط کو قبول کر لیا اور بکریاں چراتے رہے یہاں تک کہ دس سال کی مدت پوری ہو گئی پس آپ نے مصر واپس ہونے کی اجازت چاہی حضرت شعیب نے اجازت دیدی۔ حضرت موسیٰ اپنے بوی بچوں اور بکریوں کو لئے کچل بیٹے یہاں تک کہ آپ جبل طور پر پہنچ گئے۔ وہاں پر دروگرار سے ہمسکامی ہوئی اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا: بیشک میں ہی تیرا رب ہوں پھر ارشاد ہوا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سزا سنائی حضرت موسیٰ نے پروردگار سے اپنے بھائی ہارون کو بھی ساتھ بھیجنے کا سوال کیا۔ اللہ نے آپ کے سوال کو قبول فرمایا۔ حضرت ہارون فرعون کے ہاں وزیر تھے اللہ نے اسی طرف دھی کی کہ تمہارے بھائی مصر سے آئے ہیں ان کا استقبال کرو حضرت ہارون نے آپ کا استقبال کیا، حضرت موسیٰ نے ان کو رسالت میں شریک ہونے کی خوشخبری سنائی۔ پھر دونوں اپنی والدہ رحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد فرعون کے پاس گئے اور کہا: کہہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور کفر سے باز آؤ فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا: اگر تو مرسل ہے تو کوئی نشانی مجھے دکھاؤ آپ نے اپنا عصا اٹھالیا تو وہ اڑا بن گیا اور جیب سے اپنا تھکلا لا تو وہ آذاب کی کرن کی طرح رہ گیا۔ اور اس کے علاوہ اونٹا فوقاً طوفان، مڑبوں، گھنٹوں، مینڈکوں اور خون کے سبب زات بھی رکھاتے رہے اور بنی اسرائیل نے ان چیزوں کو اپنے کھانے پینے کی چیزوں میں بھی دیکھ لیا دباہی مگر وہ تمام آدمیوں کے بدن اور کپڑوں میں چھڑیاں ڈالیں ہر چیز میں

مینڈک پھیل گئے ہر بانی خون بن گیا اس کے باوجود زمانے اور فرعون اور اس کی قوم نے ہلکی جینک یہ تو جادو کر ہے۔ چنانچہ فرعون نے ہمتا پر کھینے، جادو گروں کو بلوایا اور ان سے کہا تہا سے آپس جتنا بھی جادو ہو سب موسیٰ کے مقابلے میں صرف کر ڈالو، انہیں ایسا ہی کیا۔ آپس اپنی لاشی ڈال دی سو وہ سانپ بن گئی اور جو کچھ انہوں نے دھندلایا تھا سب کو نکل گئی۔

ط سحر یا معجزہ پہلو نرند امین باشد ❀ یہ دیکھ کر تمام جادوگر ایمان لے آئے اور مجسے میں گر گئے، فرعون نے جادو گر ہر کسی کو کھاتہ مری، عازت کے بغیر موسیٰ اور اس کے سب پر ایمان آئے ضرور تم سب کا اُست معلوم ہوتا ہے، فرعون نے ان کے ایک طرف کا ہاتھ اور ایک طرف کے پاؤں کاٹے اور کھجور دین کے ثنوں پر پٹنے کا حکم کر دیا تو سب جادو گر راضی ہو گئے اور صاف کہہ دیا کہ ہم تجھ کو دین کے مقابلے میں کبھی ترجیح دینے کے اور ایمان سے نہ ہٹے۔ یہ جادو گر شر آدمی تھے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ ان لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر مکہ کے جواہر لائے تھے۔ فرعون نے حضرت موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ان کا بیچا کیا اور دریائے نیل تک پہنچ گئے حضرت موسیٰ نے دریا میں اپنی لاشی بے ماری پس یا کاپانی پھٹ گیا اور اس میں بارہ راستے ہو گئے اور پانی خشک ہو گیا۔ حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم دریا میں داخل ہو گئی۔ فرعون اور اس کا لشکر بھی یہ دیکھ کر ان کے پیچے ہو گیا۔ حضرت موسیٰ اور آپ کے ساتھی نجات پا گئے

سے محالست چوں دوست دارد ترا ❀ کہ در دست دشمن گزارد ترا (سعدی)
اور اس کے لشکر پر دریا برابر ہو گیا۔ اور سب غرق ہو گئے۔ پھر اللہ نے حضرت موسیٰ پر تورات نازل فرمائی آپ لوگوں کو تورات کے احکام کا عمل کرتے رہے اور منہیات سے روکتے رہے یہاں تک کہ تورات پڑھنے کی حالت میں آپ کا وصال ہو گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

الْمَظْطَرِّينَ عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَتَيْنِ فِدَا الْحَوَاجِ

حضرت عمر بن عبدالعزیز اور وفد خوارج کے مابین مسئلہ

قال الهيثم بن عدي قال اخبرني عوان بن الحكم عن محمد بن الزبير قال بعثني عمر بن عبد العزيز مع عون بن عبد الله بن مسعود الى شذوب الخارجي اصفاه اذ اخروا بالجزيرة، وكتب معاكتا، فقد منا عليهم ودفعا كتابا اليهم فبعثوا معاذ بن جبل من بني شيبان ورجلا فيه حشوة يقال لها شذوب فقد مامعنا على عهده ومعاضرتة فصعد نالیه، وكان في غرفة، ومعه ابن عبد الملك وحاجبهم، فاخبرنا بمكان الخارجين، قال عمر: فقتلوهما لا يكن معهما احد يدينهم وادخلوهما فلما دخلا قال السلام عليكم، ثم جلسا، فقال لهما عمر: اخبراني ما الذي اخرجكم عن حكي ههنا، وما نقمتكم فتكلموا الاسود منها، فقال: انا والله ما نقمتا عليك في سيرتك ونحرك العدل والاحسان الى من وليت، ولكن بيننا وبينك امران اعطيناه، فحق منك وانت منا وان منعنا، فلست منا ولستنا منك قال عمر: ما هو؟ قال: رايك خالفت اهل بيتك، وسميتهم مظلما، وسلكت غير طريقهم، فان زعمت انك على هدي وهو على ضلال

فَالْعَنُومُ، وَأَبْرَأَهُمْ مِنْهُمُ الَّذِي يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَوْ يَفْرُقُ، فَتَكَلَّمُوا عَنْ مُحَمَّدٍ لِلَّهِ وَأَشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ
 أَوْ ظَنَنْتُ أَنَّكُمْ لَمْ تَخْرُجُوا مَخْرَجَكُمْ هَذَا الطَّلَبُ دُنْيَا وَمَتَاعَهَا وَلَكُنْكُمْ أَرْدْتُمُ الْآخِرَةَ، فَاخْطَأْتُمْ سَبِيلَهَا وَإِنِّي
 سَأَلْتُكُمْ عَنْ أَمْرِ فَإِنَّ اللَّهَ صَدَّقَ فِيهِ مَبْلَغَ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ لَنَعُو قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرِو بْنِ السَّبَّاحِ مِنْ أَسْلَافِكُمْ وَمَنْ
 تَتَوَلَّيَانِ وَتَشْهَدَانِ لَهَا بِالْخِجَاءِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَبَلَّغْتُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَأَرْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَأَتَاهُمْ مِنْهُ الدَّمُ وَأَخَذَ الْأَمْوَالَ سَبْعِي لَزِمَارِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَلَّغْتُمَا أَنَّ عَمْرُو
 قَامَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَوَدَّ ذَلِكَ السَّبَّاحُ إِلَى عَشَائِرِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَلَّغْتُمَا أَنَّ عَمْرُو قَامَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَوَدَّ ذَلِكَ
 قَالَ لَا قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَهْلِ النَّهْرُونَ أَيْسَرًا مِنْ صَالِحِي أَسْلَافِكُمْ وَمَنْ تَشْهَدُونَ لَهُ بِالْخِجَاءِ قَالَ لَنَعُو قَالَ
 فَبَلَّغْتُمَا أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ حِينَ خَرَجُوا، كَفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَلَمْ يَسْفِكُوا دَمًا، وَلَمْ يُخَيَّفُوا أَمْنًا، وَلَمْ يَأْخُذُوا مَالًا قَالَ لَنَعُو
 قَالَ فَبَلَّغْتُمَا أَنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ حِينَ خَرَجُوا مَعَ مِسْعَرِ بْنِ قُدَيْكٍ اسْتَعْرَضُوا يَقْتُلُونَهُمْ وَلَقُوا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَتَّابٍ
 بْنِ الْأَرْتِ صَاحِبَ سَوَالِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ وَقَتَلُوا جَارِيَتَهُ ثُمَّ قَتَلُوا النِّسَاءَ وَالْأَطْفَالَ حَتَّى جَعَلُوا يَلْقَوْنَهُمْ فِي قَدْرِ الْأَطْفَالِ
 وَهِيَ تَقُورُ قَالَ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قَالَ فَبَلَّغْتُمَا أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ لَا قَالَ فَبَلَّغْتُمَا أَنَّ تَبْرَءَ وَنَافِعَ مِنْ
 أَحَدِكُمَا اسْتَفْنَيْنِ؟ قَالَ لَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمَا الدِّينَ الْيَسَّ هُوَ أَحَدُ الدِّينَيْنِ ابْنِ أَثْنَانٍ؟ قَالَ لَا قَالَ أَحَدُ قَالَ فَبَلَّغْتُمَا أَنَّ
 مِنْهُ شَيْءٌ يُعْجِرُنِي؟ قَالَ لَا قَالَ فَكَيْفَ يَسْعَكُمُ أَنْ تَوَلَّيْتُمَا أَبَا بَكْرٍ وَعَمْرُو تَوَلَّى كُلُّ أَحَدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَةً وَتَوَلَّيْتُمَا
 أَهْلَ الْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةَ، وَتَوَلَّى بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَقَدْ اخْتَلَفُوا فِي اعْظَمِ الْأَشْيَاءِ وَالْأَرْجَحِ وَالْأَمْوَالَ، وَلَا يَسْتَعْنِي
 إِلَّا لَعْنُ أَهْلِ بَيْتِي وَالتَّبَرُّؤُ مِنْهُمْ لَأَيْتُ لَعْنُ أَهْلِ لَزِيْمِ فَرِيضَةٍ مَفْرُوضَةٍ لِأَبْنِ مِنْهَا فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فَيُعْطِيهِمْ
 بَلْعَنُ فَرَعُونَ فَقَالَ إِنَّا نَرَاكُمْ أَعْلَى قَالَ مَا ذَكَرْتُ لَعْنَتَهُ قَالَ وَبِحَاكٍ أَيْسَعُكَ أَنْ لَا تَلْعَنَ هُوَ أَخْبَثُ الْخَلْقِ وَلَا
 يَسْتَعْنِي أَنْ لَا لَعْنُ أَهْلِ بَيْتِي الْبَرَاءَةُ مِنْهُمْ وَبِحَاكٍ أَنْكُمْ قَوْمٌ جَهَالٌ أَرَدْتُمْ أَمْرًا فَاخْطَأْتُمُوهُمْ فَإِنَّهُ تَرَدُّونَ عَلَى النَّاسِ
 مَا قِيلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ عِبْدَةٌ أَوْ تَائِبٌ فَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُحْكُمُوا الْأَوْتَانُ أَنْ يَشْهَدُوا وَإِنْ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنْ مُحَمَّدٌ عَبْدُ وَرَسُولُهُ فَمَنْ قَالَ ذَلِكَ حَقَّقَ بِذَلِكَ دَمَهُ وَاحْرَزَ مَالَهُ وَوَجَبَتْ حُرْمَتُهُ، وَأَمِنْ بِهِ
 عِنْدَ سَوَالِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكَانَ أَسْوَدَ السُّلَمِيِّينَ وَكَانَ حِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ، فَلَسْتُ تَلْقَوْنَ مِنْ خَلْعِ الْأَوْتَانِ وَرَفَضِ الْأَدْيَانِ
 وَشَهِدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ تَسْتَحِلُّونَ دَمَهُ وَيَلْعَنُ عِنْدَكُمْ، وَمَنْ تَرَكَ ذَلِكَ، وَإِنَّا كُومُنُ الْيَهُودِ

والنصارى، وأهل الأديان فخر مؤدعته وماله فقال لا أسوم ما سمعت كاليوم أحلأ أبين حجة ولا أقرب مأخذاً ما ألت
فاشهد أنك على الحق دافئ برئ مني منك فقال نعم لصاحبه يا أخا بني شيبان! ما تقول أنت قال ما أحسن ما قلت
ووصفت غير أني لا أفاتك على الناس بل محض القاهم بما ذكرت وأنظر لمحتجتهم قال أنت وذلك فاقام الحبشي
مع عمرو وأمر له بالعطاء فلم يلبث أن مات ويحيى الشيباني بأصحابه فقتل معهم بعد وفاة عمرو

حل لغات عمر بن العزیز دیکھو مشہور ہیشتم بن عدی دیکھو مقدمہ سید عون بن عبد اللہ بن مسعود ابو عبد اللہ البہذلی الکوفی الزہری
قبل ۱۲۰۰ تقے عابد بن الزبیر شوزب خارجی دیکھو مقدمہ ۲۳ مآثرہ ہستی، شہر، غزہ، بالافانہ جوغٹ تحریر مرکب اسانی ہے۔
تحریر ہستی غور و فکر اور کاف صیر خطاب ہے اسلاف جمع سلف گذشتہ آثار و اجداد درشتہ دار، سلف (ان) سلفاً گذرنا، آگے
ہونا۔ اللہ راہی جمع ذریعہ، اسبابا جمع سبب قیدی عورت، التہودان واسطہ اور ابتدا کے درمیان تین دیہات ہیں جہاں خارجیوں
کی جماعت مقیم تھی۔ عبد اللہ بن خباب بن الارت مدنی، حلیف بنی زہرہ کبار تابعین میں سے ہیں اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ شہر میں فرقہ حروریہ نے ان کو قتل کر دیا تھا۔ ان کے والد حضرت خباب بن الارت مشہور
جلیل القدر صحابی ہیں۔ الأقطب غیر نفور دیکھو مقدمہ عبد مع عابد، اوتان مع وٹن بیت۔ آخر ازرا جمع کرنا۔ انوۃ اقتدار نمود
و چیز جس سے تسلی ہو جہاں اتنی۔ قطع (ن) قطعاً۔ فلان ابنہ بری ہونا۔ آفات حکم لگانا۔

تشریح ۱۔ ہیشتم بن عدی کہتے ہیں کہ مجھ سے عوانہ بن مکرم نے بواسطہ محمد بن زبیر بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو حضرت عمر
بن العزیز نے بیعت عون بن عبد اللہ بن مسعود شوزب خارجی اور اس کے اصحاب کے پاس اس وقت بھیجا جب وہ جزیرہ سے لٹل گئے تھے
یعنی حضرت عمر بن عبد العزیز سے بغاوت کر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے اور ایک خط بھی لکھ دیا۔ میں نے وہ خط اکران کو
دیا۔ انہوں نے ایک شیبانی کو اد ایک دوسرے شخص کو میں میں حبشیت کے آثار تھے اور شوزب بکھاتا تھا دونوں کو ہمارے ساتھ حضرت
عمر کے پاس بھیج دیا۔ آپ اپنی ہستی میں تھے ہم ان کے پاس اور پہنچے تھے۔ کیونکہ آپ بالافانہ نے بکثرت فرماتے وہاں صاحبزادہ
عبد الملک اور دربان مزاعم بھی تھا۔ ہم نے خارجیوں کی اطلاع کی۔ آپ نے فرمایا اچھی طرح دیکھ بھال لو کہ ان کے پاس لوطا ہتھیار تو
نہیں۔ اور پھر اندھا لوجب وہ لوگ داخل ہوئے تو سلام کے بعد دونوں بیٹھ گئے۔ حضرت عمر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا بتاؤ
میرے حکم سے تم کو کس چیز نے باہر کیا اور کس وجہ سے تم عیب لگاتے ہو۔ حبشی بولا! بخدا ہم آپ کی سیرت کے بارے میں آپ پر
عجب نہیں لگاتے۔ بلکہ ہمارے اور آپ کے درمیان ایک بات ہے اگر اس کا جواب مل جائے تو آپ ہمارے ہیں اور ہم آپ کے
اور اگر آپ ہم سے اس کو روکتے ہیں تو نہ آپ ہمارے نہ ہم آپ کے۔ حضرت عمر نے کہا، وہ کیا بات ہے؟ اٹھ کر ہم دیکھتے ہیں کہ
آپ نے اہل بیت کی مخالفت کی ہے اور (رعایا کے) ان (حقوق) کو کب کو امراء، خواہمیر نے بطور ٹیکس لیا تھا) آپ کے مطالبہ وادیا ہے
مگر اگر آپ اپنے مستقل یہ خیال کرتے ہیں کہ میں حق پر ہوں اور وہ باطل پر ہیں تو ان پر لعنت کیجئے اور ان سے بیزاری ظاہر کیجئے۔ میں
یہی چیز ہے جو ہمارے اور آپ کے درمیان یا اجتماع کی صورت پیدا کرے گی یا جدائی پیدا کرے گی۔ حضرت عمر نے حدود شمار کے بعد
نگاہ خروش کی اور فرمایا، مجھے یقین ہے یا میرا خیال ہے کہ تم لوگ اس راستے میں دنیا اور اس کے ساز و سامان کو طلب کرنے کیلئے نہیں آئے
بلکہ آخرت ہی چاہتے ہو مگر تم نے اس راستہ قطع اختیار کیا ہے۔ میں تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں سو تم نے اپنے حکم کے مطابق میری
صبر بتاؤ انہوں نے کہا، اے اے میرے بھائی! آپ نے فرمایا، کیا ابو جہر دگر ہمارے اسلاف اور ان لوگوں میں سے نہیں ہیں

جن کو تم ولی ملتے ہو اور ان کی نجات کی شہادت دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: بیشک وہ جسک اسلامت میں سے ہیں۔ آپؐ فرمایا: جلتے ہو
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پورا عرب متحد ہو گیا تو حضرت ابو بکرؓ نے ان سے قتال کیا، خو زری کی مال لیا، ان کی ذریت کو قید کیا
 انہوں نے کہا: جی ہاں (معلوم ہے) آپؐ فرمایا: جاتے ہو حضرت ابو بکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ نے غلیفہ ہو کر ان قید خدہ و عورتوں
 کو ان کے قبائل کی طرف واپس کر دیا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں (یہ بھی معلوم ہے) آپؐ فرمایا: تو کیا حضرت عمرؓ حضرت ابو بکرؓ سے
 بیزار ہو گئے یا تم ان میں سے کسی ایک سے بڑی ہو گئے؟ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں، آپؐ نے فرمایا: اچھا، نہروان والوں کے متعلق بتاؤ
 کیا وہ تمہارے اسلامت اور ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن کی نجات کے تم قائل ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، بے شک ہم اسے اسلامت میں پہنچے
 فرمایا جاتے ہو کہ جب اہل کوفہ سے غرضی کیا تھا تو انہوں نے آپؐ سے حصول کوفہ کے رکھا لہذا انہوں نے خو زری کی مال نہ کسی اسی واسطے
 کو ذرا یا مال لیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ فرمایا: جلتے ہو کہ جب اہل بصرہ مسربہ فدیہ کے ساتھ نکلے تو انہوں نے کسی
 بیدوی کے ساتھ قتل کیا اور حضرت عبداللہ بن خطابؓ بن امارت صاحب رسول اللہؐ کو پایا تو ان کو بھی اور ان کی کینز کو بھی عورتوں اور
 بچوں کو بھی قتل کر دیا۔ بیان تک کہ ان بیدروں نے ان کو بغیر کی بجائی ہوئی ٹانگیوں کی نذر کر دیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں یہ سب کچھ
 ہوا ہے۔ آپؐ فرمایا: تو کیا اہل کوفہ اہل بصرہ سے یا تم ان میں سے کسی ایک سے بڑی ہو گئے؟ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں۔ آپؐ فرمایا: بتاؤ
 دین ایک ہے یا دو؟ انہوں نے کہا: ایک۔ آپؐ نے فرمایا: کیا دین میں کوئی بات ایسی بھی ہے جو تمہارے لئے جائز ہو اور میرے
 لئے حرام؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپؐ فرمایا: تو پھر تمہارے لئے تو اس کی گنجائش ہوگی کہ تم نے حضرت ابو بکرؓ کو ولی مان لیا،
 اور ان میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کو ولی مان لیا اور تم نے اہل کوفہ و اہل بصرہ کو اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو
 ولی مان لیا اور حالانکہ ان کا جان و مال اور شرم کا وہ جیسے بڑے بڑے امور میں اختلاف رہا ہے اور میرے لئے اہل بیت پر لعنت اور ان
 سے براہت کے ہوا گنجائش ہی نہیں۔ فرید براں آنکہ تو گنہگاروں پر سخت کرنا ایک ضروری ذریعہ خیال کرتا ہے۔ اگر کسی ہے تو تو نے
 فرعون پر کتنی دفعہ لعنت کی ہے جو اناریم الامنی تک کہ چکا تھا؟ اس نے کہا: مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے کبھی اس پر لعنت کی ہو۔ آپؐ نے
 فرمایا: بڑے افسوس کی بات ہے کہ تیرے لئے تو فرعون جیسے سخت الملاق پر لعنت ذکر کیا گنجائش ہو اور میرے لئے اہل بیت پر
 لعنت کرنے اور ان سے براہت کے بغیر جھگڑا رہی نہ ہو، افسوس تم لوگ بڑے ہی جاہل اور نادان وقت ہو، تم نے ایک کام کا ارادہ
 کیا مگر تم سے چوک ہو گئی تم لوگوں پر ایسی باتوں کا اعتراض کرتے ہو جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا ہے جن کی لعنت اس
 حالت میں ہوئی تھی کہ لوگ نبیوں کے پیغمباری سے ان کو بتوں سے براہت، مسجد و برحق اور اپنے رسول اور بندہ ہونے کی شہادت
 کی دعوت دی، جس نے اس کو مان لیا اس نے جان و مال کو محفوظ کر لیا اور اس کا احترام لازم ہو گیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زور و
 اختیار مذکورہ پر ایمان آیا اور مسلمانوں کا پیشوا ہو گیا اور اس کا حساب خدا کے ہوا ہے۔ بجا تم لوگ بتوں سے براہت کرنے والوں کو
 خدا سے کو چھوڑنے والوں، ایک اللہ کو ملنے والوں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول خدا ماننے والوں سے نہیں ملے
 ان کی جان و مال کو حلال سمجھتے ہو وہ تمہارے نزدیک لعنت کے مستحق ہیں اور جو شخص ان تمام کو چھوڑے اور یہود و نصاریٰ یا
 یکسی اللہ مذہب والا تمہارے پاس آئے تو اس کے خون اور مال کو حرام قرار دیتے ہو؟

حضرت عمرؓ کی یہ تقریر سن کر، شوق حبشی بولا کہ میں نے آج جیسا نکل اور واضح فریب والا غلبہ بیان کسی سے نہیں سنا،
 بہر حال میں تو گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ حق پر ہیں اور میں ہر اُن شخص سے بیزار ہوں جو آپؐ سے بیزار ہو۔ حضرت عمرؓ نے
 شیبانی سے کہا تو کیا کہا ہے؟ اس نے کہا: بات تو آپؐ کی بہت خوب ہے مگر میں دوسروں کے متعلق اس وقت

تک فیصد نہیں کر سکتا جب تک کہ میں آپ کی یہ باتیں ان تک نہ پہنچا دوں اور یہ نہ دیکھ لوں کہ ان کی دلیل کیا ہے آپ نے فرمایا، تو زبان تیرا کام جانے۔

پس مٹی تو حضرت عمر کے ساتھ رہا اور آپ نے اس کے لئے عطار کا حکم کیا، مگر اس کے کچھ ہی بعد اس کا انتقال ہو گیا اور شبانی آپ نے ساتھیوں سے جاملایا اور انہیں کے ساتھ حضرت عمر کی وفات کے بعد قتل کیا گیا۔

سُرَّةُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

مصیبت حسین رضی اللہ عنہ

ایہا القاتلون جہلا حسینا ☀ ابشروا بالعذاب والتمذیل
قد لعنتم علی لسان ابن داؤد ☀ دوسوی وعاہل الالبیس

۵

لِصَّامَاتٍ مُّعَاوِيَةَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ (إِلَى سَيِّدِ الْحُسَيْنِ) أَهْلُ الْكُوفَةِ، إِنَّ قَدْ حَبَسْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى بَيْعَتِكَ، وَطُوبَى لِمَنْ بَلَدَتْ
أَنَّ بِيَاغَمَ زَيْدٌ، فُجِرَ إِلَى مَكَّةَ وَارْسَلَ بَنُو عَمِّهِ مُسْلِمُ بْنُ عَقِيلٍ إِلَى الْكُوفَةِ، وَقَالَ لَهُ: إِنْ كَانَ حَقًّا مَا كَتَبُوا بِهِ، فَعَرِّفْنِي الْحَقَّ
بِكَ، فُجِرَ مِنْ مَكَّةَ لِلنَّصِيفِ مِنْ مَضَانٍ قَدْ خَمِيسٌ خَلُوكَ مِنْ شَوَّالٍ، وَامِيرُهَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ، فَدَخَلَ مُسْتَرًا، فَأَبَیَتْهُ
مِنْ أَهْلِ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ أَلْفًا، فَكَأَيْتَهُ بِذَلِكَ، فَلَمَّا هَمَّ بِالْخُرُوجِ، لَقِيَ ابْنَ عَمِّائِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَمِّ! أَهْلُ الْعِرَاقِ
أَهْلُ غَنٍّ، وَإِنَّمَا يَدْعُونَكَ لِلْحَرْبِ، فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ عَمِّ! كُنْتُ لِي مُسْلِمٌ يَجْتَمِعُ أَهْلُ الْكُوفَةِ عَلَيَّ، فَقَالَ لَهُ: قَدْ جَرَّبْتَهُمْ، وَهُمْ
أَصْحَابُ أَيْكَ وَإِخْوَتِكَ وَقَتْلُكَ غَلًا مَعَ أَمْرِهِمْ، إِذَا بَلَغَ ابْنُ زَيْدٍ خَبْرَكَ اسْتَفْزَعُوا، فَكَانَ الَّذِينَ كَتَبُوا إِلَيْكَ اسْتَنْصَحُوا بِكَ
مَنْ بَعْدَ وَكَ، فَإِنْ آمَيْتَ إِلَّا الْخُرُوجَ، فَلَا تَخْرُجَنَّ بِنَسَائِكَ وَلَدِكَ مَعَكَ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُقْتَلَ كَمَا قُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ وَنَسَائُهُ
وَوَلَدُهُ، يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِمْ أَنْ أَكْفَلَ بِمَوْضِعِ كَنِ الْحَبِّ إِلَى مِنْ أَسْتَحْلُ بِكُمْ وَأَتَصِلُ بِالْخَبَرِ بِيَزِيدٍ فَكُتِبَ إِلَى عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، بِتَوَلِيَةِ الْكُوفَةِ، فَخَرَجَ مُسْرِعًا فَخَلَا فِي حَشِيٍّ، وَهُوَ مُلْتَمِئٌ، وَالنَّاسُ يَتَوَلَّوْنَ قَدْ وَرَّعَ الْحُسَيْنُ، فَيَقُولُ عَبْدُ
اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَعْرِضُ عَلَى النَّاسِ، وَيَقُولُونَ، وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا سَوْالَ اللَّهِ، قَدْ مَتَّ خَيْرٌ مَقْدُورٌ حَتَّى أَنْتَ إِلَى الْقَصْرِ
فَخَرَجَ النَّاسُ فَفَعَلَ لَهُ النُّعْمَانُ الْبَابَ وَتَنَادَى لِلنَّاسِ ابْنَ مَرْجَانَةَ، فَخَصِمُوا بِالْحَصْبَاءِ، فَفَاتَمَ، وَوَضَعَ الرِّصْدَ فِي طَلَبِ سِلْمٍ، فَصَدَّرَ
مُسْلِمٌ يَأْمُنُ بِصُورٍ وَكَانَ شَعَارُهُمْ، فَاجْتَمَعَ لَهُمْ فِي سَاعَةِ وَاحِدَةٍ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ أَلْفًا فَحَاطُوا بِالْقَصْرِ، فَقَاتَلُوا ابْنَ زَيْدٍ فَلَمْ يَمُتْ
إِلَّا مَاءَ وَمَعَهُ مَائَةُ رَجُلٍ، فَلَمَّا رَأَى تَقَرُّبَهُمْ سَارَ خَوَابِيبَ كَنْدَةَ، فَلَبِغَ الْبَابَ وَمَعَهُ ثَلَاثَةٌ، فَخَرَجَ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، فَبَقِيَ
حَاطُوا إِلَى ابْنِ يَزِيدٍ، فَذَلَّ مِنْ عَلَى فَرَسِهِ، وَدَخَلَ أَرْقَةَ الْكُوفَةِ، فَانْتَهَى إِلَى بَابِ مَوْلَانِ الْحَمْدِ بْنِ الْأَشْعَثِ فَاسْتَسْقَمَا

فَسَقَتْهُ، وَأَعْلَمَهَا حَالَهُ فَرَفَّتْ لَهُ فَاوْتَهُ، وَأَعْلَمَتْ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ بِمَكَانِهِ، فَمَشَى إِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَاعْلَمَهُ، فَوَجَّهَ مَعَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا فَأَتَوْهُ عَلَيْهِ، فَقَاتَلَهُمْ مُسْلِمٌ فَأَمْنَهُهُمُ مِنَ الْأَشْعَثِ وَحَمَلَهُ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَضَرَبَ عَنْقَهُ مَوْبَعَثٌ بِرَأْسِهِ إِلَى بَنِي زَيْدٍ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَصَلَبَ جَدَّتَهُ وَلَتَنَهُ الْأَمْرَ إِلَى الْحُسَيْنِ، وَقَدْ بَلَغَ الْقَادِسِيَّةَ، فَهَمَّ بِالرُّجُوعِ فَقَالَ أُمُّ الْخَوْفِ مُسْلِمٌ لَا تَرْجِعِ، أَوْ تُقْتَلَ، أَوْ نَأْخُذُ بِثَارِنَا، فَقَالَ الْحُسَيْنُ لِأَخِيهِ فِي الْعِيشِ بَعْدَكُمْ، فَسَارَ حَتَّى لَقِيَ خَيْلَ ابْنِ زِيَادٍ وَعَلَيْهَا عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ بْنُ أَبِي قَاصٍ، فَعَدَلَ إِلَى كِرْبَلَاءَ وَهُوَ فِي غَوْصٍ مَاتَهُ فَارِسٌ، فَلَمَّا أَكْثَرَتِ الْعَسَاكِرُ أَتَى بَنَاتَهُ لِحَمِيصٍ لَهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ احْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ دَعَاوَالِ يَنْصُرُونَنَا، ثُمَّ هَمَّ يَقَاتِلُونَنَا ثُمَّ خَطَبَ قَوْمَهُ، فَقَالَ: يَا عِبَادَ اللَّهِ! اتَّقُوا اللَّهَ، وَكُونُوا مِنْ آلِ نَبِيِّ عَلَى حَذَرٍ، فَإِنَّ الدُّنْيَا لَوَبْقِيَتْ عَلَى أَحَدٍ أَوْ بَقِيَ عَلَيْهَا أَحَدٌ لَكَانَ الْأَنْبِيَاءُ أَحَقَّ بِهَا بِالْبَقَاءِ غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَهَا لِلْفَنَاءِ، فَنُحِيطُ بِهَا بِأَلٍ، وَنَعِيمُهَا مَضْمُحِلٌّ، وَسُوءُهَا مَكْفِيهِزٌّ، وَالْأَرْضُ قَلْعَةٌ وَالْمَنْزِلُ تَلْعَةٌ، فَتَزَوَّدُوا، فَإِنْ خَيْرَ الرَّزَادِ التَّقْوَى، وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، وَفِيهِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ طَعْنَةً، وَارِيعٌ وَثَلَاثُونَ ضَرْبَةً، وَتَوَلَّى قَتْلَهُ سَنَانُ بْنُ أَسْرٍ النَّخَعِيِّ، وَاحْتَرَزَتْ رَأْسَهُ، وَأَنْطَلَقَ بِهِ مُسِيرًا إِلَى ابْنِ زِيَادٍ وَهُوَ يَقُولُ ٥

أَوْفِرْ رِكَابِي فِضَّةً وَذَهَبًا

قُلْتُ خَيْرَ النَّاسِ أَصْأَبًا

وَبَعَثَ مَعَهُ الرَّاسَ إِلَى يَزِيدَ بْنِ مَعَاوِيَةَ وَعَنْدَهُ أَبُو رَزَّةَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِالْقَضِيبِ عَلَى فِيهِ، وَهُوَ يَقُولُ:

نَفْلَقْهَا مِنْ رَجَالِ اَعِزَّةٍ عَلَيْنَا وَهُمْ كَانُوا اَعْقَ وَاطْلَمَا

فَقَالَ لِلْبُورِزَةِ: اِرْفَعِ قَضِيَّتَكَ، فَلَقِيَ آيَتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقُتِلَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ سَنَةِ اَحَدٍ وَسِتِينَ مَوْقِلَ مَعَهُ

سبعة وعشرون منهم عليُّ ابنه الأكبر ومن قُتل أخيه الحسن بن عبد الله والقاسم وأبو بكر ومن إخوته العباس و

عبد الله، وجعفر، ومحمد، وعثمان بن مكرم، ومن بنى عمه جعفر، ومحمد، وعون، ابنا عبد الله بن جعفر، ومن ولد عقيل عبد

لِلَّهِ عِزُّ الرَّحْمَنِ وَجَعَلَهُمْ دِفْعَةً لِّأَهْلِ الْقَادِسِيَّةِ بَعْدَ قِتْلِهِمْ بِسُيُوفِهِمْ وَقَتْلُوا مِنْهُمْ أَصْحَابَ عَمْرٍو بْنِ سَعْدٍ غَانِيَةً وَغُلَّابِينَ

مل لغات

روزہ ۴۸ روزہ، روزیہ چار روزا بڑی مصیبت۔ روز آف روزا۔ از علی مالہ کچھ حاصل کرنا کہ کرنا، جس میں علی بن ابی طالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کی بہار، ستیدہ فاطمہ کے بچہ کوثر، نہایت عابد و زاہد، بندہ و نواز کج کرنے والے تھے، آپ کی ولادت شہان گدہ میں ہوئی، چھ برس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ پرورش

پائے رہے اس کے بعد والدہ ماجدہ کے ہمراہ رہے۔ آپ کے فضائل میں بکثرت امارت مروی ہیں، آپ کی شہادت بقول امجدیہ جمعہ (یا ہفتہ) کے دن یوم عاشوراء ۱۰۱۰ ہجری قمریہ میں واقع ہوئی، مسودہ دیکھو ۱۱۰۱۰ زید دیکھو ۱۱۰۱۰ الخ۔
 حق سے مضارعت منکر ہے اور جواب امر ہونے کی وجہ سے مجرم ہے، نعمان بن بشیر بن حسین ثعلبہ انصاری غزوی صفار صہبہ میں سے
 ہیں، صحابی زادہ ہیں ان کی والدہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی بہنیر بھی صحابیہ تھیں، ہجرت کے چون ماہ بعد ۱۰۱۰ ہجری ہونے حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ امارت میں اولاد شق کے قاضی مقرر ہوئے پھر معاویہ نے کوفہ کا پھر محض کا دالی مقرر کیا تھا۔ آپ مڑان
 کے طرف داروں کے ہاتھ سے یا ۱۰۱۰ ہجری میں شہید کئے گئے۔ ابن عباس دیکھو ۱۰۱۰ ابن زیاد دیکھو ۱۰۱۰ استغفر قتل کرنا
 گھر سے نکل دینا، ذیل کھنچنا، ملغمہ نقاب ڈالے ہوئے، حسرت، امن، خوف، اشی کھولنا، حور، البصر نگاہ کا تھک جانا، حبسہ،
 حبس، کنگریاں مارنا، الرصد جمع راصد گھات میں بیٹھنے والا، حارث بن مسیح، از قریب زقاقی مکی، محمد بن اخصت بن قیس کنزی
 سبط ابی بکر ویکے از شہ فارغ عرب مقتول ۱۰۱۰، قاتل غفلت کی حالت میں اچانک آہنا، بتارنا نازت بتارنا، اقیل خون کا مٹکا
 کرنا، قاتل کو قتل کرنا، محض مفر خاص میں جھانکنا لگ ہونا، بہت جانا، بال پرانائی، اثوب، وسید ہونا، مضاعف نیست نہا بود
 ہونے والا، سکھنا، کفر، لیل، تنہائی تاریک ہونا، قلعہ ہمیشہ نہ رہنے والا مال، مستحی کا مال، قلعہ میل الماء، غصہ نیزے کی
 ضرب، احتر، احتر اذا کاٹنا، افریقار، الدابتر، چوپایہ پر بھاری بوجھلانا، الحجب چھپا ہوا، نکت (ن) اختا سوچ کی حالت
 میں پھڑکی یا نکلی سے زمین کو کریدنا، علی قیام علی فہ یفلق تفلیقا فلق (رض) فلقت، اشی بھڑانا، ہما جمع ہامت کھوڑی، البرزہ دیکھو
 مقدمہ ۱۰۱۰ قصبہ کئی ہوئی شاخ، جہ قبضان شمشیراں، ملکہ (رض) اس القما، الوجہ بوسر لینا، قادسیہ کوفہ کے قریب ایک شہر ہے
 جہاں حضرت ابراہیم گذرے تھے یہاں ایک بڑھیا تھی جس نے آپ کے سر کو دھویا تھا فقال قدست من ارض فسمیت القادسیہ
 تشریح ۱۰۱۰ جب امیر معاویہ کا اغتال ہو گیا تو اہل کوفہ نے حضرت حسینؑ کے پاس (تقریباً) دیرھ سو خطوط کے ذریعہ اطلاع بھیجی
 کہ ہم لوگ اپنے آپ کو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے روکے ہوئے ہیں اور مدینہ میں یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے
 اس لئے آپ کو تشریف لے آئے آپ نے اپنے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل کو کوفہ کی طرف روانہ کر دیا اور ان سے کہہ دیا کہ جو کچھ کہو
 نہ لکھا ہے اگر وہ بھیج ہو تو مجھے اطلاع کر دینا میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ حضرت مسلم بن عقیل نصف رمضان کو مکہ سے نکلے اور پانچ
 شوال کو کوفہ میں داخل ہو گئے اور مختار بن عبیدہ کے ہاں قیام کیا، اس وقت یہاں کے گورنر حضرت نعمان بن بشیر تھے آپ چھب کر
 داخل ہوئے اور اٹھارہ ہزار کوفیوں سے بیعت لی اور حضرت حسینؑ سے اس سلسلہ میں خط و کتابت کی، جب حضرت حسینؑ نے کوفہ
 جانے کا ارادہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عباسؑ سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا: بھائی اہل عراق بڑے غدار ہیں وہ تو آپ کو لڑائی کیلئے
 بلا رہے ہیں۔ حضرت حسینؑ نے فرمایا: بھائی! میرے پاس تو مسلم نے لکھا ہے کہ میرے بارے میں اہل کوفہ سب متفق ہیں حضرت
 عبداللہ بن عباسؑ نے فرمایا: میں نے تو ان کو بہت کچھ آزمایا ہے یہ وہی تو ہیں جو آپ کے والد ماجد حضرت علیؑ اور آپ کے بھائی حضرت
 حسنؑ کے سبب بنے تھے۔ اور یہی لوگ کل آپ کے بھی قاتل ہوں گے۔ جب ابن زیاد کو آپ کی خبر پہنچی کہ تو وہ ان کو ابھارے گا
 بہت جوں نے آپ کے پاس لکھا ہے وہی لوگ آپ کے سخت ترین دشمن ہو جائیں گے اور اگر آپ کا ارادہ جانے ہی کا ہے تو عورتوں
 اور بچوں کو ہمراہ نہ لیجئے کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ باوجود لوگ بھی اس طرح قتل نہ کئے جائیں جس طرح حضرت عثمانؓ اور ان کے
 بیوی بچوں کو ان کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا گیا تھا، حضرت حسینؑ نے جواب دیا کہ میرا یہی حکم قتل ہو جانا زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ
 میں کلمہ قتل کیا جاؤں کیونکہ اس میں حرم شریف کی اہانت ہے، یہ شدہ شدہ خبر یزید تک پہنچی اس نے عبداللہ بن زیاد کو ولایت
 کوفہ کا راز لکھ بھیجا تو وہ فوراً نکل کھڑا ہوا اور دوسرے برقعاب ڈالے ہوئے اپنے غلام کے ساتھ کوفہ میں داخل ہو گیا، کوفہ

والے حضرت حسینؑ کی تشریف آوری کے منتظر تھے عبید اللہ کو فریاد پہنچا اور لوگوں کو سلام کرنا شروع کر دیا لوگوں کا یہی خیال تھا کہ یہ حضرت حسینؑ ہیں اس لئے سب بواب دیتے رہے اور یا ابن رسولؐ کہہ کر پکارتے رہے اور خوش آمدید کہتے رہے یہاں تک کہ وہ فخر خلافت تک پہنچ گیا اور چہرے سے نقاب اٹھا دی حضرت نعمانؓ نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا جب لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ابن زیاد ہے تو شور مچ گیا کہ یہ تو ابن مرہاد ہے اور پھر راسے شروع کر دیے مگر کامیاب نہ ہو سکے، ادھر اس نے حضرت سلمیٰؓ کی تلاش میں پہرہ ڈالوں کو مقرر کر دیا حضرت سلم نے ایک آواز بلند کی یا منصور! یہ ان کا ایک طریقہ تھا کہ ہنر بازی کی بوقت جب جمع کرنا ہوتا تھا تو اس لفظ سے ایک دوسرے کو پکارتے تھے جو روانی یا سفر کی علامت ہوتی تھی، آواز سننے ہی اٹھنا ہزار آدمی جمع ہو گئے اور قصر خلافت کا احاطہ کر لیا اور ابن زیاد کو دیکھا کہ کتے سے بے مگر شام نہ ہونے پائی تھی کہ اس کے ساتھ ایک سو مرتبہ بن ہی آدمی رو گئے اور جب آپؑ ہاں سے نکلے تو ایک بھی نہ رہا آپؑ حیران رہ گئے اور بدحواسی کا یہ عالم ہو گیا کہ یہ بھی پتہ نہ ملا کہ میں اب کہاں جاؤں۔ آپؑ گھوڑے سے اتر پڑے اور کوئی کسی گل میں گھس گئے، شدہ شدہ محمد بن اشعث کی باندی کے دروازہ تک پہنچے ریاس کی وجہ سے دم ٹوٹ چکا تھا، باندی کی پانی طلب کیا اس نے پانی پلایا اپنے اس کو اپنی حالت بیان کی اس کا دل بھرا اور جگہ دیدی نذر محمد بن اشعث کو بھی آپؑ کی آمد سے باخبر کر دیا محمد بن اشعث نے ابن زیاد کے پاس جا کر اطلاع کر دی۔ ابن زیاد فوراً ستر آدمیوں کو اس کے ساتھ کر دیا اور وہ دیکھا کہ آپؑ پر ٹوٹ پڑے حضرت سلم نے اس کے مقابلہ کیا محمد بن اشعث نے اس وقت آپؑی حفاظت کی اور پھر ابن زیاد کے پاس پہنچا دیا اس بیدار دہنے آپؑ کی گردن ماری اور سر مبارک پر زین بن معاویہ کے پاس پہنچا دیا۔ زینہ نے آپؑ کے جسم کو سولی پر لٹکا دیا، اب معاذ حضرت حسینؑ کا رہ گیا جو قادریت تک پہنچ چکے تھے اپنے دہلی کا ارادہ کیا تو مسلم بن عقیل کے بھائیوں نے کہا، یا تو ہم یہیں قتل ہو جائیں گے یا ہم اپنے خون کا بدلہ لیں گے، حضرت حسینؑ نے فرمایا! تمہارے بعد زندگی کا کوئی لطف نہیں پس آپؑ بھی چل پڑے راستہ میں ابن زیاد کا گھوڑا جا جس پر عمر بن سعد بن ابی وقاص سوار تھا۔ آپؑ کو بلا کی طرف مڑ گئے اس وقت آپؑ پانچ سو سواروں کے درمیان تھے جب لشکر اور زیاد ہو گیا تو آپؑ کو یقین ہو گیا کہ اب مغر نہیں، اس لئے آپؑ دعا کی خدایا! ہمارے اور اس قوم کے درمیان تو ہی فیصلہ کر جسے ہم کو ہماری مدد کیلئے بلایا تھا اور اب ہی قوم ہم سے برسرِ پیکار ہے پھر آپؑ نے قوم کو غلطہ دیتے ہوئے فرمایا خدا کے بندو! اللہ سے ڈرو اور دنیا سے بے خوف نہ رہو کیونکہ اگر دنیا کسی کے لئے بانی نیکو یا کوئی دنیا میں باقی رہتا تو انبیاء علیہم السلام دنیا کے اور دنیا میں رہنے کے زیادہ مستحق تھے مگر اللہ نے دنیا کو فانی اور دنیا والوں کو فنا ہونے کیلئے پیدا کیا ہے اور پس دنیا کی نئی چیز بھی پڑانی ہے اور اس کی گتیں نیست و نابود ہونیوالی ہیں

۷ عیش دنیا را بقائے نیست دیدی غنچہ را ❀ یک قسم کرد و عمرش در پریشانی گزشت

اور اس کی خوش گہری تار کی ہے اور دنیا کو بچ کی جگہ ہے جو قابلِ اعتماد نہیں ہے پس آخرت کیلئے تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ آخرت کا بہترین ترشہ ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو تو تم کامیاب ہو گے۔

پھر اپنے مقابلہ کیا یہاں تک کہ آپؑ شہید ہو گئے درآئیکہ آپؑ کے بدن میں زینے کے ۳۳ گھاؤ تھے اور تلوار کے ۴۴ نشان۔
 سان بن اسس غمی نے آپؑ کو قتل کیا اور آپؑ کو مبارک اُتار کر جملت تمام ابن زیاد کے پاس یہ شعر پڑھا ہوا لایا ۱۰ اذ قرہ کالی ام میری سواری
 کو جان دی اور سونے سے لادوئے کیونکہ میں نے ایسے بادشاہ کو قتل کیا جس کے پاس سب کی وجہ سے خواص کے ملاؤ اور کوئی نہیں پہنچ سکتا
 تھا اور لب بدری و مادری ہر دو اعتبار سے لوگوں میں افضل تھا۔ ابن زیاد نے آپؑ کو زین بن معاویہ کے پاس بھیج دیا اس

کے ہاں حضرت ابوہریرہ تشریف فرماتے یزید حضرت حسینؑ کے لبوں پر چھڑی مارنا ہوا کہنے لگے نفقۂ اہم قاتل احترام لوگوں کی کھوڑیاں چیرتے ہیں جب کہ وہ سخت ظالم اور ناقربان ہوں۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا، بد نصیب! چھڑی بٹلے کیونکہ میں نے حضورؐ کو ان کا لہر لیتے دیکھا ہے۔ بچائے حق تھالے اس یزید زندہ شربتِ شہیدؑ کی خوش سیر کا جس بے رحم کو خون کبوتر ہو (ردِ دق) حضرت حسینؑ کو سلاطین میں فاشورہ کے دن (بعض چھپن سال پانچ بیسے پانچ دن) شہید کیا اور آپ کے ساتھ ساسی آدمی اہل شہید ہوئے جن میں آپ کا بڑا صاحبزادہ علی بھی ہے اور آپ کے بھائی حضرت حسنؑ کی اولاد میں عبداللہ بن قاسم، ابو بکر اور آپ کے بھائیوں میں عباس، عبداللہ، جعفر، محمد ثمان (حضرت علیؑ کی اولاد میں) اور آپ کے چچا زاد بھائیوں میں جعفر، محمد، عون (عبداللہ بن جعفر کی اولاد میں) اور حضرت حقیق کی اولاد میں عبداللہ، جعفر و طبرہ شہید ہوئے

اس سرخی شفق کو بریں چرخ ہو فاست ❀ بر شام عکس خون شہید ان کر بلاست
گر چرخ خون بیاد را زیں غمہ در خود مست ❀ در خاک خون نگریہ ازیں با جزا دست

ان عزت کے قتل ہونے کے ایک روز بعد اہل قادیسنے ان کو دفن کیا رحمتہ اللہ علیہم امین اور ان لوگوں نے عمرو بن سعد کے اٹھائی آدمی قتل کئے (فائدہ کا) شہر مذکورہ نطق ہا ماہ "حضرت حسین بن حاتم مرتی صحابی کا بے جوہر و کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بلو نمینیل بدر میں پڑھا ہے، اس سے پہلے یہ شعر ہیں سے تاخیر استغنی الحیاۃ ثم اجد نفسی حیوۃ مثل ان اتقدما، فسنا علی الاعقاب تدی کلومناہ وکن علی اقدامنا نقدر الدما میں بامید بقار حیات میدان جنگ سے بھیجے ہوا مگر اپنے لئے کوئی عمدہ زندگی مثل پیش قدمی کے نہ پائی، اس لئے ہمارے زخموں کا خون ہماری ایڑیوں پر نہیں گرتا بلکہ ہمارے قدموں پر گرتا

نُبَذَةٌ مِنْ ذِكَاوَةِ الْعَرَبِ

ذکاوۃ عرب کا نذرہ

حکى ابو الفرج الاصفهاني بسندك الى مجالد بن سعيد عن عبد الملك بن عمر قال لما قدم علينا اعمير بن هبيرة الكوفي فارسل الى عشيرته انا احدكم من هجرة اهل الكوفة، فسمروا عنده، ثم قال ليحوشني كل رجل منكم احد وثمة، وابدأ انت يا ابا عمير، فقلت: اصلح الله الامير احد يث الحق ام حديث الباطل اقل بل حديث الحق قلت: ان امرؤ القيس الى اليه ان لا يتزوج امرأة حتى ياتها عن ثمانية واربعه واثني، فجعل يخطب النساء فاذا سالهن عن هذا قلن اربعة عشر، فبينما هو يسير في جوف اذ اهو برجل يحبل ابنه له صغيرة كانتا ابدا لتيه، فاعجبته فسألهما، يا جارية ما ثمانية واربعه واثان، فقالت: اما ثمانية فاطباء الكلبة، واما اربعة فاخلاق الناقة، واما اثنان فثنا يا المرأة فخطبها الى ابيها، فزوجها اياها، وشرطت عليه ان تسال ليلة بنائها عن ثلاث

خصال، فجعل لها ذلك، وعلى ان يسوق اليها مائة من الابل وعشرة أعجوب وعشرة صائف، وثلاثة افراس
 نفعل ذلك، ثم رآته بعث عبد الله الى المرأة، وأهدى لها غنماً من سمين، وغنماً من عليل، وحلة من قصب
 فنزل العبد على بعض المياه، فنشر الحلة فلبسها فتعلقت بسمرة فانشقت وفتح النجيين فأطعموا اهل الباطن
 منها فنقصا ثم قدم عليهما المرأة وهم خلوف فسالها عن ابنيها، وامها، واخيها، ودفع اليها هديتها فقالت
 له: أعلم مولاي ان ابني ذهب يقرب بعيداً، ويبعد قريباً، وان اخي ذهب يراعي الشمس، وان سماءكم انشقت وان وعائكم نضبا، فقدم الظلام على مولاه فاجبره فقال: اما قولها: ان ابني
 ذهب يقرب بعيداً ويبعد قريباً، فان اباه ذهب يحالف قوماً على قومه، واما قولها: ذهبت اخي الشمس، فان اخاه في سرور له رعاة، فهو يستظر
 وجوب الشمس ليروجه، وقولها: ان سماءكم انشقت، فان البر الذي بعثت به انشق بوما قولها: ان وعائكم نضبا،
 فان النجيين نقصا، فاصدقني فقال يامولاى اني نزلت بقاء من مياه العرب، فالوني عن نبي، فالخبرتم الى ابن عمك
 ونشرت الحلة فلبسها، وتخلت بها فتعلقت بسمرة فانشقت وفتح النجيين فأطعمت منها اهل الماء فقال: اولى لك
 نرساق مائة من الابل، وخروج ومعة الغلام لسقى الابل فجهر، فأعانه امرؤ القيس فرمى به الغلام في البئر وخرج حتى أتى المرأة
 بالابل فأخبرها انه زوجها، فقيل لها: قد جاء زوجك، فقالت والله ما درى ازوي هو ام لا، ولكن اخرواله جزوراً،
 اطعموه من كرشها وذنبيها ففعلوا، فأكلوا اطعموه، قالت: اسقوه لبناً حاذراً وهو الحامض فسقوه، فشرب، فقالت:
 افرشوا له عند الفرث والدم ففرشوا له، فام: فلما أصبحت ارسلت اليه: اريد ان اسالك عن ثلاث، قال: سئل عما بدا لك؟
 فقالت: لم تخبر شفا لي من تقبيل ايائي، قالت: لم تخبر فغن لك، قال: لم تزك ايائي، قالت: فلم تخبركم كشفاً؟ قال:
 لا لراي ايائي، قالت: عليكم العبد: فشدوا ايديكم به ففعلوا، قال: ومزقوم فاستخرجوا امرؤ القيس من البئر فرجعوا
 الى حيتهم واستاق مائة من الابل، وأقبل الى امرأته: فقيل لها: قد جاء زوجك، فقالت والله ما درى ازوي
 هو ام لا؟ ولكن اخرواله جزوراً، واطعموه من كرشها وذنبيها، ففعلوا، فلما اتوه بذلك، قال: وابن الكبد
 والسنام والمخاء؟ فابى ان يأكل، فقالت: اسقوه لبناً حاذراً، فابى به، فابى ان يشربه وقال: ابن الصريف
 والرنية؟ فقالت: افرشوا له عند الفرث والدم، ففرشوا له، فابى ان ينام وقال: افرشوا لي فوق التلثة الحمراء،
 واضربوا عليهما خباء، ثم ارسلت: هلم شربطى عليك في المسائل الثلاث، فارسل اليها سلبتي عما شئت، فقالت:

جوڑا دیکر عورت کے پاس بطور ہدیہ بھیج دیا، غلام راستے میں کسی جگہ پانی پراڑا تو اس نے جوڑا کھول کر بہن لیا، وہ کہیں لکڑ کاٹنے میں اُلجھ کر
بھٹ گیا، نیز غلام نے دو مشکین کھول کر کچھ گھی اور شہد پانی والوں کو بھلا دیا جس کی وجہ سے وہ دونوں مشکین کم ہو گئیں اس کے بعد عورت
کے خد میں آیا تو اہل محلہ سب غائب تھے۔ غلام نے اس عورت کے ماں باپ بھائی کے متعلق دریافت کیا اور وہ ہدیہ عورت کو دے دیا عورت نے
کہا: اپنے آقا کو بتا دینا کہ میرا باپ قریب کے بید اور بعد کو قریب کر کے قریب ہے اور میری ماں ایک کو دو کر کے گئی ہے اور میرا بھائی آفتاب
کی نگہانی کرنے گیا ہے اور تمہارا آسمان بھٹ گیا ہے اور تمہارے رتن خشک ہو گئے ہیں۔ غلام نے آقا کو اطلاع کی۔ آقا نے کہا: اے اللہ
ذہب یقرب اہ کا مطلب یہ ہے کہ اس باپ کسی قوم سے معاہدہ کرنے گیا ہے اور ذہبت امی اہ کا مقصد یہ ہے کہ اس کی ماں ایک
لغاس الی عورت کے پاس دیا ہو کر گئی ہے اور ذہب امی اہ کا منشا یہ ہے کہ اس کا بھائی اپنے موشیوں کو جہاز رہا ہے اور غرب آفتاب
کا مقصد یہ ہے تاکہ شام ہونے پر بخیر گھر آئے اور ان سمار کم انشتت میں اس نے یہاں ہے کہ جو چادر بھیجی تھی وہ بھیجی ہوئی ہے اور ان دعا ہم اہم
اس امر کا اظہار ہے کہ وہ دونوں مشکین کم دی گئی ہیں اب تیرے باکرہ ایسا ہو سہ یا نہیں، غلام نے کہا: خشک میں عرب کے ایک چشمہ پر پہنچا تھا اس
باشندوں نے میرا نسب پوچھا میں نے اس کو کہا: کہ میں آپ کا چلاد بھائی ہوں اور جوڑا کھول کر بہن لیا جس سے میں نے زینت مال کی، جوڑا لکیریں
اُلجھ کر بھٹ گیا اور میں نے مشکین کھول کر شہد اور گھی لوگوں کو بھلا دیا، امر القیس نے کہا: اترا اس ہورے تو نے کیا حرکت کی، اس کے بعد خود تلو اونٹ
لے کر چلا، اونٹوں کو پانی پلانے کیلئے غلام ساتھ (ایک جگہ پہنچ کر پانی پلانے لگا) غلام (تمہارا پانی پلانے سے) عاجز رہا تو امر القیس نے اس کی
مدد کی (جب اس کے پاس آیا) تو غلام نے اس کو کنویں میں کھلا دیا اور خود اونٹ لیکر عورت کے پاس آیا اور لوگوں کو کہہ دیا کہ میں اسکا شوہر ہوں لوگوں
نے عورت کو کہا: اترا شوہر آگیا، عورت نے کہا: میں نہیں جانتی کہ وہ میرا شوہر ہے نہیں؟ تم اسکو اونٹ ذبح کر کے ادھ اور دم کھلاؤ، انہوں نے ایسا ہی کیا
اور جو کچھ انہوں نے کھلایا غلام نے کھالیا۔ پھر عورت نے کہا: اسکو کھٹا دودھ پلاؤ، انہوں نے کھٹا دودھ پلایا غلام نے وہ بھی پی لیا، عورت نے کہا: اس کا بستر گھر
اور دنوں کے پاس بچا۔ و انہوں نے بچا دیا غلام وہیں سو گیا، جب صبح ہوئی تو عورت نے کھلایا بھجوا کہ میں تین باتیں پوچھنا چاہتی ہوں غلام نے کہا
جو چاہے سو پوچھ لے عورت نے کہا: تیرے ہونٹ کیوں حرکت کرتے ہیں؟ غلام اترے بوسہ کے امتیاق میں عورت، تیری رانیں کیوں پھرتی
ہیں؟ غلام اتیری سرین پر چڑھ بیٹھنے کیلئے عورت، تیرے پہلو کیوں کاہنتے ہیں؟ غلام تجھے آغوش میں لینے کیلئے عورت نے کہا: پگڑا اس کے
ہاتھ باندھ ملو، لوگوں نے اس کے ہاتھ باندھ لئے، راوی کہتا ہے کہ (کنویں پر) ایک قوم کا گذر ہوا تو اس نے امر القیس
کو کنویں سے نکال دیا، امر القیس اپنے خد میں پہنچا اور سوا اونٹ لیکر عورت کے پاس آیا، لوگوں نے عورت سے کہا: اترا شوہر آگیا عورت نے کہا: میں
نہیں جانتی کہ وہ میرا شوہر ہے یا نہیں؟ تم اسکو بھی اونٹ ذبح کر کے ادھ اور دم کھلاؤ، لوگوں نے ایسا ہی کیا جب اس کے پاس لکڑ کاٹنے والے امر القیس
کہا: جگر، کوہان اور پشت کا گوشت کہاں پر؟ اور اس کے کھانے سے انکار کیا، عورت نے کہا: کھٹا دودھ پلاؤ سو کھٹا دودھ پیش کیا گیا، امر القیس نے
اس کے لی لینے سے انکار کر دیا اور کہا: تازہ تازہ دو باہوا گرم اور دہی کہاں ہے؟ عورت نے کہا: خون اور گوبر کے قریب بستر
لگا دو لوگوں نے بستر لگا دیا۔ اس نے سوئے سے انکار کر دیا اور کہا کہ بلند مقام پر بستر لگا کر خیر نصیب کر دو عورت نے اس کے پاس
اطلاعا بھیجی کہ میری تین شرطیں پوری کر، امر القیس نے جواب دیا کہ جو چاہے سو پوچھ لے عورت نے کہا: تم ختمیہ شفتاک؟ امر القیس
پانی لی ہوئی شراب پینے کیلئے عورت نے کہا: فلم ختمیہ کشاک؟ امر القیس نے چادر اوڑھنے کیلئے عورت نے کہا: فلم ختمیہ خذاک
امر القیس: تو انا اور خیر بھگورے کے اڑ لگائے کیلئے عورت نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے میرا شوہر اسکا احترام کر د
اور غلام کو قتل کر ڈالو پس غلام کو قتل کر دیا اور امر القیس لڑا کی قسم ہم صحت ہوا، ابن سیرہ نے کہا: پس یہ قصہ کافی ہے
ابو عمرو: تیرے افسانے کے بعد پوری رات قصہ گوئی بیکار ہے اور تجھ جیسا افسانہ تو کوئی بھی نہیں سنا سکتا جس ہم آٹھ
کر داپس ہو گئے اور ابن سیرہ نے مجھے انعام دیا۔

العدالة الفاروقية

من روى الصواب

جبله بن الایهم اخربلوك غسان، وكان طوله اثني عشر شبراً، فاذا ركب مسرَّح الارض بقدميه ولما اراد ان يسلم كتب الى عمر ليستأذنه في القدوم عليه، فسرى بذلك، وكتب اليه ان اقدم، فلك ما لنا وعليك ما علينا فخرج في مائة فارس من علق وجفنة، فلما دنا الى المدينة البسهم ثياب الوشي المنسوجة بالذهب الاحمر والحريز الاصفر وجلل الخيل بجلال الديباج وطوقها اطواق الذهب والفضة، وليس تاجه، وفيه قرط مارية فلم يبق في المدينة الا من خرج اليهم فوراً المسلمون بقدميه، واسلامه، ثم حضر الموسم مع عمر، فبينما هو يطوف بالبيت اذ وطئ على ازاره رجل من فزارة فحمله، فالتفت اليه جبله مغضباً فلطمه، فهشم انفه فاستمر عليه الفراري عمر، فقال ما دعاك الى ان لطمت اخاك؟ فقال نه وطئ ازارى، ولولا اخوة هذا البيت، لآخذت الذي فيه عيناه فقال لعمر واما انت فقد اقررت، فاما ان ترضيه واما ان اقيده منك، قال: ائقده منى، وهو رجل سوقه، قال: قد شملت راياء الاسلام، فما تفضلت، الا بالعاقبة، قال قد رجوت ان اكون في الاسلام اعز منى في الجاهلية، فقال هو ذا قال، اذا انتصر، قال: ان تنصرت ضربت عنقك، واجتمع وفد فزارة ووفد جبله كادت تكون فتنة، فقال جبله: انظر الى غير يا امير المؤمنين، قال: ذاك اليك، فلما كان في جنح الليل خرج في صحابه الى القسطنطينية، فتنصروا وعظم هرقل قدومه وسريته، واقطع الاموال، والرياء، فلما بعث عمر رضوان الله عليه رسولاً الى هرقل، بين عهده الى الاسلام، فاجاب المصلح ثم قال للرسول ارايت ابن عمك الذي اتانا راغباً في ديننا، يعني جبله، قال: لا، قال: الفة ثم اثنى وخذ الجواب فذهب، فوجس على باب جبله من الجمع والحجاب، والبهجة مثل ما على باب قيصر، قال: فلتطفت في الاذنين حتى دخلت عليه، فرأيت رجلاً اصهب اللحية ذا سبال، وكان عهن به اسود اللحية، فانكرته، فاذا هو قد عا بسحالة الذهب، فنزها على الحية حتى عاد اصهب، وهو قاعد على سريره من قوارير، فلما عرفني، رفعني مع علي السري، وجعلني يسألني عن المسلمين، فقلت: قد اضعفوا اضعافاً على ما تعرف، وسال عن عمر رضي الله عنه، فقلت: بخير حال، فاعتمر بسلامة عمر، فالتفت عن السرور فقال: ليرتابي الكرام، فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن هذا، قال: نعم صلى الله عليه وسلم ولكن نقي قلبك من الدنس، ولا تبال علام قد عدت، فطمعت فيه عند صلوته على النبي صلى الله عليه وسلم، فقلت: ويحك، يا جبله! لا تسلموا؟

وقد عرفت الاسلام، وفضله، قال: ابعدا ما كان مني؟ قلت: نعم قد فعل سجل من فزاره اكثر مما فعلت ارتد، وضرب اوجه المسلمين بالسيف، ثم اسلم، وقبل منه، وخلفته بالمدينة مسلما، قال يزدني من هذا، ان كنت تضمن لي ان يزوجني عمر ابنتي، ويولياني الامر من بعده، رجعت الى الاسلام، فضمنت له التزويج ولم اضمن الخلافة، فأومأ الى وصيفيين يديه، فذهب مسرعا، فاذا مواثي الذهب قد نصبت بصحائف الفضة فقال لي: كل، فقبضت يدي، وقلت: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الاكل في انية الذهب والفضة، فقال: نعم صلى الله عليه ولكن نق قلبك وكل فيما احببت فاكل في الذهب والفضة واكلت في الخنجر، ثم جئ بطست من الذهب، فغسل فيها، وغسلت في لصفر، ثم اومأ الى خادم عن يمينه، فذهب مسرعا، فسمعت حسا، فاذا اخذهم معهم كراسي مرصعة بالجواهر فوضعت، عشرة عن يمينه، وعشرة عن يساره، واذا عشر حجار في الشعو عليهم ثياب الوشي مكسرات في الخجلي، فقعدن عن يمينه وقعدن مثلهن عن يساره، واذا بجارية قد خرجت كالشمس حسنا، وعلى راسها تاج، عليه طائر وفي يدها اليمنى جامة، وفيها مسك وعنبر فتيت، وفي يدها اليسرى جامة، فيها ماء الورد، فصفر بالطار، فوقع في جامة ماء الورد فاضطرب فيه، ثم وقع في جامة المسك فتمترغ فيه، ثم طار فوقع على صليب في تاج جلة، فرفرف حتى نقض ما في ريشه عليه، وضجك جلة من شدة السرور، ثم قال للجواري الاتي عن يمينه، بالله اضحكنا، فاندفعن يغتئين، تخفق عيدانهن، يقلن، هـ

لله دُرُ عَصَابَةٍ نَادَمَتْهُمْ	يَوْمًا بِمَجْلَى فِي الزَّمَانِ الْاَوَّلِ
يَسْقُونَ مِنْ وَرْدِ الْبَرَصِ عَلَيْهِمُ	بِرْدَى يَصْقُقُ بِالْحَرَقِ السَّلْسِلِ
اَوْلَادَ جَفْنَةٍ حَوْلَ قَبْرِ اَبِيهِمْ	قَبْرِ ابْنِ مَارِيَةِ الْكَرِيمِ لِلْفَضْلِ
يُغْتَنُونَ حَتَّى مَا تُهَرُّ كُلَابُهُمْ	لَا يَسْأَلُونَ عَنِ السَّوَادِ الْمُقْبِلِ
بِضِّ الْوُجُوهِ بَقِيَّةُ اَحْسَابِهِمْ	شَوْءُ الْاَنُوفِ مِنَ الطَّرَازِ الْاَوَّلِ

فضحك، ثم قال: اتدري من قائل هذا قلت لا، قال: حسان بن ثابت شاعر رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم قال للاتي عن يساره، بالله، ابيكنا فاندفعن بعيدا عنهم يغتئين هـ

لَيْسَ الدُّرُّ اَرَا قُفِّرَتْ بَعْمَانُ	بَيْنَ اَعْلَى الْيَرْمُوقِ وَالصَّمَانِ
اِذَاكَ مَعْنَى لَالِ جَفْنَةٍ فِي الدَّهْرِ	مَحَلًّا لِحَادِثَاتِ الزَّمَانِ

قد راني هناك دهرًا مكيًا | عند ذي التاج مجلسي مكاني
تكلت أمهم وقد تكلمتهم | يوم مخلوا بحادث الجولان
ودنا الفصيح فالولاء | ينشظمن سراغا الكلة المرحان

فبکی حق سالت الهموم علی بحیثی، ثم قال لی: هذا حسان ایضا، ثم انشأ یقول:

تنتصرت الاشراف من أجل بطی	وما كان فيها لو صبرت لها ضرر
تكلفني فيها الجأح ونحوه	وبعث بها العين الصحيحة بالعود
فيا ليت اقي لم تلدني وليتني	رجعت الى الامر الذي قال لي عمر
ويا ليتني ازعى المخاض بفقرة	وكنت اسيرافي ربيعة او مضر
ويا ليت لي بالشام ادنى معيشة	اجالس قومي ذاهب السمعة البصر

ثم سألني عن حسان: أحمى هو؟ قلت نعم، ثم أمر به بالاكسوة وثوبي موقورة، وقال: أقرئه سلامي، وادفع له هذا، وان وجدتم منية، فادفعوا الى اهله، وانحر الجمل على قبره، فلما قد على عمر، اخبرته الخبر، قال: فهاضمت له الامر، فاذا ايسر قضى الله عليكم، ثم بعث الى حسان فاقبل، وقد كفت بصره، فلما دخل، قال: يا امير المؤمنين اني وجئت بحمدك، ان جنة قال: نعم، هذا رجل اقبل من عندي، قل هات، يا ابن أخي، اما بعث به الى معك، قلت: ما عليك قال: انه كريم من عصبة رجال كرام مدحهم في الجاهلية، فخلف ان لا يلقى احدا يعرفني، الا اهد الي مع شيء ففعلته اليه، واخبرته بامر في الابل فقال: ادعني اتي كنت ميتا، ففوت على قبري.

حل لغا غسان ایک چشمہ ہے جس پر قبیلہ ازدکا ایک گروہ وارد ہوا تھا جس میں جو جھنڈ بھی ہیں۔ خبر بابت جہ اشارہ کیا کہ انی السقول عندہ لم تطلع علی قبیلہ نسبی سبب لعل النسخ وقع من ان سینین الصبح عندی عکس بالاسلام، وعکس بالضم ابو قبیلہ فیہم غبارة امر عوف بن عبد مناة حفصة امہ تدمی عکس فلغیب بہ جفینہ یعنی قبیلہ، ثیاب الوسی نقشین کہہ کرے جمل کھول کر کھجول پہنا، جلال، بمع جمل جھول قرط بالی، کان کا زبرد جہ افراط، قراط، ماریہ بنت ظالم بن وہب تندی سبکی بایوں میں کبوتر کے اندسے کی بارود عجیب و غریب موتی یا پائیس ہزار اشرفیوں کی قیمت کا ایک سو ہر تھا جو بطریق دراشت سلطین میں منتقل ہوتا تھا اور ہاتھا۔ دلی رو دنیا لطرہ (من) لطرہ حشر بادنا، اشتر من، اشتر توڑنا، فاستعدی استغاثہ کرنا، اقدیدہ اتقاد الامیر القاتل بالقتل قصاص لینا، رجل موتہ بازاری، افرومایہ، انتصر نصرانی جو ماؤں، اشتر رات کا کچھ حصہ، الرابع جمع ربیع کھر منزل، التجاب مع واجب دربان جھت، حسن خوبی، اسباب سفید سفید مرغی آمل، صہب اس صہباً ضمیمہ، اشتر بالوں کھر شا سفید ہونا کس، صہب، اسباب جمع سببہ مویج کے بال، اشتر کھر چاندی سونے کا براہ، کھوں جو کی بھوی، ذرا ہارن، ذرا کھیرنا، قرار بر جمع قارورہ شراب بارتق، شیشہ، انحدارث انحدار انچھے اترنا، لقی تبقہ سے امرنا

ہے صاف مستحکم کرنا، اللہ کی میل کیل ہر اذناس (اس) اذناس، دانستہ میلا ہونا علامتِ حروفِ مبارکہ اور نامِ استغفار یہ اس کا الف ساقط ہو گیا
و بصیغہ خدمت گار جو وصفاء، مواد جمع مادۃ و ستر عنوان، صمالت جمع صحیفہ پالہ، خلج مذکر جمع کا معرب ہے ایک درخت ہے جس کی لکڑی
بست سخت ہوتی ہے اس سے تیریزہ وغیرہ تیار کیا جاتا ہے ہر خلج، مست، اہل دھوئے کا تہہ کا برتن جو ٹھوس، مضبوط، سونا، ناعم
جمع غام، اگر کسی جمع کو امر صغیر کے چاندی سے جوڑا ہوا جو ارجح جاریہ کینز، شعور جمع شعر ای متورات فی اشور کثر تھا، عسکرات
اسم فاعل ہے کسرت المرءۃ و نحوہا النور علی کذا فلکسر لینس سے فلاں چیز پر روشنی پڑ گئی۔ جامتہ چاندی کا برتن جو علم نیت فعل بھی
مفعول چورہ کیا ہوا حضرت ام، صفراء صفراء۔ بالفکر عندود وہ گھوڑے کو پانی پلانے کیلئے بلاتا، قمرغ ٹوٹ ٹوٹ ہوتا
روقت انظار بجا حیرہ باز کا پھر پھر دانا، لفظ جھڑمانا، خلق خفتان سے ہے بمعنی اضطرب، عید انہن عیدان جمع عود سارنگی۔

لشہ ذر۔ ہاں کی خوبی اللہ ہی کیلئے ہے۔ لا ذر ذرۃ خدا کرے کہ وہ خوش حال ہو، عکسا بہ مردوں، گھوڑوں پر
کی جماعت دس سے چالیس تک، نادستہم علی الشراب ہم نشینی کرنا، بطبق دمشق یا اطراف دمشق کے مرغزار البرکس ملک
شام میں ایک جگہ ہے۔ بردی دمشق کی ایک نہر ہے۔ یصفق صفق۔ الرعل الشراب صفائی کیلئے ایک برتن سے دوسرے برتن میں کرنا،
لینشون مضارع مجہول ہے عشان، و عشی (دس) عشو، غشیانہ۔ فلانا کسی کے پاس آنا یا پھرتے ہیں، ہر برا۔ الکلب کتے کا بھونکنا، نباح
سے کم، السواد سیاہی۔ اشخاص۔ جمع کثیر افراد ہے۔ شم الانوف ناک کے ہانہ کی بلندی والا، شم (دس) ان شتا۔ الانف چوٹی بلند ہونا
الطراز نگار جام، حسان بن ثابت بن المنذر، عبدالرحمن انصاری خراجی مشہور صحابی ہیں۔ ایتام جاہلیت و اسلام دونوں میں بڑے پائے
کے شاعر سمجھے جاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے واسطے مسجد میں منبر رکھوا دیتے تھے جس پر کھڑے ہو کر خطبہ اکرم کے مدح
قصائد پڑھتے تھے، ایک بیماری کی وجہ ان میں شجاعت نہیں رہی تھی جس کی وجہ کسی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے، آخر میں آپ نابینا ہو گئے
تھے مکہ کے قبل اور مدینہ کے بعد ان کی وفات ہوئی ان کی اور ان کے باپ اور دادا اور پردادا سب کی عمریں تقریباً ایک سو ہیں
ہاں کی ہوئیں کن کلمہ من استغفاریہ ہے۔ انقرفت۔ الدار لکھاں پانی اور آدمی سے خالی ہونا، عخان، کغراب کن کا ایک شہر ہے۔ الیون
قال فی الحاشیۃ ما جدناہ فی کتب اللغۃ الموجودۃ عندنا لونی انہا الیونک العثمان علاج میں ایک جگہ ہے۔ معنی اسم ظرف ہے غنی
یعنی سے معنی اقامت کرنا، معنی منزل، یہ سوال سابق جواب کا ہے۔ نکلت (دس) نکلا کم کرنا۔ ٹکل موت، ہلاکی، الفصح عبد الوالد
جمع ولیدہ کثیر محتاج جھگڑا لے کر (دس) لہجہ، لجا جاسخت جھگڑا کرنا، نخوہ تکبر، قفر قہر ہے اب دیکھ، بیابان جو قفار و ربیۃ، مفر و دول
قبیلہ ہیں، لوق جمع ناقدہ موقرہ بوجہ سے لہی ہوئی، عصیۃ جماعت۔

تشریح ۱۔ جلد ابن ایہم خسان کا آخری شہنشاہ ہے جس کا قد بارہ بالشت اذین تھا۔ سواری پر بیٹھا تھا تو اس کے پاؤں زمین پر نہتے
تھے جب اس نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضری کی اجازت جاکر آپ بہت خوش ہوئے اور کھدیا کہ
آج او جو چیز مجھے نئے نئے ہے وہی تیرے لئے سود مند ہے اور جو چیز ہمارے لئے نقصان دہ ہے وہی تیرے لئے ضرر رساں ہے پس جلد ابن ایہم
قبیلہ (مکمل) اور حنفیہ کے ایک سو شہسواروں کے ساتھ نکلا اور جب مدینہ کے قریب پہنچا تو اس نے شہسواروں کو مسونے کے تار اور ابریشم سے
بٹے ہوئے نقشین کپڑے اور گھوڑوں کو دیباچ کی جھلیں اور مسونے چاندی کے ہار پہنائے اور خود بھی اس نے اپنا تاج پہن لیا جس میں مارہ کی
بالیں تھیں تمام اہل مدینہ اس کے استقبال کے لئے نکلے اور اس کی آمد سے اور اسلام قبول کرنے سے مسرور ہوئے پھر وہ شہر حج میں ادائیگی حج
کیلئے حضرت عمرؓ کے ساتھ حاضر ہوا پس وہ طواف کر رہا تھا کہ ایک فزار کی کا پاؤں اس کے تہبہ پر پڑ گیا جسکی وجہ سے اس کا تہبہ ٹکل گیا جلد ابن ایہم
نے غیظ و غضب میں اگر اتنی زور سے لٹاچہ مارا کہ اس کی ناک ٹوٹ گئی۔ اس نے حضرت عمرؓ سے داوری کا یہی حضرت عمرؓ نے جیل سے کہا۔ تو نے اپنے اسلامی
بھائی کے طمانچہ کیوں مارا! جیل نہ لگا، اس نے میرے تہبہ پر پاؤں رکھا ہے اگر بیت اللہ کا احترام (دیش نظر) ہوتا تو میں اس کی کھونٹری بکڑ لیتا جس

نے علیہ السلام کو مل لیا۔ اپنے دل کو صاف رکھ اور جس برتن میں طبیعت چاہے کہاں جس جیلہ نے چاندی سونے کے برتنوں میں کھایا اور میں نے دھنگہ کے برتن میں کھایا پھر سونے کا شلت لایا کیا اس نے اس میں ہاتھ دھوئے اور میں نے پیل (کے برتن) میں ہاتھ دھوئے پھر اس نے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا جو اس کی دائیں جانب کھڑا تھا وہ فوراً چلا گیا۔ اتنے ہی میں میں نے ایک آہستہ سنی تو دھنچہ چند خادم آئے جن کے ساتھ جواہرات سے اسے جڑی ہوئی کرپیں تھیں پس دس کرپیں اس کی دائیں جانب اور دس بائیں جانب بچھا دی گئیں اس کے بعد دس کینزریں آئیں جو دلے لیے ہوں میں چھٹی ہوئی تھیں، نقشین پرچے پہنے ہوئے تھیں۔ زیورات میں لدی ہوئی تھیں۔ پس ان میں سے پانچ اس کی دائیں جانب اور پانچ بائیں جانب بیٹھ گئیں اس کے بعد ایک کینزری جو آفتاب کی طرح حسین و جمیل تھی اس کے سر پر ایک تاج تھا جس میں ایک پرندہ تھا اور اس کے دائیں ہاتھ میں چاندی کا جام تھا جس میں مشک و عنبر کا چورا تھا اور بائیں ہاتھ میں بھی چاندی کا ایک جام تھا جس میں عرق گلاب تھا۔ کینزری نے پرندہ کو چھوڑ دیا وہ گلاب کے پانی والے پیالہ میں آکر بیٹھ گیا پھر ایک مشک والے پیالہ میں آکر لوٹ پوٹ ہوا اور وہاں سے آکر کینزری کے تاج کی ملیب پر جا بیٹھا اور اس طرح بیٹھ بیٹھا کہ مشک و عنبر اور عرق گلاب جو اس کے پردوں پر لگا ہوا تھا وہ سب جھڑک کر جیلہ کے تاج پر گر گیا۔ اور جیلہ فرما صرت میں بیٹھنے لگا اس کے بعد اس نے کینزریوں سے کہا جو اس کی دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں کہ تم ہمیں ہنساؤ۔ کینزریوں نے سارے ہنسی پر گانا شروع کیا۔

۱۱۔ اللہ ہی کیلئے ہے اس جماعت کی بھلائی جسکے ساتھ میں نے گذشتہ زمانہ میں ایک اور مقام بلیق میں شراب نوشی کیلئے ہم نشینی کی ہے۔
 ۱۲۔ جو شخص بھی انکے پاس مقام پر نہیں وارد ہوتا تھا اسی کو وہ لوگ خوش گھر شراب کے ساتھ بلا ہوا بڑی نہر کا پانی پلاتے تھے۔
 ۱۳۔ وہ لوگ جبندہ خاندان سے ہیں جن کے باپ کی قبر کے قریب ماریہ جیسے کریم و صاحب فضل عظیم کی قبر ہے۔ (۴) انکے پاس یہاں آتے ہی ہتے ہیں یہاں تک کہ انکے گتے (مہانوں کی کثرت آمد و رفت سے) بیگانوں کے دیکھنے کے عادی ہو گئے اس لئے وہ نہیں بھونکتے اور وہ لوگ سنے والے مہانوں کے متعلق ان کی کثرت کے بارے میں کچھ نہیں پوچھتے (بلکہ ان سب کا اکرام کرتے ہیں) (۵) وہ روشن چہرے والے پاکیزہ نسب والے بلند ناک سینے اسلام کے نقش قدم پر ہیں۔

یہ اشعار سن کر جیلہ ہنسا ہوا مجھ سے کہنے لگا: جانتے ہو ان اشعار کا قائل کون ہے؟ میں نے کہا: شاعر و باری حضرت حسان، اس کے بعد جیلہ نے ان کینزریوں کو کہا جو اس کی بائیں جانب بیٹھی تھیں کہ ہم کو لڑاؤ پس انہوں نے ساری پرگنا شروع کیا حسان الدار (۱) شہر عمان میں یہ کس کا مکان ہے جو (باشنڈل سے) اغال ہے اور یرموق اور صمان کے مابین ہے (۲) یہ مکان (جس کے بارے میں تو سوال کر رہے) آگ جیڑا مکان ہے جو گردش ایہم کے زول کا ٹھکانا ہو گیا ہے (۳) بتاؤ ہوئی کہ میں اپنے آپ کو اس جگہ تک دیکھتا تھا کہ میری نشستگاہ اور میرا مکان صاحب تاج شہنشاہ کے پاس تھا (۴) انکی مائیں ان کو روئیں اور وہ اس سے پہلے بھی رو پکی تھیں جن کو کہ وہ عادت زمانہ میں مبتلا ہوئے تھے (۵) عید قرب آگئی پس نوخیز لڑکیاں مونگے والی غذا کے لگانے میں جلدی کر رہی ہیں یہ اشعار سن کر جیلہ اتار دیا کہ اس کے آنسو اڑھیں پر بہہ پڑے، پھر اس نے کہا کہ یہ اشعار بھی حضرت حسان کے ہیں۔ پھر اس نے اشعار پڑھنے شروع کئے کہ تنفرت احدا، شرفاء ایک ملنا پھر کے سبب نصرانی ہو گئے حالانکہ اگر میں صبر کرتا تو اس میں کوئی نقصان نہ تھا

نی کشید از حسرت و غم آہ سمر  کا پنج من کردم دریں عالم کہ کرد

(۱) مجھے اس ملنا پھر پر کبر و نخوت اور خصومت نے مجبور کیا ہے اور میں اسی کی وجہ سے اچھی خاصی آنکھ کو (دین اسلام کو) کافی آنکھ (نظر) کے عوض فروخت کر ڈالا عیان نفس بدست ہو ابہا کردم ۲۔ خلاف عقل و خرد کردم و خطا کردم

(۳) کاش میری ماں مجھے نہ بنی اور میں اس بات کی طرف لوٹ آتا جو حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہی تھی

کون بدنام وداستم ندارد سود * چه سود گفتن بسیار کیں چرا کردم

ہوتا اور تو میری قبر پر اُدھ دیکھ کر تانا

شیر بنویس

بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، وأما من أُمته فهو ابن أُمته بنت وهب، بن عبد مناف، بن زهير بن
 كلاب ففـه كلاب يحتمل نسب من الطرفين.

وفاة امیر صلوات اللہ علیہ
 تزوج ابوہ عبداللہ، اُمّہ آمنہؓ فحملت بہ صلی اللہ علیہ وسلم فمات عنہ وهو فی بطن اُمّہ، ولو
 یوشم الاو (عوضاً) الخس جمال واما یمین وقطعة غنم۔

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد (مجدد خواجه) عبد اللہ نے (جو نہایت حسین نحو بصورت جوان عالی ہمت اور
ویر تھے) آپ کی والدہ (مجددہ بی بی آمنہ سے) جو اپنے زمانہ میں قریش کی تمام عورتوں پر شرافت پوری و نجابت مادری میں
وقت رکھتی تھیں، شادی کی اور بی بی آمنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل قرار پایا آپ کے والد خواجه عبد اللہ (یکمیں برس
اور تھیں مہینے کی عین شباب خیز عمر میں) انتقال کر گئے دراصل آپ اپنی مادر ہی میں تھے (اور اس احاطہ میں مدفون ہوئے جہاں
آپ کی نہال کے لوگ مدفون تھے) آپ نے پانچ اونٹ اور ام ایمن اور چند بکریوں کے ہوا وراثت کا کوئی مال
اور سامان نہیں چھوڑا۔

ولادت صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی ولادت باسعادت !

خوش وقت آن پدید گشتی باشد شہرہ شایاں ازاں صدق کہ جنیں پروردگار
آماز و مکرم و انبیا از وعزیز صلوا علیہ ماطلع الشمس و انفسہ

ولید صلی اللہ علیہ وسلم، بمکہ المکرمت عام الفیل یوم الاربعین لافتنہ عشرۃ خلعت من الزمیع الاول علی الاربعین من الاقوال
کانت مضت علی میلاد سیدنا المسیح خمس مائۃ و احد و سبعون سنۃ و بینہ و بین آدم اربعۃ الاف و ستۃ سنۃ نروى
انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عند ولادته ناظر بمصرۃ الی السماء و ما وجبۃ امه ثقل حملہ صلی اللہ علیہ وسلم کما تجب الحوامل !

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہر مکہ میں ہاتھیوں والے سال پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو بقول صحیح اسح کے
وقت پیدا ہوئے، حضرت عیسیٰ مسیح پر پانچ سو اکتیس سال گزر چکے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم
علیہ السلام کے درمیان چار ہزار چھ سو سال کا فاصلہ ہے، مروی ہے کہ آپ بوقت پیدائش آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے
آپ کی والدہ بی بی آمنہ کو آپ کے حمل کی مطلق تکلیف نہ ہوئی (اور چھ مہینے تک یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ آمنہ حاملہ ہے، میکہ کے
مادر عورتوں کو حمل کی وجہ سے تکلیف ہوا کرتی ہے)۔

رضاعتہ صلی اللہ علیہ وسلم کان نساء قریش، الارضین اولادھن فارضعتہ امنۃ ابابا قلاخل ثم ارضعتہ ثویبہ
جاریۃ ابی لہب ثم وقع بذل الشرف الاوفر والخط الاکبر حکیمۃ بنت ابی کبشۃ السعدۃ و

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الفطام عند ما وکانت ارضها ذات جبل یسقط السحاب غیر ما طر، والا نعام ہر فی مثل اربابہا، فعات
الارض کانهار و صۃ خضراء، والصحاری القفر کانهاد امامہ و طالت الازرع، وامتلأت الضروع !

غل لقا
فلا بل جمع قیلۃ، او فر کال مکمل، الفطام دیکھو مکمل جدب بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک زمین ہر فی
یہ غالباً ہر ب بمعنی ارباب کی جمع ہے، انکارہ، دانا، اسندر، مروع جمع فروع تھیں۔

هـ شوق عن صدره و شوق له البدر ☀ ومن شرط كل شرط جزاء

وفي السنة الرابعة أتاه ملكان، فاجتمعا وشقا صدره، وخرجا من علقه سوداء ثم غسلاه، ثم رآه كما كان فراه الصبيان الذين كانوا معه، فاسرعوا إلى الحلية السعوية، وأخبروها بما جرى عليه صلوات الله عليه، فأسرعت إليها صلوات الله عليه كأن خطوة نقلها إلى خط فوجدن صحيحا، فوردته إلى عبد المطلب بخشيته عليهما من أعدائيه، ثم قرمت بعد النبوة، وأسلمت مع زوجها

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے چوتھے سال (جبکہ اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے جھل میں گئے تھے، دو فرشتے آئے اور انہوں نے آپ کو زمین پر لیٹ کر آپ کے سینہ مبارک کو جاگ کیا اور خون کے سیاہ لوتھڑے کے دل سے نکال کر صاف کیا دینے دو سیاہ خون جو بنی آدم میں زمانہ آدم سے پشت در پشت چلا آتا ہے اور در حقیقت گناہ کی دہی اصل و بنیاد ہے نکال دینا، پھر اپنے دل کو معرفت و نبوت کا نور بھر کر، اس کی جگہ رکھ دیا اور سینہ برابر کر دیا اور مٹانے لگا دیئے سیون کی سیاہ دھاری آپ کی چنبر گردن سے ناف تک مدت النعمانی رہی، جو بچے آپ کے ساتھ تھے (جن میں سے علیہ کا لڑکا مسرود بھی ہے، وہ یہ کیفیت دیکھ کر رزرتے کانپتے، دوڑتے، ہانپتے) علیہ سعدیہ کے پاس آئے اور سارا ماجرا سنایا پس علیہ سعدیہ (یہ درخت اڑا خبر مل کر اپنے شوہر عمارت کو ہمراہ لے کر روٹی ہوتی، آپ کی طرف روانہ ہوئیں (رہے) و پریشانی کا یہ عالم تھا کہ پیر ہستی کہیں نہیں اور پڑا کہیں تھا (رنگ فنی تھا اور زبان پر یہ الفاظ تھے "اے میں ٹٹ گئی لوگو! میری چار برس کی کمانی برباد ہو گئی، میں اب آمنہ کو کیا منہ دکھاؤں! میر پریشان و سرایہ جھل میں بیٹھی اور آپ کو (ایک ہرے بھر درخت کے نیچے) صبح سالم بیٹھے ہوئے پایا تو زور دے کر آپ کو بھاتی سے لگاوا اور اپنی بھڑری بیان کی، آپ نے تمام قصہ بیان کر کے قہقہہ لہرائی۔ گواہ وقت علیہ کے بے چینوں کو تین بیٹھی

لیکن یہ خیال پیدا ہو گیا کہ اس خطرناک حالت میں اس فوجی کو اپنے پاس رکھنا بھی بربادگاہ لازم کا مصداق بنتا ہے اس لئے علیہ نے آپ کو آپ کے دشمنوں کے خوف سے خواجہ عبد المطلب کے پاس (کثر نہیں پہنچا دیا) آپ کے دادا عبد المطلب نے علیہ کو ایک ہزار اوقیہاں اور پچاس مل سونا حق خدمت گزاروں میں بطور انعام و بجز نہایت عزت کیا تو شخصت علیہ سعید نبوت کے بعد حاضر خدمت ہو کر اپنے شوہر کی سمیت میں مشرف اسلام ہوئے۔

وفاۃ امیر مصلیٰ علیہ السلام

ولما بلغ مصلیٰ علیہ السلام السادسة من عمره، زارت أمه أمنة إخوانها من بني النجار في المثلث

فلما رجعت هو معها وبلغت الإبلواء (قرية بين مكة والمثلث) وتوفيت، ودفن ذلك إلى امرأ من فخر جت اليه وقد مث به إلى مكة. وكانت مولاة له قد رثها من أبيه، وضمه عبد المطلب، وأحبته حباً شديداً و تنابعت على قریش سنون محبۃ، ففتفت امرأة من قومہ ان یستشفعوا عند النبی فقام عبد المطلب واعتصم بہ مصلی علیہ السلام، ورفعہ علی عاتقہ، فاستشف بہ، فلم یلبثوا اذ مطر اذ صاروا فی خصب ورفاہیۃ عیش +

حل لغا

سنون جمع سنتہ سال، مجدہ قوطناک سال، ہفتت بمعنی صاحت، اعتصم شاذ پکے لیا، خصب فراخ سالی، رفاہیۃ خوش میثی و آرائی۔ تشریح

جب آنحضرت مصلیٰ علیہ وسلم اپنی عمر کے چھٹے سال کو پہنچے تو آپ کی والدہ محترمہ اپنے قبیلہ بنی نجار کے بھائیوں کے کفالت کے لئے مدینہ تشریف لے گئیں اور ایک ٹکڑی زمین پر جب وہیں تو رہا سہہ میں موضع دو ان کے قریب ابوان کے مقام میں ہو کر اور مدینہ کے درمیان میں ہر انتقال ہو گیا اور وہیں مدفون ہو گئیں آنحضرت مصلیٰ علیہ وسلم کو ام ایمن نے کمرہ پر نہیں جو آپ کی لڑکی تھیں اور آپ کو ترکہ پردی میں ملی تھیں آپ کے دادا عبد المطلب آپ کو محبت و شفقت کیساتھ سینے سے لگایا۔ ادھر اہل قریش لگا کر قوط سالیوں میں مبتلا تھے اور کوئی ممبر بن پڑتی تھی، آپ کی قوم کی ایک عورت نے کہا: اس نبی کے ذریعہ شفاعت چاہو، چنانچہ عبد المطلب نے آپ کو کندھوں پر اٹھا کر آپ کے واسطے سے پانی طلب کیا تو فوراً بارش ہوئی اور سرسبز و شادابی فراخی میں نصیب ہو گئی۔

وفاۃ عبد المطلب

ثم كَفَلَهُ ابْنُ طَالِبٍ بَعْدَ مَا كَفَلَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ سَنَتَيْنِ وَتُوفِيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ كَمَا انْتَقَلَ حِينَ مَضَتْ مِنْ عَمْرِهِ مِائَةٌ وَارْبَعُونَ سَنَةً

تشریح: خواجہ عبد المطلب نے آنحضرت مصلیٰ علیہ وسلم کی دو سالہ کفالت کے بعد ربی ائمنہ سے دو سال دو ماہ دس یوم بعد جب کہ آپ کی عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی، ایک سو چالیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور عبد المطلب کے بعد خواجہ ابوطالب نے آپ کی کفالت کا حق ادا کیا۔

رحلتہ الاولى الى الشام

وفي الثالث عشر تهياً ابن طالب للخروج الى الشام فاخذ مصلی

ثم شام كل طرف أبداً بهامفر الله عليه وسلم زمام رفاقته وقال: يا أعمى! إلى من تكلمني؟ لا أب لي ولا أم فرقله فخر به، وتفرس فيه ابن طالب من علامات النبوة ما لم يره من

قبل من إظلال الغمامة، وخاتم النبوة، ولم يمض في هذا السفر إلا أيام قلائل حتى ما
سريعاً إلى مكة بعد ما فرغ من تجارته وقد سحر فيه بأسر بجا كثيراً

حل ثلثا زمام مہار، نعل، تلمنی وکل رض، دکلا وکولہ۔ الیہ الامر سپرد کرنا۔ تفرس فی کسی کے اندر ملامت سے غیر پہچانا علم
جمع علامت، اظلال سایہ ڈالنا، غماز بادل، تشریح۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے تیرھویں سال ابو طالب نے ملک شام کے سفر کا قصد کیا اور مقاصد سفر کے خیال سے آپ اپنے
لوگوں کے ساتھ مکہ میں چھوڑنا چاہا جب ابو طالب اونٹ پر سوار ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے زانو سے پٹ کر گرنے
لگے، اور اپنے اونٹ کی مہار پکڑ کر فرمایا: چچا! مجھے یہاں کس پر چھوڑے جاتے ہو نہ میرا باپ کے نہ ماں، یہ کس کو ابو طالب کا دل بھر آیا،
اور آپ کو اپنے ساتھ لے لیا۔ ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (اس سفر کے اندر) بہت سی وہ علامتیں نبوت معلوم کیں
جو اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں مثلاً بادل کا سایہ اُٹھنا، مہر نبوت کا ظاہر ہونا، دھار و رنجاہ کا سلام کرنا اور بسجود ہونا وغیرہ
اس سفر میں چند ہی روز گزرے تھے کہ آپ تجارت سے فارغ ہو کر بہت جلد مکہ واپس ہوئے اور تجارت میں غیر معمولی فائدہ ہوا۔
(فائدہ) اس سفر سے ابو طالب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت جلد واپس ہونے کی وجہ یہ تھی کہ جب ابو طالب اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کی طرف روانہ ہوئے تو سرمد شام پر شہر بصری کے قریب قافلہ ٹھہرا اور اسی جگہ ہجیرا راہب سے ملاقات ہوئی
جو ابو طالب کا دوست اور اپنے مذہب نصرانیت کا بڑا زبردست عالم تھا۔ ہجیرا گربا میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ آپ پر ابرسایہ کئے
ہوئے اور درختوں کی ٹہنیاں آپ پر چھکی لڑتی ہیں اس کے قبل یہ دعوت گزری راہب کسی آئندہ ورنہ مسافر سے بات بھی نہ کرتا تھا مگر اب کی
بار ہجیرا نے تمام قافلہ کی دعوت کی اور کہلا بھیجا کہ لے جاؤ قریب مناسبت کے بچے بوڑھے، غر اور غلام اتم سب ہی آؤ اور میری دعوت
میں شریک ہوؤ۔ چنانچہ سب لوگ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہ ہونے کے سبب قافلہ میں درخت کے نیچے بٹھا گئے
جب ہجیرا نے دیکھا کہ قریب کے لوگ آئے مگر وہ بڑت نہیں ہے جس کی توقع میں دعوت ہوئی تھی تو دریافت کیا کہ کس کو چھوڑ آئے چنانچہ
حضرت بتائے گئے اور آپ کو ہجیرا نے نہایت شوق و عظمت کے ساتھ اپنی گود میں لیا، آپ کی پشت پر مہر نبوت دیکھی اور ابو طالب
آپ کا ہم اور بچوں وغیرہ کے کل حالات دریافت کئے اور انجیل کی بشارتوں کے باطل موافق پا کر آپ کے نبی آخر الزماں ہونے سے ابو طالب
کو مطلع کیا اور بڑے زور سے نصیحت کی کہ خبردار ابو طالب! ان کو ملک شام میں نہ لیجانا، یہودی دیکھ جائیں گے تو بڑی طرح سے بے نیکی
اور آئندہ ہر جگہ اور ہر وقت اس لڑکے کی حفاظت کرتے رہنا کیونکہ یہ اپنے ملک کا آزاد کوئی والا اور اپنے زمانہ میں نبی ہوگا۔ چنانچہ ابو طالب
نے اپنا سفر جلد ختم کیا اور سیدنا کو لے کر بعانیت مکہ واپس ہو گئے۔ (تاریخ اسلام تبصر)

رحلته الثانية إلى الشام وفي السنة الخامسة والعشرين من خروجه صلى الله عليه وسلم إلى الشام للتجارة لما بعثته

ملك شام كلفه رآي كادوسرا سفر سيدنا خديجة الكبرى بنت خويلد رضي الله تعالى عنها وكانت من اهل ثروة من

قريش، وكان مع صلى الله عليه وسلم غلاما ميسرة، فأرأى منه خوارز وسمع من سطور الراهب شهادته بالنبوة وعاد

صلى الله عليه وسلم بارع تجارة.

تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی عمر کے) پچیسویں سال بغرض تجارت ملک شام کی طرف روانہ ہوئے جب کہ آپ
سیدہ خدیجہ الکبریٰ بنت خویلد بن عبد القری بن قصی نے (اپنے مال بطریق مضاربہ رائے تجارت) بھیجا تھا (کیونکہ مذکورہ آپ کی

امانتِ قدیم کے حالات خود بھی سن سکتے تھے اور اپنے بھتیجے فطیر کی زبانی آپ کے ذاتی اوصاف حمیدہ ہونے پر ان کے ذہنِ عین ہو گئے تھے، منیدہ خدیجہ قوم قریش کی (ایک) والدہ ربوہ عورت نہایت حسینہ اور عاقلہ تھیں، آپ کے ساتھ اس سفر میں خدیجہ کا خاص غلام میسرہ (اور ایک عزیز غریب بن حکیم تھا) جس نے آپ کے حالات سفر اور آپ کی عجیب گرجائیں دیکھیں اور نظروں سے گزرے آپ کی نبوت کی شہادت سنی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مالِ تجارت میں) دو چند نفع کے ساتھ (دوپہر کے وقت کو) واپس ہوئے اور خدیجہ کو ان کا مال دے کر اپنا حق جو معاوضہ مقررہ میں آپ کو خدیجہ کی طرف سے دیا گیا لے کر اپنے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور اپنی کائی ان کے سامنے رکھ کر اس سعادتِ مندی کا ثبوت دیا جو ہر شریفِ نسل کو زیب ہے۔

التزویج بخدیجۃ ولما سرّد میسرہ علیٰ خدیجۃ عاتراؤی من خوارق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورات بعضہا، رغبت خدیجہ نے نکاح

ذات (فولدت اولادہ) کالہا ابراہیم، ولم ینکم صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ قبلہا، ولا بعد نکاحہا فی حیوٰتہا حتی ماتت (وكانت وفاتها فی شوال بعد بعثتہ بثلاث سنین) وولدت لہ زینب وراقیۃ وام کلثوم وفاطمۃ والقاسم والطاهر والطیب وما توال قبل دعواہ صلی اللہ علیہ وسلم النبوة، وادرت الاناث فاسلمن وهاجرن۔

تشریح: جب میسرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کرامتیں خدیجہ سے بیان کی اور بعض کرامتیں خود خدیجہ نے بھی اپنی آنکھ سے دیکھ لیں تو آپ کے ساتھ نکاح کرنے کی خواہش پیدا ہوئی (اور ایک عورت نفیسہ نام کی معرفت ابوطالب کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ ابوطالب کو خود بھی خیال تھا کہ آپ کا کسی شریفِ زادی کیساتھ نکاح کر دیا جائے چنانچہ چار سو امتریوں پر اپنے خدیجہ کے ساتھ نکاح کر لیا، خدیجہ کی عمر اس وقت (اگر) چالیس برس (یا اس سے بھی زیادہ) کی تھی (لیکن مناسب اعضاء اور قدرتی حسن کے سبب جوان معلوم ہوتی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کے مابوا (جو اہرہ بطنیہ سے پیدا ہوئے تھیں) اولاد انہیں کے عنق ماب لہن سے تولد ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ کی بی بی کی عورت سے نکاح نہیں کیا۔ یہاں تک کہ بی بی خدیجہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین سال بعد ماہ شوال میں انتقال ہو گیا۔ آپ کے بطن سے چار صاحبزادیاں یعنی زینب رقیہ، ام کلثوم، فاطمہ اور تین صاحبزادے یعنی قاسم، طاهر، طیب تولد ہوئے، آپ کے صاحبزادے تو آپ کی دعوتِ نبوت سے قبل ہی انتقال ہو گئے اور صاحبزادیاں مدتِ بطوح کوہ نہیں توں سمجھو نے اسلام قبول کیا اور آپ کے ساتھ ہجرت کی۔

(تنبیہ) عبارت مذکورہ "وكانت وفاتها فی شوال بعد بعثتہ بثلاث سنین" میں لفظ ثلاث غلط ہے کیونکہ حضرت خدیجہ کا سن وفات سنہ نبوی ہے جیسا کہ خود صاحب کتاب نے عنوان "موت ابی طالب و خدیجہ" کے ذیل میں لکھا ہے، نیز یہاں ماہ وفات شوال ہے اور دیگر مورخین نے ماہ وفات رمضان ذکر کیا ہے۔ (فاطمہ اولی) حضرت خدیجہ کے بعد جو ازواج مطہرات آپ کے نکاح میں آئیں وہ حسب ذیل ہیں (۱) حضرت سودہ بنت بنی ہاشم نبوی میں نکاح ہوا اور حضرت عمرؓ کے آخر ایام خلافت میں انتقال ہوا (۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ یہ حضرت صدیق اکبرؓ کی صاحبزادی تھیں۔ (۳) حضرت خنساءؓ۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں آئیں، رمضان المبارک ۵ھ میں انتقال فرمایا اور جنبت

البقیع میں مدفون ہوئیں، ان کا حجرہ مبارکہ سہ ماہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے (۳) حضرت حفصہؓ
حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں سہ ماہی میں آپ نے نکاح فرمایا اور سہ ماہی میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا

(۴) حضرت زینب بنت جزیہؓ سہ ماہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کا انتقال ہوا (۵) حضرت ام سلمہؓ
سہ ماہی میں انتقال ہوا اور جنت البقیع آرام گاہ ہے۔ (۶) حضرت زینب بنت جحشؓ سہ ماہی میں مدینہ منورہ میں
انتقال ہوا (۷) حضرت جویریہؓ ماہ ربیع الاول سہ ماہی میں مدینہ منورہ میں وفات پائی (۸) حضرت ام حبیبہؓ حضرت
ابوسفیان کی صاحبزادی ہیں سہ ماہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا اور سہ ماہی میں مدینہ منورہ میں وفات
پائی (۹) حضرت میمونہؓ سہ ماہی میں مقام سرف میں انتقال ہوا اور وہیں آسودہ خواب ہیں (۱۰) حضرت صفیہؓ
سہ ماہی میں انتقال ہوا (۱۱) حضرت ماریہ قبطیہؓ محرم سہ ماہی میں وفات پائی:-

(فائدہ ثانیہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد انجادیں سب سے پہلے حضرت قاسم پیدا ہوئے جو چار سال
کی عمر میں مکہ ہی میں فوت ہو گئے تھے، انھیں کے نام سے آپ کی کنیت "ابو القاسم" ہوئی، ان کے بعد حضرت زینبؓ تولد
ہوئیں جنکے شوہر حضرت ابوالعاص بن ربیع تھے، ان کے بعد حضرت عبداللہ پیدا ہوئے جنکا لقب طیب و طاهر تھا،
(کتاب میں جو ان کو دو فرزند شمار کئے ہیں یہ صحیح روایت کے خلاف ہے) ان کے بعد حضرت رقیہؓ پھر ام کلثومؓ ان
دونوں کے سر تاج حضرت عثمان غنیؓ تھے (حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثومؓ سے نکاح ہوا) انکے بعد
حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں یک اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہے، تیسرے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ ہیں جو ماریہ
قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے، صاحبزادے سب تم سنی ہی میں فوت ہو گئے تھے، ہاں لڑکیاں سب جوان ہوئیں اور
ان کی شادیاں بھی ہوئیں لیکن ان سب میں سوائے حضرت فاطمہؓ کے جو سب سے چھوٹی تھیں اور کسی صاحبزادی
نسل نہیں چلی، حضرت فاطمہؓ کے چار بچے ہوئے دو بیٹے یعنی حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ اور دو بیٹیاں یعنی حضرت
زینبؓ اور ام کلثومؓ

بناء الکعبۃ

خانہ کعبہ کی تعمیر

ہے رو بہ رحم نہ کہ در اں خوش حریم ❀ ہست سید لپوش نگارے مقیم
قبلہ خوابان عرب رونے او ❀ سجدہ شوقان غم سوئے او

وَفِي سَنَةِ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ مِنْ مَوْلَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَتْ قُرَيْشُ الْكَعْبَةَ وَتَرَاخَضَتْ
بِهِ، فَوَضَعَ الْحَجَرُ

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے چھ سو سال قریش نے خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر کی اور سب آپ کو کام
کیلئے بطیب خاطر پند کیا چنانچہ آپ نے نفس نفیس اس بھر کو اس جگہ رکھ دیا جہاں پہلے رکھا ہوا تھا
تعمیر کعبہ کی تفصیل | آپ کی عمر ۲۳ سال کی تھی کہ اہل مکہ میں خانہ کعبہ کو از سر نو تعمیر کرنا خیال پیدا ہوا کیونکہ موجودہ خانہ کعبہ بنا ابراہیمؑ پر غیر مستحکم

قائم تھا اور اس کی دیواریں چھوٹی تھیں اور بارش کا پانی اندر آجاتا تھا اس کے علاوہ کعبہ میں غدو و نیاز کی بیش قیمت اشیاء کا کچھ حصہ خاندان بنی یمن بن عمر کے غلام دویک نامی شخص کے پاس پایا گیا جس سے چھپلا کر خزانہ بیت شمس چوری ہوئی جس کی حفاظت بھی آسمان کے فرشتے ہی تھے۔ اسی لئے کہ وہ بیش ہر شخص قیسریت اللہ کا خواہاں تھا انہی دنوں جبکہ کے کنارے کسی بڑے تجارتی جہاز کے ٹوٹ کر تباہ ہونے کے سبب غرق ہو کر لوہے کا سامان مفت ہاتھ لگ گیا تھا اس لئے اس خیال میں بھٹک پیدا ہو گئی لیکن اس کو یوں ہی جس کے اندر خزانہ کعبہ کی نیاز اور نذریں قبولیت کی امید پر ڈال جاتی تھیں ایک زہر یا خونخوار دزدان ہوتا تھا جس کا معمول تھا کہ ہر روز صبح کو کنوئیں سے پانی نکال کر کعبہ کی دیوار پر آ بیٹھتا اور جو کئی اس کے پاس جاتا وہ بھی آٹھاتا اور منہ بھاڑ کر اس پر حملہ آور ہوتا تھا اس لئے کسی نے خزانہ کعبہ کے پاس جانے کا نام نہ لیا۔ اللہ کی شان ایک روز صبح کے وقت دھاڑ دھاڑ دیوار پر بیٹھا ہوا تھا کہ دفعۃً ایک پزندہ آسمان سے اتر آیا اور دھڑ دھڑ سے گواہنے سخت بچوں میں داب کر ڈالے گیا اس وقت کہ ہر فرد بظہر کا خوف زدہ دل مطمئن تو ہوا تاہم یہ کسی کی بہت نہ ہوتی تھی کہ عزم گھر کی دیوار پر کھڑا ہو۔ ایک بار ابو وہب بن عمر نامی ایک شخص جرأت کر کے آگے بڑھا اور بیت اللہ کا ایک پتھر اکھاڑ کر زمین پر ڈال دیا پھر گلاب نہ ہوا کیونکہ پتھر ہاتھ سے چھوٹ کر دوبارہ اپنی جگہ جا چسپاں ہوا یہ دیکھ کر وہی ہی بہت بھی جاتی رہی چند روز اسی حالت پر گزرتے آخر ولید بن مغیرہ جو ان پھاڑ ڈالے کر کعبہ کی دیوار پر جا بھاڑا اور سب سے پہلے رکن یمانی کے متصل پھاڑ ڈالا اور خاد کعبہ کو شدید کا شرف کھ کر دیا۔ رات بھر باشندگان مکہ اس کے منتظر رہے کہ دیکھو ولید پر کوئی آسمانی آفت نازل ہوتی ہے یا نہیں جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ ولید پھاڑ ڈالے ہوئے ہنستا ہوا کعبہ کی طرف جا رہا ہے تو سب کی ہمتیں بے گئی اور سب نے فریادیں اٹھائی کہ خزانہ کعبہ کو شدید کر دیا اس کے بعد بیت اللہ کی تعمیر شروع ہوئی اور جب وقت آیا کہ حجر اسود کو اس کی جگہ رکھا جائے تو قبائلیں میں بھڑک پڑی کیونکہ ہر شخص کی یہی خواہش تھی کہ یہ سنگ پتھر میرے ہاتھوں اپنے مقام تک پہنچے یہاں تک کہ بنو مدی اور بنو عبد الدار نے خون کھینچ کر بھرے پیالہ میں ہاتھ ڈبوئے اور قسم کھائی کہ تمہاری بہادری کے لئے حجر اسود کو دوسروں کے ہاتھوں نہ گھسنے دیتے دیکھ سکیں گے پانچ دن کے بعد مسجد حرام میں گھنٹی بجی اور بختیڑے رزد بدل کے بعد چند بوڑھے سرداروں نے مشورہ دیا کہ صبح ہوئی سب پہلے جو شخص حرم شریف کے اس دروازے سے ہو کر گزرتے اس کو منصف قرار دے جس کو وہ شخص کہے وہ حجر اسود رکھ دے اس پر سبے اتفاق کیا صبح کو اس جگہ سے پہلے گزرنے والے شخص سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کا منکم ہونا سبے بلیب خاطر پند کیا چنانچہ اپنے سرونج بن کر اس طرح فیصلہ کیا کہ ایک بڑی چادر میں حجر اسود کو رکھ لیا جاتا اور ہر قبیلہ کا صاحب عزت سردار اس پالہ کو تھام لے کر تمام قبائل کے ہاتھوں پر پتھر اپنی عہد پیمانی میں اس عجیب خوش تدبیری پر ہماروں طرف مہلے آکر ملے ہوئی اور قبائل کے سرداروں کی اس طرح حجر اسود کو اس کی جگہ پہنچا دیا اس کے بعد سیدنا محمد کے منہ سے اور نفس نفیس اس پتھر کو چادر سے نکال کر اس جگہ رکھ دیا جس جگہ پہلے رکھا ہوا تھا (تاریخ اسلام)

ابتداء الوحی

آغاز وحی

۱۰ وات علیہ اربعون فاشرفت ﷺ شمس النبوة منه فی رمضان

ولما تفرغ اربعون سنة، اوحى اليه بجلء "يا قرا باسم ربك" وعليه الوضوء والصلاة ركعتين
فعاد الى خديجة، واخبرها بما جرى عليه فامنت به، وتقضات، وصلت يوم الاثنين

الثاني عشر من الربيع الاول وامن به ابو بكر

تشریح: جب آپ کی عمر شریف پچیس سال کی ہو گئی تو غارِ ابراہیم آپ کے پاس وحی بھیجی گئی "اقرأ باسم ربک" اور وضو کی اور دو رکعت نماز کی تعلیم دی گئی۔ آپ غریبوں کے پاس واپس آئے اور سارا ماجرا سنایا، سیدہ خدیجہ آپ پر ایمان لے آئیں اور بارہ ربیع الاول کو وراثت کے دن وضو کر کے نماز پڑھی اور حضرت ابو بکر صدیق بھی آپ پر ایمان لے آئے۔

خلعت نبوت کا تفصیل بیان | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتداً ہی رحمہم دل انصاف پسند غریب پرور اور قوم کے ہمدرد تھے آپ کو ہر وقت اپنی قوم کا فکر رہتا تھا ہمیشہ دریائے فکر میں غرق رہتے تھے اسی وجہ سے آپ کو تنہائی سے عشق تھا اور ہر سال ماہ رمضان میں مع اہل و عیال کو عمار پر جا کر رہتے اور شب و روز دعا مانگتے تھے، جب آپ کی عمر شریف کا چالیسواں سال شروع ہوا تو فکر کی تاریکی کے کا لور ہوئے صحف سابقہ کی پیشین گوئیوں کی پوری ہونے کا وقت آگیا اور آپ کی قوت قدیرہ کے فیضانِ ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور سچے خواب اور اللہ کے نورانی فرشتے نظر آنے لگے۔ ایک مرتبہ آپ حسبِ عادت کوہِ عراء کے غار میں سوچ اور فکر کا کھل اور سے کسی گہرے فکر میں متغرق بیٹھے تھے رمضان المبارک کا مہینہ تھا کہ حضرت جبریل نے بصورتِ بشر سامنے آکر ٹہنیں کپڑے پہنی ہوئی صبح پہلی وحی "اقرأ باسم ربک الذی خلق" سامنے کی اور کہا: "پڑھو، آپ جو کھانا پیتے تھے اس لئے آپ نے پڑھنا نہیں جانتا۔ جبریل نے آپ کو چھاتی سے لگایا اور مناقہ میں خوب بھیج کر چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھو آپ نے پھر وہی جواب دیا اور پے در پے تین بار ایسا ہونے پر آپ نے بسم اللہ کہہ کر وحی ربانی کو پڑھا روح القدس کے دہانے کے سبب آپ کے جسم پر کھپکھپائی پیدا ہو گئی گویا آپ کو جادو چڑھا یا اس سے خوف زدہ ہو کر گھر واپس آئے اور مذکورہ جیسے یہ کہہ کر مجھے جلد کچھ اڑھا "لیٹ ہے جب کچھ فائدہ ہوا تو آپ نے سارا قصہ نبی خدیجہ سے بیان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ مجھ کو اپنی جان کا اندیشہ ہے نبی خدیجہ جو خود سمجھا رہی تھیں نیز اپنے بھائی و رقبہ کی فوغل کی زبانی خوب کی تعبیر سن کر اس بابرکت زمانہ کی متوقع تھیں اس لئے صورتِ حال سمجھیں اور آپ کو تسلی دیتے ہوئے عرض کیا: آپ قہم بخوں پر ترس کھاتے، بیوہ اور رائی عورتوں پر رحم کرنے اور ہمیشہ سچ بولنے والے ہیں، آپ کی نیک عادت آپ کے پاکیزہ خصال آپ کی محمودہ مشاعرہ شخص جانتا ہے، آپ کی مہمان داری غریبوں کو بازی برادر پروری ضرور اچھا اور بہتر نتیجہ دکھائے گی پس آپ ہرگز خوف نہ کریں خداوند تعالیٰ آپ کا بال بھی بیکار نہ ہونے دے گا اس کے بعد نبی خدیجہ آپ کو اپنے حجاز اور بھائی و رقبہ کی فوغل کے پاس لے گئیں اور سارا قصہ ان کے بیان کیا جو نبی و رقبہ کی فوغل مذہب یہودیت و نصرانیت کے ریشے زبردست عالمِ علمائے نبوت کے ماہر اصول دین کے شناسے تھے اس لئے یہ مبارک قصہ سننے ہی پر ہلکا اٹھے کہ یہ وہی ناموس جبریل فرشتہ ہے جو موسیٰ بن عمران کے پاس آیا جا کر تا تھا۔ درود کا یہ قول سن کر آپ کو تسلی ہوئی پس آپ اٹھے اور اور کعبہ کے طواف میں جا مشغول ہوئے۔ آپ طواف کر رہے تھے کہ درود بھی حرمِ شریف میں داخل ہوا اور آپ سارا قصہ آپ کی زبانی سن کر سر مبارک پر جھٹک کر بوسہ دیا اور کہا کہ اے محمد! گھبراؤ نہیں تم کو نبی کی خلعت مرحمت ہوئے تم کو مبارک ہو بیشک تم وہی نبی ہو جن کی بشارتیں آسمانی کتابوں میں دی گئیں ہیں سو یکھو وہ وقت بھی آئے والا ہے کہ تمہاری قوم تم کو جھٹلائے گی اور مخالفت دشمن ہو کر تم کو جلا وطن کرے گی اور تم کو مکہ چھوڑنا پڑے گا اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو دل و جان سے تمہاری مدد کی سب سے حاصل کروں گا۔ درود کی تحریروں کی دل ہی میں رہی۔ اس لئے کہ چند روز بعد ہی ان کو دنیا چھوڑنی پڑی اور در راہی دار البقاء ہوئے، ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے باہر پہاڑی وادی میں گھرے تھے کہ جبریل نازل ہوئے اور وادی کی ایک جانب پاؤں مارا جس سے چشمہ نمودار ہوا ریح الامین نے اس میں وضو کیا اور آپ نے کھینچے رہے اس کے بعد آپ نے بھی اسی طرح وضو کیا پھر جبریل نے نماز پڑھائی اور آپ نے اقتدار کی آنحضرت پر سب سے پہلے عورتوں میں جعفرت مذکورہ بالا مردوں میں ابو بکر صدیق رجسٹری عمر کم و بیش اڑتیس سال کی تھی اور نابالغ لڑکوں میں حضرت علی بن ابی طالب اور آزاد شدہ غلاموں میں زید بن حارث شرف باسلام ہوئے۔ (تاریخ اسلام بحذف و تغیر)

الدَّعْوَة

دعوة اسلام

لور اوچوں اصل موجودات بود ﷺ ذات اوچوں معنی ہر ذات بود
واجب آمد دعوت ہر دو جہانش ﷺ دعوت ذرات پیدا و نہا نفس (عطارد)

وكان يدعوا الناس سراً ثلاث سنين، الى ان نزلت فاصدع بها قوم في السنة الرابعة من نبوته فاطهر الدعوة، ولبي
دعوتہ رجال عديداً ولما سمع اهل مكة ما قال صلى الله عليه وسلم في من مات على كفر والشرا ومن ابائهم واجدادهم
في اوتائهم اشتد غيظ الكفار عليه، وقالوا لابي طالب انت كبيرنا وسيدنا فانصفه من ابن اخيك، ومروا بكف
من شتموا الهتنا وذمرا بائنا فكملمه ابو طالب، فقال: يا عجم! ادعوه الى كلمة تدن لهم العز ويملكون بها العجم، قال
ابو جهل: ما هي؟ وابيك، لنعطيك وعشرة مثالها، قال: لا اله الا الله، ففردوا، وغضبوا، فقال ابو طالب: يا ابن اخي
ان قومك قد لجأوا لي، وقالوا لي كذا وكذا، فابقي على وعلى نفسك، فظن صلى الله عليه وسلم ان ضعفه عن نصرتہ فقال:
والله لا اترك هذا، ثم استعبر وبكى، وولي، فناداه وقال: يا ابن اخي! افعل ما احببت، وقل ما شئت، فغضب العرب
حينئذ، وثب كل قبيلة على من فيها من المسلمين، وعذبوهم، وفتنوه

عمل تقا فاصدع صدق (ف) صدقاً. الشئ اسطرع بحدانك بعد انوار - الامر ظاهراً، بالحق حق بات کو کھل کھلا بیان کرنا۔ عیدہ نے
چنے، کف دیکھو مہر شتم دیکھو مہر تدین دیکھو مہر ۶۵۰ ابق ابق سے امر مضر ہے ابقی علیہ رحم کرنا۔ مہربانی کرنا، استعبر انور
بہانا، نگلین ہونا۔ تشريح :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سال تک خفیہ طریقے سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے
بیان تک کہ نبوت کے جوئے سال یہ آیت نازل ہو۔ فاصدع بما توئمرا آپ کو جس بات کا علم کیا کہ اس کو ممانات شادیجے چنانچہ آپ نے
(حسب حکم خداوندی) کھل کھلا اسلام کی دعوت دی جس پر گئے چنے لوگوں کو لبیک کہا جب اہل مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے
اباء و اجداد کی برائی (اور کجی) کا ذکر کیا تو تم کیساتھ (اور اپنے بتوں کی برائی) (اور تم کو تعبد و ذنوب و ذنوب اللہ) حصص ختم کیا تم کو اس بات پر
ان کا غصہ بڑھ گیا اور سرداران کہ یعنی رجبہ کے دونوں بیٹے قتبہ شیبہ اور ابو النضر میثم، اسود بن مطلب و لید بن میسرہ، ابو جہل عامر
بن اہل حجاج کے دونوں بیٹے نبیرہ اور غبہ وغیرہم) سب نے ابو طالب کے پاس آکر کہا: ابو طالب! آپ یہاں بڑے ہیں، سردار ہیں لیکن
ہم یہ نہیں ہو سکتا کہ تمہارے بھتیجے سے اپنے معبودوں باپ داداؤں کی گایاں سننے رہیں، لہذا آپ انکو انصاف کیساتھ کہہ دیجئے
کہ (یا تو) ہمارے معبودوں کے سب و قسم اور ہمارے باپ داداؤں کی مذمت کرنے سے باز آجائیں ورنہ ہم اپنا بدلہ لیکر دل کی سوز مش
رغے کرنے پر مجبور ہیں، ابو طالب نے آپ کے بات جیت کی۔ آپ نے فرمایا: میں تو ان کو (مرث) ایک بات کی دعوت دے رہا ہوں (اگر یہ اسکو
مان لیں تو) اس سبب پر اوجب تالہ ہو جائیگا اور سارے عجم کے مالک ہو جائیں گے، ابو جہل نے کہا: وہ کیا، آپ کے پدر بزرگوار کی قسم (ایک نہیں تمہاری
دش تائیں مننے کو تیار ہیں) آپ نے فرمایا: لا اله الا الله، پس وہ سب ناراض ہو کر چلے گئے، ابو طالب نے کہا: برادر زادے! تیری قوم نے مجھے

پر نشان لایا ہے اور وہ یہ کہہ کر گئے ہیں پس تم اس سے باز آ جاؤ اور بیکر اور اپنے اور رحم کرو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرمایا کہ چچا میری مدد کرنے سے عاجز ہو گئے لیکن اس سے آپ کے مضبوط ارادے میں ذرا بھی خستہ نہیں آئی اور آپ نے نہایت استقلال سے جواب دیا کہ میں اپنا کام نہیں چھوڑ سکتا تاہم آپ کو اپنے اس بہرہاں محافظ سے چھوٹنے کا افسوس ہوا جس کے کنار عاطفت میں آپ تیس برس سے کچھ اور گزار چکے تھے اس لئے آپ اسکو بہانے لکے اور بھڑوٹ بھڑوٹ کر رٹنے لگے اور بچا کے پاس سے اس طرح اٹھ چلے (کہ گویا یہ محبت بھری نظریں پلٹ گئیں اور یہ دینی خیالات سرسری ملاقات کو آخری ملاقات بنا چکے، اور طالب کے کہے قلب پر ایک چوٹ لگی اور آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زور سے لگا کر اور جلیقہ دلایس ہوئے تو کہا، راد زارے! جو کچھ تمہارا راجی چاہے تمہو اور بدل میں آئے (بے کھٹے) کرو یہ شکر اہل عرب کا غصہ اور فوجی اور قیدی اپنے قبیلے کے مسلمانوں پر لوٹ پڑا اور طرح طرح کی مصیبتیں ٹھانڈی کر دیں چنانچہ حضرت بلال بن رباح کو امیہ بن خلف نے اپنے غلاموں کے ذریعے تپتے ہوئے بالو پر ایک بدن پر بول کے لٹائے چھو کر کہیں لٹکے بل اور بھی پیٹ کے بل لٹا مینہ پڑ جادی بھلتا ہوا پتھر رکھ دیتا چاروں طرف آگ رکھ دیتا تھا اور اپنی زبان بجز "احد احد" کے دوسرا کلمہ نہ نکلتا تھا عمار بن یاسر کی والدہ حضرت سیدہ مظلومہ کی پیشاب گاہ میں ابو جہل نے بھی ماری اور حضرت سیدہ نے روح اپنے مولیٰ کے حوالے کی خباب بن الارت حبیب بن سنان، رمی عامر بن نفیر و عمار بن یاسر وغیرہ بھی اس قسم کی مصیبتوں میں گرفتار تھے رضی اللہ عنہم

الہجرة الى الحبشة

ہجرت ہوئے حبشہ .. !

سفر کن چو جائے تو ناخوش بود ❀ کہیں جائے دقتن ہواں ننگ نیست
وگر ننگ گرد ترا جائے گاہ ❀ خدائے جہاں را جہاں ننگ نیست

فلما اشتد اذہم فی من امن بہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاجر قوم الی الحبشتہ فی السنۃ الخامسۃ، فوجدہا خیر دار فارسل قریش ہذا الی النجاشی، ووشوا الیہ بانہم ترکوا ما کان علیہ اباؤہم ولم یدخلوا فی دینک ولا دین الیہود، فارسل الیہ النجاشی وَاخبرہم بما قالوا، فقال جعفر کنا علی ما کانوا علیہ، نقتل البنات، ونطوف عراة، ونعبد حجارۃ، وذكر غیرہا من الاوصاف الذمیۃ، فبعث اللہ الینا رسولاً یأمرنا بالمعروف، وینہانا عن الرذائل، فاتبعناہ، فاذونا، فخرجنا الی بلداً ملتجئین من ایدائہم فسمی النجاشی منہ کہ فی بعض، وبکی، وبکت اساقفتہ، وقال: ہذا وما جاء بہ موسیٰ بنجر جاد من مشکوۃ واحدة وامن بہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم عمرہ حملہم علی لظہور فخرجوا، واما فہم عمرہ ینادی بکلمۃ التوحید، وھو اربعون رجلاً مع عمرہ وعلن صلی اللہ علیہ وسلم یوما الدعوة علی الصفا، فاجتمعوا یساقون الیہ، فشجہ اللعین ابو جہل وبتعہ المشرکون بالحجارۃ، فھبط الملائکۃ یعرضون علیہ ان یھلکوا، فقال (رومی وروح ابی وای فداہ) ما سبعا الدیم عن رھمہ انی بعت رحمۃ لا عن ابا الھم

حل لغت

اذنی تکلیف النجاشی امیر الجب بادشاہ حبشہ مشہور مغربی تاجی میں ان کا عربی ام عطیہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
گرای پیچھے پر فوراً ایمان لائے اس کے پہلے بھی اسلام کی طرف مائل اور اسلام کے بڑے طرف داروں میں سے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو عبد صالح کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ انہوں نے بی بی ام حبیبہ کا نکاح حضور کیا تھا کیا تھا اور مہر اور دعوت الیم اپنے پاس سے کی تھی
انہی کی وجہ ہجرت مدینہ کے قبل حبشہ مسلمانوں کی بجائے پناہ تھا ان کی وفات پر حضور کا غائبانہ صحابہ کیا تھا نماز جنازہ پڑھنا صحابہ میں مروی ہے
ان کی وفات شہر یاسم میں ہوئی ہے۔ دشواری (من) دشواری۔ دشواری حبشہ کی جگہ دیکھو متعدد لفظ غزوة جمع جاری برہنہ
رواکل جمع روزیہ فضیلتہ، اس کے معنی پشوائے تریان مشکوۃ حاکم چراغ دہاں ہشتہ شجاعتی کرنا۔ تشریح
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں کافروں کی ایذا رسانی (دن بدن) زیادہ ہوتی رہی تو کچھ لوگ یعنی حضرت عثمان غنی اپنی بیوی حضرت رقیہ
کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہجرت کر گئے اور زبیر بن عوام وغیرہ قریب پندرہ آدمی ہمراہ لے کر آنحضرت ماہر جب شہر مدینہ میں ملک حبشہ کی طرف
چلے گئے اور حبشہ کو بہتر ملک پایا اور جب مسئلہ کافروں نے دیکھا کہ مسلمانوں کو حاجی پناہ گاہ مل گئی تو قریش نے (عمر بن عامر اور عبداللہ بن ابی کے ذریعہ
شاہ حبشہ کے پاس کچھ تحائف بھیجے اور چٹھری کی یہ لوگ اپنے آباء و اجداد کے دین کو چھوڑ بیٹھے ہیں اور یہ لوگ نہ آپ ہی کے دین پر
اور نہ دین یہود کے متبع ہیں بلکہ ان کا سن گھڑت مذہب ہے شاہ حبشہ کو جب سفیران قریش کی یہ درخواست موصول ہوئی تو ان کے مسلمانوں
کو بلایا جیسا کہ مسلمان حکم کے بموجب دربار میں اس کو آجود ہوئے شاہ حبشہ نے ان کو وہ سب کچھ دیا جو قریش نے کہا تھا پس حضرت جعفر نے
اس کی طرف وکیل ہو کر اس طرح تقریر فرمائی کہ اے منصف بادشاہ ہم بھی اسی جہالت (کے دریا) میں (گڈبے ہوئے تھے جس میں یہ لوگ
گڈبے ہوئے ہیں۔ ہم بھی لڑکیوں کو زندہ در گور کرتے، برہنہ عطا کرتے اور بتوں کو پوجتے تھے، اسی طرح اور اوصاف قبیلہ کوڑکھائیں
یا کیا اللہ نے ہمارے پاس ایک رسول بھیجا جو ہم کو اچھے کاموں کا حکم کرنا اور بُری باتوں سے روکتا ہے ہم نے انکی باتوں کو مان لیا تو یہ لوگ ہم کو
تکلیف پہنچانے لگے پس ہم لوگ (اپنے عزیزوں کو چھوڑ کر) آپ کے ملک میں آدیتوں سے پناہ گزین ہو کر آ گئے ہیں۔ نجاشی نے یہ پڑا تو قریشی
توجیز نہ کیا اور تائر ہو کر کلام الہی کے سننے کی درخواست کی

یعنی یاد نے اک بات سخن سازوں کی ❀ رہ گئے کھول کے منہ مفسدہ پر داڑ اپنا (آتش)

حضرت جعفر نے گنہگار کی تادیب کی تو نجاشی اور اس کے اراکین سلطنت کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور وہ کلام جو
حضرت مویٰ میکر آئے تھے دونوں ایک ہی منبع نور سے صادر ہیں اس کے بعد آپ پر ایمان لے آیا۔

پھر حضرت عمر مشرف ہمسام ہوئے تو آپ کے حکم کھلا کر حق کی دعوت کیلئے مسلمانوں کی ہمت باندھی،
چنانچہ مسلمان نکلے، آگے آگے حضرت عمرؓ تھے سب کے کلمہ توحید کی صدا بلند کی اس وقت مسلمانوں کی تعداد مع حضرت عمرؓ چالیس تھی۔ ایک مرتبہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر کلمہ توحید کا اعلان کیا قریش کے تمام آدمی آپ کی بات سننے کیلئے جمع ہوئے تو ابو جہل (یعنی)
نے آپ کو زخمی کیا اور مشرکین نے بھی آپ پر پتھر رسیا تو آسمان فرشتے نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ فرمائیں تو ان کو ہلاک کر دیا جا
ئے حضرت (فدا ابی دہی) نے چہرہ مبارک سے غم نہ ہونے پر فرمایا کہ میں ان کیلئے باعث رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں نہ کہ باعث عذاب۔

التقاطع فیما بین کفار مکہ والمومنین

کفار مکہ اور مومنوں کے درمیان قطع تعلق ... ! ذ سوش باکلاٹ

فلما عزا لاسلام، وقوى امره، وعرف قريش ان لا سبيل الى محمد واصحابه تعاھل وابعدا ما كتبوا صحيفة العهد ان
لا يبايحو ابني هاشم، ولا يبايعوهم وعلقوا الصحيفة على الكعبة فدخل ابو طالب، وبني ابيه، ومنهم الشجعان ذؤلم و
قطعوا عنهم المارة من الاسواق من الطعام وغيره فبقوا على هذه الحالة ثلاث سنين، فسلط الله على الصحيفة الارضة
فاكلت كل اسم الله، وبقي فيها الظلم واوحى اليه بذلك، فاخبر به ابا طالب، فاخبرهم ابو

طالب، فوجدوها كذلك، فتبأ بعضهم منه، وخرجوا من شعبهم،

حل لغا تقاطع ایک دوسرے سے قطع تعلق کرنا عز ورض اعتراف، عزازة عزیز ہونا۔ قوی ہونا۔ بنی اہیہ داؤ بھینسے سے الشعب
درہ کو پہاڑ کی راستہ، المارة گزرگاہ، الارضة دیکھ جو لکھی کھا لیتی ہے :- تشعیر یحی :-

جب دین اسلام غالب اور اس کا ہر دلعزیز معاملہ قوی ہو گیا اور قریش پر یہ بات واضح ہو گئی کہ محمد اور اس کے اصحاب کو ان کے مشن میں ناکام
کرنے کی کوئی صورت نہیں تو ایک مجرم سب کو ایک بڑا جلسہ کیا جس میں تمام سرداران قریش نے عہد کیا اور کہہ دیا کہ (ہو یا کشم کے خاندان
کو برادری سے گرا دوں) ان کوئی شخص ہو یا شتم سے مباد شادی کرے نہ خرید و فروخت اور رستار کو غارت گجہ کی دیوار پر آؤ زیاں کر یا
ارباب اپنے گھر اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ تک تنگ پہاڑی پر جائے لے جو کمرے شرفی جانب میں واقع تھے جس کا
نام شعب ابی طالب، کفار نے یہاں بھی تکلیفیں پہنچائیں اور ان لوگوں کو بیرونی تاجروں سے بھی غلہ خریدنا ختم کر دیا۔ کامل میں سال اسی حالت
میں ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس صحیفہ پر ایک دیکھ کو مستطد کر دیا جس نے اللہ کے تمام ناموں کو جو شانہ تحریر میں کسی موت پر لکھے ہوئے
تھے، کھالیا اور صحیفہ میں صرف ظلم و شرک، قطع رحم وغیرہ) باقی رہ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وحی کر دی گئی تو اپنے ارباب کے
اسکی اطلاع کر دی اور ارباب کے لوگوں کو بتا دیا (صحیفہ منکایا گیا) تو حقیقت میں اس کو دیا ہی پایا پس کچھ لوگ اس سے بڑی ہوئے
(اور آنحضرت اور خاندان ہو یا کشم و بنو مطلب کے) سب لوگ گھاسے نکل آئے اور مکہ میں باہمی خرید و فروخت جاری ہو گئی،

موت ابی طالب و خدیجہ

خدیجہ اور ابوطالب کا انتقال

وفي السنة العاشرة مات ابو طالب على الكفر، ولما مضى خمسة اشهر، توفيت خديجة رضي الله عنها وهي بنت
خمس وستين سنة، فاجتمعت عليه مصيبتان، فلزم بيته ونال من قريش ما لم يكن ينال، فبلغ اباه الب
ذلك، فقال: يا محمد، امض لما اردت وما كنت صانعا، لا يصيلون اليك حتى اموت، فمكث اياما، لا يتعرض له
فقال: ابوجهل بن عم ابن اخيك ان عبد المطلب في النار فقال والله لا رجعت لك عدوا فاشتد عليه هو وسائر
قريش.

تشریح :- ہر تھکے دسویں سال (ماہ شوال میں) ابوطالب سخت بیمار ہوئے اور شش سال کی عمر میں اپنے آبائی دین یعنی کفر پر پنا
سے رخصت ہو گئے (موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جس شریف انہماں برس آٹھ مہینے گیارہ روز کا تھا) اور جب بائیس مہینے گزرے

توبی بی مذبحہ بھی ۶۵ برس کی عمر میں وفات پائی پس آنحضرت پر دو مصیبتیں آئیں۔ اور آپ نے (غایت حزن کی وجہ سے چند روز کیلئے) گھر کو لازم کر لیا (اہل اسلام میں اس سال کا نام "عام الحزن" یعنی غم کا برس ہے۔ ان کے انتقال کے بعد آپ کی قریش کی وہ مصیبتیں جھیلیں جو اس پہلے نہ جھیلی تھیں جب ابولہب کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے (قوی حمیت کا پاس رکھتے ہوئے) کہا: محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا جو ارادہ ہو اور جو کچھ آپ کرنا چاہیں کر گزریے میری زندگی تک آپ کا پاس کوئی نہیں پھٹک سکتا۔ چنانچہ چند روز تک اس کوئی تعارض نہیں کیا۔ ابوجہل نے یہ دیکھ کر کہ ابولہب محمد کا حامی ہو گیا، کہا تیرے بھائی کا بیٹا تو عبد المطلب کے دوزخی بتاتا ہے (یہ سن کر) ابولہب نے کہا کہ میں ہمیشہ کیلئے آپ کا جانی دشمن ہوں چنانچہ ابولہب اور سارا قریش آپ سے بیزار اور کنارہ کش ہی نہیں بلکہ نفرت نئی اذارسانی کے درپے ہو گیا۔ (مفسر، مؤرخین کا اس میں اختلاف ہے کہ ابوطالب نے حضرت خدیجہ سے پہلے انتقال کیا یا بعد) بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہ کا ابوطالب کے ۳۵ روز بعد انتقال ہوا لیکن کثرت رائے اس جانب ہے کہ اول ابوطالب نے قتل کیا اور تین روز بعد بی بی مذبحہ کا وصال ہوا حافظ عماد الدین بن کثیر نے یہی قول مشہور قرار دیا ہے۔

الاسراء والبیعة

شرف معراج و واقعہ بیعت

۵ سیرغ فہم جیکس از انبیان دنت ❀ آنجا کہ تو بیاں کرامت پر میدہ
۵ ہریک بقدر خویش بجلے رسید ❀ آنجا کہ جائے نیست بجلے رسید

وفي الثانية عشر تشرف صلى الله عليه وآله بالاسراء الى السموات العلى، وفيها كانت بيعة العقبة الاولى حيث قدم من الانصار اثنا عشر، وفي الثالثة عشرة كانت بيعة العقبة الثانية في الموسم، وكان سبعون رجلا وامراتان.

تشریح:۔ نبوت کے بارہوی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انطاکیہ پر تشریف لے جایا کہ شرف مائل ہوا اور اس سال بیعت عقبہ اولیٰ عمل میں آئی جب آپ کی خدمت میں بارہ انصاری حاضر ہوئے تھے اور سلسلہ نبوی میں بیعت عقبہ ثانیہ حج کے زمانے میں عمل میں آئی اس بیعت میں ستر فرد اور دو عورتیں تھیں۔

واقعہ بیعت عقبہ اولیٰ | سلسلہ نبوی میں عقبہ پہلا کے قریب مدینہ کے رہنے والے چھ غزرجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے متاثر ہو کر آپس میں چلے چکے تھے کہ یہود کا قول پورا ہوتا نظر آتا ہے اور یہ نبی آخر الزماں معلوم ہوئے ہیں کیا اچھا ہو کہ ہم آپ پہلے ان کا اتباع کر لیں چنانچہ وہ چھ کے چھ آپ پر ایمان لائے آئے یہ واقعہ سلسلہ میں ہوا جب یہ چھ مسلمان آپ نے دین کو داپس گئے تو انہوں نے اس خبر کو کہ ملک عرب میں ایک نبی پیدا ہوئے ہیں جو بت پرستی چھڑا کر اللہ کی طرف جاتے ہیں اس طرح مشہور کر دیا کہ چند ہی روز میں مدینہ کی گلی میں مذہب اسلام کا چرچا اور آنحضرت کا ذکر ہونے لگا۔ دوسرے سال یہ لوگ یثرب کی چھ شہر قوموں کی طرف سے چھ آدمی اپنے ساتھ لے کر پھر مکہ میں آئے اور جس جگہ وہ پہلے چھ آدمی ایمان لائے تھے یہ چھ بھی داخل اسلام اور آپ کے

وكان يقرأ، فاجتمع عليه نساؤه وهم وصبيانهم يعجبون منه، وكان بكاءً إذا قرأ، فافزع
 اشراف قريش، فقالوا لابن الدغنة: ان ابا بكر خالف شرطه فمره ان يمضي عليه او
 يرد اليك ذمتك، فبلغه ابن الدغنة قوليهم، فقال اريد اليك جوارك، وارضى بجوار
 الله فجهز قبل المدينة فقال صلى الله عليه وسلم على رسلك فاني ارجو الاذن فحبس
 نفسه وعلف راحلتين اربعة اشهر فلما رأت قريش انه صار له شبيعة واصحاب
 بغير بلد هم واصابوا منعاً، حذروا اخر وجهه، وعرفوا عزمه اللحق بهم، فاجتمعوا في
 دار الندوة يتشاورون في امره، واجتمع ابلس في صورة شيخ نجدتي معهم، فقال
 بعض منهم قد صار من امره ما صار انا لا نأمنه الا ان يثب علينا بمن قد تبعه،
 فاحبسوه في الحديد وترصوا موته فقال الشيخ النجدي: ما هذا برأي فانكم ان حبستموا
 يثب اصحابه وينزعون من ايديكم فليل، فخرج من بلدنا، ونفيه منه، فقال
 النجدي: الم نروا حسن حديثه وغلبته به على القلوب فان نفيتهم يحل على حي من
 احياء العرب، ثم يسير به عليكم حتى يطأكم، فقال ابو جهل: نأخذ من كل قبيلة
 رجلاً فيقتلونه ضربة رجل واحد فيتفرق دمه في القبائل كلها فلم يقد بنو
 عبد مناف على حرب قومه جميعاً، فقال النجدي: القول ما قال هذا، فوحي اليه
 ان لا يبيت الليلة على فراشه، فقال لعلي نمر على فراشي، واتشح ببردي، فاجتمعوا على
 بابه بالعمرة، فخرج صلى الله عليه وسلم واخذ بحفنة من تراب، ونثر على رؤسهم
 وهو يقرأ يس (الي)، وجعلنا من بين ايديهم، وانصرف حتى لحق بالغار، ولم يشعر
 حتى اتاهم ات وقال: ما تنتظرون، فان محمداً قد خرج، وانطلق، فاطلعوا فراوا علياً
 على فراشه فقالوا: هذا محمد نائم، فلم يبرحوا ذلك حتى اصبحو، فقام على عن
 الفراش فضربوه، وحبسوه ساعة ثم تركوه، واقتضوا اثره، وكان ذلك الخروج ليلة
 الاثنين لاربع خلون من الربيع الاول وحقق النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر
 بالغار، فلحقهما الكفار، وراوا السج العنكبوت وبصر الحمامة على فم الغار، فانصرفوا
 فكانا فيه ثلاثة ايام حتى سكن الناس ثم قدما الى المدينة، فلتقاء الناس وتنازعا
 فيمن ينزل عليه، فقال انزل الليلة على بني النجار احوال بني عبد المطلب لاكرم به

فلما أصبح مركب ناقة، وأرسل لها الزمار فجعلت لا تتردد من دوسر الانصار
 الا قالوا هلم يا رسول الله! الى العدة، والعدة فيقول خلوا زمامها فانها مأمورة
 حتى انتهى الى موضع مسجد اليوم، فبركت على بابها، وهو يومئذ مريد لعلامين
 فلم ينزل عنها النبي صلى الله عليه وسلم، فوثبت، فسارت، غير بعيد، ثم التفتت
 خلفها، ثم رجعت الى مبركها الاول، فبركت فيه، ووضعت جرائنها، فنزل صلى الله
 عليه وسلم فاحتل ابو ايوب رحلته، فوضعه في بيته، فاقام عند ابى ايوب حتى
 ابتاع المريد فبنى مسجداً ومساكنه فاقام في المدينة احدى عشر شهراً امتهياً للحرب

حل نقا

برک النہادین میں ایک بکر ہے۔ القارۃ ایک قبیلہ تھا جس کے تمام لوگ تیر انداز تھے۔ تحلب المدوم، کسبت (رض)
 مال و کسبت مال حاصل کرنا۔ کھائی کرنے میں اعانت کرنا۔ انا لک اے انا کفیل لفظ تک، بکتر کثیر البکار علی رسالت کہ بہتہ واد قد
 رہ، علقت (رض) غلفاً۔ الدابۃ جانور کو چارہ دینا۔ شبتہ پیرو، مددگار ج شیخ، منعت عزت، قوت، شوکت، دار الندوہ مکرم قصی
 بن کلاب کا مشہور مکان تھا جہاں کفار مشورے کیا کرتے تھے۔ تر بقوا از نفس انتظار کرنا۔ تنفیہ نقیلاً جلا وطن کرنا۔ حتی قبیلہ ج احب
 بطاحم وطاروندنا۔ الشیخ و شاع ہر وہ چیز جس سے زینت حاصل کی جائے، بردہ چادر، العتہ رات کی پہلی تہائی، خفۃ لب بصر انقلو
 اثرہ نشان قدم پر چلنا۔ لیس بمعنی نیچ بنا ہوا۔ عکبوت مکرمی، سیف جمع بیضہ اندا، ارضی اونٹنی کی مہار کو ڈھیلا چھوڑنا، دور جمع
 دار کمر، برکت (ن) بردگا۔ البعیر بیٹھا۔ مرید اونٹ وغیرہ کا باڑہ، جران اونٹ کی گردن کا اٹکا حصہ ج جڑون، آخر نقہ۔
 تشبیح، مسئلہ نبوی میں حضرت ابو بکر نے کافروں کی فتیوں کی وجہ سے حبشہ کی جانب (بغرض ہجرت) رخ کیا یہاں تک کہ جب
 دیکھ کر پانچ میل کی مسافت طے کر کے، مقام برک، النہادین پہنچے تو قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنفہ (حارث بن زید) سے طلاق ہوئی (جو
 آپ کا بڑا دوست تھا، اس نے کہا، دوست! کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ نے فرمایا، میری بے رحم برادری نے مجھے نکال دیا۔ ابن الدغنفہ نے کہا، آپ
 جیسا آدمی تو کسی سے نہیں نکالا جاسکتا کیونکہ آپ ناداروں کی خبر گیری کرتے ہیں اور ان کو ہر ضرورت کی چیز دیتے ہیں آپ واپس چلے
 میں آپ کی حفاظت کا ضامن ہوں آپ اپنے رب کی عبادت اپنے شہر میں کیجئے، حضرت ابو بکرؓ واپس آگئے پس ابن الدغنفہ نے اشرف
 قریش میں حضرت ابو بکرؓ کیلئے امان حاصل کرنے کی غرض سے گشت کی (اور اعلان کر دیا کہ ابو بکرؓ میری پناہ میں ہیں، کفار قریش نے ابن الدغنفہ
 کے امکنہ انکار تو نہ کیا مگر یہ شرط لگائی کہ ابو بکرؓ بلند آواز سے قرآن پڑھیں کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمارے بچے اور عورتیں قرآن پڑھ کر مال نہ چھوڑیں
 حضرت ابو بکرؓ نے اپنے من خانہ میں ایک مختصر مسجد بنالی وہیں آپ (نماز پڑھتے اور خوش الحانی اور دلدادہ وجوش کے ساتھ) قرآن پاک
 کی تلاوت کرتے تھے، جس کی وجہ سے قریش کی عورتیں اور بچے آپ کے پاس جمع ہو جاتے اور آپ کی قزولت پر فریفتہ ہوجاتے تھے، حضرت ابو بکرؓ کی موت
 کے وقت (بعض آیات پر مبنیے تو اللہ کے مذاک خوف سے لرز اٹھتے اور زور زور سے لپڑتے تھے کفار قریش اس سے کہہ گئے
 اور ابن الدغنفہ سے شکایت کی کہ ابو بکرؓ شرط کے خلاف کر رہے ہیں ان کہہ دیا تو وہ اپنی شرط پر رہیں یا آپ کا ذمہ واپس کریں، ابن الدغنفہ
 نے قریش کی یہ گفتگو آپ تک پہنچائی آپ نے فرمایا، میں تمہارا ذمہ تم کو واپس کرتا ہوں اور اللہ کا بھروسہ کرتا ہوں، پھر آپ مدینہ کی طرف
 ہجرت کا قصد کیا، حضورؐ نے فرمایا، توقف کرو کیا عجیب کہ اللہ مجھے بھی اعانت دیدے۔

مشتاب سارباں کمرابائے درگست ❁ درگروتم زحلق زلفش سلاست
تعمیل می کنی تو دیا یم نمی دود ❁ بیرون شدن ز منزل اصحاب شکست

چنانچہ ابو بکرؓ لگے اور دو انٹوں کو (غیر اس نیت سے کہ یہ سفر ہجرت میں میرے اور رسول اللہؐ کے کام آئیں گے) لکھنا چلانا اور تیار کرنا شروع کر دیا۔ جب کفار قریش نے دیکھا کہ

دوسرے شہر میں ان کا اچھا خاصا گروہ ہو گیا اور کچھ لوگ ان کے ہمنوا اور ہمدرد ہو گئے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یثرب چلے جانے ارادہ کا بھی ان کو علم ہو گیا تو اندیشہ کرنے لگے اور دارالندوہ میں وقوف کے کل سردار عقبہ، شیبہ ابو سفیان، ابو جہل، حبیب بن مہضم، عتبہ بن عدی، عمار بن حارث، النضر بن عمار، ربیعہ بن اسود، حکیم بن حزام، امیہ بن خلف، ہشام بن عمرو، ابو البخری ابن ہشام بنیہ، منبہ وغیرہم، جمع ہو کر مشورے کرنے لگے اور ایسے طعون بھی شیخ نجدی کی صورت میں ان کی مجلس میں آئندہ ایک ہوا۔ گفتگو شروع ہوئی تو قدم میں سے ایک شخص نے کہا (ابن کاہن ابو البخری ہے) کہ خدا کا پادشہ تو مد سے بڑھ گیا اور ہم اس سے بے خوف نہیں کہ وہ کسی وقت اپنے ہم خیالوں کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہوگا اس لئے اس کو لوہے میں جکڑ کر قید خانہ میں ڈال دو اور اس کی موت منتظر ہو، نجدی بڑھا بولا کہ یہ رائے عجیب نہیں کیونکہ اگر تم اس کو قید خانہ میں ڈالو گے تو اس کے ساتھی تمہارے ہاتھوں سے چھڑ جائیں گے ہشام بن عمر نے کہا، اس کو جلا وطن کر دیں۔ نجدی بڑھے نے کہا، کیا تم اس کی شیریں زبانی اور اس کے ذریعہ لوگوں کے قلوب پر غلبہ پائی نہیں دیکھتے؟ اگر تم اس کو جلا وطن کر دو گے تو وہ یقیناً عرب کے کسی دھکی قید کے پاس جا کر رہے گا اور پھر وہ اٹھے ساتھ تم پر ایسی چڑھائی کرے گا کہ تم کو پس کر رکھ لے گا، ابو جہل بولا: ہم ایسا کریں کہ ہر قید سے ایک ایک نو جوان منتخب کریں اور وہ سب بل کر قتل کر دیں اس صودت میں اسکا خون سب قبیلوں میں منفرق ہو جائیگا اور بنو عبد شمس سب قبیلوں کا مقابلہ نہ کر سکیں گے، نجدی بڑھا بولا کہ بات تو یہ ہے کہ پس یہ منصوبہ بہت ہی پختہ ہو گیا آپکو وحی گئی کہ آپ کا اپنے بستر پر رات گزارنا مناسب نہیں، اپنے حضرت علیؓ سے کہا کہ تم میری سبز چادر اور کچھ بستر پر سو جاؤ، کاؤ شام ہی سے دروازے پر آجئے ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ یسین کی شروع کی آیتیں دہلانا من بن ابیہم ہلک پڑتے ہوئے ایک ٹھکی خاک ان سروں پر پھینک کر دشمنوں کے بیچ سے نکل گئے اور راتوں رات فوراً سار کے قمار پر پہنچے اور کسی نے آپکو نہ پہچانا یہاں تک کہ ایک آنے والے نے ان کے پاس آکر کہا اس کا انتظار کر رہے ہو؟ محمدؐ تو نکل کر جا چکی چلے رہے تھے والا بھی ایسی عبور انسان تھا، کفار قریش بستر کی جاسموج ہوئے حضرت علیؓ کو بستر پر پایا تو سمجھے کہ یہ محمدؐ ہی ہیں اس لئے صبح تک وہیں کھڑے رہے۔ جمع ہونے پر حضرت علیؓ بستر سے اٹھے تو کافروں نے تھوڑی دیر آپکو نظر بند رکھا اور کچھ مار چٹائی بھی کی اس کے بعد صبح کو دیا اور آنحضرتؐ کے پیڑ کی کھوج لیتے ہوئے غار پر آ پہنچے مگر آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ کسی کی نگاہ نہ پڑ سکی کیونکہ وہ غار کے منہ پر کھڑے تھے جالے کا ناؤ اور کجوتوں کے آگے دیکھ کر واپس ہو گئے،

سے شد دوسہ تارے کہ عکبوت تمہید ❁ بردر آں غار پر وہ دار محمد

آنحضرتؐ اور ابو بکر صدیقؓ چھین دن تک اسی غار میں رہے یہاں تک کہ لوگ ٹھنڈے پڑ گئے پس آپ مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے آپ کا استقبال کیا اور اس سلسلے میں کہ آپ کے ہاں نزول فرمائی باہمی اختلاف کرنے لگے،

آپ نے فرمایا کہ میں آج رات بنی نجاد کے ہاں رہوں گا کیونکہ بنی نجاد سے آپکو خفا یا تعلق تھا اس لئے کہ ہشام بن عبد مناف کی بیوی یعنی حضرت کے دادا عبد المطلب کی ماں سلی بنت عمر کی قید سے تھیں، جمع ہونے پر آپ ادھنی پر سوار ہوئے اور اس کی باگ بھی لڑی، ادھنی انصار کے گھر کے سامنے ہو کر گزرتی تو یہی آواز دیتے کہ یا رسول اللہ! ہر قسم کے ساز و سامان بھر پور اور بخیر الاثر اور غیر خفا

کو اپنے قدمِ مینتِ نرودم سے عزت بخشئے آپ یہی فرماتے کہ اسکی باگ چھوڑ دو کیونکہ یہ ماسور ہے جس پلٹے پلٹے عین اسی جگہ جہاں اب مسجد نبویؐ کا دروازہ ہے اونٹنی ٹھکی، یہ قطع ارض اور حقیقت اسعد بن زرارہ کے دو تھے غلاموں نے دفعہ ہی معہ کے بیٹوں مہمل بھیل کا کمر بند تھا اسحضرت بافتیاء خود اونٹنی سے نہ اترے اونٹنی اس جگہ سے اٹھی اور چند قدم چل کر پھر اسی جگہ واپس آئی اور گردن ڈال کھٹنے لگے کر بیٹھ گئی۔ اسحضرت علیؑ علیہ وسلم نے اپنے آگے تو حضرت ابوالیوب انصاریؓ کو آواز نہ دے کر لے گئے اور حضرت ابوالیوبؓ کے اس اقامت فرمائی اور فرزند کو اس دینار کے عوض میں خرید کر مسجد نبویؐ کی بنیاد ڈال اور گیارہ مہینے مدینہ کے قیام کے دوران لڑائی کی تیار کیا کرتے

الغزوات السرايا

غزوات اور سرے

۵ ایسی کوئی دنیا نہیں انداک کے نیچے ﴿﴾ بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم کے «اقبال»

وفي اقامته في المدينة وقعت غزوات وسرايا عديدة منها غزوة بدر الكبرى صليحة سبعة عشر من رمضان وذلك انه سمع بابي سفيان مقيلاً من الشام بعديها اموالهم فذاب المسلمين اليها، فحف بعض، وثقل آخرون ظنوا انه لا يلقى حرباً، ولنا سمع ابا سفيان بخروجه، ارسل الى مكة، ليستغفرهم الى اموالهم فخرجوا متسرعين، ونزل واذيعنكم الله احدى الطائفتين انهما لم يخرج يوم السبت لافتي عشر من رمضان واستخلف على المدينة عمرو بن ام مكتوم وكان الابل مع سبعين، والخيول فرسين، والدار وخرسة، والسيف ثمانية والمسلمون ثلثمائة وثلث عشرة (من المهاجرين سبعة وسبعون، ومن الانصار ثمانمائة وستة وثلاثون)، والمشركون تسعمائة وخمسون مقاتلاً وكان خيلهم مائة فنزل صلى الله عليه وسلم مع الصديق العرش، واستنصر ربه، فبشر ربه بالوحي فخرج وخرض على القتال، واخذ حفنة من الحصباء فاستقبل بها فريشاً وقال شاهت الوجوه، وقال شدا فانهزموا، ففقم منهم سبعون، واسير سبعون واستشهد من الانصار ثمانمائة ومن غيرهم خمسة

عل ثلثا

غزوات جمع غزوة وہ لڑائی جس میں حضورؐ نے شرکت فرمائی ہو، سرايا جمع سریرہ دستہ فرج، بعیر بارہ حرف بارہ ہے اور بعیر قید کا قافلہ، پھر سارے قافلوں پر بولنا چاہیگا۔ مذہب ان، مذہب آل اور مذہب لانا۔ عمر بن ام مکتوم قریشی قبیلہ اہل بھیل کے ہیں بی بی خدیجہ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض عبد اللہ کہتے ہیں اور بعض عمرو باپ کے نام میں بھی اختلاف ہے مافظانِ جم نے زیادہ صحیح عمرو بن قیس کہا ہے، ام مکتوم انہی ماں کی کنیت ہے حضورؐ نے یہ غزوات میں ان کو مدینہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا ہے، انہیں کی وجہ سے وہیں نازل ہوئی تھی، قادسیہ کی لڑائی میں عمر کے زمانہ میں فہید بن عمرو یا اس کے بعد مدینہ میں وفات پائی، دو سو جمع درج معنی نزول عرش جبریلؑ، انور کی شہ۔ حصہ سکرزہ، ملگری، شاہست، الوجوہ چہرہ کا بد شکل ہونا، شدا امر کا جمع ماضی ہے شدا علیہ عمل کرنا۔ تشریح کے مدنی قیام کے دوران میں غزوات و سرایا کا وقوع ہوا جن میں سے ایک جنگ بدر جو، ار رمضان میں جمعہ کی

صبح کو ہوئی جبکہ واقعہ ہے کہ جب آنحضرتؐ نے سنا کہ ابو سفیان (بن حرب) ایک ہزار اونٹوں کا مال سے لدا ہوا کارواں یکر ملک شام سے مکہ کو واپس آ رہا ہے تو آپؐ نے مسلمانوں کو جمع کر کے قافلہ سے پیڑھا نیا مشورہ کیا کچھ لوگ تو اس سلسلے میں بہت ہٹ گئے (کیونکہ عجلت کی ضرورت تھی اور وقت تنگ تھا اس لئے لوری یا قافلہ مشکل تھا) اور کچھ لوگ تیار ہو گئے۔ ابو سفیان (ایک جہاندیدہ اور زیرک شخص تھا جب اس کو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اپنے ساتھیوں کے ساتھ قافلہ ٹوٹنے کی غرض سے مدینہ سے نکل چکے ہیں تو اس نے انصاف بن عرفان بن عقیس کے ذریعہ اس کو مستقول اجرت دے کر کہہ دیں اطلاع بھیج دی تاکہ اہل مکہ مال کی حفاظت اور ان کی مدد کریں پس سر سامان قریش (سارے کوسو سواروں کی جمیت کے ساتھ) فوراً نکل پڑے اور یہ آیت نازل ہوئی: **وَإِذْ يُدْعِمُ اللَّهُ آهَ جِبْرِيلَ ثُمَّ يَدْعُو** گردہوں میں سے ایک گردہ کے متعلق وعدہ فرما رہا تھا کہ وہ تمہارے لئے ہے آنحضرتؐ بارہ رمضان کو سپر کے روز مقابلہ کیلئے نکلے اور مدینہ پر عمرو (عبداللہ) بن ام مکتوم کو فیلفہ بنادیا آپ کے ساتھ (سارے لشکر میں) سترادٹ تھے (بن پر دو دو اور تین تین مسلمان اور بیڑی سوار ہوئے جاتے تھے) اور صرف زفر بن غلام اور مقداد بن اسود کے پاس ہلاک ہوئے اور چھ زریں اور آٹھ تلواریں تھیں

کافہ ہے تو شمشیر یہ کرتا ہے ہر روز **سورۃ مومن** ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سیاہی (اقبال) اور اسلامی لشکر کی تعداد تین سو تیرہ تھی جن میں ستر تھانہا جن کو تین سو تیرہ انصار تھے اور شریکین کی تعداد ساڑھے نو سو و آنا تھی (جو ہتھیار بند زور بکھرتے دوکان نیزہ و تلوار غرض جملہ سامان سے آراستہ تھے تو باغیہ کی فوج سچڑے بھی زیادہ تھی) ان کے پاس ایک سو گھوڑے اور سات سو اونٹ تھے آنحضرتؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ حوش میں داخل ہو گئے (جو حضرت سعد بن معاذؓ کے گھوڑے کے پیٹوں کا ٹانڈا تھا ایک سادیلر تھمت بنایا تھا) اور اللہ سے مدد طلب کی اللہ نے بذریعہ وحی خوشخبری بھیجی تو آپؐ مقابلہ کیلئے نکلے اور لوگوں کو قتال پر ابھارا اور ایک لشکر میں بیکر شکر کا کھیر رُخ کیا اور شاہت الوجہ کہہ کر ایسے پھونک مار دی (معر نامہ سبھی کی خاک بکھم خداوندی تیر کی طرح دشمنوں تک پہنچی اور کوئی کافر نہ بچا جس کی آنکھ میں اس کے زور داخل نہیں ہوئے) اس کے بعد آپؐ فرمایا: سستی سے طار کرد، مسلمان شیعہ کی طرح ٹوٹ پڑے، ہاتھ بٹک کر کھار کو شکست لائیں ہوگی چاہے تیر مارے گئے اور ستر قید کئے گئے اور مسلمانوں میں آنحضرتؐ انصاری اور بچ غیر انصاری شہید ہوئے

منہا غزوة احد لسابع شوال سنة ثلث من الهجرة خرج صلى الله عليه وسلم في ثلاث الاف فيهم سبعائة دارع ومانا فوس، وثلاثه الف يعبون ونزلوا ذا الحليفة فاقاموا يوم الاحد والخميس فصلى النبي صلى الله عليه وسلم العصر يوم الجمعة، فغتم، ولبس كل من وظهر الدرع وحرز من منطقه من احمه وتقلد السيف، وألقى الترس، في ظهره، وركب فرسه، وتقلد القوس، وأخذ قناة بين يديه وبات بالشيخين فصلي الصبح، وجعل على جبل قناة خمسين رماة، فشد المسلمون، فانهزم المشركون ونساؤهم ينادون بالويل وتبعهم المسلمون فلما رأى الرواة النصر والاقتماب، تجاوزوا، وعصوا ما أمروا به، فانقلبوا هم، وانهزموا، وبقي معه صلى الله عليه وسلم اربعة عشر فاصيب باعيتة وطعن صلى الله عليه وسلم بحربة أبي بن خلف، فخر صريعاً، وقتل سبعون من المهاجرين

الانصاف **صلی اللہ علیہ وسلم** احد دیکھو دارع زور بند ذاک الحلیفہ مدینہ سے چھ میل پر جو خیمہ کا ایک چشمہ تھا۔ لاسر زور، ظہر الدرع قال فی الحاشیہ غدی جو نسخ من ظاہر ظاہر بن الدریمن ادب نے پنا، حرم رضی عنہ، مانا بدستنا منطقة پشکا جو کمر پر باندھا جائے

آدم پکایا ہوا چمڑا۔ الترس ڈھال۔ القوس کمان۔ اقاۃ تیر و شمشین ایک جگہ ہے جہاں حضورؐ نے احد جلتے وقت شب کو لشکر تعمیر کیا تھا۔ کراۃ جمع رات تیر انداز، انتہاب لوت مار، رباعیہ سامنے کے چار دانت اور پچھلوں کے درمیان والا دانت، خزہ چھوٹا نیزہ، جہاں قشش بھجی۔ انہیں میں سے غزوہ احد ہے جو شاہنشاہِ عالم میں واقع ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار اسلامی لشکر لے کر جن کسانتہ سات سوزریں دو سو گھوڑے، تین ہزار اونٹ مدینہ سے باہر نکلے اور ذوالحلیفہ میں زورل کیا، بدھ اور جمعرات کے روز وہیں قیام کیا۔ جمعہ کے روز عصر کی نماز پڑھ کے ارادہ کیا اور دو زوریں اُپر نیچے پھینچیں، چڑے کی بیٹی سے کمر کسی تلوار لٹکائی ڈھال کمر پر ڈالی گھوڑے پر سوار ہوئے، قوس لگے یک ڈالی، نیزہ ہاتھ میں لیا۔ رات شمشین میں گذاری اور صبح کی نماز کے بعد میدان میں آتے اور چپکے تیر اندازوں کو جل قنات پر بٹھادیا جہاں اندیشہ تھا کہ دشمن کی فوج ادھر سے نکل کر پشت کی جانب حملہ کر سکتی ہے، مسلمانوں نے فوج سے زور کیا ساتھ حملہ کیا تو مشرکین کو شکست فاش (اور مسلمانوں کو زوال سے پہلے پہلے فتح) ہو گئی، مشرکین کی عورتیں ہمت کو ہار کر تھیں مسلمانوں نے بھاگتے کافروں کا پھچا کیا جب تیر اندازوں نے دیکھا کہ فتح حاصل ہو چکی اور کافروں کے مال میں ٹوٹ پڑ چکی تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور جس چیز کا ان کو حکم دیا گیا تھا اس کے خلاف کر بیٹھے تو جنگ کا نقشہ بدل گیا اور مسلمانوں کو شکست ہو گئی اور لشکر کے ساتھ صرف چودہ آدمی رہ گئے آیت کا دندان مبارک شہید کیا گیا، ابی بن خلف کا ایک تیر آپ کے لگا جس کی وجہ سے آپ پیچھے کر گئے اور ترہما جو بن و انصار شہید کے گئے۔

غزوۃ الحَکِیْبِیَّة وارسال الرسل

غزوہ حدیبیہ اور قاصدوں کی روانگی

وفي السادسة الهجرية وقعت غزوة الحَكِيبِيَّة وبعث الرسل إلى لاقاق، وفيها ماتت أمّ سلمة من أمر عائشة وعبد الرحمن بن عمر بن الخطاب، وبعثهم ما سلمة بوهرية قديم مع الدوسيين للمدينة وهو صلى الله عليه وسلم يخبر فثمنها واسمها عبد شمس

او غيره، مات سنة سبع وخمسين +

تشریح: - ستہ ہجری میں غزوہ حدیبیہ واقع ہوا اور اطرافِ عالم میں قاصد بھیجے گئے اور اسی سال حضرت عائشہؓ اور عبد الرحمن کی والدہ ام رومان کا انتقال ہوا اور اسی سال حضرت ابوہریرہؓ اسلام لائے۔ آپ دوسری لوگوں کے ساتھ مدینہ آئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریش تھے اس لئے آپ وہیں حاضر ہوئے آپ کا نام عبد شمس یا کچھ اور حضورؐ نے بدل کر عبدالرحمن رکھ دیا تھا۔

سلسلہ میں آپ کا انتقال ہوا ہے (خامش ۵) جن غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت فرمائی ان کی تعداد بالترتیب ستائیس ہے۔

- (۱) غزوہ ودان یا البوار (۲) غزوہ لواط (۳) غزوہ سفوان (۴) غزوہ ذوالعشیرہ (۵) غزوہ بدر الکبریٰ (۶) غزوہ تبئقاع (۷) غزوہ السولق (۸) غزوہ قرقرۃ الکدر (۹) غزوہ غطفان یا امانار (۱۰) غزوہ اُحد (۱۱) غزوہ حمرة الاسد (۱۲) غزوہ بنو نضیر (۱۳) غزوہ بدر الاخریٰ (۱۴) غزوہ دومۃ الجذل (۱۵) غزوہ بنو مصطلق (۱۶) غزوہ احزاب یا خندق (۱۷) غزوہ بنو قریظہ (۱۸) غزوہ بنو لحيان (۱۹) غزوہ قردہ یا غابہ (۲۰) غزوہ حدیبیہ (۲۱) غزوہ خیبر (۲۲) غزوہ وادی القریٰ (۲۳) غزوہ ذات الرقاع (۲۴) غزوہ مکہ (۲۵) غزوہ حنین (۲۶) غزوہ طائف (۲۷) غزوہ تبوک -

۱۔ صحیح روایات میں مسلمانوں کی عمری تعداد پانچ ہزار آتی ہے جس میں سے ابن ابی اثنیٰ و حانی سو کی حیت یکہ ایک

وفاته صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شہادت

مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو بالبلد تبصداً الراس اشتد مرضه حيناً فحيناً، فلما أصبح يوم الاثنين خرج إلى الناس فراه يطولون الصبح، فبشروا صلياً عليه وسلم سراً بما أومن أقامتهم الصلوة ثم رجع إليهم، فأنصر الناس وهم عزاءه أفاق من جوع، ورجع أبو بكر الأهل بالسلم فتوفي في نصف نهاره، وقيل ضحاهاً اثني عشر من ربيع الأول سنة أحد عشر من هجرة. وكان ملة مرضه اثني عشر وأربعة عشر يوماً، فشا وروا في امر الخلافة كل ليوم وغسل يوم الثلاثاء فوضوا عليه فراذى إلى الليل فدفنوه ليلتها الأربعاء وكان عمره ثلاث وستون.

حل لغا صداع درد سر، سحج حوالی مدینہ میں ایک جگہ ہے جس میں بنو ماریث بن غزوہ کے مکانات ہیں۔ مٹی چاشت کا وقت، فراڈی تنہا تنہا، تشش یح۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے (اور جنت البقیع سے واپس) ہو کر حضرت عائشہ کے پاس پہنچ رہے تھے کہ آپ کے مبارک درد ہو گیا اور ساعت بہ ساعت بڑھتا ہی چلا گیا۔ پیر کے دن صبح کو لوگوں کی طرف نکلے اور ان کو صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ان کے نماز قائم کرنے کی وجہ سے سر ہوئی اور آپ نے قسم فرمایا اور گھر واپس ہو گئے، لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ آپ کو درد سے آفاق ہو گیا، چنانچہ سب لوگ واپس ہو گئے اور حضرت ابوبکر صدیق بھی مقام سحج میں اپنے اہل و عیال کے پاس چلے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ یا چودہ روز بیمار رہ کر بارہ ربيع الاول سالہ ہر یوم دو شبہ چاشت کے وقت یا نصف النہار کے وقت (حضرت عائشہ کے حجرے میں) وفات پائی (انما بشره وانا ابیر راجعون) انتقال دوائے دن تو صحابہ غلاف کے معاملہ میں مشورے کرتے رہے (کیونکہ مسئلہ غلاف بھی نہایت عظیم تھا) اور منگل کے روز تجیزہ تکفین کی اور غسل دیا اس کے بعد اول مردوں نے پھر عورتوں نے پھر بچوں نے فرمودی فراڈی نماز جنازہ ادا کی پھر حضرت علی و عباس اور حضرت عباس کے دو صاحبزادے ثم اور فضل یعنی ایک چچا اور تین چچانادھائی گل ان چار حضرات نے (شب چہار شبہ میں) جب کہ نصف شب گزر چکی تھی آپ کو قبر شریف میں اتارا اور زیر خاک دفن کر دیا آپ کی عمر شریف تریس سال کی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔

جہاں اے برادر خانہ بنمس ❀ دل اندر جہاں آخر میں بند و بس (سعدی)

حلیۃ المبارکۃ

حلیۃ مبارک

كان صلياً عليه وسلم ثلاثاً وثلاثين ليلة البدر، وفيه وثرو عظيم الهامة رجل الشعر ليس بجعد ولا سبط، واسع الجبين، أديم العينين، أفتى العينين، له ثوب يعلوه سهل الخدين،

ازھو اللون، كث اللحية، كان عرقه جيد دمية، طويل الزندين، ربح الراحه عشتن الكفين، والقدمين، ذو مسربة، سواك البطن والصد، بين كففيه خاتم النبوة، اجرد، إذا مشى كأنما ينحط من صلبا جوا الناس صدراً وأصل الناس واليه عريكة، وأكرم عشر من ربه مدته ثمانية، ومن خالطه معرفة آجبة، يبدأ من لقي بالسلام.

حل لغات
 ۱۔ یتکا۔ چہرہ کا دمک اٹھنا، تندہ و گولائی، ہاتھ سر، ہر چیز کا مسرہ ہاٹم، راجل کم ٹھکڑا یا لے بال ج اذہاں، ارمالی، جگہ نہایت گھٹکھٹا یا لے بال، سبٹا سیدھے بال، ادھج بڑی اور بہت سیاہ آنکھ والا دھجت (س) دُغبا اعلین و سہ آنکھ کا بہت زیادہ سیاہ اور بڑا ہونا۔ اچنی کھٹنے تنگ اور درمیان سے بلند ناک والا، اقلز میں ناک، ہر چیز کا پہلا حصہ جو حرائین، کھٹا لکیر گھنی ڈالھی والا جو کھٹا، کھٹ (رض) کھٹا (س) کھٹا کھاڑھا ہونا، ادمیہ تلی جو نعل کی طرح مڑخ اور منقوش ہو، ایت جردی، الزندین زند کا متنیہ ہے ہاتھ کا گنجرنا، اژند رجب کشادہ رجب اک، رجباً (س) رجباً المکان کشادہ ہونا۔ راجتہ بتھیلی، جشتن موہا اور سخت، منترجہ سینہ کے درمیان میں پیٹ تھک کے بال، اجر دے بال، حصوئے بالوں والا، خطا نیچے اترنا، حبیب مثیب جو اَضباب عریکۃ طبیعت، عادت، عتیرہ قبیله جو عشائر، بابریتہ خوف کرنا، افعلائی مرکب اضافی ہے تقدیر یا افعلائی۔ اغلا، غلیل کی جمع ہے جیسے اطبا طبیب کی جمع ہے ضرورت شعریہ کی وجہ سے مقصور کو دیا شط (ض ن) شطاً، شطوطاً دُور ہونا، غز (ض ن) غزاً۔ اعلیٰ کباب ہونا۔ دشار ہونا، تھاتی طافات، قشُر یحیٰ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُئے مبارک چودھوی کے چاند کی طرح چمکتا تھا جس میں (قدرے) گولائی تھی

آپ بڑے سردارے (خوش نما) پیچیدہ کم گھونگر مالے (زرم سیاہ) بال والے، کشادہ (اور آئینہ جیسی شفاف) پیشانی والے، سخت سیاہ (اور سخت سفید) برمی (اور سر ملیں) آنکھوں والے تھے۔

ماہ زیست و لے روئے تو زیبا تر از دست  چشم ز گس چہ کنم چشم تو رعنا تر از دست

(نہایت خوبصورت) ہر ایک طویل درمیان سے بلند ناک والے، نرم و نازک (اور پر گوشت) رخسارے والے، عریض و پدید محصرے ہونے والے رنگ والے ہونے والے، گھٹانہ دار اُڑھی والے آپ کی گردن گویا خوشامگردن کی تصویر تھی آپ طویل گٹھن والے، فراخ و جمیل والے، متعادل اور بھرے ہوئے ہاتھ و قدم والے جس پر گردن سے ناف تک (مثنیٰ ص ۷۱ کا ملامت) ایک پتلی سی دھاری والے تھے، آپ کا پسینہ فراخ اور شکم کے برابر تھا اُشانہ کی مغفوف کے قریب جہر نبوت بھی (جس پر کچھ بال مجتمع تھے اور وصال کے وقت غائب ہو گئی تھی) آپ کے پورے بدن پر بال نہ تھے جب آپ چلتے تھے تو بال معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ بلند کی سے نشیب میں اتر رہے ہیں،

آپ بطیب خاطر فراخ دل کیا تہ عطا کرنے والے اسبے بہتر لب و لہجہ والے اور غامدانی شرافت والے تھے، جو شخص آپکا اول دخل دیکھتا تو خدا داد ہمت کو جس سے لہو جاتا اور جو شخص آپکے ساتھ رہتا سہتا اور آپکے پاکیزہ اخلاق دیکھتا سہتا تو آپ پر فریفتہ ہو جاتا تھا، آپ جس سے بھی ملاقات کرتے تو پہلے سلام کرتے تھے۔ غلامی اور مستور! اگر مصیب اور اس کا مکان دور ہو گیا، اسکی ملاقات دشوار اور اس کی منزلیں بید ہو گئیں اور کبہ شہر خود انکو دیکھنا فوت ہو گیا تو اس کی سیرت تو فوت نہیں ہوئی، پس یہ ہیں اسکی پاک عادتیں !

ہے کل بی فی الامام فضیلۃ * و جملتها جموعۃ لحمد

جانا تو یگانہ و لے ذات تو ہست * مجموعہ آثار کمالات ہمہ

العشرة المبشرة

قرآن وحدیث سے جہاں یہ امر ثابت ہے کہ صحابہ کرام پوری امت سے افضل ہیں وہیں یہ بات بھی ثابت ہے کہ آپس میں ان حضرات کے درجات متفاوت ہیں چنانچہ ہاجرین و انصار کا مرتبہ باقی صحابہ سے اور ہاجرین و انصار میں اہل مکہ یعنی اصحاب بیعت رضوان کا مرتبہ باقی حضرات سے اور اہل مدینہ میں شہر کا رغز وہ بدر کا مرتبہ باقی صحابہ سے اور اہل بدر میں ان دس حضرات کا مرتبہ سب سے افضل ہے جن کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دیدی گئی تھی جو عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں، ان حضرات کے اسم مبارکہ حافظ ابن حجر کے اس قطع میں منقول ہیں،

لقد بشر الہادی فی الصعب زمرة * بجنات عدن کلهم فضل اشتر
سعد، زبیر، سعد، طلحة، عامر * ابوبکر، عثمان، ابن عون، علی، عمر

السيرة الصديقية

ابوبکرؓ ہو عبد اللہ بن عثمان ابی ثناء بن عامر، وکان اسمہ عبد رب الکعبہ فسماه صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ، وأما ام الخیر بنت صخر بن عامر، وماتت شی وابوہ مسلمین، ولا یوہ وولدتہ وولدتہ صحبة ولو یحتمل احد من الصحابة، یخلف یوم الثلاثاء ثانی یوم موتہ صلی اللہ علیہ وسلم، مات لثلاثین من جمادی الآخرة بین المغرب والعشاء ولثلاث وستون، غسلته امرأته بوصیتہ۔

تشریح: آپ کا نام عبد اللہ اور کنیت ابوبکر اور لقب صدیق، آپ کا نسب یہ ہے، ابوبکر عبد اللہ بن عثمان بن ابی قحافہ بن عامر اسلام سے قبل آپ کا نام عبد رب الکعبہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر عبد اللہ رکھا تھا۔ آپ کی والدہ ام الخیر بنت صخر بن عامر ہیں آپ کے والدین نے اسلام کی حالت میں انتقال کیا، آپ کے والدین، اولاد پوتے سب کو حضورؐ کی صحبت حاصل تھی صحابہ میں یہ شرف کسی کو حاصل نہ تھا، حضورؐ کی وفات کے دوسرے روز یعنی منگل کے دن آپ غلیظ قرار پائے اور ۲۲ جمادی الاخری ۱۱ھ میں عشاء و مغرب کے درمیان ۶۳ سال کی عمر میں انتقال کیا اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی الجہ نے آپ کو غسل دیا۔

السيرة الفاروقية

الفاروق هو أبو حفص عمر بن الخطاب بن نفيل أسلم سنة ست أو ثمن قبل الهجرة بعد أربعين رجلاً، مات لطفين أبي لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبه لأربعين من ذی الحجة سنة ثلاث و عشرين ودفن غرة المحرم وله ثلاث وستون ومدة خلافته عشرينين ونصف۔

تشریح: آپ کا لقب فاروق اور کنیت ابو حفص اور نام عمر پورا نسب یہ ہے عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن

قرطوب رباح بن عبد اللہ بن رباح بن عدی بن کعب، ہجرت سے پانچ یا چھ سال قبل چالیس آدمیوں کے مسلمان ہونے کے بعد اسلام قبول کیا اور مغیر بن شعبہ کے غلام فیروز نامی شخص ابو لؤلؤہ کے نیزہ مارنے کے سبب ۲۶ ذی الحجہ ۳۵ھ کو اپنے انتقال کیا اور مخرم کی چاند رات کو بعمر ۱۳ سال آچکے دفن کیا گیا آپ کی خلافت کا زمانہ ساڑھے دس سال کے قریب ہے۔

السيرة العثمانية

عثمان ہوا ابو عبد اللہ بن عفان بن عبد اللہ بن العاص بن امیہ، اسلام قدیمًا قبل خولہ دار الارقم، وهاجر الى الحبشة الهجرتين ثمى ذالنورين لجمعوه بين بنتي النبي صلى الله عليه وسلم رقية وام كلثوم استخلف غرة الحرم سنة اربع وعشرين، وقيل لثاني عشر من ذى الحجة سنة خمس وثلاثين وله اثنان وثمانون سنة، وصلى عليه حكيم بن حزام ومدة خلافته اثنا عشر سنة.

تشریح: آپ کا نام عثمان کنیت ابو عبد اللہ اور لقب ذی النورین ہے آپ کا نسب اس طرح ہے عثمان بن عفان بن عبد اللہ بن العاص بن امیہ (بن عبد شمس بن عبد مناف) آپ دار الارقم میں داخل ہونے سے قبل ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے آپ نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی ہے آپ کو ذی النورین کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کے نکاح میں حضور کی دو صاحبزادیاں تھیں حضرت رقیہ ام کلثوم، سلمہ میں مخرم کی چاند رات کو خلیفہ بنائے گئے اور بارہ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری میں بعمر ۱۳ سال آپ کو شہید کر دیا گیا۔ حکیم بن حزام نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھا آپ کی خلافت کا زمانہ بارہ سال ہے۔

السيرة العلوية

علی ہوا بن ابی طالب ابو الحسن وابوتراب، وأمه فاطمة بنت اسد اسلام وله خمس وعشر، ضربہ عبد الرحمن بن ملجم لسبع عشر من مضان سنة اربعين، ومات بعد ثلاث، وله ثلاث وستون سنة او غيره، ومدة خلافته اربع سنين وشهور.

تشریح: آپ کا نام علی کنیت ابو الحسن ابو تراب ہے سلسلہ نسب یوں ہے علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔ اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر پندرہ سال کی تھی عبد الرحمن بن ملجم نے ستر رمضان ۴۰ھ میں آپ کے نیزہ مارا اور تین روز بعد بعمر ۶۳ سال آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی خلافت کا زمانہ چار سال اور چند مہینے ہے

طَلْحَةُ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، اسلمَ قَدِيمًا قَتَلَ فِي وَفْعَةِ الْجَمَلِ عِشْرِينَ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَى سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ، وَلَهُ أَرْبَعٌ وَسِتُّونَ سَنَةً.

تشریح: ابو محمد طلحہ بن عبد اللہ بن عمرو، آپ پہلے ہی اسلام لے آئے تھے۔ بیس جمادی الاخری ۳۵ھ میں جنگ جمل میں بعمر چونتیس سال شہید کر دیا گیا ۴۰ھ کو انی بیس الجاروفی مروج الذهب "الی العاص" حاشیہ ۱۲ ص ۶۷۰، تیسرا، دوسرا اور آٹھ کا قول یہی ہے لیکن دس کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے اس حساب سے آپ کی عمر تیرہ سال ہو گی جس کو خود کتاب میں نقل کیا ہے ۱۲ سنہ

الزبیر | هو ابو عبد الله بن العوام، وامه صفیہ عمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلمو قبل یثاء قتل سنة ست

وثلاثین، وله اربع وستون او غیر ذلک۔

تشریح: آپ کا نام زیر الادب کنیت ابو عبد اللہ اور والد کا نام عوام ہے۔ آپ کی والدہ حضور کی چھوٹی حضرت صفیہ ہیں۔
آپ ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ آپ کو شہداء میں ہرم سال شہید کر دیا گیا۔

سعد | هو ابو اسحق بن ابی وقاص، اسلمو قبل یثاء، مات سنة خمس وخمسين۔

تشریح: آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے اور والد ابو وقاص ہیں ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے اپنے ۵۵ سال میں وفات پائی۔

سعد | هو ابو الاحور بن عبد الرحمن، اسلمو قبل یثاء، مات سنة احدى وخمسين۔

کنیت ابو الاحور ہے عبد الرحمن کے صاحبزادے ہیں شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے ۵۵ سال میں انتقال ہوا ہے۔

عبد الرحمن | هو ابو محمد بن عوف، مات سنة اثنين وثلاثين۔

عبد الرحمن نام ابو محمد کنیت عوف کے بیٹے ہیں ۳۲ سال میں وفات پائی ہے۔

ابو عبیدہ | هو عامر بن عبد الله بن الجراح، مات سنة ثمان وعشر۔

ابو عبیدہ کنیت عامر نام عبد اللہ بن الجراح کے بیٹے ہیں ۲۸ سال (کے طاعون عمواس) میں انتقال ہوا ہے۔

ثمرة العلم

علم کا پھل

لقی ہارون الرشید الکسانی فی بعض طرقہ، فوقف علیہ، وتحقی بسؤالہ عن حالہ، فقال: انا بخیر، یا امیر المؤمنین!
ولو لم اجد من ثمرة الادب الا ما وهب الله تعالى لی من قوف امیر المؤمنین علی، لکان ذلک کافیًا۔

حل لغات | ثمرة پھل ج ہارون الرشید دیکھو، الکسانی ابو الحسن علی بن حمزہ اسدی کوئی اتحاد مامون الرشید جطر ح

آپ نے کوئیں میں قرأت کا ذکر کیا بجا ای طرح کو ذہن شوکی است کا جہت انصب کیا، ام شافعی کا قول ہے
کہ جو شخص غویں تجربہ مال کرنا چاہے وہ کسان کی اولاد ہے۔ آپ فن قرأت میں حمزہ زیات کے شاگرد ہیں۔ کسان، سیبویہ، یزیدی
ابو یوسف محمد بن اکثر مناظرات ہوتے رہتے تھے ایک مرتبہ ام محمد نے کہا: جو شخص سجدہ سہو میں ہو کرے اس کے بارے میں
تہادی کیا رائے ہے؟ آیا اس کو پھر سجدہ کرنا چاہیے یا نہیں، کسان، نہیں، محمد: کیا وجہ؟ کسان: سحاة کا مذہب ہے "المصفر لا یصفر۔"

یہیں جس صیغہ کی تصغیر کر لی جائے پھر اس کی تصغیر نہیں ہوتی (خطیب نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ یہ تصدق امام محمد و زفر کا ہے) جب ہارون نے خراسان کا قصد کیا تو امام محمد اور کسائی ان کے ساتھ تھے موضع ربوہ میں جو علاؤ زری سے ہے ان دونوں کی حیات کا امام محمد پر ہی ہو گیا اور ۱۸۳ھ اور بقول ابن اثیری ۱۸۴ھ میں وہیں انتقال ہو گیا۔ ہارون نے حسرت سے کہا: "آج میں نے فقہ اور لغت کو زنی میں دفن کیا، کھنٹی فی الشی کو شیش کرنا۔"

تشریح :-

ہارون نے کسائی سے کہیں: "اتے میں ملاقات کی تو امام کسائی کے احترام کی وجہ سے ٹھہر گیا اور بڑے تیاک سے مزاج پر سی کی کسائی نے کہا: امیر المؤمنین! بجز اللہ بخیر ہوں اگر میری خاطر امیر المؤمنین کے ٹھہر جانے کے علاوہ علم و ادب کا اور کوئی بھل مجھے مائل نہ ہوتا تو یہی کامی تھا۔"

وَدَخَلَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَهَآ فِي مَدَاكِرَةٍ وَسَمَازَحَةٍ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا الْكُوفِيُّ قَدْ غَلَبَ عَلَيْكَ فَقَالَ يَا أَبَا يُوسُفَ إِنَّهُ لَيَأْتِيَنِي بِأَشْيَاءَ يَشْتَقِلُ عَلَيْهَا قَلْبِي وَتَأْخُذُ بِجَمَاعِهِمْ فَقَالَ الْكَسَائِيُّ يَا أَبَا يُوسُفَ! هَلْ لَكَ فِي مَسْئَلَةٍ؟ فَقَالَ فِي نَحْوِ أَوْ فِي فِقْهِ؟ فَقَالَ بَلْ فِي فِقْهِ، فَضِيقُ هَارُونَ حَتَّى فَخَصَ بِرَجُلَيْهِ، فَقَالَ لِمَقْنَى عَلَى ابْنِ يُوسُفَ الْفَقْهِ؟ فَقَالَ نَصَوْتُهُمْ قَالَ يَا أَبَا يُوسُفَ! فَمَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَدِّ جَنَّتِهِ، أَنْتَ طَالِقُ إِنْ دَخَلْتَ الدَّارَ قَالَ إِنْ دَخَلْتَ الدَّارَ طَلَقْتَ، قَالَ أَخْطَأْتُ يَا أَبَا يُوسُفَ! فَضِيقُ الرَّشِيدِ، ثُمَّ قَالَ فَمَكَيْفَ الصَّوَابُ؟ قَالَ إِذَا قَالَ، أَنْ، وَجَبَ الْفِعْلُ دَخَلْتَ بَعْدَ أَوْ لَمْ تَدْخُلْ، وَإِذَا قَالَ إِنْ بِالْكَسْرِ لَمْ يَجِبْ وَلَكِنْ يَفْعُ الْطَّلَاقُ.

تشریح :- ایک مرتبہ امام ابو یوسف تشریف لائے اس وقت ہارون الرشید اور کسائی دونوں خوش گوئی اور باہم گفتگو میں مشغول تھے، ابو یوسف نے کہا: امیر المؤمنین! یہ کوئی قویاب پر چھا گیا، ہارون نے کہا: ابو یوسف! کسائی کچھ ایسی باتیں کرتا ہے جو دل کو گھنٹی میں کسائی نے کہا: ابو یوسف! تمہارے پاس ایک مسئلہ کا جواب ہے، ابو یوسف بخیر یا فقہ میں؟ کسائی: (خوش نہیں) بلکہ فقہ میں (یہ سن کر) ہارون اتنا ہنساکر دونوں پاؤں زمین پر سے ہٹا کر اور کہنے لگا کہ ابو یوسف (جیسے شخص) پر جو فقہ کا امام ہے، فقہ کا کلمہ پیش کرتے ہو؟ کسائی: ہاں، اس کے بعد کہا: آپ اس شخص کے بار میں کیا کہتے ہیں جس نے اپنی بیوی سے کہا: انت طالق ان دخلت الدار ابو یوسف، اگر وہ عورت گھر میں آئی ہو گئی تو طلاق پڑ جائیگی، کسائی: غلط ہے، ہارون پھر ہنس دیا اور کہنے لگا، صحیح کیسے ہے کسائی اگر وہ شخص ان دخلت الدار کہے تو وقوع فعل ضروری ہے بعد میں داخل ہو یا نہ ہو اور اگر ان دخلت کہے تو وقوع فعل ضروری نہیں اور طلاق واقع نہیں ہوگی۔ (تنبیہ) امام کسائی کا تعظیہ بے عمل ہے کیونکہ امام کسائی نے جو تفصیل ذکر کی ہے وہ تو ان دباہروں اور ان (بافتح) کے سلسلے میں ہے حالانکہ امام کسائی کا سوال (ان شرط پر) مبنی تھا اگر امام کسائی ان سے سوال کرتا تو امام ابو یوسف کبھی یہ جواب نہ دیتے فالقول ما قال امام الفقہ و قول امام الخویش الامن لطافت الخو۔

اِکْرَامُ الشَّيْبِ

بڑھاپے کی تندرستی

حدث محمد بن مسلم الخواص الرجل الصالح، قال: رأيت يحيى بن أكثر القاضي في المنام، فقلت له: ما فعل الله بك؟ قال: أوفيت بدين يدي، وقال: يا شيخ السوء، لو لا شيبتك لأحرقتك بالنار ففكته ما ياخذ العبد بين يدي مولاة، فلما أفقت، قالها ثانية وثالثة، فلما أفقت، قلت: يارب! ما هلكك حدث عنك، فقال تعالى: ما حدثت عنى! قلت حدثني عبد الرزاق قال حدثني محمد بن راشد عن ابن شهاب الزهري عن انس بن مالك عن نبيك محمد صلى الله عليه وسلم عن جبريل عنك يا عظيم انك قلت: ما شأني عبد في الاسلام شديدة الاستحييت منه ان أعذب به بالنار فقال الله عز وجل: صدق عبد الرزاق، وصدق معمر وصدق الزهري، وصدق انس، وصدق يحيى وصدق جبريل، انا قلت: ذلك انطلقوا به الى الجنة +

حل لغت

شبيب بڑھا پا۔ شاب (مض) شیباً بوڑھا ہونا۔ محمد بن مسلم الخواص مشہور عابد و زاہد صوفی اور قرن ثالث کے مجتہد صفت صاحب حکایات غریبہ شخص ہیں یحییٰ بن اکثر انکھو ۱۶۹ افقت افادت۔ من مرضیعت یاب ہونا عبد الرزاق ابن ہمام بن نافع الحمری مولود ۱۲۸ متوفی ۲۱۸ صاحب مصنف مشہور ما فی فہم نے ان کی کتاب مصنف "تو علم کما غفر انہا" ہے امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے بڑھ کر روایت حدیث میں کسی کو نہیں دیکھا، سفیان بن عیینہ یحییٰ بن معین، علی بن المدینی وغیرہ ان کے شاگرد ہیں معمر بن راشد الاسدی زہری ۱۵۸، ابن شہاب زہری دیکھو ۱۵۸ انس بن مالک دیکھو ۱۲۸، تفسیر یحییٰ۔ محمد بن مسلم خواص نے بیان کیا ہے کہ میں نے یحییٰ بن اکثر کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ آپ نے کہا کہ مجھے اللہ رب العزت نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: انا لایق بولہ! اگر تیرا بڑھاپا نہ ہوتا تو تجھے آگ میں جلا دیتا، پس میری دھمکت بنی جو غلام کی آقا کے سامنے بن جاتی ہے جب مجھے کچھ ہوئی کیا تو دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ بھی ہی فرمایا۔ جب مجھے پھر خوش آیا تو میں عرض کیا: پروردگار! اس طرح تو مجھ سے آپ کی حدیث بیان نہیں کی گئی (یعنی میرے ساتھ حدیث کے خلاف معاملہ کیا جا رہا ہے) حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اس طرح بیان کی گئی ہے؟ میں نے کہا: مجھ سے عبد الرزاق نے اور ان سے معمر بن راشد نے حدیث بیان کی ہے اور معمر بن راشد نے ابن شہاب زہری سے اور انہوں نے انس بن مالک سے اور انہوں نے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے حضرت جبریل سے اور حضرت جبریل نے آپ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میرا کوئی بندہ بحالت اسلام بوڑھا نہیں ہوتا اگر یہ کہ میں اس کو آگ کے ذریعہ مذاب یعنی سے شرماتا ہوں پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبد الرزاق، معمر زہری، انس اور میرے نبی اور جبریل سب نے سچ کہا بیشک یہ میرا ارشاد ہے اس کے بعد فرشتوں سے کہا کہ اس کو جنت میں لے جاؤ۔

اعتوار العرب

دست بدست تبدیل اعراب

تقدّر علی رجل لقاء المأمون فی ظلامیة فصاح علی بابہ: انا احمد النبی المبعوث، فأدخِل الیہ، وأعلوانہ تنبأ، فقال له: ما تقول؟ فذكر ظلامیة، فقال له: ما تقول فیما حكي عنك؟ فقال ما هو؟ قال اذكر وانك تقول: انك نبی، فقال: متخافا الله، انما قلت: انا احمد النبی المبعوث انا انت يا امير المؤمنين! امن لا يحمد فاستظفر، وامر بانصافه +

تشریح :- ایک شخص کو اپنے حق کی داد دے کیجئے مامون سے ملاقات کرنا دشوار ہو گیا تو اس نے مامون کے دروازہ پر آکاؤ بٹہ کیا، انا احمد ابی المبعوث الربی، اور المبعوث کے دفعے کے ساتھ جس کے معنی یہ ہو گئے کہ میں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا احمد بنی ہوں، پس اس کو مامون کے پاس لایا گیا اور مامون کو بتایا گیا کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مامون نے اس سے کہا: کیا کہتا ہے، اس نے اپنے غلم کا تذکرہ کیا۔ مامون نے کہا: تیرے بڑے میں جو خبر دیتی ہے اس کی بابت کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: وہ کیا؟ مامون نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس نے کہا: خدا کی پناہ، میں نے تو صرف یہ کہا تھا۔ احمد ابی المبعوث الربی اور المبعوث کے فقرہ کیساتھ جس کے معنی یہ ہو گئے کہ میں بنی مبعوث کی تعریف کرتا ہوں، تو میرے امیر المومنین آپ ان کی تعریف کرنے والوں میں سے نہیں ہیں؟ پس مامون نے اس کو مرد ظریف (فیصح و بیض) شمار کیا اور علیٰ المل سے اس کو حق دانے کا حکم کیا :-

اپنی ذات پر آنے والی بات سے زبان کا کیا دُ

خروج شيء القاضى من عند زياد، وتركه ليجود بنفسه، فسأل الناس عن حاله، فقال تركته يأمر وينهى، فجزعوا السلاطة
فما راعهم الا صياح النائح عليه فاستل شريح عن قوله فقال: تركته يأمر بالوصية وينهى عن البكاء عليه.

صوفی (ن) بچانا حفاظت کرنا۔ شریح بن الحارث بن قیس کندی البرامیہ لکارتا بعض میں سے ہیں اور مشہور قاضی ہیں حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنایا تھا۔ چنانچہ پچھتر سال تک امور قضا کو انجام دیتے رہے۔ آپ کے بعد سو اٹھ یا ایک سو بیس سال سے یہ یا سترہ یا سترہ میں وفات پائی۔ بحجود (ن) خود۔ بنفسہ جان گھر ادینا صیاح (ض) صیحا عا جینا چلانا، اناسحات جمع ناسختہ فوجہ اور ادویلا کرنے والی عورت۔ قاضی شریح زیادہ کے پاس اس حالت میں باہر آئے کہ وہ جان دینے کے قریب تھا۔ لوگوں نے آپ کے اس کا بخہ کہا کہ میں اسکو مردہ ہی مانتا ہوں چھوڑ کر آیا ہوں لوگ اسکی سلامتی سے گھبرا گئے، پس نہیں ڈرایا ان کو مگر اس پر فوجہ کر نیوالی نے (یعنی کچھ ہی بعد اسکا انتقال ہو گیا) لوگوں نے شریح سے ان کے قول کے متعلق دریافت کیا کہ آپ تو یہ کہہ رہے مردہ ہی کرتا ہوں چھوڑ کر آیا ہوں، قاضی شریح نے کہا کہ میں نے اسکو وصیت کا حکم اور ایسے اہل دین سے منع کرتا ہوں کہ وہ

کیا تدبیر ہو اس کی جو بد شکلے پیدا ہوا

قَالَ لِاصْصِرْ رَحِمَهُ اللَّهُ: دَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى جَعْفَرِ بْنِ عَجْبَى، فَقَالَ لِي: هَلْ لَكَ يَا اصْصِرُ مِنْ رُوحَةٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَجَارِيَةُ؟ قُلْتُ: لَا، لِلْمَهْنَةِ، قَالَ: فَهَلْ لَكَ أَنْ أَهَبَ لَكَ جَارِيَةً نَظِيفَةً؟ قُلْتُ: إِنِّي لَمُتَّاجِرٌ إِلَى ذَلِكَ، فَأَمْرٌ بِجَارِيَةٍ، فَأَخْرَجَتْهُ، وَهِيَ فِي غَايَةِ الْحَسَنِ، لَمْ يَلِدْ

الجمال، والهيئة، والظرف، فقال لما قد هبتك لهذا، وقال لي نحن هذه فشكرته، وبكت الجارية وقالت: يا سيدى انما فعلى لهذا الشيخ مع ما رى من سماحك وقبر منظره وجنته جزعاً شديداً، فقال لي: يا اصمعي! اهل الكنان اعوضك منها الف دينار؛ فقلت ما اكره ذلك، فامر لي بها، ودخلت الجارية، فقال لي يا اصمعي! انكرت عليه شيئاً، فاردت عقوبتها بك، ثم رخصتها منك، فقلت: ايها الامير افلا اعلمت قبل ذلك، فاني لو انك حتى سرتحت بحيتي، واصلحت وجهي، وعنتي، فلو عرفت الخبر لسرت على هيئتي، وخلقتي، فوالله لو رايتنى كذلك لما عاودت شيئاً تذكرك ابداً.

حل لغات

اخيلى تدبر جيل. الاممى ابو سعيد عبد الملك، جاحظكى طرح يهيم بصورتى ميں ضرب اشل تھے ليكن ادب و لغت اور حفظ و دواوين عرب ميں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے خود اممى کا قول ہے کہ مجھے سولہ ہزار اشعار حفظ ہیں۔ ہارون الرشيد ان کو سلطان الشعراء کہتا تھا۔ انفس کہتے ہیں کہ مصی و غلف سے بڑھ کر کسی کو اشعار یاد نہ تھے چونکہ اممى نحوی بھی تھا اس لئے اس کا علم غلف سے بڑھا ہوا تھا۔ ابو سعید عاتق سقيا بنى مضاعى، عبد الرحمن بن عبد الله، ابو الفضل رياشى۔ احمد ترمذی وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ آئینے لک بجگ اسی سال کی عمر پائی ہے ۳۱۵ھ یا ۳۱۶ھ میں وفات پائی ہے ایک روز ایک شخص نے ان کی مجلس ميں کہا کہ زمانہ خراب ہو گیا ہے تو اممى نے برجستہ یہ شعر کہا ہے

ان الجديدين في طول اختلا فها لا يفسدان ولكن يفسدان س

جعفر بن يحيى ويحوى الالهة كالم كيهتا، خدمت جہن، سماستہ گرم و خوش۔ سرحت تسميما كنگھا كرنا۔ حمتى عمتہ عمامہ باندھنے کی تشبیہ۔ اممى کہتے ہیں کہ میں ایک روز جعفر بن يحيى کے پاس گیا اس نے مجھ سے کہا: آپ کی بیوی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا: باندی؟ میں نے کہا: میرے پاس بہت دھان باندی ہے جس سے خدمت لیتا ہوں۔ اس نے کہا: اچھا میں آپ کو پاکیزہ کینز بخشش کروں؟ میں نے کہا: اس کی تو مجھے بہت ضرورت ہے پس جعفر نے ایک کینز کا مکرم کیا چنانچہ ایک نہایت حسین و عییل خوش مال و خوش وضع کینز نکل کر سامنے آئی۔ جعفر نے اس سے کہا: میں نے تجھے ان کیلئے مہر کر دیا ہے اور مجھ سے کہا: اس کو لے جاؤ۔ میں نے شکریہ ادا کیا۔ کینز روٹی ہوئی کہنے لگی کہ لے آؤ قایم آپ کی انتہائی بخشش اور اس کی انتہائی بدعوتی دیکھ رہی ہیں اس کے باوجود آپ مجھے اس بوڑھے کیلئے مہر کر رہے ہیں کینز محنت پریشان ہو گئی۔ جعفر نے مجھ سے کہا: اممى! کیا اس کے بدلے میں تم کو ایک ہزار اشرفیاں دے دوں؟ میں نے کہا: مجھے کوئی دریغ نہیں۔ پس جعفر نے میرے لئے ایک ہزار اشرفیوں کا حکم کر دیا اور کینز اندر چل گئی اس کے بعد جعفر نے مجھ سے کہا: اممى! مجھے اس کی ایک حرکت بڑی معلوم ہوئی تھی اور میں آپ کے دربار اس کو مکر دینا چاہتا تھا مگر مجھے اس پر حکم نہ تھا۔ اممى کہتے ہیں میں نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا میں تو آپ کے پاس اپنی دائرہ میں اچھی طرح لکھا کر کے شکل و صورت کو، چوڑی کی بندش کو سنوار کر بڑے اتہام کے ساتھ آیا ہوں اگر مجھے یہ بات پہلے ہی معلوم ہو جاتی تو میں اپنی اصل شکل و صورت دعادت پر چلا آتا پس اگر وہ مجھے اس حالت میں دیکھتی تو بھدا کبھی بھی کوئی ایسی حرکت نہ کرتی جو آپ کو ناروا ہو۔

اعلم (هذا الله) ما ذكرت من قبح وجهه مع علمه الذى زينه الله به، واشتهر شرقاً وغرباً، وكن اينبغى لمن خلق قبيح الصورة ان يخر لها الاخلاق الحسن، الافعال السعد، حرم عليها لئلا يكون جامعا بين قبيح، ومن ههنا ما روى، كان

الاول نقص الخزومی اقبل الناس خلقه وما زوى مثله في العفاف والزهد، وكان قاضي مكة، فقال يوماً لجلسائه: قلت لامي: يا بني! انك خلقت خلقاً لا تصلح مع المجالسة للفقيان في ميوت القيان، فعليك بالدين، فان الله تعالى يرفع به الخسيسة، ويتم به النقيصة، فنفعني الله بكلها، فوليت القضاء، وروى ابو مالك ابن انس اوصته بمثل هذه الوصية حين اراد ان يتعلم القضاء في حلته فتركه، وتعلم العلم فلهب به حيث بلغ، وكان عطاء بن ابي رباح اعز اسود، افسس اسل، اعرج، ثور عبي، امته سوداء، تسبي بركه و قيل لاهل مكة بعد موته: كيف كان عطاء بن ابي رباح فيكم؟ قالوا: كان مثل العافية التي لا يعرف فضلها حتى تفقد.

عل لغا يذخر، اذخر بمعنى ذخر، الشئ وقت ضرورت كمن يجمع خزاناً من الخفاف باق دامن از حرام الغنيان جمع في حمان، الغنيان جمع قين، غلام، الخسيسه ذواتي، النقيصة معيوب بات، برى عادت، مالك بن انس ويحوي ۱۲۷ مدائنه اول جواني عطاء بن ابي رباح اسلم القرشي، اني كنت ابو محمد سبي، امين کے ایک مقام جن میں عطاء میں پیدا ہوئے حضرت عثمان کی خلافت کا عہد تھا، ابتدائی تربیت کہ معظم میں ہوئی۔ آل میسر بن ابی خثیم فہری کے غلام تھے فضل و کمال اور زہد و تقار کے لحاظ سے بڑے بلند مرتبہ تابعی تھے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ وہ بڑے معجز بقہ عالم اور کثیر الحدیث تھے علامہ نوذری فرماتے ہیں کہ وہ مکہ مفتی اور مشہور امام تھے بڑے بڑے علمی کمالات کے معترف تھے۔ اپنے بھرا شعیب سال ۱۵۱ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ عرو کا اسود کالا، افسس چھٹی ہاک والا، اسل جس کے بدن میں ریشہ ہوا، اعرج لنگڑا۔

دائم ہو کہ ہم نے اصمعی کی جو بد صورتی ذکر کی ہے وہ ان کے اس علم کے ہوتے تھے جس کے ساتھ اللہ نے ان کو نرن کیا ہے، اور وہ مشرق و مغرب میں مشہور ہیں پس ہر بد صورت کو چاہیے کہ وہ پاکیزہ اخلاق و ستودہ افعال کو ذخیرہ بنائے تاکہ وہ دوسری قباحتوں کا جامع نہ بن جائے زشت دوئی نہ حسن صورت شرط ❀ آدمی کو بے آدمیت شرط (شاد)

چنانچہ مروی ہے کہ اویفص مروی حلقہ نہایت بد صورت تھے مگر زہد و تقویٰ اور پاکدامنی میں آپ کی نظیر نہیں تھی آپ مکہ کے قاضی تھے، ایک روز اپنے اپنے ہمنشینوں سے کہا: میری ماں مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا تو ایسی خلعت پر پیدا کیا گیا ہے کہ اس کے بھتے ہوئے جو ان چھوروں کی مجلس کے قابل نہیں اس لئے دین کو مضبوطی کیساتھ تھلے رکھنا کہ جو خداوند تعالیٰ دین کی برکت سے رذالت و فساد کی کو دور اور ہر گئی کو دور کرنے کا پس ماں کی نصیحت نے مجھے نفع پہنچایا یہاں تک کہ میں عہدہ قضا سے نوازا گیا، مروی ہے کہ امام مالک بن انس کو جب آغاز جوانی ہی گانا بجانا حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا تو آپ کی والدہ نے بھی اس قسم کی نصیحت کی تھی جس سے آپ نے اس خیال کو چھوڑ کر علم حاصل کیا اور مرتبہ عالیہ کو پہنچے۔ حضرت عطاء بن ابی رباح بھی آپ کے کانے کانے کی طرح سیاہ فام ناگ کے چمبے، ہاتھ کے نیچے، پاؤں کے ٹکڑے تھے، آپ کی والدہ بھی سیاہ فام تھی جس کا نام برکتہ خبیثہ منوشتقال ہوا تو اہل مکہ سے دریافت کیا گیا کہ تم لوگوں میں عطاء بن ابی رباح کس درجہ کے آدمی تھے، لوگوں نے کہا آپ کا وجود ایسا تھا جیسے عافیت و سلامتی کہ اس کی قدر و قدرم ہونے کے بعد ہی ہوتی ہے

سہ چرخم از منقصت صورت اہل معنی را ❀ چوں جاں زردم بود گوشتن از حبش می باش (حافظ)

التفکر فی القضاء

فیصلہ میں غور و فکر

ح جو قاضی بفکرت نوید سہل ❀ نگر دزد ستار بندہاں خجل

من عجائب حکم سلیمان علیہ السلام ما رواہ مسلم من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، بینا امرانان معہما ابناہما الذ جاء الذئب فنہب باحدہما، فقالت ہذہ: انما ذہب بابنک، وقلت الاخری: انما ذہب بابنک، فاختصما الی داؤد علیہ السلام، فقصہ بہ للکبری، فمرتا علی سلیمان، فاخبرتاہ، فقال علیہ السلام انتیانی بسکین اشقہ بینکما، فقالت الصغری: لا ورحمک اللہ، ہوا بنہا، فقصی بہ للصغری، قال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کنت سمعت بالسکین قبل ذلک ما کنت اقول الا المدیۃ

حل لغا

عجائب جمع عجبہ، حکم جمع حکم، ابو ہریرۃ دیکھو حضرت سلیمان چھری، مدیرہ بڑی چھری۔ تشریح: حضرت سلیمان کے عجیب حکمت آمیز فیصلوں میں سے ایک فیصلہ امام مسلم نے حضرت ابو ہریرۃ سے روایت کیا ہے حضور ارشاد فرماتے ہیں کہ دو عورتوں کیساتھ ان کے درمیان سے ایک فیصلہ کرنا پڑا، ایک عورت بولی کہ بیٹا میرے بچہ کو لے گیا ہے دوسری نے کہا: نہیں بلکہ میرے بچہ کو لے گیا ہے جب آپس میں کوئی فیصلہ نہ ہوا تو انہوں نے حضرت داؤد کی کھڑکی میں جھلکا پیش کیا، آپ نے بچہ کا فیصلہ بڑی عورت سے ہی کر دیا (وہاں ہوتے وقت) یہ دونوں حضرت سلیمان کے پاس کو گزریں اور واقعہ ان کے بھی گوش گزار کیا، آپ نے بچہ کو لے گیا، ایک چھری لاؤ تاکہ بچے کے دو ٹکڑے کر کے دو ٹکڑوں کے درمیان تقسیم کر دوں (یہ سن کر چھوٹی عورت نے کہا: نہیں آپ دو ٹکڑے کر دیں، یہ بچہ اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں بچے کا فیصلہ کر دیا۔ حضرت ابو ہریرۃ فرماتے ہیں کہ میں اس سے پیشتر چھری کیلئے سکین کا لفظ نہ سنا تھا میں تو ہمیشہ اس کو دیر ہی کہتا تھا (تاکہ حضور سے اس حدیث میں لفظ سکین (فائل ۸) علماء نے بیان کیا ہے کہ ممکن ہے حضرت داؤد نے سن رسیدہ عورت کے حق میں فیصلہ اس لئے کیا ہو کہ بچہ اس کے ہم شکل معلوم ہوتا تھا یا اس لئے کہ آپ کی شریعت میں کبرسی کو ترجیح تھی یا اس لئے کہ بچہ اس کی گود میں تھا اور آپ کی شریعت میں صاحب ید کا قبضہ باعث ترجیح تھا حضرت سلیمان نے بالغ نظری اور لطیف حکمت سے کام لیا اور واقعہ کی تہ تک پہنچنے کی تدبیر اختیار کرتے ہوئے کہا کہ بچے کے دو ٹکڑے کئے جائیں جس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ شفقت مادرسی معلوم کر کے اس سے استدلال کریں چنانچہ جب صغیر عورت یہ سن کر بے چین ہوئی اور کبر اس عورت اس پر آمادہ ہو گئی تو اس سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ بچہ صغیر اس کا ہے

بحکمت حل ہر مشکل تو اس کرد ❀ بحکمت کام دل حاصل تو اس کرد

لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قبضہ واحد میں حضرت داؤد کے فیصلہ کے بعد حضرت سلیمان نے کیسے فیصلہ کیا جب کہ ایک مجتہد کیلئے نقض حکم کی گنجائش نہیں ہے، علماء نے اس اشکال کا جواب چند وجوہ سے دیا ہے اول یہ ہے کہ حضرت داؤد کا فیصلہ بطریق جزم نہ تھا دوم یہ کہ آپ کا فیصلہ بطریق فتویٰ تھا نہ کہ بطریق حکم سوم

یہ کہ ممکن ہے ان کی شریعت میں حاکم ثانی کے حکم سے حاکم اول کا حکم منسوخ ہو جاتا ہو چہارم یہ کہ حضرت سہمان کا یہ فعل اظہار حق و صواب کی ایک تندہ برحق پس جب کبیر الحسن عورت نے اس کا اقرار کر لیا تو آپ نے اس کے اقرار پر عمل کیا، وان کان بعد الحکم کما اذا اعترف المحکوم له بعد الحکم ان الحق ھینا لم یخصم۔
 زیر عنوان حدیث مذکور کے ذریعہ سیاست شرعیہ سے متعلق امور ذیل پر روشنی پڑتی ہے (۱) حق کا اقرار کرنے کے لئے گنجائش ہے کہ وہ جس کام کو ترک کرنا چاہتا ہو اس کے بارے میں کہے "ایسا کروں گا۔"
 یعنی غلط بات کہہ کر حق کا اقرار کرنا جائز ہے (۲) جب حاکم پر حق بات ظاہر ہو جائے تو محکوم علیہ کے اقرار کے خلاف بھی فیصلہ کرنا درست ہے، یہ فیصلہ اگرچہ صاحب معاملہ کے اقرار کے خلاف ہو گا لیکن حکام کے لئے اس کی گنجائش ہے (۳) ایک حاکم کو اپنے برابر یا اپنے سے بڑے حاکم کے فیصلہ کو توڑ کر اس کے خلاف فیصلہ دینا درست ہے (۴) حاکم کو قرآن اور شواہد حال کے مطابق فیصلہ کرنا درست ہے (۵) حاکم کو اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرنا درست ہے۔

کَیْفَ النِّجَاةُ مِنَ الْاِلْسَةِ الطَّامِعَةِ

لاکھی زبانوں سے یکے نبجات ے

وَكَانَ لَا تَدْرِي دَلَامَةً بَرِّدُونَ اعْجَفَ مَحْطَمُ هَرَمٍ، فَخَلَّ عَلَى الْمَهْدِيِّ يَوْمًا وَبَيْنَ يَدَيْهِ مُسَلِّمَةُ الْوَصِيفِ، فَقَالَ: يَا امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، اِنِّي جَلَبْتُ بِبَابِكَ مَكْرَ الْيَسْرِ لِاحِدٍ مِثْلِهِ، وَاحْبَبْتُ اَنْ اُهْدِيَهُ لَكَ، فَاِنْ احْبَبْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ فَنِي بَقْبُولِهِ، فَاَمْرٌ بِادْخَالِهِ، فَخَرَجَ وَادْخَلَ بَرِّدٌ وَنَهَّ فَقَالَ لَهُ الْمَهْدِيُّ: اَيُّ شَيْءٍ هَذَا؟ وَبِكَ، الْمَرْتَعَةُ عَرَانَهُ مُهَرَّ؟ فَقَالَ لَهُ ابُو دَلَامَةَ: اَبُو لَيْسَ هَذَا مُسَلِّمَةُ الْوَصِيفِ قَائِلًا بَيْنَ يَدَيْكَ؟ تَسْمِيَةُ الْوَصِيفِ وَلَهُ ثَمَانُونَ سَنَةً، فَاِنْ كَانَ مُسَلِّمَةً وَصِيفًا، فَهَذَا مُهَرَّ فَيُفْعَلُ الْمَهْدِيُّ يَضْحَكُ، وَمُسَلِّمَةُ يَضْحَكُ، فَقَالَ لَهُ الْمَهْدِيُّ: وَبِكَ اِنْ لَهَذَا اخُو لِي وَاللّٰهُ لِيُضْحِكَ بِكَ فِي الْحَاظِلِ، فَقَالَ: وَاللّٰهُ يَا امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْاَضْحَكُ، فَلَيْسَ فِي مَوَالِيكَ احَدٌ الْاَوْفَدُ وَصَلْنِي غَيْرَكَ، فَمَا شَرِبْتُ الْمَاءَ لَهُ قَطْرًا فَحُكْمٌ عَلَيْهِ الْمَهْدِيُّ اِنْ يَشْتَرِي نَفْسَهُ ثَلَاثَةَ اِلَافٍ دَهْرًا فَقَالَ لَهُ مُسَلِّمَةُ: عَلَيَّ اِنْ لَا تَقَاوَدُ، فَقَالَ ابُو دَلَامَةَ: اَفْعَلْ، نَحْمَلُهَا اِلَيْهِ:-

حل نقلا السنہ دیکھو ۳۳ ابودلامہ دیکھو ۱۴۵ برزوں تا تازی گھوڑا، جمعیت کمزور درل، حطہ ٹوٹے ہوئے بدن والا، ہرم بوڑھا۔ المہدی دیکھو ۵۵ وصیف نابالغ غلام، ہنر گھوڑے کا بچہ۔۔۔ تشریح:-

ابودلامہ کے پاس ایک تا تازی گھوڑا تھا بہت بوڑھا اور نہایت درل و شکستہ حال، ایک روز ابودلامہ مہدی کے پاس آیا اس وقت اس کے سامنے مسلمہ غلام اکھڑا ہوا تھا ابودلامہ نے کہا: امیر المؤمنین! میں آپ کے دروالت پر ایک بکھر لایا ہوں جس کی نظر نہیں مل سکتی اور میرا جی چاہتا ہے کہ میں اسے ہدیہ کی پیش کروں اگر آپ اس کے قبول کرنے کی مجھے عزت دینا پسند فرماتے ہیں تو حکم فرمائیے تاکہ حاضر کیا جائے مہدی نے اجازت دے دی۔ ابودلامہ باہر گیا اور اپنا وہی درل گھوڑا لاکھڑا کیا، مہدی نے کہا: کم بہت

رَأَيْتُ فِي بَعْضِ الْمَوَاقِدِ أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَبِي عَمْرٍو مَا وَجَّهَ قِرَامُكَ الْأَمْنِ اعْتَرَفَ بِعَرَفَةَ بِفَتْحِ الْعَيْنِ فَقَالَ أَيْلَعْنِي رِيقِي فَقَالَ
قَدْ بَلَغَتْكَ الْفِرَاتُ وَقَالَ قَاتِلَ اللَّهِ ابْنَ أُمِّ الْحَجَّاجِ لَشْنُ لَوْ تَأْتِي بِالْجَوَابِ إِلَى خَمْسَةِ عَشْرَ يَوْمًا لَقَتَلْتُكَ عَشْرَ قَتْلَةٍ وَوَكَّلَ بِهِ مَوْلَكَيْنِ
فَخَرَجَ أَبُو عَمْرٍو يَطْلُوفُ فِي أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَجِدْ لِحِجَّةٍ تَأْتِي يَوْمَ رَوْحَةٍ فَخَرَّاهُ الْمَوَكُّونَ بِهَلِيلِ رَجْوَةٍ إِلَى الْحَجَّاجِ فَسَمِعَ رَاجِعًا يُنْشِدُ
هـ رَبِّمَا تَجَنَّعَ النَّفْسُ عَنِ الْأَمْرِ لَهُ فَرَجَةٌ تَحُلُّ الْعُقَالَ
فَقَالَ لَهُ أَبُو عَمْرٍو كَيْفَ تُنْشِدُ هَذَا الْبَيْتَ لَهُ فَرَجَةٌ أَوْ فُرْجَةٌ فَقَالَ فُرْجَةٌ وَفَرَجَةٌ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَا جَاءَ عَلَى نَفْعَةٍ قُلْنَا فِيهِ ثَلَاثُ
لُغَاتٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَمْرٍو فَمَا سَبَبُ إِشْدَاكِ هَذَا الْبَيْتِ فِي هَذَا الْوَقْتِ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ مِنَ الْحَجَّاجِ وَقَدْ بَلَغْنَا نَعْيَهُ قَالَ وَاللَّهِ
لَا أَدْرِي بَابَهَا كُنْتُ أَشَدَّ فَرَحًا بِوُجُودِهَا فِي الْجَوَابِ وَالْحِجَّةِ لِقَوْلِي إِخْتِيَارِي أَمْ مَوْتِ الْحَجَّاجِ

حل لغت الفراد جمع فردہ، اے بالفراد یعنی الے الفاظ جو فصاحت و بلاغت اور عربی الاصل ہونے پر دلال ہوں، الجماع دیکھو خصوصاً ابو عمرو ابن العلاء مولود مشہور متوفی ۳۷۰ھ قرآن مجید میں سے مشہور قاری ہیں اور قرأت کیساتھ ساتھ لغت و عربیت میں بھی ان کا بہت اوشما مقام ہے، غرۃ جلو ج غراف، الجنتی یعنی مجھے متھوک لنگنے کی مدت کی مہلت دے، یہ ایک عدادوہ ہے جس کا مطلب یہ یہ ہوتا ہے کہ فوری جواب کا مطالبہ کیجئے بلکہ سوچ کر جواب دینے کا موقعہ دیجئے، ارا عیا چودا، فرج منجی اور غم سے نجات کشادگی، اعتبار رکی، نفسی موت کی اطلاع :- قشیر مجر :- میں نے بعض نوادرات میں دیکھا ہے کہ جماع نے ابو عمرو سے کہا: الا منی اغترفت غرۃ منی میں آپ کی قرأت بفتح الغین ہونے کی وجہ؟ اسے فرمایا: مجھے متھوک لنگنے کی مقدار کی مہلت دیجئے۔ جماع نے کہا نہر فرات پی جانکی مقدار کی مہلت دیتا ہوں لیکن جماع کی ماں کے بیٹے کو (یعنی جماع کو) خدا غارت کرے اگر کو نے پندرہ روز تک جواب نہ دیا تو میں مجھے بری طرح قتل کر دوں گا چنانچہ جماع نے کہہ لوگوں کو سزا کی کہنے آپ رستور کر دیا۔ پس ابو عمرو مختلف قضا کی

عرب میں پڑ لگاتے پھرتے رہے مگر وعدہ کے دن تک کوئی دلیل نہ ملے پس برنگار تہ روگ آپکو حجاج کے پاس بھیجئے ہوئے لارے
تھے کو راستہ میں ایک چرواہے کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا ۔ رہا انجوع ادب اوقات گھر اہاتے ہیں نفوس اس چیز سے
کہ اس کیلئے کشادگی ہوتی ہے ادب کے کھٹنے کی دس کھول دینے کی طرح ۔ ابو عمر نے چرواہے سے دریافت کیا کہ تو یہ شعر کس طرح
پڑھتے ہو؟ فرمایا فرجہ؟ چرواہے نے کہا: دونوں طرح کیونکہ ہر فعلتہ کے وزن پر آئے والے لفظ میں ہمارے ہاں تین نشیں ہیں، ابو عمر نے
اسکے کہا، اس وقت اس شعر کے پڑھنے کا کیا مقصد؟ اس نے کہا، ہم حجاج سے نالفت تھے اور ابھی ابھی ہم کو اس کے مرنے کی
خبر مل ہے ابو عمر کہتے ہیں کہ میں امتیاز ذکر رکاک میں ان میں سے کس سے زیادہ خوش ہوا آیا جواب ہالینے اور قول کی دلیل
مہمانے سے راہبانی دشمن، حجاج کی خبر وفات سننے سے۔

حجاء الطبع

مسجع کی باران

كان ابن المغازل رجلاً يتكلم بعبارة على الطرق باخيار و نوادر متنوعة، وكان نهاية في الحنق، لا يستطيع من سمعه ان لا
يضحك، قال: وقفت يوماً على باب الحاضرة، أضحك الناس ابتداءً من حضر خلفي بعض خدام المقصد، فأخذت في نوادر الخلد
فأعجب بذلك، فأنصرف، ثم عاد فأخذ يمدى، وقال: دخلت، فوقفْتُ بين يدي سیدی، فذكرتُ حكايتك، فضحكتُ،
فأنكر عليّ، وقال: مالك؟ وبيك، فقلتُ: على الباب رجلٌ يعرف بابن المغازل، يتكلم بحكايات و نوادر تضحك الشكول، فأمرني
بأحضارك، ولي نصف جائزتك فطمعتُ في الجائزة، وقلتُ: يا سیدی، أنا ضعيف وعلى عیلة، فلو أخذتُ سدسَ ما دار
ربِّه، فأبى وأدخلني، فسلمتُ، فردَّ السلام وهو ينظر في كتاب، فظفرتُ بأكثره وأنا واقف، ثم أطبقه ورفع رأسه إليّ،
وقال: انت ابن المغازل؟ قلتُ نعم، يا مولاي! قال بلغني أنك تحكي وتضحك بنوادر عجيبة، فقلتُ: يا أمير المؤمنين الحاجة
تفتق الحيلة، أجمع للناس حكاياتٍ اتقرب بها إلى قلوبهم، فالتمس بزرهم فقال مات ماعندك، فإن اضحكته اجزيتك
خمسمائة درهم، وإن أنا لم أضحك فمالى عليك؟ فقلتُ للحسين مامعنى الاقتای، فأسأل ما أحببتُ، قال انصفتُ ان لم تضحكتم
اصفحك بذلك الجواب عشر صفعات، فقلتُ: ما خطا ظني، عسى فيه رجحان اضحكته رجحتُ وأخذتُ الجائزة والاعترض صفعاً
بجواب منفوخ شئ هين، ثم أخذتُ في النوادر والحكايات والعبارة، فلم أدر حكاية أعرايت ولا نحويت ولا غثت
ولا فاض ولا تبطن ولا سندی ولا زنجي ولا خادم ولا تزكي ولا شاطر ولا عيار ولا نادرة ولا حكاية الا وأحضرتها حتى نفذ
كل ماعندي، وتصدتُ عرايسی، وفترتُ وبردتُ، ولم يبق ورائي خادم ولا غلام الا وقد ما توامن الضحك وهو مقطب
لا ينبس، فقلتُ قد نفذ ماعندي، والله ما رأيتُ مثلك قط، فقال لي: هيه ماعندك، فقلتُ: ما بقى لي سواد شر واحد
قال ما تها: قلتُ: وعدتني ان تجعل جائزتي عشر صفعات وأسألك أن تضعفني، وتضيف اليها عشر صفعات أخرى

لطیف شروع کر دیتے اس کو بہت پسند آئے اور اس شکر کر بلا گیا کچھ دیر بعد پھر واپس آیا اور آکر میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ جب میں رہا
سے جا کر گھر میں داخل ہوا اور اپنے آٹاکے سامنے کھڑا ہوا تو مجھے تیرا قصہ یاد آیا اور میں ہنس دیا، آٹا کو یہ بات بڑی معلوم ہوئی اس نے
کہا: تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا: حضور دروازہ پر ایک آدمی ہے جو ان المغازل کے نام سے مشہور ہے ایسے محب مغرب قصے اور انوکھی باتیں
بیان کرتا ہے کہ مردوں کو بھی ہنسا دیتا ہے پس اس نے تیرے مافکر نیکا حکم کیا ہے اور تیرے عطیہ میں سے آدھا میرے پاس سے عطیہ میں طبع کی
اور کہا: حضور! میں ضعیف اور فاقد مست آدمی ہوں اگر آپ اسکا چھٹا یا جو تھا ہی حصہ لے لیں تو بہتر ہو گا وہ زمانا اور مجھے آٹا کے پاس
لے گیا میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے جواب دیا، اس وقت دو کتاب دیکھ رہا تھا میں کھڑا رہا اور وہ کتاب دیکھتا رہا اور جب انٹر کتاب
دیکھ کر کتاب بند کر کے میری طرف سر ہٹا کر بولا: تو ہی ہے ابن المغازل؟ میں نے کہا: جی ہاں اس نے کہا: تو ہی حکایتیں بیان کرتا ہے
اور لوگوں کو عیب و غریب قصوں سے ہنساتا ہے؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! ضرورت جیلہ کا دروازہ کھول دیتی ہے میں نے لوگوں کے لئے کچھ
حکایتیں جمع کر لی ہیں جن کے ذریعہ سے میں ان کے قریب جاتا ہوں اور کچھ حاصل کر لیتا ہوں، اس نے کہا جو تیرے پاس ہو سنا اگر تو نے مجھے ہنسا
دیا تو میں تجھے پانچ سو درہم دوں گا، در اگر میں نہ ہنسا تو پھر میرے لئے تیرے اوپر کیا ہو گا؟ (یعنی میں نہ ہنسا تو بتا کر میں تجھے کیا سزا دوں) میں نے
فوراً کہا: میری گدی کے علاوہ اور کچھ نہیں، پس جو آپ کی طبیعت چاہے سو پوچھیے، معتقد نے کہا: بات تو انصاف کی گئی ہے، اگر تو نے مجھ
نہ ہنسا تو اس قبیضے سے تیرے جس جیت لگاؤں گا، میں نے کہا: میرا خیال غلط نہیں ہے، جو کتاب ہے اس قبیضے میں، ہوا ہو سو اگر میں نے اسے
ہنسا دیا تو مجھے فائدہ ہو گا اور عطیہ حاصل کر لوں گا ورنہ ہوا سے بھرے ہوئے قبیضے کے دس جیت کھا لینا آسان ہے، اس کے بعد میں نے چٹکے
اور قصے بیان کرنے شروع کئے تو دینیاتی، نحوی، مخت، فانی، منطقی، مستندی، معنی، فادام، ترکی، عیار، و بد معاش جے باک و دھانسی کا
کوئی قصہ بیان کئے بغیر چھوڑ دیا یہاں تک کہ جتنے قصے میرے پاس تھے سب ختم ہو گئے، سر میں درد ہو گیا اور میں بالکل مست اور غنڈاڑ ہو گیا جسے
پاس جتنے نوکر جا کر تھے سب ہنستے ہنستے مگر معتقد اسے کہ امیر پوچھنے چلا، میرا درد ابھی نہیں کے دیا، میں نے کہا: سیرا یاں جو
پچھ تھا سب ختم ہو گیا بخدا میں نے کچھ سا دھکی نہیں دیکھا، اس نے کہا: اور جو کچھ ہو وہ بھی سنا ڈال، میں نے کہا: ایک لطیفہ کے
علاوہ اور کوئی چیز باقی نہیں، اس نے کہا: وہ بھی سنا، میں نے کہا: آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرا عطیہ دس جیت ہیں سو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ
دس جیت بڑھا کر دو چند کر دے (ایسٹن کر) اس نے ہنسا چا کر پھر ڈل گیا اور کہنے لگا: ایسا ہی کروں گا، غلام سے کہا: اس کا ہاتھ پکڑ لے میں نے لکڑی
سامنے ڈبی تو اس اتنے زور سے تھیلے کا چت لگایا کہ گویا میری گدی پر پھاڑ ٹوٹ پڑا (معلوم ہوا کہ) وہ تھیلہ چھوٹی چھوٹی گول گول پتھریوں
سے بھرا ہوا تھا، پس میری گدی جدا ہونے کے قریب ہو گئی، کان جھنجھٹنے لگے، آنکھوں سے آگ نکلنے لگی تب میں نے جلا کر کہا: حضور!
صرف ایک نصیحت ہے، بلکہ اس نے جیت بازی ختم کر دی جب کہ وہ دس جیت ہی کا کارادہ کر چکا تھا اس نے کہا: نصیحت بھی کہہ لے
میں نے کہا: حضور! امانت سے بہتر خیانت سے بدتر دنیا میں کوئی چیز نہیں اور میں اس فادام کیلئے جو مجھے آپ کے پاس لایا ہے نصف عطیہ کا خان
ہو چکا ہوں زائد ہو یا کم اور امیر المؤمنین نے اپنے فضل و کرم سے عطیہ دو چند کر دیا ہے اور میں نصف پورا بھی کر چکا ہوں اب فادام کا نصف
باقی رہ گیا ہے ایسٹن کر تو معتقد ہنستا ہنستا جیت لیٹ گیا اور اچھل اچھل گیا اور جب بمشکل تمام سمجھا لایا تب بھی زمین پر ہاتھ پاؤں مارا
رہا اور پیٹے تھکے رہا یہاں تک کہ جب اس کو سکون ہو گیا تو اس نے کہا: فادام کو سیرا یاں لاؤ، فادام کو لایا گیا تو اس نے جیت لگانے کا حکم
کیا فادام تھا بہت لمبا اس نے کہا: میرا کیا قصور؟ میں نے کہا: میرا عطیہ ہی تو ہے جس میں تو بھی شریک ہیں تو اپنا حصہ پورا لے چکا ہوں اب
تیرا حصہ باقی ہے، پس جب اس کے جیت لگا اور درد نے اس کی گدی جھکا دی تو میں نے اس کو امانت شروع کی کہ میں نے تو تجھے پہلے ہی کہا تھا
کہ میں کمزور ہوں، کثیر لعلیاں ہوں اور میں نے اپنی ضرورت و غریب کی شکایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ تو اس کا چھٹا یا جو تھا حق لے لے،
مگر تو میں کہتا کہ زمین آدھا ہی لوں گا، اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ امیر المؤمنین کا عطیہ انسان کی عمر دراز کرے، جیت ہے تو میں سارا عطیہ تجھ پر بوجہ
کودتیا، فادام کو میرے غائب کر دینی وجہ سے معتقد پھر ہنسنے لگا اور جب فادام بھی اپنا حصہ پورے لگا تو معتقد نے پانچ سو درہم کی ایک پھلی لالہ
کہا کہ میں نے تیرے لئے یہی تیار کی تھی پس تجھ کو تیری عبت کوئی نے نہیں چھوڑا تا آنکہ تو نے اپنا شریک لگایا، میں نے کہا: امانت کہاں کر؟ پس اس
نے ہمارے دیان تقسیم کر دیا اور اس دس پوکار

سِرِّ الْعُيُوبِ وَالْجَامِلَةِ مَعَ مَنْ يُؤْذِيهِ

عیب پوشی اور اذیت رساں کے ساتھ اچھا سلوک

مسند امام احمد میں حضرت عقیب بن عامر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَرَّ عَلَى مَوْنٍ فِي الدُّنْيَا سَرَّهَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "جو شخص دنیا میں مومن کی پردہ پوشی کرے گا حق تعالیٰ شانہ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے" قدم از رائے عنازی بدرونہ x کہ باشندہ پردہ پوشش از پردہ درہ

اراد مولیٰ لقمان بیعہ، فقال: یا مولای! ان لی علیک حقاً، فلا تتبعنی الا من احبّ قال: لک ذلک، فکان الرجل اذا جاء یستأمنه، قال لا حق شیء ترید فی؟ فقال احدہم تحفظ علیّ بآبی قال: اشتدنی، فلما جئته الیل اغلقت الباب وقامت لی فی الدلہلین، وکان لبنات الرجل اخلاً عفیاء وافضربوا الباب، فقلن: یا لقمان! افتح الباب فقال: بآبی انتن وای، لیس لکما اشتدنی ابوک، فضربتہ ضرباً کثراً ان یأتین منہ علی نفسه، فلما اصبح لم یجبر اباهن، فلما کانت اللیلۃ الثانیۃ، عاودنه بمثل ذلک فلما کانت اللیلۃ الثالثۃ، عاودنه بمثل ذلک، فلما اصبح لم یجبر اباهن، فاقبل بعضهم علی بعض، فقلن: ما جعل اللہ هذا العبد الا سوداً ولی هذا الخیر منّا، قال (الراوی) فسکن نسکاً لم یکن فی

بنی اسرائیل افضل منہن

حل الغائب | الجملہ اچھا مساد کرنا، لقمان دیکھو ص ۱۲۱، ایسا کرنا مستیما بھادو لگانا، نیت کی تعیین کرنا، جزہ (من) بھتا پوشیدہ ہونا۔ اعلیٰ۔ جمع نیل، انسان، ان، اک، بُک کا بد و زائد ہونا۔ تشریح :-

حضرت لقمان کو ان کے آقا نے فروخت کرنا چاہا آپ نے فرمایا: آقا! آپ پر میرا ایک حق ہے پس آپ مجھے اس کے ساتھ فروخت کریں جو میں پسند کروں، آقا نے کہا: اس کا مجھے اختیار ہے پس جو شخص بھی اگر بھادو لگاتا اسی سے آپ دریافت کرتے، اس کام کیلئے لینا چاہتا ہے، آنے والوں میں سے ایک نے کہا: اپنے گھٹ کی حفاظت کیلئے، آپ نے فرمایا: خرید لے، پس جب اس کو رات کی تاریکی نے چھایا، یعنی رات ہو گئی، تو اپنے دروازہ بند کر کے دہلیز میں نماز پڑھنی شروع کر دی، اس شخص کی لڑکیوں کے کچھ یار لگے ہوئے تھے انہوں نے اگر دروازہ کھلے گا یا نہ لڑکیوں نے کہا: لقمان! دروازہ کھول دے، آپ نے فرمایا: کیا ہاں باپ تم پر قربان، تمہارے والد نے مجھے اس لئے نہیں خریدا۔ پس لڑکیوں نے آپ کو اس بار کہ قریب تھا کہ وہ آپ کو ختم کر دیں۔ جب صبح ہوئی تو اپنے ان کے والد کو اطلاع نہیں کی دوسری رات انہوں نے پھر ایسا ہی کیا آپ نے پھر بھی ان کے باپ کو خبر نہیں کی۔ تیسری رات پھر ایسا ہی کیا آپ نے پھر بھی خبر نہیں لی تو لڑکیاں آپس میں کہنے لگیں اللہ نے اس جٹی غلام کو اس خیر کے منتقل ہم سے بہتر نہیں بنایا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ لڑکیاں ایسی پارس ہوئیں کہ بنی اسرائیل میں ان سے بہتر کوئی نہیں تھی "

الدَّيْنَاءَةُ

مَرَّ بِالْحَاطِطِيَّةِ ابْنُ حَمَامَةَ، وَهُوَ جَالِسٌ بِفَنَاءِ بَيْتِهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ:
قَدْ قُلْتُ مَا لَا يُمْكِرُ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ أَهْلِي بِغَيْرِ رَأْيٍ، قَالَ: مَا حَمَمْتُ لِأَهْلِكَ قِرَاكَ
قَالَ: أَتَأْتَانِي أَنْ أَتِي ظِلَّ بَيْتِكَ؟ قَالَ: دُونَكَ الْجَبَلُ يَعْنِي عَلَيْكَ، قَالَ: أَنَا ابْنُ حَمَامَةَ
قَالَ: انْصَرَفَ، وَكَانَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ بِرِشْتٍ -

حَلُّ الْغَائِبِ الدَّيْنَاءَةُ كَيْسُ بْنُ دِيحْسَمٍ الْمُطَفِيَّةِ (بالتصغير) بصورت پست قدیہاں ابویک جردل بن ادس بن مالک شاعر کا
تھے جو بڑا فصیح و بلیغ شاعر تھا مگر بڑا شریر اور نہایت بدخلق تھا اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گیا تھا ایک مرتبہ اس کے دل میں
آیا کہ کسی کی جو کمرے کو نہ ملتا تو دل ہی دل میں کہنے لگا ہے اب شفق الیوم الا تکلم: بشرط اوری لمن آتاقامہ:
کچھ دیر کے بعد پانی کے حوض پر پہنچا اور اس میں اپنا چہرہ نظر آیا تو اس نے اپنی جو میں بیٹھ کر کہا ہے اری لی دجہا فتح اللہ خلقہ: فقیح
من وجہ عالمہ: وفات کے وقت اس سے کہا گیا کہ کچھ وصیت کر جا اس نے کہا کہ میرا کل مال میرے لڑکوں کے لئے ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ
لے اس کا علم نہیں کیا اس نے جواب دیا کہ میں تو علم کر رہا ہوں، ابن حماد ایک اعراب تھا جس کو نظر سے اسیت تھی اور شعر و شاعری پر گزرا تھا
اور آخر قرن ثانی میں وفات پائی، وہ ایک اسم فعل معنی اُمر ہے لے فذہ، یعنی ارض، فینا، اظلل سایہ کا ہٹ جانا۔
تشریح: ایک مرتبہ ابن حماد حطیہ شاعر کے پاس کو گزرا وہ اپنے صحن خانہ میں بیٹھا ہوا تھا ابن حماد نے سلام کیا حطیہ نے جواب میں کہا،
تو نے ایسی بات کہی ہے جس کا انکار ہی نہیں کیا جاسکتا، ابن حماد نے کہا: میں اپنے گھر والوں کے پاس کربلا تو شہ نعل آیا رکھ کھائے کھینے دیدے حطیہ نے
کہا، میں تیرے گھر والوں کھینے تیری ہمانداری کا ٹھیکہ دار نہیں ہوں، ابن حماد نے کہا: اتنی اجازت ہے کہ میں تیرے گھر کے سایہ میں آجاؤں!
حطیہ نے کہا، پہاڑ کو اختیار کر دو تیرے اوپر سایہ کرے گا۔ ابن حماد نے کہا، میں ابن حماد ہوں، حطیہ نے کہا، تو یہاں پہاڑ اور جس پر بند کا جا ہے
بیٹا ہو جا۔ **توضیح:** ۱۔ حماد اس کے باپ کا نام ہے۔ اس لئے اس نے انا ابن حماد کہا تاکہ وہ کچھ نرم پڑ جائے حطیہ نے اس کے
معنی کو بدل کر کوثر مراد لیا جس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ کوثر تو بہت کمزور جانور ہے اگر تو کسی قوی سے قوی پر بند کا بھی بیٹا ہو تب بھی تجھے
کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کو تھیرا ہوں جس کو جو تک نہیں ملتی۔

الْعِلْمُ لَا يُعْطِيكَ بَعْضَهُ حَتَّى تُعْطِيَهُ كُلَّكَ

علم تجھ کو اپنا حق تو دے دے تب ہی نہیں دے گا تا تو اپنا سب کچھ اس کے حوالے نہ کر دے

قَالَ عَلِيُّ بْنُ ابْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي أَبُو يُوسُفَ قَالَ تَوَفَّى ابْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَخَلَقَنِي صَغِيرًا فِي بَحْرٍ أَمْنِي
فَأَسْلَمَنِي إِلَى قَصَارٍ أَخْدَمُهُ، فَكُنْتُ أَدْعُ الْقَصَارَ، وَأَمْرٌ عَلَى حَلْفَةِ ابْنِي حَنِيفَةَ، فَاجْلِسُ
وَأَسْتَمِعْ، فَيَقْبَلُ أُمِّي فَتَأْخُذُ بِيَدِي، وَتَذْهَبُ بِي إِلَى الْقَصَارِ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَعْنِي بِي لَمَّا كَانَ
يَرَى مِنْ حُرْمَتِي عَلَى التَّعَلُّمِ فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى أُمِّي، وَكَثُرَ عَلَيْهَا هَرْنِي قَالَتْ لِأُمِّي حَنِيفَةَ مَا

لِهَذَا الصَّبِيِّ فَمَادُ غَيْرِكَ، هَذَا صَبِيٌّ يَتِيمٌ لَا شَيْءَ لَهُ، وَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ مِنْ مَغْزَلِي، وَأُمِلَّ أَنْ
يَكْتَسِبَ دَانِقًا يَعُودُ بِهِ عَلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُو حَنِيفَةَ: مَرِّي، يَا رَعْنَاءُ! هَا هُوَذَا ابْنُكَ
أَكَلَ الْفَاذِجَ بِدُهْنِ الْفُسْتَقِ، فَانْصَرَفَتْ عَنْهُ وَهِيَ تَقُولُ: أَنْتَ شَيْخٌ قَدْ خَرَفْتَ وَذَهَبَ
عَقْلُكَ، قَالَ: ثُمَّ لَزُمْتُهُ، وَنَفَعَنِي اللَّهُ تَعَالَى بِالْعِلْمِ، وَرَفَعَنِي حَتَّى تَقْلُدْتُ الْقَضَاءَ فَكُنْتُ
أَجَالِسُ الرَّشِيدَ، وَأَكُلُ مَعَهُ عَلَى مَا يُدْرِيهِمْ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ، قَدِمَ إِلَيْهِ فَالَوُذَجَةُ،
فَقَالَ لِي: كُلْ يَا يَعْقُوبُ! فَلَيْسَ فِي كُلِّ يَوْمٍ يَعْمَلُ لَنَا مِثْلَهَا، فَقُلْتُ: وَمَا هَذِهِ؟ يَا أَمِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ! فَقَالَ: هَذِهِ فَالَوُذَجَةُ بِدُهْنِ الْفُسْتَقِ فَصَنَعْتُ، فَقَالَ لِي: إِمَّا تَصْحُوكُ؟
فَقُلْتُ خَيْرًا، أَبْقَى اللَّهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لِيخْبِرْنِي وَأَكْمَحَ عَلَيَّ، فَخَدَشْتُهُ بِالْقَصَةِ مِنْ
أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، فَحَبَّبَ مِنْ ذَلِكَ -

حُلَايَا

علی بن الجعد بن عبید ابوالحسن جوہری بغدادی مولود ۳۳۲ھ متوفی ۳۸۲ھ بخاری ابوداؤد کے روات میں سے
مشہور محدث و فقیہ ہیں، عبدوس اور موسیٰ بن داؤد کا قول ہے کہ ہم نے ان کے بڑھکر حافظ حدیث نہیں دیکھا۔ امام ابویوسف کے
خاص اصحاب میں کریں، امام ابوحنیفہؒ کو بھی دیکھا ہے اور آپ کے جنازہ پر حاضر ہوئے ہیں حجر گود ج جحر، قصار دھوبی، ابوحنیفہؒ دیکھو
منزل بمنزل تکرار منازل، آمل، اظہار آرزو کرنا، واقعہ درہم کے چھ حصے کا ایک سکہ جو دوران (یہ لفظ فارسی ہے) مری
مرد سے امر حاضر ہے، رفتار، حق، رغن رک، اس، اف، رغوۃ حق، یوقوف ہونا، فالودج فالودہ دین، رغن، الفستق پستہ،
خرق اس ک، غرقا بڑھاپے کی وجہ سے فاسد العقل ہونا۔ الرشید دیکھو ۵۵۵ مائدہ دسترخوان، الخ۔ فی السوال اصرار کرنا۔
تشریح۔ علی بن جعد کہتے ہیں کہ مجھ سے امام ابویوسف نے بیان کیا ہے کہ مجھ کو میر والد ابابہم صغریٰ میں ماں کی گود میں چھوڑ
کر انتقال کر گئے تھے، میری والدہ نے مجھ کو ایک دھوبی کے سپرد کر دیا تاکہ میں اس کی خدمت کرتا رہوں (مگر مجھے یہ چیز ناپسند تھی اسلئے میں
دھوبی کو چھوڑ کر امام ابوحنیفہؒ کے محلہ لاس، میں آ بیٹھا اور آپ کے حدیثیں سناتا رہتا۔ والدہ آئیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر دھوبی کے پاس لجائی
امام ابوحنیفہؒ میری علمی شوق کو دیکھ کر بہت تیار وہ خیال فرماتے تھے جب میری والدہ پر یہ قصہ گراں ہو گیا اور والدہ کا مجھ کو واپس کرنا،
اور میرا بھائی حد سے نام نہ ہو گیا تو ایک روز، والدہ نے امام ابوحنیفہؒ سے کہا: اس بچہ کی بیکاری کا سبب آپ ہی ہیں، یہ بچہ تو قیصر ہے
جس کے پاس کچھ نہیں ہے، اس کو اپنے نکلے الی کائی سے کھاتی ہوں اور یہ آرزو رکھتی ہوں کہ یہ ایک آدمہ درہم کھائے جس سے اپنی ذات
کو نام نہ پہنچائے۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: اری جا پاگل، یہ تو درغن پستہ کے ساتھ فالودہ کھانا سیکھ رہا ہے، والدہ ان کے پاس سے
رہز پڑائی ہوتی اور یہ کہتی ہوتی واپس ہو گئی، بٹے سے تیر تو دماغ خراب ہو گیا، اتیری تو عقل جاتی رہی، امام ابویوسف فرماتے ہیں کہ اسکے جسم
میں نے امام ابوحنیفہؒ کے محلہ درس میں حاضر ہوئے) کو لازم کر لیا اور اللہ نے مجھے علم سے بہت کچھ نفع بخشا یہاں تک کہ میں قاضی القضاۃ ہو گیا
اور اردن الرشید کیا تھا اٹھنے بیٹھنے ایک دسترخوان پر کھانے پینے لگا۔ ایک روز اردن الرشید کیلئے فالودہ مذکورہ پیش کیا گیا۔ غلیف نے
کہا یعقوب! کھاؤ، کیونکہ یہ ہر روز تیار نہیں ہوتا۔ میں نے پوچھا: امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: درغن پستہ کے ساتھ فالودہ ہے
اس پر میں سکر دیا غلیف نے کہا: آپ کس نے مسکرائے؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! کوئی بات نہیں غلیف نے اصرار کیا تب میں نے امام صاحبؒ

بقعہ اول سے آخر تک بیان کیا غلطی نے سن کر تعجب کیا اور کہا: بیشک علم دین و دنیا میں عزت دیتا ہے اللہ تعالیٰ بوسنیہ پر رحم فرمائے وہ عقل کی آنکھوں سے وہ کچھ دیکھتے تھے جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا

الْعَفْوُ عَنِ الْمَذْنِبِينَ

قصور وار سے درگزر

وَكَانَ رَجُلٌ تَرْتِيبٌ، جَمَعَ قَوْمًا مِنْ نَدَامَائِهِ، وَدَفَعَ إِلَى غُلَامٍ لَهُ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا مِنَ الْفَوَاكِهَ لِلْمَجْلِسِ، فَمَرَّ الْغُلَامُ بِبَابِ فُلْجِسٍ

منصور بن عمار وھو سأل لفقیہ شیخاً. ویقول: مَنْ فَعَلَ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، دَعَا لِرَبْعِ دَعَوَاتٍ، فَدَفَعَ لَهُ الْغُلَامُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ: مَا الَّذِي تَرِيدُ أَنْ أَدْعُوكَ؟ قَالَ: أَنْ يُعْفِيَني اللَّهُ مِنْ رِقِّ الْعَبَوِيَّةِ، فَدَعَا مَنْصُورٌ وَأَمَّنَ النَّاسُ، قَالَ: وَالثَّانِيَةُ؟ قَالَ: أَنْ يَخْلِفَ اللَّهُ عَلَيَّ الدَّرَاهِمَ، فَدَعَا لَهُ وَأَمَّنَ النَّاسُ، قَالَ: وَالثَّلَاثَةُ؟ يَا غُلَامُ أَقَالَ: أَنْ يَتُوبَ اللَّهُ عَلَيَّ مَوْلَايَ، فَدَعَا لَهُ وَأَمَّنَ النَّاسُ، قَالَ: وَالرَّابِعَةُ؟ يَا غُلَامُ أَقَالَ: أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي وَلِمَوْلَايَ وَلكَ يَأْمَنُصُّوهُ لِلْحَاضِرِينَ، فَدَعَا مَنْصُورٌ وَأَمَّنَ النَّاسُ، فَرَجَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ: لِمَ أَطَّأْتَ؟ فَقَضَى عَلَيْهِ الْقَصَّةَ، قَالَ: وَبَعْدَ عَابٍ، قَالَ: سَأَلْتُ لِنَفْسِي الْعَتَقَ، قَالَ: أَذْهَبُ فَأَنْتَ حُرٌّ، قَالَ: وَالثَّانِيَةُ؟ قَالَ: أَنْ يَخْلِفَ اللَّهُ عَلَيَّ الدَّرَاهِمَ، قَالَ: لَكَ أَرْبَعَةُ أَلْفٍ دَرَاهِمٍ، قَالَ: وَالثَّلَاثَةُ؟ قَالَ: أَنْ يَتُوبَ اللَّهُ عَلَيَّ، قَالَ: تَبُّتَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: وَالرَّابِعَةُ؟ قَالَ: أَنْ يَغْفِرَ لِي وَلكَ وَلِلوَاعِظِ وَالْحَاضِرِينَ، قَالَ: هَذِهِ الْوَاحِدَةُ لَيْسَتْ أَلَيَّ، فَلَمَّا بَاتَ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ قَائِلًا يَقُولُ: أَنْتَ فَعَلْتَ مَا كَانَ إِلَيْكَ أَنْ تَرَانِي لَا أَفْعَلُ مَا كَانَ أَلَيَّ، قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلِلْغُلَامِ وَلِلْمَنْصُورِ.

الحاضرین

صل لقا

الْمَذْنِبِينَ مَعَ ذَنْبِ كُنْ وَكَارِ شَرِّبَ، بہت زیادہ شراب پینے والا۔ تدار جمع ندیم مجلس شراب کا ساتھی۔ الفکر جمع فاکہہ میوہ، منصور بن عمار شیخ ابو السری، واقف حقیقت، کاشف حقیقت اور ایسے بے مثل داعی تھے کہ اس زمانہ میں آپ کا مثل نہ تھا، آپ خراسان کے رہنے والے تھے اور بعض لوگ مرو اور بعض بصرہ کو آپ کا مسکن بتاتے ہیں بعد میں آپ عراق چلے گئے تھے آپ صاحب علم و حکمت اور فیض دین شخص تھے آپ نے ۱۵۲ھ میں وفات پائی ہے۔ وفات کے بعد حضرت ابوالحسن عمرانی نے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: بخش دیا اور مجھے حکم کیا کہ جس طرح تو دنیا میں، ہماری تعریف انسانوں کو کرتا ہے بیان کرتا تھا اسی طرح ملائکہ کے سامنے ہماری حمد و ثناء کر۔ رقی غلامی، پتلی چیز، البطارت بطور تخریر کرنا۔

تشریح: ایک شرابی نے اپنے مجلس شراب کے ساتھیوں کو جمع کیا اور غلام کو چار درہم دیئے، تاکہ وہ مجلس شراب بیکے میوہ و جات خرید لائے۔ غلام شیخ منصور بن عمار کی مجلس کے قریب ہو کر گزرا، آپ کسی فقیر بیکے سوال کر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ جو شخص اس فقیر کو چار درہم دیگا میں اسے بیکے چار درہمیں کر دوں گا۔ غلام نے وہ چار درہم فقیر کو دیئے، شیخ نے کہا: کیا دعا پا رہا ہے؟ غلام نے کہا: یہ کہ خدا مجھے غلامی سے آزاد کرے، شیخ نے دعا کی لوگوں آئیں کہی، پھر شیخ نے کہا: دوسری؟ غلام نے کہا: یہ کہ اللہ مجھے میرے چار درہم

دیدے شیخ نے دعا کی لوگوں نے آمین کہی پھر شیخ نے کہا: تیسری؟ غلام نے کہا: یہ کہ اللہ رب العزت میرے آقا کو توبہ کی توفیق دے
شیخ نے دعا کی لوگوں نے آمین کہی پھر شیخ نے کہا: چوتھی؟ غلام نے کہا: یہ کہ حق سبحانہ و تعالیٰ میری اور میرے آقا کی اور آپ کی
اور تمام حاضرین کی مغفرت فرمائے شیخ نے دعا کی لوگوں نے آمین کہی پس غلام واپس ہوا تو آقا نے کہا: اتنی دیر کیوں کی؟ غلام نے پورا
قصہ بیان کر دیا آقا نے کہا: کیا یہ دعا کرا لی ہے؟ غلام نے کہا: اپنے لئے غلامی سے آزادی کی آقا نے کہا: جاتا تو آزاد ہے، اچھا دوسری،
غلام نے کہا: یہ کہ اللہ مجھے چار درہم دیدے آقا نے کہا: تیسری؟ چار درہم درہم ہیں، اچھا تیسری؟ غلام نے کہا: یہ کہ خدا آج توبہ کی توفیق
مرحمت فرمائے آقا نے کہا: میں توبہ کرتا ہوں، اچھا چوتھی؟ غلام نے کہا: یہ کہ اللہ میری اور آپ کی اور تمام حاضرین کی مغفرت فرمے
آقا نے کہا: یہ میرے اختیار میں نہیں، پس جب اس نے شب خوابی کی تو خواب میں دیکھا کہ ایک کچھن والا کہہ رہا ہے کہ جو تیرے امتیاز کی
تھا تو نے کر لیا تو کیا توبہ سمجھتا ہے کہ جو میرے اختیار میں ہے وہ میں نہ کر لیں گیں نے تیری اور غلام کی اور منصور کی اور جملہ حاضرین کی مغفرت کی

أَحْسِنُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ

جو تم سے برا کرے تو اس کیساتھ اچھا کرنا

وَمُحَمَّدٌ أَنْ رَبِّدَةَ الْعَبَّاسِيَّةَ كَانَتْ جَالِسَةً ذَاتَ يَوْمٍ فِي قَهْرَهَا وَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا حَاجِبَتُهَا
تَقُولُ لَهَا إِنَّ امْرَأَةً جَمِيلَةً عَلَيْهَا أَظْهَارُ سَرَّةٍ تُرِيدُ الدُّخُولَ عَلَيْكَ وَتَذْكُرُ أَنَّ لَهَا مَعْرِفَةً
قَدِيمَةً تَامَةً بِهَا، فَأَنْكَرَتْ رَبِّدَةُ ذَلِكَ، وَتَوَقَّفَتْ فِيهِ، ثُمَّ سَأَلَهَا مَنْ حَضَرَ هَا مِنْ نِسَائِهَا
وَجَوَارِيهَا فِي الْأَذْنِ لَهَا، فَأَذْنَتْ، فَدَخَلَتْ امْرَأَةً تَامَةً الْقَامَةِ مُعْتَدِلَةً الْخَلْقَةِ جَمِيلَةً
الصُّورَةِ، عَلَيْهَا أَظْهَارُ بَالِيَةٍ وَرِدَاءُ مُرْقِعٍ، فَجَعَلَتْ تَمْنِي عَلَى اسْتِغْنَاءٍ تَلَاصِقُ حَيْطَانِ
الْأَرْوَاقِ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَى بَابِ الْمَجْلِسِ، فَلَمَّتْ، فَقَالَتْ رَبِّدَةُ حَيْثُ مِنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ:
أَنَا جَرِيحَةُ الزَّمَانِ وَطَرِيحَةُ الْحُدُثَانِ، ذَهَبَتِ الرِّجَالُ، وَاخْتَلَتِ الْأَحْوَالُ، وَجَفَانَا الصِّدِّيقُ
وَكِدْنَا أَنْ نُلْقَى عَلَى الطَّرِيقِ فَقَالَتْ لَهَا: ائْتِسِي، فَقَالَتْ: أَنَا رَيْبِيَّةُ ابْنَةِ قُرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ
فَقَالَتْ: لَا حَيَاتُ اللَّهِ وَلَا سَلَامٌ عَلَيْكَ وَبِكَ أَتَذْكُرِينَ؟ وَقَدْ دَخَلَ عَجَائِرُنَا وَأَنْتِ فِي مُلْكِكَ
وَجَبَرُوتِكَ، يَسْأَلُنكَ، وَيَرْغَبُنَ أَنْ تَسْأَلَ صَاحِبَكَ أَنْ يَأْذَنَ فِي انْزَالِ الْبُرَاهِمِ مِنْ حَشْبَتِهِ،
فَمَا فَعَلْتَ، فَتَغْرَضَتْ عَيْنَاهَا بِالْذُّمِّ، وَقَالَتْ: يَا ابْنَةَ الْعِمَامَةِ وَأَيُّ شَيْءٍ أَجْبَبَكَ مِنْ فَمَرَةِ
الْعُقُوقِ وَقَطْعِ الرَّحِمِ وَكُفْرِ النِّعْمَةِ حَتَّى تَتَأَسَّيْنَ، أَلَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، ثُمَّ وَلَّتْ
مُصْرِفَةً، فَدَخَلَ رَبِّدَةُ عَلَى بَادِرَتِهَا، وَأَذْكُرَتُهَا رَقَّةً، وَبَعَثَتْ جَوَارِيَهَا إِلَيْهَا، فَلَمْ تَرْجِعْ،
فَقَامَتْ تَعْدُو وَخَلَفَهَا حَتَّى أَذْكُرَتُهَا فِي الدَّهْلِيلِ، وَرَدَّتُهَا وَاعْتَدَرَتْ إِلَيْهَا، فَجَعَتْ فَأَمَرَتْ
جَوَارِيَهَا أَنْ يَدْخُلَهَا الْحَمَامُ، وَأَخْضَرَتْ لَهَا أَصْنَافًا مِنَ الثِّيَابِ وَالْجُبَابِ، فَانْتَارَتْ مِنْهَا

مَا لَيْسَتْ وَتَطَيَّبَتْ وَأَقْبَلَتْ كَأَنَّهَا فَلَقَتْ قَمَرًا، فَقَامَتْ إِلَيْهَا، وَاعْتَقَقَهَا، وَفَعَتْ لِحْجَهَا وَ
اَكَلَتْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ الْخَلِيفَةُ، قَصَّتْ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَشَكَرَهَا عَلَى تَذَارُكِ فَارِطِهَا، وَأَمَرَهَا أَنْ
تَفْرَضَ لَهَا مَقْصُورَةٌ وَجَوَارِي يَجِدُ مِنْهَا وَتَسَالِمَهَا، هَلْ بَقِيَ لَهَا مِنْ تَعْنِي بِأَمْرِمْ، فَفَعَلْتُ
مَعَهَا ذَلِكَ -

خل لغات

زمیدہ زوجہ امیر المومنین ہارون الرشید و نیست جعفر بن منصور مشہور ہارون رشید کی خدمت میں بی بی تھی، قصیر عمل، ہمارے
ہمز پرانی مادر ارشدہ ہوسیدہ کہنے، ایسے پرائے اور آہ پاد امر فتح یزدان جیساں جمع ماندا (قیاس الوطان)، ایوار، از دہ جمع برواتی
سایان، برآمدہ، جرحہ یعنی مجروحہ، طرکیتہ یعنی مطروحہ انداختہ شدہ، المدتان مضائب زمانہ، اخلت، اختلاا خراب ہونا،
بشادان اجزاء ظلم کرنا، درسیہ دایہ، پرورش کرنے والی، وقد مل جلد عالی مفعول کے قائم مقام ہے، عجاوین عجوز بوزی عورت بہتر
کبر و سرکش، فقر و دھاری دار چادر، اولن کی چادر جس میں سیاہ و سفید دھاریاں ہوں، ہر ہمارا العتوق نا فرمان، ترک شفقت، رقت،
مہربانی، نرم دلی، جباب جمع جبتہ نوے اذیر ہیں، غلقتہ ٹھکرا، اعتسفتہا اعتنا تا ایک دوسرے کی گردن میں ہاتھ ڈالنا، فارطہ چسپا
مقصودہ چھوٹا چہرہ دلہن کیلئے اور استہ کیا ہوا مکان -
منقول ہے کہ ایک زبیدہ عباسیہ اپنے محل میں بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک اس کی حاجبہ کہتی ہوئی آئی کہ ایک خوبصورت عورت جس پر
پھٹے پرائے کپڑے ہیں آپ کے پاس آنا چاہتی ہے اور یہ بھی بتاتی ہے کہ وہ آپ کو خوب اچھی طرح جانتی ہے زبیدہ نے اس کا انکار کیا اور اس
داخلہ کی اجازت لینے میں بھی توقف کیا تاہم اپنے پاس والی عورتوں اور کمیزوں کی مشورہ کیا اور انہوں نے کہا: کوئی عرج نہیں، پس زبیدہ نے
داخلہ کی اجازت دیدی، سو ایک عورت داخل ہوئی پورے قد والی، مناسب اعضا والی، حسین شکل و صورت والی جس پر پھٹے پرائے کپڑے اور
پیوند در پیوند چادر تھی وہ برآمدوں کی دیواروں کے ملنے شرابی ہوئی مجلس کے دروازہ تک پہنچی اور سلام کیا زبیدہ نے کہا: زندہ باش تو کون
ہے؟ اس نے کہا: میں زخم رسیدہ روزگار اور انداختہ حوادث زمانہ ہوں اپنے تمام آدمی ختم اور حالات دگرگوں ہو گئے۔ دوستوں ہمارے
ساتھ ستم غریبی کی ہم قریب تھے کہ ہم ہر سر راہ ڈال دیے جائیں؟


کیوں سنگ حوادث سے نہ ٹوٹے دل نیک ❀ آئینہ ہے کچھ صدمہ کندہی تو نہیں ہے (شاد)

زبیدہ نے کہا، ذرا اپنا نسب تو بیان کر اسے کہا: میں مردان بن محمد کی صاحبزادی کی دایہ ہوں،
زبیدہ نے کہا: خدا کرے تیری موت آجائے اور تجھے میں نصیب نہ ہو تجھے یا وہ ہے کہ جب کبھی بڑھی عورتیں تیرے
اس جی تھیں اور تو اس وقت اپنے ملک سلطنت، کبر، و تخت رکے نشہ میں (سرشار) تھی وہ تجھے یہ خواہش کر رہی تھیں
کہ تو اپنے صاحب ایمن مردان سے اتنی سفارش کرے کہ وہ اپراہیم کو سولی سے اتار دے مگر تو نے (بات بھی نہیں کیا) پس اس کی
آنکھیں آنسوؤں کو ڈبڈبائیں اور کہا: اے بیٹی! تجھ کو نا فرمانی قطع رحمی اور ناشکری کے مقابلہ میں کون سی چیز بھائی کہ تو اس کو اختیار
کر رہی ہے اور اسلام علیکم کہہ کر واپس ہو گئی، زبیدہ اپنی جلد بازی اور تیزی شرم پر شرمندہ ہوئی اور اس پر رقت طاری ہو گئی
مسکن دوست زبانی طلبہ دم گفتا ❀ مسکن دوست اگر بہت دلا مسکین صحت (منربی)

چنانچہ اس نے اپنی کمیزوں کو اس کے پاس بھیجا مگر وہ واپس ہوئی زبیدہ اٹھ کر خود اس کے پیچھے دوڑی یہاں تک کہ اس کو ہلیر میں پایا اور غصہ مند

کر کے لوٹنے کی درخواست کی وہ واپس ہو گئی، زبید نے خیزوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو گریباں میں لپیٹیں اور قسم قسم کے کپڑے بچے پیش کر دیئے۔ جو کپڑا اس کو پسند آیا وہ اس نے پہن لیا اور خوشبودار کپڑوں پہنا کر جو باہر آئی تو معلوم ہوتا تھا کہ گرما چاند کا ٹکڑا ہے پس زبید نے اُنھ کو رعایت محبت سے، کہا کہ کھے میں ہاتھ دے اور اس کے مقام کو بلند کیا اس کے ساتھ کھایا پیا۔

بروز صبح سلامت شکستان دریاہ  کہ جبر خاطر مسکین بلا بگرداند

جب غلیظ اردن الرشید آیا تو زبید نے پُر اقصہ بیان کیا۔ ہارٹن نے زبید کی پیش دستی کے تدارک پر شکر ادا کیا اور حکم کیا کہ اس کیلئے ایک کمرہ اور خدمت کیلئے کچھ لونڈیوں مقرر کر دی جائیں اور اس سے دریافت کیا جاتا کہ اس کا کوئی آدمی باقی ہے جس کے ہاں میں وہ کچھ رہا جی ہو؟ زبید نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ باحانے آسودہ کردن دے  بہ ازالہ رکعت بہر منزلے

مَدْحُ الْجَبْنِ

بزدلی کی تعریف

وقال سلمون زرعہ دکان وحمہ عبد اللہ بن زیاد لحرب ابی بلال الحارثی فی الفین، والوبلال فی اربعین رجلا فشن واعلیہ شدۃ رجل احسن، فاعترف هو واصحابہ فلما دخل علی ابن زیاد عتقہ فی ذاک، وقال: اقمضی فی الفین، وتہزؤ عن اربعین فخرہ عنہ وهو یقول: لان ینتمی ابن زیاد حیا خیر من ان یمکنی وانا میت، رو فی روایۃ آخری ان یشتملی الامیر وانا سخی احب الی من ان ینعولی وانا میت، فقال شاعر الخوارج:

ولکن الخوارج مؤمنون

علی الفئۃ الکثیرۃ ینصرون

الفا مؤمن لستم کذا کہ

ہم الفئۃ القلیلۃ قد علمتم

کل لغا

ابن ان، کہ، جلتا بزل ہونا۔ عبد اللہ بن زیاد دیکھو صمد ابو بلال دیکھو مقدمہ صمد عتقہ جھڑکنا، عتاقونا، الفئۃ جہا، مجرور۔ تشریح:۔ اسلم بن زرعہ نے بیان کیا ہے جس کو عبد اللہ بن زیاد نے ابو بلال غازی کیساتھ لڑائی کیلئے دو ہزار آدمیوں کے لشکر کے ساتھ بھیجا تھا اور ابو بلال صرف چالیس آدمیوں کیساتھ گیا تھا ابو بلال اور اس کے ساتھیوں نے قصص واحد کی طرح ایسا زوردار حملہ کیا کہ اسلم اور اس کے ساتھی شکست کھانے لگے، جب اسلم ابن زیاد کے پاس آیا تو اسے اسلم کو ملامت کی اور غیرت دلاتے ہوئے کہا کہ تو دو ہزار آدمیوں کے لشکر کے ساتھ گیا پھر بھی صرف چالیس آدمیوں کی شکست کھا گیا۔ اسلم ابن زیاد کے پاس سے یہ کہتا ہوا چلا آیا کہ ابن زیاد کا میری زندگی میں مجھ کو ملامت کرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ میرے مرنے کے بعد میری تعریف کرے اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو میری زندگی میں میرا لونڈی کا گالی دینا زیادہ پسند ہے اس سے کہ وہ میرے مرنے کے بعد میرے لئے دُعا کرے۔ پس ایک خارجی شاعر نے کہا: الفا مؤمن اح کیا ڈو ہزار آدمیوں کا مؤمن ہونا مستبعد ہے، تم تو ایسے ہو بھی نہیں، لیکن خوارج ہی ایمان والے ہیں۔ وہ چھوٹی جماعت ہے تمہیں معلوم ہے لیکن بڑی جماعت پر کامیاب ہو گئے۔

الحداقة فی الرمی

متر اندازی میں مہارت

حدث العنقی عن بعض شیخه قال: كنت عند المهاجرين عبدالله والی الیامة، فأتی بأعرام كان معمر فبالسرف، فقال: لا أخبرنی عن بعض عجائبك، قال: عجائبی كثيرة، ومن أعجبها أنه كان لی بعیر ولا یسبق، وكانت لی خیل لا تلحق، فكنت أخرج فلا أرجع خائبا، فخرجت فاحترقت ضبا، فعلقته علی قنبری، ثم مررت بجاء ليس فيه إلا حوزة فقلت: یجب أن يكون لهذا راحة، فغنم وابل، فلما أمسیت اذ ابابل، واذا شیخ عظیم البطن شثن الكفین، ومعه عبد اسمه فلما رأی رجب لی ثم قام الی ناقة فاحتلبها، وناولنی العلبة، فشربت ما شرب الرجل فتناول الباقی، فضربها جهة، ثم احتلب تسعة منق، فشرب الباقی، ثم خرجوا را فطبخه، فاكلت شیتا واكل الجميع حتى اتقی عظامه بیضا، وحشی علی كومة، وتوسد لها، ثم غطاه غطیط البکر، فقلت: هذا والله الغنیمة، ثم قمت الی فحل بله فخطمته، ثم قرنته ببعیری، وصحبت به، فأتبعنی واتبعنا الابل اربا فی قطار فصارت خلفی كأنها حبل صمد، فمضیت أبادر شیتة، بینی وبینهما مسیرة لیلین للسرعة، ولما أزل ضرب بعیری مرة بیدی، ومرة برجلی، حتى طلعت الفجر فابصر الشیتة، واذ اعلیها سواد، فلما أدنوت منه، اذ الشیخ قاعد، وقوسه فی حجره فقال: أضیقنا، قلت: نعم، قال: اسخر نفسك عن هذه الابل، قلت: لا فأخرج سهما، كأنه لسان كلب، ثم قال: انظر بین اذنی الضب المعلق فالقرب، ثم رماه، فصدم عظمه عن مانعه، فقال لی: ما تقول؟ قلت: إنا علی رالی الاول، قال: انظر هذا السهم الثاني فی فقره ظهره الوسط، ثم رمه به، فكان قد تمایید، ثم قال: رأيت، فقلت: انی احب ان استثبت، قال: انظر هذا السهم فی عکوة ذنبه والرابع والله فی بطنك، ثم رماه، فلم یخط العکوة، قلت: أنزل أمتا، قال: فدفعت الیه خطام فخلجه، وقلت: هذا ابلک، لم یذهب منها وبرة، وأنا انظر منی یرمینی بسهم یقصد به قلبی، فلما تباعدت قال: أقبل، فاقبیت والله فرقا من شجرة، (الطعن فی خیره)، فقال: ما احسبك تجسمت للیلة ما تجسمت الا من حاجتک، قلت: نعم، قال: فاقن من هذه الابل ببعیرین، وامض لطیبتک، قال: قلت: اما والله لا امضی حتى اخبرک عن نفسك فلا والله ما رأیت اعرابا اشتت ضرسا، ولا أعدی رجلا ولا أرمی یدا، ولا أکرع عفوا، ولا آسفی نفسا منك، ففصرمت وجهی عنی حیاء، وقال: خذ الابل برمتها، مبارکالك فیها


حل لغا | المداقة دیکھو وہا العنقی دیکھو وہا شیخ جمع شیخ، سرف تنمیر کے قریب ایک بلکہ ہے، فاحترقت، من امن، امر شاد و تہرش، الضب شکار کرنا، ضبا گوہر، ضب، ضبان، ضباب، ضب (من)، ضبا چپ ہوا، ضب بالان

اَوْتَابَ قَتْلَہٗ اَنْتَ اَنْتَ کَلَامًا، اَقْبَبَ، اَلْبَغِیْرُوْنِثْ بِرِیَالَانْ بَانْدھناراکھ لقال مالہ سارحتہ دلارا کتہہ یعنی اس کے
 سے پس دوشیاس کچھ بھی نہیں، شش سخت رجب مرجا کہا۔ العللہ چہ ہے بالکرمی برقی جہ علاب، علب (ن، س) غلبا سخت ہونا، اینٹ
 جمع ناقہ توار اونٹنی کا بچہ جس کا دودھ ابھی نہ چھڑا گیا ہو جہ اوزدہ، جشی (ن) لٹوڑا، جشی (ن) جنبیا زانو پر بیٹھا جس جاث جہ جشی مونٹ جاثیہ
 کو مر مٹی کا ڈھیر جہ انکوم، توند الوسادہ مسکے تھے تیکہ رکھنا، عبط (ن) عطیطان، انانم سونے والے کا خزانے لینا، ابکر جوان اونٹ، حمل
 ساند، ہرجوان کا زہر جو حمل خطہ (ن) خطہ، تیغ لگانا، ارباباً عضو یہاں جماعت مراد ہے، ارب (س) اربابا باہر آنا، قطار کتاب
 یک رشتہ شتر جہ قطر تنیہ لکھائی، سواد وجود لقال رأیت سواداً میں نے وجود کو دیکھا جہ ائودہ، صدع (ف) صدعا اسی طرح بھڑانا
 کہ جھانہ ہو، فقر ریحہ کی ہڈی جہ فقر، نگوہ دم کی جہ عکا (ن) نگوڑا جانور کی دم کو نام کی خبر کی طرف موڑنا، ذبۃ اونٹ کی اون، قنار (س) منہ کھڑا
 تجشمت مصیبت جھیلنا، طینۃ ارادہ، بنواش، غرسا ڈاڑھ جہ اضر اس، ارنہ اعطاء، لکشی رنہ اس نے اس کو کچھ دے دیا، قشیر کچر
 — فاضل عینی نے اپنے بعض شیوخ سے بیان کیا ہے اسے کہا کہ میں مہاجرین عبد اللہ حکم پیام کے پاس تھا کہ ایک دیہاتی کو لایا گیا جو
 مقام فشر میں مشہور و معروف تھا، مہاجر نے اسے کہا اپنا کوئی عجیب قصہ سنا، اس نے کہا: واقعات عجیبہ تو بہت ہیں مجھ سے عجیب اقدیہ ہے
 کہ میرے پاس ایک اونٹ تھا جس کے گے کوئی (اونٹ) نہیں بڑھ سکتا تھا اور ایک گھوڑا تھا جس کیساتھ کوئی گھوڑا نہیں لگ سکتا تھا
 میں جب بھی شکار کھیتے، باہر گیا کبھی ناکام نہیں لوٹا۔ ایک مرتبہ میں باہر گیا اور گود کا شکار کر کے پالان کی لکڑی میں لٹکا کر ایک خیمہ کے قریب کر
 گذرا جس میں ایک بڑھیکے سوا کوئی نہ تھا میں نے اپنے دل میں کہا، ضرور اس کے ہاں مولشی یعنی اونٹ بکری وغیرہ ہوں گے، جب میں نے
 شام کی تو یکایک کچھ اونٹ اور ایک بوڑھا آیا بڑی توند والا، سخت اور بھری ہوئی پھیلیوں والا جس کے ساتھ ایک مٹی غلام تھا اس نے مجھے دیکھ کر
 مرجا کہا اور فوراً اپنی اونٹنی کا دودھ دھ کر دودھ سے بھرا ہوا ایک بتن میری طرف بڑھایا سو جتنا ایک آدمی پی سکتا ہے اتنی میں نے سا دہا باقی
 رہنے لگے کر پی لیا اس کے بعد اس نے نو اونٹنیوں کا دودھ دہا اور سب پی گیا اور بعدہ ایک اونٹنی کا بچہ ذبح کر کے پکایا جس کے کچھ میں نے
 کھایا اور باقی سب وہ کھا گیا اور پھر میں تک صفا کر پھینکیں پھر مٹی کے تودہ کا تکیہ بنا کر زانو پر بیٹھ گیا اور اونٹ کی طرح طرح خرخر کرنے
 لگا، یعنی خرخرنے لیتا ہوا سو گیا، میں نے اپنے دل میں کہا، موقعہ تو بہت غنیمت ہے چنانچہ میں نے اٹھ کر اس اونٹ کی ناک میں نخل ڈالی اور
 اپنے اونٹ کیساتھ باندھ دیا اور اس کو ٹھکی دی پس وہ میرے پیچھے ہوا اور باقی اونٹ بھی ایک ایک کر کے سب قطار میں لگ گئے میرے گوا
 ایک رسی پیچید دی گئی، پس میں لگائی پار ہوئے قصد سے چل پڑا جس کے درمیان ایک ات کی مسافت تھی اور میں اپنے اونٹ کو کبھی ہاتھ سے
 کبھی پاؤں سے مارتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور لکھائی بھی نظر آنے لگی، دُور سے ایک دُجو سا معلوم ہو رہا تھا جب میں قریب آیا تو دیکھتا
 ہوا ہوں کہ وہی بوڑھا گود میں تیر کمان لے ہوئے بیٹھا ہے اس نے مجھے دیکھ کر کہا: کیا ہمارا اہمان؟ میں نے کہا: ہاں اس نے کہا: ان میں سے
 کوئی ایک اونٹ لے لے اور باقی واپس کرے، میں نے کہا: ہرگز نہیں، پس اس نے گئے کی زبان کی مانند ایک تیر نکال کر کہا: پالان میں چل پڑو
 گوئے دونوں گاون کے درمیان دیکھ یہ کہہ کر تیر چلایا اور اس کے پیچھے کی ہڈی کو پکادیا اور کہنے لگا: کہہ کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا: میری تو دیہات
 ہے، اس نے کہا: یہ دوسرا تیر اس کی ٹیٹھکی ہڈی میں دیکھ، یہ کہہ کر پھر تیر چلایا تیر نہ پڑا لگا جیسے گویا اس نے اپنے ہاتھ سے رکھ لیا اس
 کے بعد اس نے پھر پوچھا: کہہ کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: سوچ لوں: اس نے کہا: یہ تیر اس کی دم کی جڑ
 میں دیکھ اور بخند اچھو تھا تیر سے پیٹ میں ہو گا یہ کہہ کر پھر تیر چلایا پس تیر نے بال برابر بھی تو خطا نہیں کی میں نے کہا: اس کیساتھ اترا ہوں پس میں
 نے اونٹ کی ٹیٹھ کی طرف گڑی اور کہہ لیا کہ یہ تیر اونٹ جس کا ایک بال بھی ضائع نہیں ہوا اب میں اس کا منتظر تھا کہ دیکھے کب تیر دل میں
 ترارے، جب میں کچھ دُور پہنچ گیا تو اس نے کہا: ذرا ادھر تو آ، میں صرف اس کے خوف کی وجہ سے پھر آیا، اس نے کہا: تو نے یہ سادگی مصیبت کسی

فرز کو جو سے ہی جیل ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اچھا ان میں سے دو اٹھ لے لے اور جہاں جانا ہو جا۔ میں نے کہا: بخدا میں جاؤں گا یہاں تک کہ مجھے یہ بتا دوں کہ میں نے تجھ سے زیادہ کوئی مضبوط، اڑنے والے، تیز رفتار، درگزر کرنے والا اور سختی تر نہیں دیکھا۔ پس اس نے اڑنے جلد پناہ پر مجھ سے ہٹ کر کہا: اچھا یہ سب اونٹ لے لے، تجھے مبارک ہوں:-

الْبَاحِثُ عَنْ حَقِّهِ بِظُلْفِهِ

خود اپنی ہلاکت کا سامان پیدا کرنے والا

یہ ایک کہاوت ہے جس کا فقہ یہ ہے کہ ایک شخص کو بکری ملی اس نے اس کو ذبح کرنا چاہا مگر اسکے پاس پھری وغیرہ نہیں تھی، بکری نے زمین پر کھرا مارنا شروع کیا تو زمین سے ایک پھری نمودار ہوئی اور اس نے پھری نکال کر بکری کو ذبح کر دیا پس یہ ہر اس شخص کے لئے کہاوت ہو گئی جو اپنی ہلاکت اور بربادی کا سامان خود پیدا کرے قال حسان بن ثابتؓ
ولما كان لثأته التي كان حنقها  بمزدر أعياها فلم ترض محمرا

كان رجل من اهل الكوفة، قد بلغه عن رجل من اهل السلطان انه يعرض له ضيعة بواسط في مغرم، لزمته للخليفة، فحمل وكيلا له على بغل، واتوا به خروجا بنانين، وقال له: اذهب الى واسط فاشترى هذه الضيعة المعروفة، فان كفالك ماني هذا الخرج، والافاكتب الى ابيك بالمال فخرج فلما اصبح من البيوت حتى به اعرابي راكب على حمار، معه قوس، وكنانة، فقال له: الى اين متوجه؟ فقال: الى واسط، قال فهل لك في الصبيحة؟ قال نعم، فسار حتى فوزا، فالتفت لهما ظباء، فقال له:

الاعرابي: اي هذه الظباء احب اليك؟ المتقدم منها ام المتأخر، فاذا كيه لك، قال له: المتقدم، فوماه فخرمه بالسهم، فاستوثبوا واكلا، فاغبط الرجل بصبيحة الاعرابي، ثم عن لمزفة قفا، فقال ايهاترين؟ فاصرعها لك، فاشار الى واحدة منها، فوماها فاقصدها، ثم استوثبوا واكلا فلما انقضى طعامهما، فوق له الاعرابي سهما، ثم قال: ابن تريد ان اصابك؟ فقال له: اتق الله واحفظ دماء الصبيحة، قال: الابن منه، قال: اتق الله ربك؟ استبقني، ودونك البغل والخرج، فانه متزعزعا، قال: فاخلع ثيابك، فانسلم من ثيابه ثوبا ثوبا، حتى بقي مجرد، قال له: اخلع اموالك وكان لابسا خفين، فقال له: اتق الله في ودع على الخفين، اتبلغ بهما من الحر فان الرمضه تحرق قدمي، قال: الابن منه، قال: فدونك الخف، فاخلعه، فلما تناول الخف، ذكر الرجل خيلا كان معه في الخف، فاستخرجه، ثم ضرب به صدره، فشقه الى عاتقه، وقال له: الاستقصاء خرقه، فنهب مثلا، وكان هذا الاعرابي من رعاة الحق،

حل لغا | **الباحث** بحث (ن) بحثا: في الارض كهودنا: مئى كى نچے کسی چیز کو تلاش کرنا، **حنق** موت يقال مات حنقا انفرد اپنی موت مرا، قال السموں بن عاديا سے واما مات مناسی حنقا، نفه x ولا حق مناسی کان قنیل

ہمارا کوئی سردار کچھو نے پر پڑ کر نہیں بلکہ جو مر اسوڑائی میں مرا اور ہمارا کوئی ایسا مقتول نہیں ہے جس کا قصاص نہ لیا گیا ہو علامہ سبکی نے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے کہ شعر کی نسبت سموات کی طرف صحیح نہیں کیونکہ اس بات پر اجماع ہے کہ "بات خفائفہ کے مستغفہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سموات اور جہانیت کا شاعر ہے جس کا انتقال بعثت قبل ہی ہو چکا تھا بلطف ناغون، ہنسے ہوئے کھر" اباحت عن حمزہ بظلفہ" ایک مثل ہے جس کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو ایک بکری ملی اس نے بکری کو ذبح کرنا چاہا اس کے پاس چھری وغیرہ نہ تھی بکری نے زمین پر کھرانا شروع کیا تو زمین سے ایک چھری برآمد ہوئی اس نے چھری اٹھا کر بکری کو ذبح کر دیا پس یہ ہر اس شخص کیلئے کہاوت ہو گئی جو اپنی طاقت و بربادی کا سامان خود پیدا کرے صیغہ زمین، معترم تاوان ارتعاش اللہ، برق بھرتا، بحر خفا، غریب، جہر جہت، افسر جنگل میں پھلا جانا، لکائنہ، ترکش، ترکش، فوز، امتیہ کا صیغہ ہے فوز، الطریق، بیابان طے کرنا، عت، عتقا ظاہر ہونا، قرعہ، قرعہ، سوراخ کرنا، ناک کی درمیان والی ہڈی پھاڑنا، انقبض، انقباضا خوش ہونا، ذذہ، گردہ، قطا ایک پرندہ جس کو سنسلاؤں پر لٹکاتے ہیں۔ فون۔ لہر سہا، سونار لگانا، ذام حق، واجب، حرمت، افسر، بھرا ہوا، اموات، جمع موقوف موزہ جو بارک موزہ پر پہنا جائے، رمضان، دھوپ کی تیزی کیوجہ سے گرم زمین رمضان، رمضان، النہار سخت گرم ہونا، عاتہ موسے نے زینان، الاستقصا ہڈی کو کشش کرنا، خرقة نادانی، بوقونی، الحدق جمع خذقہ تپلی یہاں باہر تیر انداز مراد ہے :

تشریح :- ایک کوئی بادشاہ کے ایک قریبی آدمی کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ وہ شخص اپنی زمین کو جو واسطہ میں تھی بلندہ کے قریب کے سلسلہ میں جو اس پر لازم ہو گیا تھا اس کو فی شخص پر (برائے فروخت) پیش کر رہا ہے کوئی نے اپنے ایک وکیل کو خچر پر سوار کر کے اور ایک خرچ میں اشرفیوں سے بھر کے کہا: تو واسطہ جا کر زمین کو میرے لئے خرید لے اگر اس خرچ میں میں بھری ہوئی اشرفیوں کا پی ہو گئیں تو بہتر ورنہ میرے پاس خط لکھ دینا اور سال بیس دوں گا جب وکیل شہر سے نکل کر جنگل میں پہنچا تو ایک دیہاتی گریہ پر سوار تیر و ترکش لئے ہوئے اس کے پاس آیا اور کہنے لگا: کہاں جا رہا ہے؟ وکیل نے کہا: واسطہ دیہاتی نے کہا: ایک ساتھ چلنے کا ارادہ ہے؟ وکیل نے کہا: ہاں اچھا بچہ دو دو لون چل دینے اور جب مسافت طے کرتے ہوئے ایک بیابان میں پہنچے تو کچھ ہرنیں سامنے آئیں دیہاتی نے کہا ان میں سے کوئی پسند ہے اگلی یا پچھلی تاکہ میں اس کو تیرے لئے ذبح کروں وکیل نے کہا: اگلی دیہاتی نے اس کے ایسا تیر مارا کہ اس کی ناک کی ہڈی کو پھاڑ ڈالا اور دونوں نے بھون کر کھایا، وکیل اس دیہاتی کے ساتھ ہو جانے سے بہت خوش ہوا کچھ دیر بعد قطا کی ایک ڈار ظاہر ہوئی دیہاتی نے کہا: اس میں سے کس کو چاہتا ہے تاکہ تیرے لئے اس کو بھی بچھاؤ ڈالوں وکیل نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا پس دیہاتی نے اس کے ایسا تیر مارا کہ اس کو وہیں ختم کر دیا اور اس کو بھی بھون کر کھا گئے اور جب کھانا ختم ہو گیا تو دیہاتی نے وکیل پر تیر تان کر کہا: بتا کس جگہ لگاؤں؟ وکیل نے کہا: خدا سے ڈرا اور محبت کی حرمت کا پاس رکھ دیہاتی نے کہا: یہ تو ضروری ہے۔ وکیل نے کہا: خدا سے ڈر مجھے زندہ چھوڑا اور یہ خچر و خرچ میں جو مال سے بھرا ہوا ہے سب لے لے۔ دیہاتی نے کہا: کپڑے بھی نکال دے۔ وکیل نے ایک ایک کر کے کپڑے بھی اتار دیے اور باطل نگاہ کیا دیہاتی نے کہا: موزے بھی اتار دے موزے پہنے ہوئے تھا اس نے کہا: خراساں ڈر کم از کم موزے تو پہنے دے تاکہ میں ان کے ذریعہ گرمی سے کفایت کر سکوں کیوں کہ دھوپ سے تپتی ہوئی زمین میرے پاؤں جلنے لگی دیہاتی نے کہا: یہ بھی ضروری ہے دیکھ کہ کہا چھا تو موزے بھی لے لے جب اس نے موزے اتارنے شروع کئے تو وکیل کو اپنا خچر یاد آیا تو موزے میں تھا پس اس نے خچر نکل کر دیہاتی کے سینہ پر مارا اور ناف تک پھاڑ ڈالا اور کہنے لگا: یہ تم کو کس حماقت تھی پس اباحت آہ ایک کہاوت ہو گئی: یہ دیہاتی بڑا ہی ماہر تیر انداز تھا :

ع : ہر کہ او بے می کند بے شبہ با خود می کند :

اخلاف الوعد

وعدہ خلافی

قَالُوا: الْخَلْفُ الْأَمْرُ مِنَ الْبُخْلِ، لِأَنَّهُ مَنْ لَوْ فَعَلَ لِمَعْرُوفٍ، لَزِمَهُ ذِمُّ اللُّومِ وَحْدَهُ، وَمِنْ وَعْدٍ، وَأَخْلَفَ لَزِمَهُ ثَلَاثُ مَذْمُومَاتٍ: ذِمُّ اللُّومِ، وَذِمُّ الْخَلْفِ، وَذِمُّ الْكَذِبِ +

تشریح :- اہل علم نے کہا ہے کہ وعدہ خلافی بخل سے بھی بڑے کیونکہ جو شخص احسان نہ کرے اس کیلئے تو صرف ایک بُرائی (اللعین بخل) اور جو شخص وعدہ خلافی کرے اس کیلئے تین بُرائیاں ہیں ملامت کی بُرائی، وعدہ خلافی کی بُرائی، جھوٹ بولنے کی بُرائی :-

حَسَنُ الْجَوَارِ

بھلا پر دوس

وَذَكَرَ أَنَّ جَارًا لَدَفَ بِنَعْلِهِ دَلْمَ كَبِيرٍ دِينَ فَادِحٍ، حَتَّى احْتَاجَ إِلَى بَيْعِ دَارِهِ فَنَادَى مَوْلَاهُ بِهَا فَنَادَى دِينَارًا، فَقَالُوا: لَهُ أَنْ دَارَكَ تَسَاوَى خَمْسَمِائَةٍ، قَالَ: وَجَارِي مِنْ ابْنِ دَلْفٍ بَالْفِ وَخَمْسَمِائَةٍ، فَبَلَغَ ابْنُ دَلْفٍ فَأَمَرَ بِقَضَاءِ دَيْنِهِ، وَقَالَ لَهُ: لَا تَبِعْ دَارَكَ وَلَا تَنْتَقِلْ مِنْ جَوَارِنَا

عَلِّقْنَا

اگر ہر پُرس فادح گر انار فادح (ف) فادحاً - اگر انار بنا دینا - سا و وہ سادمتہ بھاؤ تاؤ کرنا - تشریح :- لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بغداد میں ابودلف شاعر کے ایک پُرس پر گراں بار قرض آپڑا تھا کی وجہ سے وہ اپنے گھر کو بیچنے پر مجبور ہو گیا لوگوں نے اس سے مکان کا بھاؤ کیا تو اس نے دو ہزار اشرفیاں مانگی لوگوں اس سے کہا کہ تیرا مکان صرف پانچ سو قیمت کا ہے اس نے کہا، ابودلف کا پُرس ایک ہزار پانچ سو اشرفیوں کے برابر ہے، ابودلف کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے اس کے قرض چمکادیے کام کر دیا اور کہا کہ نہ تو اپنا گھر فروخت کرو اور نہ ہمارے پُرس سے منتقل ہو -

حِلْمُ الْحَجَّاجِ

حجاج کی بردباری

قَالَ الْهَيْثَمُ بْنُ عَدَى: أُنِيَ الْحَجَّاجُ بِحُرُورِيَّةٍ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟ قَالُوا: اقْتُلْهُ أَسْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ وَتَوَكَّلْ بِهَا غَيْرَهَا، فَتَبَسَّمتِ الْحُرُورِيَّةُ، فَقَالَ لَهَا: لِمَ تَبَسَّمْتِ؟ فَقَالَتْ: لِقَدْ كَانَ دُرَّاءُ أَخِيكَ فَرْعَوْنَ خَيْرًا مِنْ دُرِّ رَأْسِكَ يَا حَجَّاجُ! اسْتَشَارَهُمْ فِي قَتْلِ مُوسَى، فَقَالُوا: أَرَجَوْا أَخَاهُ، وَهُوَ زَادَ بِأَمْرٍ وَنَكَتَ بِتَعْجِيلِ قَتْلِ فَضْحِكِ الْحَجَّاجِ وَأَمَرَ بِاطْلَاقِهَا

تشریح :- ہیتھم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حجاج کے پاس غازیوں کی ایک جماعت آئی کہی حجاج نے اپنے اساتذہ کہا، اس جماعت کے اے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا، ان سب کو قتل کر دیجیے اور ان کے قتل کے فیصلے سے دوسروں کو عبرت کیجیے، یہ سن کر سب غازی ہنسنے لگے، حجاج نے ان کو بچھا، تم ہنسے کیوں؟ انہوں نے کہا، حجاج! ان وزیروں کی سب سے تیرے بھائی فرعون ہی کے وزیر تھے، جب فرعون نے حضرت موسیٰ کے اے میں ان سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا، ارجمند آغا، اس کو ایسی حضرت موسیٰ کو اور اس

سجائی (ارن) کو مہلت، اور یہ لوگ آپ کو مکر فوری قتل کیلئے کہہ رہے ہیں،
چوتھم آئینت بر گناہ کے، تا مل کش در عقوبت یہی ہے کہ مہلت لعل مدخشاں شکست، شکستہ نشاید گر بارہ بست
حاج پٹن کر ہنسنے لگا اور سب کو مارنے کا حکم کر دیا۔

(فائدہ کا) حدیث میں ہے کہ "المومن و عتاب" مومن سمجھ بوجھ کو اقدام کرنے والا ہے، اور منافق جلد بانہ ہے، حضرت
آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ جو کام کرنا چاہو اس میں قدمے توقف کرو کیونکہ اگر میں توقف سے کام لیتا
تو نہ امت نہ اٹھائی پڑتی، ایک اعرابی کہتا ہے کہ عجلت سے احتراز کرو کیونکہ اہل عرب کے یہاں عجلت کی کنیت ام اللہ کا
ہے۔ پیش سگ چوں نعمت ناں انگنی ۛ بوند آنگر خور دای معنی

علامہ نے لکھا ہے کہ جلد بازی شیطان اثر ہے مگر یہ مواقع میں عجلت بہتر ہے (دخول وقت کے بعد ادائیگی نماز میں
(۲) حضور میت کے بعد تدفین میں (۳) لڑکی باغ ہو جائے تو اس کی شادی میں (۴) قرض کی ادائیگی میں (۵) ہاں
آجائے تو اس کی ضیافت میں (۶) گناہ ہو جائے تو توبہ کرنے میں :-

الْبَارِئُ مِمَّه

ماں کا تابعدار

وكان حيوة بن شريح، يقعد للناس، فنقول له امه: قد يا حيوة! اتى الشعيير للجلج، فيقوم

حيوة بن شريح ابن صفوان بن مالك البزرجي متوفى ۱۵۵ھ یا ۱۵۶ھ مشہور عابد و زاہد، فقیہ اور سحاب الدعوات تھے، امام احمد
ابن حنبل، ابن یونس وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے ابن وضاح نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص طواف کرتے ہوئے دعا کر رہا تھا کہ خدا یا مجھے قرضہ کے
بارے سبکدوش کرے، اس نے خواب میں ایک شخص سے سنا کہ اگر تو قرضہ سے سبکدوشی چاہتا ہے تو حیوة بن شريح کے پاس جا دو تیرے
لے دعا کرے گا یہ شخص جمعہ کے روز عصر کے بعد اسکندریہ آیا اور آپ کے پاس آگامت کی دیکھا کیا ہے کہ آپ کے ارد گرد جو ٹکڑیں دھیر، پڑی تھیں
سب اشرفیاں بن گئیں اور آپ نے فرمایا خلا سے ڈرا اور بتنا تیرا قرضہ ہے اتنی اشرفیاں لے لے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے تیرے سو
اشرفیاں لے لیں اور قرض چکا دیا۔ شریح حیوة بن شريح کو گواہی دے کر کہنے لگے ہوتے تھے آپ کی والدہ اگر کہیں حیوة ہم کو بڑ
ڈالے آپ فوراً اٹھ کرے ہوتے تھے۔

(فائدہ کا) امام احمد، امام نسائی اور حافظ بیہقی نے معاویہ بن جہم سے روایت کیا ہے کہ حضرت جابر بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ارادہ جہاد میں شرکت کا ہے آپ سے
مشورہ لینے کے لئے آیا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا: تیری ماں زندہ ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا
ماں کی خدمت کر کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔

جنت کے سرائے مادر است ۛ زیر قدمات اور است :-

ۛ انبار فرمانبردار، نیک شعار ۛ ۛ شرح و دعاۛ مرغی ۛ

تَعْظِيمُ الصَّحْبَةِ النَّبَوِيَّةِ

صِبْغَتِ نبوی کی عظمت

قال: خرج عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ویده علی المعلق بن الجارود العبدی فلقيته امرأة من قریش، فقالت له: يا عمر! فوقف لها فقالت: كنا نعرفك مدة عميرا، ثم صرت من بعد عمر امير المؤمنين فاتوا الله يا ابن الخطاب! وانظر في اموال الناس فانه من خاف الوعيد، قرب عليه البعيد، ومن خاف الموت خشي الفوت، فقال المعلق: ايها يا امة الله! فقد ابيكت امير المؤمنين، فقال له عمر: اسكت ائدي من هذه! هذه خولة بنت

حكيم التي سمع الله قولها من سمائه، فعمر اخرى ان يسمع قولها ويقتدي به

حل الغائب | غیر تصنیع عمر خولہ بنت حکیم بن امیہ، ام شریک مشہور صحابیہ ہیں حضرت عثمان بن مظعون کے نکاح میں تھیں تاہم زادیہ بی بی تھیں اور ان صحابیات میں سے تھیں جنہوں نے اپنی ذات کے متعلق تمام امتیازات حضور انور کو بہ کر دیئے تھے۔ تشریح: راوی نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر تشریف لیا ہے تھے اور آپ کا اہل محل بن جازد کے گھر پر تھا، راستہ میں ایک قریشی عورت ملی اور اس نے آواز دی: عمر! آپ فوراً پھرتے ہو، عورت نے کہا: ہم تجھے ایک مدت تک غیر جاننے رہے پھر تو عمر سے جو ہو گیا اس کے بعد اب عمر سے امیر المؤمنین ہو گیا سو اسے خطاب کے بیٹے اللہ سے آواز دے اور لوگوں کے معاملات میں غور کرتا رہو کیونکہ جو شخص وعید سے غافل ہوتا ہے اس پر بعد قریب ہو جاتا ہے اور جو موت سے غافل ہوتا ہے اسکو ہمیشہ ہلاکت کا اندیشہ ہے، معلق نے کہا: اللہ کی نیدی! بس کر تو نے امیر المؤمنین کو رلا ڈالا۔ حضرت عمر نے معلق سے کہا: خاموشی باتا ہے یہ کون ہے؟ یہ خولہ بنت حکیم ہے جس کی بات کو اللہ نے آسمان پر سنا تھا بس عمر تو کہیں زیادہ لائق ہے کہ اس کی بات کو سننے اور اس پر عمل کرے۔

ثَمَرَةُ السَّبِّ

گالی کا نتیجہ

قال رجل لابی بكر رضي الله عنه، والله لا سُبْتُكَ سُبًّا، يَدْخُلُ الْقَبْرَ مَعَكَ، قَالَ مَعَكَ يَدْخُلُ الْأَمَى، وَقَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ دَقَمْتُكَ الْيَوْمَ ابْنَ أَبِي يُوَيْسَ الْجَحْشِيَّ حَتَّى رَجَمَكَ، قَالَ: أَيَاكَ فَارَحِمُوا، وَشَتَرَ رَجُلَ الشَّعْبِيِّ، فَقَالَ لَهُ: إِنْ كُنْتَ صَادِقًا، فَعَفِرَ اللَّهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا، فَعَفَرَ اللَّهُ لَكَ،

حل الغائب | ثمرہ سب کا، عمر بن عبد قیس بصری معترض الشیبی و مجتہد تشریح

ایک شخص نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا: میں آپ کو ایسی گالی دوں گا جو قبر میں بھی آپ کے ساتھ جائیگی اپنے فریاد: سہ ساتھ نہیں بلکہ چہرہ ہی ساتھ جائیگی
عروبن عبید کہہ گا گی اگر آپ کے پاس میں ابو ایوبؓ سے سبائی نے وہ کچھ کہا کہ تم کو آپ پر رحم آجی، عروبن نے کہا: اسی پر رحم کھاؤ، ایک شخص
امام معنی کو گالی دی اپنے فریاد: اگر تو بھتا ہے تو اشد نیکر مغفرت فرمائے اور اگر تو مجھ کو مانتا ہے تو اشد تیری مغفرت کرے۔
دشنام خلق را ندیم جز دعا جواب ❀ ابرم کہ تلخ گرم و شیرین عوض دہم

الحسود لا یرضی بشیء

ما د تو کسی سے بھی راضی نہیں ہوتا

تو انم آنکہ نیاز ارم اندون کے ❀ حسود را چہ کم کو زور در رخ دوست
بمیر تا بر ہی اسی حسود کیس نکست ❀ کہ از مشقت کس جز بزرگ نتوان رست (سعدی)

قال لصاحبي، كان رجل من اهل البصرة بذلياً شريفاً، يؤذي جيرانه، ويشتم اعراسهم، فاناها رجل، فوعظه، فقال له: ما مال جيرانك؟ يشكونك، قال: نعم، حسدوني، قال له: على ابي شيء يحسدك؟ قال: على لصلب، قال: وكيف ذاك؟ قال: اقبل معي، فاقل معه الجيران، فنحن متحازراناً، فقالوا له: مالك؟ قال: طرق الليلة كتاب معاوية ان اصلب انا و مالك بالمثل، وفلان وفلان، فنكر رجالهم، اشراف اهل البصرة، فوثبوا عليه، وقالوا: يا عدو الله! انت تصلب مع هؤلاء، ولا اكرامتك، فالتفت الى الرجل، فقال: اما تراهم؟ قد حسدوني على الصلب، فكيف لو كان خيراً!

عل لقا | الحسود وہ شخص جو طبعاً اسد ہو جڑھٹا، اہمسی دیکھو کلا، بذلیا بد زبان، فحش گو، بد آواز، ہندی اس، بد ذوق، بد اعتقاد، فحش گو
ہوا، اعراض میں عرض، ابرو، اصلب سولی پر چڑھا نا، متحازراناً ہم فاعل ہے حماز ان اپنے آپ کو علیک ظہر کرنا، معاویہ دیکھو ص ۱۲۔
تشریح: اہمسی نے بیان کیا ہے کہ ایک بھری بڑا ہی شر برا بد زبان تھا جو اپنے ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتا اور انکی آبرو بزی
کر رہتا تھا ایک شخص نے اس کو سمجھا اور کہا کیا بات ہے تیرے پڑوسی کی بڑی شکایت کرتے رہتے ہیں، اس نے کہا وہ مجھ سے جلتے ہیں انکا
نے پوچھا: کس بات پر؟ اس نے کہا: ان بڑا بات پر یہاں تک کہ میرے سولی دیئے جانے پر اس نے پوچھا: یہ کیسے؟ اس نے کہا: میرے
ساتھ آج اس کے ساتھ اپنے پڑوسیوں کے ہاں جا کر علیک ہو کر بیٹھ گیا تو ان کے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: آج رات معاویہ کا
خط آیا جو میں سمجھا ہے کہ مجھ کو اور مالک بن منذر اور فلاں فلاں اشراف اہل بصرہ کو سولی دی جائیگی پس سب لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور
کہنے لگے: اڑھن خدا! تو ان کے ساتھ سولی دیا جائیگا حالانکہ تم جس کوئی شرافت و بزرگی نہیں ہے پس وہ دو اعظما طرف متوجہ ہو کر گویا: دیکھا
آپنے؟ سولی دیتے جانے پر بھی مجھ سے جلتے ہیں اگر کوئی بھلائی کی بات بھتی تو دوسلوں ان کا کیا مال ہوتا۔

کل العداوة قد ترمی ازاتھا ❀ الاعداء من اعداک من حد

حُبُّ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

راوی: امیر شوق جہاد

یاد رہے: ان جہادی غیبر منقطع ❁ فکل ارضک لی شر و طرطوس

عن أشياخ من بنی سلسمان عمرو بن الجموح کان رجلاً أعرج شدیدا العرج، وكان له بنون أربعة مثل الأسد، يشهدون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المشاهد، فلما کان يوم أحد أرادوا حبسه وقالوا له: ان الله عز وجل قد عذرك، فانی رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: ان بنی بریدن ان یحبسونی عن هذا الوجه والخروج معك فيه، فوالله انی لا رجوان أطأه حته هذه فی الجنة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: امانت، فقد عذرك الله، فلا جهاد عليك، وقال لبنیه: ما عليك ان لا تمنعوه، لعل الله ان یرزقه الشهادة، فخرج معه، فقتل يوم أحد

حلالیات العرج مکرز اہل بیت بن النعمان میدان جنگ اوج بزرگی و منزلت ۱۱۔ دندہ نیر سے روندنا۔ شریح بنی سلمہ کے شیوخ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن جوہج ایک غیر معمولی لشکرے شخص تھے اور ان کے چار بیٹے شیر برد بہادر تھے جو اکثر حضور کیساتھ لڑائیوں میں شرکت کرتے تھے۔ غزوہ احد میں عمرو بن جوہج کو شوق پیدا ہوا کہ میں بھی جاؤں مگر ان کے بیٹوں نے ان کو روکنا چاہا اور کہنے لگے کہ (لشکرے بن کیو ج سے) اللہ نے آپ کو مسند و قرار دیا ہے پس آپ حضیر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ میرے بیٹے اس منزلت عظمیٰ یعنی آپ کے ساتھ غزوہ احد میں جانے سے روکنا چاہتے ہیں اور میری آرزو ہے کہ اپنے لشکرے پاؤں سے جنت میں چلوں پھر دوں۔ چوں شہید عشق در دنیا و عقبی سر خدمت ❁ اے خوش آنساعت کہ مارا کشتہ زہم میدان بر بند حضور نے ارشاد فرمایا: اللہ نے تم کو مسند و قرار دیا ہے اس لئے تم پر جہاد فروری نہیں اور ان کے بیٹوں سے فرمایا کہ تم کو کشتہ کی بھی ضرورت نہیں ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ انکو شہادت نصیب فرمائے۔ چنانچہ عمر و جنگ احد میں شہیدین بنے لگے اور شہید ہو گئے۔ از عشق دم مزن چوں گشتی شہید عشق ❁ دعوئے اس مقام درست از شہادت است

العقوق

والدین کی نافرمانی

عن عبد الله بن ابی اوفی قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان ههنا غلاما قد احتضره فيقال له قل لا اله الا الله، فلا يستطيع ان يقولها، قال اليس كان يقولها في حياته، قالوا بلى، قال: فما صنعتهما عند موته؟ فنهض

تشریح :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے دریافت کیا، تم پہلوان کس کو کہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس کو لوگ نہ بچھا سکیں۔ آپ نے فرمایا: انہیں بلکہ پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کی وقت اپنے نفس پر قابو نہ رکھے (صحیحین میں ابی ہریرہؓ) (۱) متکبر اللہ بطلن جنت میں نہیں جائے گا (ابوداؤد بیہقی، صاحب جامع اصول من عمار بن وہبؓ) (۲) آدمی اپنے درست کے طریقہ پر رہتا ہے پس غور سے دیکھ لیا جائے کہ کس سے دوستی کرے اور کس سے نہ کرے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، بیہقی، ابن ابی ہریرہؓ)

(۴) مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهِينَ الَّذِي يَأْتِي لَهْوَ لَا بُوجْهَ وَهُوَ لَا بُوجْهَ (۵)
إِنَّ مِنْ أَسْرَى الرِّبَا اسْتِطَالَةَ فِي عَرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقِّ (۶) أَيَاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ
لِلْحَسَدِ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. (۷) كَبِيرُ خِيَانَةٍ أَنْ تُحَدِّثَ
إِخَاكَ حَدِيثًا هَوْلًا بِهْ مُصَدِّقًا وَأَنْتَ لَهُ بِهْ كَاذِبٌ (۸) وَبَلٌّ لِلَّذِي يُحَدِّثُ نِيكَذِبَ
لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَبَلٌّ لَهُ (۹) قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفْخُلَهُ
فَلَمْ يَفِمْ وَلَمْ يُحْيِ لِلْمِعَادِ فَلَا أَثَرَ عَلَيْهِ. (۱۰) إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِئَةٍ فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ (۱۱) خَمْسٌ تُحِبُّ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ أَجَابَةُ
الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْخَازِنَةِ

حُلُ الْغَاثِ

ذُو الْوَجْهِينَ دو رخا، دو غلا، زبانی زبانی، سودا، الاستطالة بزمانی کی شہرت دینا۔ الطب لکڑی۔ وبل ہلاکت، ببادی یعنی مرضی دلا۔ بالہمد و مدہ پڑ کرنا۔ ائمہ کا شمار بجمالی دینا۔ التسمیت چھینک کا جواب دینا۔ تشریح :-
(۴) قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب بڑا شخص دو رخا (دو غلا، ہر کو اس کے منہ پر اس کی اور اس کے منہ پر اس کی کھینے والا ہو۔ ترمذی، ابی ہریرہؓ) (۵) بدترین خود مسلمان کی عزت و درو میں ناحق بزدبانی کرنا ہے (ابوداؤد بیہقی)
(۶) حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو (ابوداؤد، ابن ابی ہریرہؓ)
(۷) بڑی خیانت یہ کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے کہ وہ تجھے اہیں تنجا سمجھتا ہے اور تو اس میں جھوٹ ہے (مسلم، ابی سعید الخدریؓ)
(۸) ہلاکت ہے اس کیلئے جو لوگوں کو ہنسائے کیلئے بات کرنا ہے اور اس میں مجھوٹ بولنا ہے اس کیلئے ہلاکت ہے اس کیلئے ہلاکت ہے (ترمذی، ابوداؤد، احمد، دارمی، ابن ہبیر، زکیم، ابن ابیہر، ابن ماجہ)
(۹) جب کوئی آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو مگر وہ (کسی وجہ سے) پورا نہ کر سکے تو اس پر کچھ گناہ نہیں (ترمذی، ابوداؤد، ابن زید، ابن ارقم)

(۱۰) جب تم میں سے کسی کو بھائی آئے تو اسے چاہیے کہ منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے (مسلم، ابی سعید الخدریؓ)
(۱۱) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں ۱۔ سلام کا جواب دینا ۲۔ بیمار کی عیادت کرنا ۳۔ جنازہ کے پیچھے چلنا ۴۔ اس کی دعوت کو قبول کرنا ۵۔ چھینک کا جواب دینا۔ صحیحین میں ابی ہریرہؓ
(۱۲) مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرٍ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرَّئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. (۱۳) قَالَ مَنْ اسْتَعَاذَ

بِاللّٰهِ فَاعِذْهُ وَمَنْ سَأَلَكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ فَاعْطُوهُ

(۱۳) وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تَقُولُوا لَا تَقُولُوا حَتَّى تَخْبُتُوا أَفَلَا أَدْلَكُمْ عَلَىٰ إِمْرَآذٍ أَفْعَلُوهُ تَخَابَتُمْ أَفْشَوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (۱۵) مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمَثَلَ لِهَ الرَّجَالِ قِيَامًا فَلْيَتَّبِعْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (۱۶) لَا تَتْرَكُوا النَّاسَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ (۱۷) إِنْ أَوَّلَى النَّاسُ بِاللّٰهِ تَعَالَىٰ مِنْ بَدَأَهُمُ بِالسَّلَامِ (۱۸) الْإِيمَانُ فَلَا يُعْنَى (۱۹) أَكْرَمُوا الْخَبَرَ (۲۰) الصَّبْرُ رِضًا (۲۱) الصُّوْفُ رَجَّةٌ (۲۲) الْفَخْذُ عَوْرَةٌ (۲۳) لَا تَقْتَمُوا الْمَوْتَ (۲۴) الزُّمُّ بَيْتُكَ (۲۵) الْعِدَّةُ دِينٌ (۲۶) الدِّينُ النَّصِيحَةُ (۲۷) قَيْدٌ وَتَوْكَلٌ (۲۸) يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ (۲۹) الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ (۳۰) الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى (۳۱) لَا تَكْذِبُوا عَلَىٰ فَنَانِهِ مَنْ كَذَبَ عَلَىٰ يَلْمِ النَّاسَ (۳۲) مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَّبِعْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حل لغات

یش رک۔ ان مشورہ میں ہدی فلان کسی کے سامنے کھڑا ہونا، فلیتبعوا ہوتا۔ مکان اقامت کرنا مقعد بیٹھنے کی جگہ جہاں مقعد جنت ڈھال، الفخذ ران، العدة وعدہ کیج و لو جاد داخل ہونا۔ تشریح: ۱۳ جو شخص بے منہری کی بخت پر سے اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ ۱۴ جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر پناہ چاہے اس کو پناہ دو اور جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کا سوال پورا کرو۔ ابو داؤد، نسائی، احمد، ابن عمر ۱۵ اس بات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم کوئی نہو اور تم کوئی نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم میں جنت میں رہنا تو کیا میں نہیں وہ بات نہ بتا دوں جس پر عمل کرنے سے ایک دوسرے کے دوست بن جاؤ گے، آپس میں سلام کو رواج دو۔ (مسلم، ترمذی، ابن ہریرہ)

سلامت من دل خستہ در سلام تو باشد ❀ نہ ہے سعادت اگر دولت سلام تو یا ہم

۱۵ جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ لوگ بہت کی طرح اس کیلئے کھڑے رہیں اسے اپنی دوزخ کی نشست گاہ ٹھیک کر لینا چاہیے (ترمذی، ابو داؤد، معاذ بن ابی سفیان، بلفظ من ترواہ) ۱۶ سوتے وقت کھروں میں چل سکتی مت چھوڑو۔ (صحیحین، ابن عمر) ۱۷ لوگوں میں دوسروں کی بے نسبت اللہ کے نزدیک زیادہ مقرب وہ ہے جو پہلے سلام کرے (ترمذی، ابو داؤد، احمد، ابی امامہ) ۱۸ ابتدا و انیس جانب سے ہونی چاہیے (قطبہ من حدیث الصمیین عن انس بن مالک) ۱۹ یعنی من ابی امامہ) ۲۰ روٹی کا احترام کرو (طبرانی) ۲۱ صبر خوشنودی ہے۔ (۲۲) روزہ ڈھال ہے (قطبہ من حدیث طویل یثین عن ابی ہریرہ) ۲۳ ران تر ہے، یعنی شرم گاہ میں داخل ہے کہ جس طرح شرم گاہ کا ڈھلنا ضروری ہے اور وہ جب اس طرح ران کا ڈھلنا ضروری ہے (ترمذی، ابو داؤد، ابن جریر، بن خویلد) ۲۴ موت کی تیار کردہ (احمد، ابن ہریرہ) ۲۵ اپنے گھر کو لازم پکڑ (قطبہ من حدیث للترمذی عن عبداللہ بن عمرو بن العاص) ۲۶ اللہ قرض ہے یعنی قرض کی طرح دینا لپکڑ کرنا ضروری ہے (ابو نعیم، ابی الدرداء) ۲۷ دین خیر غرضی

ہے (اسلم من قیم الداری) (۲۸) باندھ اور بہرہ ور کر یعنی اسباب ہتھ کر کے قیصر میں اللہ پر اکتفا ہے (۲۸) اللہ کا ہاتھ جماعت پر کہ
ترندی من ابن عباس (۲۹) آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اس نے محبت کی (ترندی من انس و صفوان ۱۳۰) اور کا ہاتھ نچلے
ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے یعنی بیٹے والا ہاتھ مانگنے والے ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے (قطعة من حدیث الشیخین عن مسلم بن عبد اللہ)
(۳۱) مجھ پر حدیث مست لگاؤ یعنی بلا سوچے سمجھے اور تحقیق کئے بغیر کسی قول و فعل کو میری طرف منسوب نہ کرو، اس لئے کہ میں
لے مجھ پر حدیث کہا اس کا ٹکڑا دوزخ ہے (ترندی من مل ابن طالب) (۳۲) جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے علاوہ کسی اور عزت
سے علم حاصل کیا یا اس سے اللہ کی رضا جوئی کے علاوہ کسی اور چیز کا ارادہ کیا تو اسے اپنا ٹکڑا جہنم میں بنالینا پہلے ہیے (ترندی من ابن عمر)

(۳۳) مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ (۳۴) بَيْنَ الْكُفْرِ
الْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ (۳۵) لَا يَتَّقِي مَنْ أَحَدٌ كَرَحَتْ يَحْتِ لَاحِيَهُ مَا يَحِبُّ لِنَفْسِهِ (۳۶) لَيْسَ
الْغَنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغَنَى غِنَى النَّفْسِ (۳۷) نَعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ
مِنَ النَّاسِ الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ (۳۸) مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ -
(۳۹) الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ (۴۰) كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ
بَرِّدْ قَلْبِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ تَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ الثَّوْبَ
الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ +

خَلِّعَاتُ العز سمان، مغبون دھوکا دیا ہوا، التجو برف، الدنس میل کچل :- تشریح :-

(۳۳) جو شخص علم کی طلب میں نکلا وہ واپس ہونے تک اللہ کیلئے جہاد میں ہے (ترندی) (دارمی عن انس بن مالک)

(۳۴) کفر اور ایمان کے درمیان (حد فاصل) نماز کا ترک کرنا ہے (ترندی عن جابر) (۳۵) تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب
تک کہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہ نہ چاہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ترندی عن انس)

۳۶) امیری مال و دولت کی زیادتی کا نام نہیں بلکہ اصل امیری دل کی امیری ہے "تو تجھی بدیل است نہ بہال" غنا کہتے ہیں
بے نیازی کو اگر کسی کے پاس کثیر مال و دولت ہو لیکن دل نہیں سے نہ ہو تو وہ غنی نہیں ہے غنی وہ ہے جس کا دل غنی ہو۔

۳۷) صحیحین (ترندی عن ابی ہریرۃ) دو نعمتیں ایسی ہیں جن سے لوگ گھائے ہیں جس قدر رستی اور فارغ البالی، یعنی بہت کم لوگ ان
نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (بخاری) (ترندی عن ابن عباس) (۳۸) جس نے اللہ کے زمین والے بادشاہ کی توہین کی اللہ نے اس کی

توہین کی (قطعة حدیث للترمذی من ابی بکر) (۳۹) بھلائی کا پتہ دینے والا ایسا ہے جیسا کہ بھلائی کرنے والا، یعنی جس نے کسی مسلمان کی
دوسرے مسلمان سے کہہ کر مدد کو دی وہ ایسا ہے جیسے خود مدد کی (قطعة حدیث للترمذی عن انس بن مالک) (۴۰) اے اللہ! تو میرا دل برف،

اولے اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کر دے، اے اللہ! تو میرا دل گناہوں سے پاک صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو صاف
کچل سے صاف کیا ہے (ترندی عن عبد اللہ بن ابی اونی)

محمد صنیف لکھنوی

عہ رواہ الترمذی عن جابر و رواہ احمد و مسلم و طے بن الرجل و بن الشریک و ابو داؤد و النسائی و لفظہا لیس بین العبد و بین الکفر الا ترک
الصلوة و ابن ماجہ و لفظہا بین العبد و بین الکفر ترک الصلوة +

الباب الثاني في النظم

الشيخ عمر بن الوادي رحمه الله تعالى

اتقوا الله فتقوى الله ما
انما من يتقى الله البطل
حارت الافكار في قدوة من
فل من جيش افنى من دول
ابن عاد ابن فرعون ومن
هلك الكل ولم تغن الحيل
جاورت قلب امرئ الا وصل
صديق الشرع ولا ترك الى
قد هذا ناسب لنا عز وجل
ابن نمرد وكنعان ومن
رفع الاهرام من يسمع يخل
ابن ارباب الحجا اهل التقى
ابن من سادوا وشادوا وبنو
ابن اهل العلم القوم الاول
سبيعد الله كلا منهم | وسيجزى فاعلا ما قد فعل

كل نقا

البطل بهادر، پہلوان جو البطل لا ترکمن (ن س)، رکونما، الیہ مائل ہونا، بھروسہ کرنا، برصدن (ن) رضاء، گھا
میں بیٹھا، رعل ایک سیارہ ہے عارث (س) خیرا خیرہ حیران ہونا، قل (ن) فلا، القوم شکست
دینا، دؤل جمع دولت الہرام جو ہرم مخروطی شکل کی عمارت جس کی کرسی مثلث یا مربع یا بہت اضلاع والی ہو، اسی سے اہرام
مصر ہے جو اس لئے بنائے گئے تھے تاکہ بادشاہوں کے مدفن کا کام دیں،
نہایت سنگین اور مضبوط عمارتیں ہیں علامہ ابو الفرج جوزی نے کتاب "سلوة الاحزان" میں لکھا ہے کہ ان میں سے
ہر ایک کی بلندی چار سو ذراع ہے جو خام و مرمر سے بنائی گئی ہیں ان میں لکھا ہے کہ یہ ہم نے اپنی طاقت سے
بنائی ہیں سو جس شخص کو اپنی قوت کا دعویٰ ہو وہ ان کو توڑ کر ہی دکھا دے حالانکہ بنانے کی نسبت توڑنا آسان
ہے، ابن المنادی کہتے ہیں کہ ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ لوگوں نے کئی بار پوری دنیا کی آمدنی کا اندازہ لگایا لیکن یہی
ظاہر ہوا کہ ان عمارتوں کے منہدم کرنے کے لئے پوری دنیا کی آمدنی بھی ناکافی ہے، کہتے ہیں کہ جب مامون الرشید
مصر پہنچا تو اس نے ایک ہرم میں سوراخ کرنے کا حکم کیا۔ اور انتہائی جانفشانی اور زور کثیر صرف کرنے کے بعد وہ
کیا گیا دیکھا تو اس کے اندر بہت بڑی مسافت ہے جس کو طے کرنا دشوار ہے نیز اس کے دہانہ پر ایک مکان
دعما جس کی ہر ضلع کی پیمائش آٹھ ذراع تھی اور اس کے درمیان میں ایک نہایت مضبوط حوض تھی یہ دیکھ کر مامون
باتی اہرام کھردانے سے عاجز رہ گیا، یہ بھی مقول ہے کہ ہرمس اول اخنوخ تین حضرت اور یس نے تو اک کے

حالات سے وقوع طوفان پر اسناد لال کیا اور اہرام کی تعمیر کا حکم کیا تھا مدت تعمیر کل چھ ماہ تھی اور اس کے اندر
کتوب تھا کہ ہمارے بعد میں آنے والوں سے کہو کہ کوئی ان کو چھ سو سال کے عرصہ میں منہدم ہی کر دکھائے، حالانکہ
بنانے کے مقابلہ میں گرانا آسان تر ہے، اہرام مصر کی بابت اقبال نے کہا تھا ہے
اہلِ لک کی عظمت سے نگوں ساریں انداک ❀ کس پاتھ نے کھینچی ابدیت کی یہ تصویر
سادا دارن (سیدودہ، سیادۃ شریف ہونا شادوا (ض) شیدا۔ البناء عمارت کو بلند کرنا، الجہ عقل جہ اجزاء

تشریح

۱. اللہ سے ڈر کیونکہ اللہ کا خوف جس کے دل میں پیدا ہو گیا وہی اپنے ہر مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔
۲. راہزن (ڈاکو) بہادر نہیں بہادر وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے (۳) شریعت کی ہر بات کی تصدیق کر اور کسی ایسے شخص کی بات
مائل نہ ہو جو رات میں زحل ستارہ کی گھات میں رہتا ہے۔ ۴. عقلمیں حیران ہیں اس ذات عالی کی قدرت میں جس نے ہماری
رہنمائی کی ہے ۵. اس نے مخلوق کی موت کا فیصلہ کر دیا پس کتنے ہی شکر و کوفت دیدی اور کتنی ہی سلفیتوں کو ختم کر دیا ہے۔
۶. نمرود کو کھان اور ہر وہ شخص کہاں ہے جو دفنے زمین پر حکومت کرتا اور کسی کو حاکم بناتا اور کسی کو معزول کرتا تھا۔
۷. عاد اور فرعون اور ہر وہ لوگ کہاں گئے جنہوں نے اہرام مصر تعمیر کئے تھے جو ان کے متعلق نئے گاہیں خیال ہی قائم کرے گا۔
۸. ہمدردان قوم اور ان کی اپنی تعمیریں کر بولے کہاں گئے سب ختم ہو گئے اور کوئی ہمدردان کے کام نہیں آتی۔
۹. ارباب عقل اور اصحاب فضل اہل علم اور پیلے لوگ کہاں ہیں؟
۱۰. خداوند تعالیٰ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اور جس نے جو کچھ کیا ہے اس کا بدلہ دیگا!

الشَّيْخُ تَقِي الدِّينِ ابْنُ بَكْرٍ عَلَى الْحَمْوِيَّ

مَنْ أَنْكَرَ الْقَضَاءَ فَهُوَ مُشْرِكٌ	وَقَالَ كُلُّ فَعْلَةٍ لِلْحِكْمَةِ	مَنْ عَرَفَ اللَّهَ أَزَالَ التَّهْمَةَ
تَقْنَطُ مَنْ رَحِمَتْهُ إِذْ نَبَتْلَى	وَحِنْ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ وَلَا	إِذَا الْقَضَاءُ بِالْعِبَادِ أَمْلَكَ
وَلَيْسَ فِي الْعَالَمِ ظَلَمٌ جَاهِلٌ	إِنْ تَجْعَلِ الْكَفْرَ مَكَازِ الشُّكْرِ	عَامَرٌ عَلَيْنَا وَقَبِيحٌ ذَكَرٌ
مَنْ سَاعَدَ النَّاسَ بِفَضْلٍ جَاهِلٌ	وَأَسْعَدَ الْعَالَمِ عِنْدَ اللَّهِ	إِذَا كَانَ مَا يَجْرِي بَاهِرَ الْبَارِي
إِنْ الْعَظِيمُ يَدْفَعُ الْعَظِيمُ	أَغَاثُ اللَّهِ إِذَا أُخِيفَا	وَمِنْ أَغَاثِ الْبَاسِ الْمَلْهُوفا
فَانْ مِنْ خَلْقِ الْكِرَامِ رَحْمَةٌ ذِي الْبَلَاءِ وَالْإِسْقَامِ	فَانْ مِنْ خَلْقِ الْكِرَامِ رَحْمَةٌ ذِي الْبَلَاءِ وَالْإِسْقَامِ	كَمَا الْجَسِيمُ يَحْمِلُ الْجَسِيمَ
قَدْ قَضَتْ الْعُقُولُ أَنَّ الشَّفَقَةَ	الْعُطْفَ فِي الْبُؤْسِ عَلَى لَعْدَةٍ	وَأَنْ مِنْ شَرَائِطِ الْعُلُوِّ
بِالطَّبْعِ لَا يُرْحَمُ مَنْ لَا يُرْحَمُ	وَقَدْ عَلِمْتَ وَالْبَلِيدُ يَعْلَمُ	عَلَى الْبَعْدِ وَالصَّدِيقُ صَدَقَهُ

۱۳ اے ہمارے خالق اترے ہو اکون بڑائی ڈور کر سکتے اور کون بڑی حالت کو اچھی حالت سے بدل سکتے۔

البعض الاکابر

جميع الكتب يدك من قرأها
سوى هذا الكتاب فان فيه
ملال او فتور او سامه
بدائع لا تشمل الى قيامه

حل لغات سائر طول ہونا، کتابا، بدائع جمع بدیعتہ انوکھی چیز۔ تشریح:

۱۱ جو شخص تمام کتابیں پڑھے گا تو کتابت اور نقصان پائے گا۔

۱۲ سوائے اس کتاب عزیز کے بیشک اس میں بے شمار عجائبات ہیں جس سے قیامت تک نہ اُٹائے گا۔

مَلَحُ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

نَوَالِدِينَ ابْنِ الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ

فَوَإِذَا بَايَدَ إِلَى النَّبَاتِ مُصَابٍ وَجَفْنَ لَفِيضٍ لِدِ مَعْرِفِيهِ مَضْلَبٍ
فَهَلْ لِي إِلَى عَهْدِ الْوَصَالِ إِيَابٍ
مَضَى زَمَنِي وَالشَّيْبُ حَلَّ بِمَقَرِّي
وَأَنْ حَلَّ شَيْبٍ لَمْ يُفِدْهُ خَضَابُ
وَكَمْ عِظَمَ لِي فِي الزَّمَانِ رَاهِلُهُ
نَعَذِبُ اللَّيَالِي مَقْتَضَاهُ عَذَابُ
وَإِخْشَى سَهْمًا لَمُوتٍ نَفْعًا عَقْلُهُ
فَمَا لِي فِي غَيْرِ الْحَاجِزِ طَلَابُ
فَأَسْتَعْدَّ أَيَّامِي إِذَا قِيلَ هَذِهِ
فَلَمْ أَرْجُ عَنْ جَسْمِي هُنَاكَ إِنَابُ
وَأَرْجُو أَبَا بَا مَتَلَا حِيَّ مُحَمَّدًا
وَحَقَّقَ مِنْ ظَبْيِ الْفَلَاةِ خَطَابُ
تَنَامَتْ دِيَارُ قَدْ آلَفْتُ وَجِيدَهُ
وَدُونَ مَرَادِي أَبْغَرُّ وَهْضَابُ
إِذَا أَمَرَ عَمْرُ السَّهْرِ لَيْسَ بِرَاجِعِ
وَقَدْ كَارَ عَنْهَا لِلشَّيْبِ غَرَابُ
فَدَعِ شَهَوَاتِ النَّفْسِ عَنْكَ مَعْرِلُ
وَأَزْعِمُ صَدْقًا وَالْمَقَالُ صَدَابُ
وَقَلْبِي مَعْمُورٌ بِحُبِّ مُحَمَّدٍ
نَفْسِي مِنْهَا مَنَزَلُ وَجَنَابُ
فَجَسَمِي فِي مَصِيرٍ مَرُوحِي بِطَبِيبَةٍ
تَشَقُّ قَلْبِي لَا تُشَقُّ ثِيَابُ
بِهِ أَجِدَاتٍ مِنْ قَبْلِ نِيرَانِ قَامِرِي
وَكَمْ قَدْ شَفَى مِنْهُ الْعَيُونُ رُضَابُ
وَفَارَقْتُ أَوْطَانِي وَلَمْ أَلْغِ الْمُنَى
وَابْعَدُ شَيْءٌ أَنْ يَزِدَ شَبَابُ
فَحَلَّ سَهْمُ الشَّيْبِ فِي فَرْقِي لَيْتَنِي
وَبَيْنَ فَوَادِي وَالْقَبُولِ حِجَابُ
أَطْمَئِنُّ أَتَوَابِي وَقَلْبِي مَدْنَسُ
وَمَا سَارِي نَحْوُ الرِّسُولِ سِرَابُ
يَحْنُ إِلَى أَوْطَانِهِ كُلِّ مُسْلِمِ
مَنَازِلُ مِنْ وَادِيِ الْخَيْ قِيَابُ
عَلَى مِثْلِ هَذَا الْعَجْزِ مَنَقِصُ
وَمَا كُلُّ مُثْنٍ فِي الزَّمَانِ يَنَابُ
وَكَمْ قَدْ سَقَى مِنْ كَهْفِهِ الْجَيْشُ فَرْتَوَا

دنیا نے اللہ کے خوف سے غافل بنایا اور زور و قہر اول نے رخصتے باری سے باز رکھا۔ (۲۶) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے برگزیدہ اور جود سما میں تمام مخلوق سے عالی تر اور ہر صاحب کتاب بنی سے اعلیٰ و اشرف ہیں (۲۷) اے اللہ کے رسول! آپ ہی کی جتائیں اپنی تعریفیں پہنچا رہی ہیں اور اس کے ذریعے کون غلط اور حصول ثواب میری آرزو ہے۔ (۲۸) جب مجھ کو دریافت کیا گیا کہ اپنی تمام تعریفیات سے تیری کون ذات زیادہ ہے تو آپ ہی اس کا جواب ہوئے (۲۹) پرکاش کہ آپ شریک ہیں حالانکہ زندگی کتنی ہی تلخ ہو اور کاش آپ خوش رہیں گے دنیا خوش ہے (۳۰) آپ سارے جہاں میں سب کے قدم و نواہد قبر میں مدفون ہو لیواؤں میں حکومتی نے اپنے اندر سے لیا آپ سب کے بزرگ ہیں

وقال حسن يمدح النبي ﷺ

وأحسن منك لم ترقط عيني	وأحسن منك لم تلد النساء
خلقت مبدئاً من كل عيب	كانك قد خلقت كما نشاء

۱۱۔ آپ سے زیادہ حسین نہ کہیں میری آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی عورت نے جانا ۱۲۔ آپ جملہ عیوب کے پاک صاف گویا اپنی منشا کے مطابق پیدا کئے گئے ہیں

ولبعضهم

المرتضى في دجى والبستلى جوى	والملتقى بصك والمحتوى ديناً
ياتون سددته من كل ناحية	ويستفيدون من نعمائه عينا

حل لغات: ۱۔ المرتضى: اترنے سے مفعول ہے پھینکا جانا، دجی: تاری، الملتقى: التظار سے مفعول ہے بھڑکنا، مدی: پیاس، المرتوى: احوال سے مفعول ہو جمع کرنا، سدہ: چوکھٹ، عین: آنکھ، آفتاب: پشتر، نقدی: سونا چاندی، تشریح: ۱۱۔ تاریکی میں پڑے ہوئے، نا بینائی میں مبتلا، پیاس کی آگ میں ملے ہوئے، فرض میں گھرے ہوئے۔ ۱۲۔ چاروں طرف سے آپ ہی کی چوکھٹ پر آتے ہیں اور اپنی نعمتوں سے مستفیض ہوتے ہیں۔

|| الاقتداء بالنبي (فداہ ابی و اقہ) ||

أبو حیان

أما إن الله لو لا شئت أحبها	تمنيت أنى لا أعد من أهيا
فمنها رجاى أن أفوز بتوبه	تكفر لى ذنباً وتصح لى سعي
ومنهن صونى النفس عن كل أهل	لئيم فلا امشى الى باب مشيا
ومنهن اخذى بالحدىث اذ لى	نسوا سنة المختار أتبعوا الرايا

اترك نصا للرسول و تقصدی | بشخص لقد بدلت بالرشدا لغيرا

- تشریح (۱) اگرچہ چیزیں نبوتیں جو مجھے محبوب ہیں تو میں اسکی تمنا کرتا کہ میں زندوں میں سے شمار نہ کیا جاؤں یعنی مر جاؤں۔
 (۲) میری آرزو ہے کہ توبہ میں ایسا کامیاب ہوں کہ جو میرے گناہوں کا کفارہ اور اعمال صالحہ کی سعی میں میری معاون ہو۔
 (۳) اپنے نفس کو ہر جاہل کینہ سے بچائے رکھنا کہ میں اس کے دروازہ پر بھی ہرگز نہیں جاتا۔
 (۴) میرا حدیث کی تابعداری کہ ناحب کہ لوگ سنت نبویہ کو چھوڑ کر اپنی اپنی راستے پر چلنے لگے۔
 (۵) کیا تو فرمان نبی چھوڑ کر کسی دوسرے کی پیروی اختیار کرنا چاہتا ہے بلاشبہ تو نے ہدایت کے بدلے گمراہی قبول کر لی۔

الرِّضَا بِالْقَضَاءِ | رضا برقصاء | لِبَعْضِهِمْ

يَقُولُونَ لِي صَبِرْ أَقْلًا لِّصَابِرٍ
 عَلَى كَاثِبَاتِ الدَّهْرِ وَهِيَ قَوَاجِحُ
 وَأَنَّا لَمْ أَصْبِرْ فَمَا أَنَا صَالِحُ

تشریح (۱) لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ صبر کر، جبکہ میں گردشِ ایام اور اسکی سختیوں پر صابر ہوں۔ (۲) میں صبر گزار ہوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ظاہر فرمائے جو اس نے مقدر کر دیا ہے اور اگرچہ صبر نہ کر سکا تو کچھ بھی نہ کر سکوں گا۔

الشُّكْرُ | وَقَالَ آخِرُ

إِذَا كَانَ شُكْرِي نِعْمَةً اللَّهُ نِعْمَةً
 عَلَى لَدِّي فِي مِثْلَهَا يَجِبُ الشُّكْرُ
 فَلَيْسَ بِلَوْعِ الشُّكْرِ إِلَّا بِفَضْلِهِ
 وَإِنْ طَالَتْ أَيَّامُ الْقَصَلِ الْقَصْبُ

تشریح (۱) جب میرا اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا بھی ایک مستقل نعمت ہے تو اس کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے۔
 (۲) پس ادا کی شکر اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتی اگرچہ عرصہ طویل گزر جائے اور صبر مسلسل قائم رہے۔

ابنِ نَبَاتِه

لَمْ يُبْقِ جُودَ لَشَرِّ شَيْئًا أَوْ خِلَه

تیرے جود و سخاوت نے میرے لئے کوئی خیر باقی نہیں چھوڑی جس کی میں آرزو کروں پس تو نے مجھے اس مال میں چھوڑا ہے کہ میں دنیا میں رہتا ہوں اور میری کوئی امید باقی نہیں ہے۔

وَلَمْ

لَنَا مِلْكٌ قَدْ قَاسَمْتَنَا هَبَاتِه
 فَنَدَّرُ الْعُطَامِنَهُ وَنُظْمُ التَّنَامِنَا
 فَنُثْنِي لَهُ لَفْظًا وَنُثْنِي لَنَا مَعْنَا

تشریح ۱۱ ہمارا بادشاہ ایسا ہے کہ اس کی بخششوں نے ہم سے حصہ بانٹ لیا پس اسکی جانب سے عطا ریزی ہے اور ہماری طرف سے مدد سرائی (۱۲) وہ ہمیں اپنی داد و بخش سے معن کی خبریں یاد دلاتا ہے پس ہم اس کے لئے تعریفی الفاظ سناتے ہیں اور وہ ہمارے سامنے حقیقت نکھانیاں کرتا ہے۔

ابن حُبَیث

الدُّنْيَا

كُنْ عَبْدَهَا وَاضْطَبِرْ لِلذَّلِّ وَاحْتَمِلْ
الصَّبْرَ عَنْهَا يَعْوَنُ اللَّهُ أَوْفَقَ لِي

قَالُوا تَصْبِرُ عَنِ الدُّنْيَا الدَّرِثِيَّةِ أَوْ
لَا يَدُّ مِنْ أَحَدٍ الصَّبْرَيْنِ قُلْتُ نَعَمْ

حل لغت

تفسیر بتکلف صبر ظاہر کرنا۔ الدنئیہ خسیہ، ذل و غماری۔ تشریح ۱۱ لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ یا تو کینی دنیا کو یا صل چھوڑ دے یا اس کا غلام ہو جا اور ذلت برداشت کرنا۔ (۱۲) ان دو صبروں میں سے ایک ضروری ہے میں نے کہا اہل اباغانت خداوندی دنیا کو چھوڑ دینا ہی میرے لئے مناسب ہے۔

أَبُو مُحَمَّدٍ الْقُرْطُبِيُّ

سَكَانَهَا إِلَّا طَرِيقَ جَبَانِهَا
وَلَكِنَّهُمْ قَدْ أَوْسَعُوا بِمَجَانِهَا

لَعَنُوكَ مَا الدُّنْيَا وَسُرْعَةَ سَبْرِهَا
حَقِيقَتُهَا إِنَّ الْمَجَازَ بَغِيرِهَا

تشریح ۱۱ تیری زندگی کی قسم دنیا اور اس کی تیز رفتاری اہل دنیا کے لئے صرف ایک راہ گزر ہے۔ (۱۲) جس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ مجاز با حقیقت ہے مگر لوگوں نے مجازیں توسیع کر ڈالی اور اس کو حقیقت سمجھ بیٹھے۔

وَلَهُ

وَهَا أَنَا خَارِجٌ مِنْهَا سَلِيْبًا
ي لَا يُجِدُنِي فَأَمْسَحُ مَقْلَتِيَا
وَأَنَّ الدَّهْرَ لَمْ يَعْلَمْ مَكَانِي
إِذَا أَنَا بِالْعِمَامِ طَوِيْتُ طَيًّا

مِنَ الدُّنْيَا وَلَا أَدْرَكَتْ شَيْئًا
وَأَبْكِي ثُمَّ أَعْلَمُ أَنَّ مَبْكََا
يَكُنْتُ رِقْلَةَ الْبَلَدِ عَلِيَا
زَمَانَ سَوْفَ أُشْرَفِيهِ نَشْرًا

لَعَنُوكَ مَا حَصَلَتْ عَلَى خَطِيْبٍ
أَقْلَبُ نَادٍ مَا كُلَّتَا يَدَيَا
وَلَمْ أَجْزَعْ لِهَوْلِ الْمَوْتِ لَيْكُنْ
وَلَا عَرَفْتُ بَنُوهُ مَا لَدَيَا
أَسْرَ بِأَسْنِي سَاعِيْشُ مَيْتًا

إِلَيْهِ وَيَسْأَلُنِي أَنْ مَتَّ حَيًّا

حل لغت

خطیر عظیم، خطر اک، خطر اعلیٰ مرتبہ ہونا، سلب عقل یا حال کھو یا ہونا، لایکدی لایمنفع۔ تشریح ۱۱ تیری زندگی کی قسم میں نہ تو دنیا کے مقصد کا مالک ہو سکا نہ اس کے تھوڑے ہی حصہ کو پاسکا۔

۱۲ آگاہ رہ کہ میں دنیا سے برونش دھواں کھو کر ندامت کیساتھ دونوں ہاتھ مٹا ہوا جا رہا ہوں۔ ۱۳ میں روتا ہوں پھر خیال کرتا ہوں کہ میرا رونا بے سود ہے اس لئے انھیں پونچھ پانچھ کر صاف کر لیتا ہوں۔

- (۴) میں موت کے ڈر سے نہیں گھبراتا بلکہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ پر رونے والوں کی کمی ہے۔
 (۵) زمانے نے میرے مرتبہ کو جانا اور نہ اہل زمانے نے اس کمال کو پہچانا کہ جو میرے پاس ہے۔
 (۶) اس زمانہ کا انتظار کرو جس میں اپنے کمال کی اشاعت کروں گا جب کہ موت سے اپنی کتاب زندگی کو تر کر دوں گا۔
 (۷) میں اس سے خوش ہوں کہ مرنے کے بعد زندہ رہوں یعنی میرا ذکر خیر باقی ہے اور میرے لئے یہ رنج وہ ہے کہ زندہ رہنے کے باوجود مرنے کی طرح گم نام رہوں۔

الْأَضْبَطُ

قَدْ يَجْمَعُ الْمَالُ غَيْرُ أَكِلِهِ
وَيَقْطَعُ الثَّوْبَ غَيْرُ لَا بِسَمِ

وَيَا كُلُّ الْمَالِ غَيْرُ مَنْ جَمَعَهُ
وَيَلْبِسُ الثَّوْبَ غَيْرُ مَنْ قَطَعَهُ

زِيَادُ بْنُ زَيْدٍ

تشریح: ۱۔ بسا اوقات مال وہ جمع کرتا ہے جو کھاتا نہیں اور جس نے مال جمع نہیں کیا وہ کھاتا ہے (۲) چھیننے والا کپڑا پھینک دیتا ہے اور جس نے کپڑا پھینکا نہیں وہ پہنتا ہے۔

هَلِ الدَّهْرُ وَالْأَيَّامُ إِلَّا كَمَا تَرَى
رُزِيَّةٌ مَالٍ أَوْ فِرَاقٌ حَبِيبٍ

الْأَخْطَلُ

تشریح: ۱۔ ازمانہ جیسا کہ تم دیکھتے ہو مالی مصیبت اور دوست کی بھلائی کے برابر کیا ہے؟

النَّاسُ هُمْهُمْ الْحَيَوَةُ وَلَا أَرَى
وَإِذَا افْتَقَرْتُ إِلَى الدَّخَائِرِ لَمْ تَجِدْ

طُولُ الْحَيَوَةِ يَزِيدُ غَيْرَ خِيَالٍ
دُخْرًا يَكُونُ كَصَالِحِ الْأَعْمَالِ

تشریح: ۱۔ لوگوں کی اہم فکر زندگی ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ درازی عمر پر اکتفا خیالات کے علاوہ کسی اور چیز کا اضافہ کرتے ہو۔

الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ

۲۔ جب تو غریبوں کا محتاج ہوگا تو اعمال صالحہ سے بہترین کوئی خزانہ نہیں پائے گا۔

إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا فُطِنًا
ظَلَقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتْنَةَ

ظَلَقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتْنَةَ
ظَلَقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتْنَةَ

تشریح: ۱۔ اللہ کے کچھ دانا بندے ہیں جنہوں نے دنیا کے فتنوں سے اندیشہ کیا اور اس کو چھوڑ دیا۔

(۲) انہوں نے غور کر کے دیکھا کہ دنیا کسی زندہ کیلئے بجائے دامن نہیں ہے۔

(۳) اس لئے انہوں نے دنیا کو مثل جھنور قرار دے کر نیک اعمال کو اس کی ترستی بنایا۔

وَلِبَعْضِ الزَّهَادِ

دُنْيَا تُخَادِعُنِي كَمَا
فِي لَسْتُ أَعْرِفُ حَالَهَا

مَدَّتْ إِلَى يَمِينِهَا
فَقَطَعَتْهَا وَشَالَهَا

وَأَنَا اجْتَنَبْتُ حَالَهَا
فَوَيْتُ جَمَلَهَا لَهَا

مَنْعَ الْإِلَهِ مَحْرَمَاتِهَا
وَأَنَا اجْتَنَبْتُ حَالَهَا

تشریح: دنیا مجھے فریب دیتی ہے گویا میں اس کی حالت نہیں جانتا اس نے میری طرف دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اس کا دائیں کے سب ہاتھ بایاں بھی توڑ دیا۔

۲۱۔ اللہ نے دنیا کی عوام چیزوں سے روکا اور میں اس کی حلال چیزوں سے بھی غماظ ہوں میں نے دنیا کو محتاج پایا اس لئے ذنب کو اس کا سب کچھ بخش دیا۔

التہامی

وَمُكَلِّفُ الْاَيَّامِ ضِدَّ طَبَاعِهَا صَفْوًا مِنْ الْاَقْدَاءِ وَالْاَعْدَاءِ فَالْعَيْشُ نَوْمٌ وَالْمَنِيَّةُ يُقْظَةُ	مَا هَذِهِ الدُّنْيَا بَدَا رِقْرَارُ مَجِبَلْتُ عَلَى كَدِّ رِوَانَتْ تَرْبِيدُهَا تَبْنِي الرِّجَاءَ عَلَى شَفِيرِهَا وَالْمَرْءُ بَيْنَهَا خِيَالٌ سَاوَرُ	حُكْمُ الْمَنِيَّةِ فِي الْبَرِيَّةِ تَجَارُ مَتَطَلَّبُ الْمَاءِ جَذْوَةٌ نَادِرُ وَإِذَا رَجَوْتُ الْمَسْتَحِيلَ فَأَتَمَّا
--	--	---

حل لغات
۱۔ المنیۃ موت، البریۃ مخلوق، جذوۃ چٹکاری، کدر تیرگی، اقدار بہ قدری لمس و غماشک، اقدار جبر قدر پلیدی
تغیر ہر چیز کا شمار، آپر یعنی ہاتھ، اردن، ہوتا۔ البناء منہدم ہونا شکستہ ویران ہونا۔ تشریح: موت کی حکومت سادی مخلوق پر عادی ہے یہ دنیا کسی کی قرار گاہ نہیں ہے
۲۔ زمانہ کو اس کی طبیعت کے خلاف مکلف بنانے والا گویا پانی میں آگ کا انگارہ تلاش کرنے والا ہے۔
۳۔ اس کی تو خلق ہی تیرگی پر ہے اور تو اس کو پلیدی اور لمس و غماشک سے پاک صاف چاہتا ہے
۴۔ جب تو نے محال کی امید کو لی تو گویا تو نے اپنی امید کو منہدم ہوئی نوالے نگارہ پر قائم کر لیا۔
۵۔ زندگی نیند ہے اور موت بیداری اور آدمی ان دونوں کے درمیان گزریا والا خیال ہے جو رات میں پلنے والا ہے۔

انقلاب الزمان ابو حیان

أَرَى الدَّهْرَ سَادَ بِهِ الْآخِرُ ذُلُّونَ
وَمَاتَ الْكَرَامُ وَفَاتَ الْمَدَى بِحُ
كَالسَّيْلِ يَطْفُو عَلَيْهِ الْغُشَاءُ
فَلَمْ يَبْقَ لِلْقَوْلِ إِلَّا مِرْثَاءُ

حل لغات
سادن، سودا شریف ہونا، سیل سیلاب، یطفون، طفوا پانی پر آجانا اور تہ نشین نہ ہونا، القار جھاگ، کوڑا کوکٹ جو سیلاب کی جھاگ سے بٹا ہوا ہو۔ تشریح:
۱۱۔ میں دیکھتا ہوں کہ زمانہ میں رفیل لوگ سردار ہو گئے جیسے کوڑا کوکٹ اور جھاگ پانی کے دھارے پر آجاتا ہے۔
۲۱۔ شریف لوگ رخصت ہو گئے اور تعریف فوت ہو گئی اور بس کلام میں مرثیہ باقی رہ گیا۔

ولبعضہم

وَلَا غَرْفَ بَعْدِي اِنْ يُسْقَدَ مَعْشَرٌ
فِيضِي لِهَمِّ يَوْمٍ وَلَيْسَ لِيْهِمْ اَمْسٌ
كَذَاكَ نَجْمُ الدَّهْرِ تَبَدُّ زَوَاهِرُهَا
اِذَا مَا تَوَاسَرَتْ فِي مَغَارِبِهَا الشَّمْسُ

حل لغت غر و تبعب، یستود سردار بنانا، معشر گردہ زو ابر جمع زاہرۃ چمکدار، توارت تواریا پوشیدہ ہونا۔
تشریح: ۱۱ کوئی تبعب نہیں کہ میرے بعد کچھ لوگ سردار بنادیتے جائیں پس حال ان کے حق میں مفید ہو جائے
حالانکہ اسی مفید نہ تھا (۱۲) اسی طرح ستار چمکتے دیکھتے ظاہر ہوتے ہیں جب کہ آفتاب مغرب میں چھپ جاتا ہے۔

وَبِلَّهِ دَرُّ الْقَاعِ اَيْلَ لَا فَضَّ قُوَّةُ
اَللّٰهُ هِيَ كَيْلَةُ قَاتِلِ كِي بَهْلَالِيْ هِمَّتُهُ هِيَ اِسْ كِي خَوْشِيَّانِي

وَ اِخْوَانٌ تَخَذَ مِنْهُمْ دُرُّ وُعَا
فَكَانُوْهَا وَلَكِنْ لِلْاَعَادِيْ
فَكَانُوْهَا وَلَكِنْ فِيْ قُوَادِيْ
وَقَالُوْا اَفْذُ صَفَتْ مِنَّا قُلُوْبُ
لَقَدْ صَدَقُوْا وَلَكِنْ مِنْ وُدَادِيْ

حل لغت در بھلالی، لافض، لافض (ن) فضا۔ اللہ فادہ دانتوں کو گرا دینا، لافض فاک "دعا ہے اس شخص کیلے جو
بہترین گفتگو کرے، اخوان جمع غ، دروغ جمع دروغ زور، اعادی جمع عدا، سہام جمع سہم تیرا صاحبان

نشانہ پر لگنے والے، قوادی دل، صفت (ن) صفوا صاف ہونا، ودا دجبت، تشریح :-
۱۱ کچھ بھالی ایسے بھی ہیں جن کو میں نے ڈھال سمجھا اور وہ ڈھال ہی ثابت ہوئے مگر دشمنوں کیلے
۱۲ اور میں نے ان کو نشانہ پر پوست ہوئی لے تیر خیال کیا اور وہ ایسے ہی ثابت ہوئے مگر یہ نے تیر میں۔
۱۳ انہوں نے کہا: ہمارے دل صاف ہیں اور ٹھیک کہا مگر جبت ہے۔

مَعْنُ بِنِ اَوْسٍ

اُعْلِمُهُ اِلَیْمَا یَہْ كُلَّ یَوْمٍ
فَلَمَّا اَشْتَدَّ سَاعِدُهُ رَمَانِیْ

تشریح :- میں اس کو ہر روز تیر اندازی سکھاتا رہا اور جب اس کا بازو مضبوط ہو گیا تو اس نے مجھ ہی کو نشانہ بنایا قال السعدی
: کس نیا موخت علم تیر از من : ❁ کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد :

اَبُو سَعِيْدٍ الْخَزْرُوْمِیْ

وَكَمْ سَرَّ اَمِيْنَا الدَّهْرُ مِنْ اَسَدٍ
بَاثَتْ عَلٰی رَاْسِهِ ثَعَالِيْہُ

تشریح :- ہم نے دنیا میں بارہا ایسے شیر بھی دیکھے ہیں جن کے سر پر ٹوٹریوں نے پیٹاب کیا ہے۔ وذا کا قال ابیخ فی الہندیہ

: صاحب سبل و علم نان جوئی کے مستاج ❁ ٹھوکر کر کھاتے جو پھرتے تھے وہ لیتے ہیں خراج :

وَلَا بِي الْفَتْحِ عَلٰی بِنِ مُحَمَّدٍ الْعَتَبِيْ

اِذَا اِخْوَانُ كَانَ طَعْمُهُ وَنِدَہُ
اَوْ قَاہُ كَالْفَارِ الَّذِي يَتَّقِي الْهَرَّ

وَلَا شَكَّ أَنَّ الْمَرْءَ طَعْمَةً دُھِرَ بِهِ فَمَا بِاللَّهِ يَا وَنِجْهَ يَأْمَنِ الدَّهْرُ

حل لغت

عمر خوراک، توفیق تو قیامت کرنا، پرہیز کرنا، الفاہ چومنا، واحد فاف، القہر باج ہرہ، مونث ہرہ، ہرہ اور بقول بعض ہرہ کا اطلاق مذکر و مونث دونوں کیلئے ہے اور ہرہ صرف مونث کیلئے ہے۔ تشریح ۱۱) جب کوئی حیوان اپنی فید کی خوراک، ہوتا ہے تو وہ اس سے بچتا ہے جیسے چوہا کہ بتی سے ڈرتا ہے۔ ۱۲) اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان زمانہ کی خوراک ہے تو پھر اس کو کیا ہوا کہ وہ زمانہ سے بے خوف ہے !

اِسْتَشْدَ الْمُتَوَكِّلُ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ اِنِّي لَقَلِيلٌ الرِّوَايَةِ فِي الشَّعْرِ فَقَالَ لَا بَدَّ فَاَنْشَدَكَ

غنیۃ متوکل نے ابو الحسن علی بن محمد بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین سے شعر گوئی کی فرمائش کی، آپ نے کہا۔ میں شعر کے سلسلہ میں قلیل الروایۃ ہوں متوکل نے کہا کہنا ہی پڑے گا تو آپ نے یہ اشعار پڑھے !

بَانُوا عَلَى قُلُوبِ الْجِبَالِ تَحْوِیُّهُمْ غَلَبَ الرِّجَالُ فَلَمْ تَنْفَعَهُمُ الْقُلُوبُ وَاسْتَشْرَبُوا بَعْدَ عِزِّ عَنْ مَعَاظِلِهِمْ وَأَوْدَعُوا أَحْقَرَ آيَاتِ بَشَرٍ مَا نَزَلُوا نَادَاهُمْ صَارِضٌ مِنْ بَعْدِ مَا دَفَنُوا أَيْنَ الْأَسْرَةِ وَالْتِجَانُ وَالْحُلُكُ أَيْنَ الْوُجُوهِ الَّتِي كَانَتْ مُنْعَمَةً مِنْ دُونِهَا تَضَرَّبُ الْأَسَارُ وَالْكُلُ فَاَصْبَحَ الْقَبْرُ عَنْهُمْ حِينَ سِيلَ بِهِمْ بِكَ الْوُجُوهُ عَلَيْهَا الذُّودُ وَيَقْتَتِلُ قَدْ طَالَ مَا أَكَلُوا دَهْرًا أَوْ مَا شَرَبُوا فَاَصْبَحُوا بَعْدَ طُولِ الْأَكْلِ قَدْ أَكَلُوا

حل لغت

بالود (من) بیتوتہ شب گذاری، قتل ہر قتل پہاڑ کی چوٹی، جبال ج جبل پہاڑ، تحرک ان (من) عرب، حفاظت کرنا، غلبہ ج غلبہ شہر دلاور معاقبل ج معقل جانیے باہر، حفہ ج حفہ گڑھا، صارت ج جھنڈے والا، اسرہ ج سریر، تیجان ج تاج قتل جمع غلہ پوشاک، استار جمع سرپردہ، کل جمع کلمہ پھر دانی سبیل ہم سختی میں مبتلا ہونا، الدود جمع دودہ کیرا۔ تشریح ۱۱) لوگوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر اس حال میں شب گزاری کہ پہاڑ لوگ ان کی حفاظت کر رہے تھے لیکن اس کے باوجود چوٹیاں ان کے کام نہ آئیں ۱۲) عزت و وقار کے بعد ان کو پناہ کا ہوس اُتار دیا اور گڑھوں میں ڈال دیا گویا سوائے میری قوم ان کا یہ اتنا نہایت بدترین ہے ۱۳) ان کے دفنے جانے کے بعد ایک چھینے والے نے آواز دی کہ سخت تشاہی آج اور پوشاک کہاں میں ۱۴) خوشحال اور پیش و طب والے لوگ کہاں ہیں جن پر زبے اور پھر دایاں لگائی جاتی تھیں۔ ۱۵) پس قبر نے ان کی کٹ سے جواب دیا جب کہ وہ سختی میں مبتلا کھینچے گئے تھے کہ وہ لوگ یہ ہیں جن پر کیرے باہم جگ کر رہے ہیں ۱۶) وہ ایک عرصہ تک کھاتے پیتے رہے اور خورد و نوش کے بعد وہ خود کھائے گئے۔

أَبُو الْعَتَاهِيَةِ

وَلَقَدْ سَأَلْتُ الدَّاعِيَةَ عَنْ أَخْبَارِهِمْ
حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى الْكَنِيفِ فَقَالَ
فَتَبَتَّمْتُ عَجَبًا وَلَمْ تَبْدِ
أَمْوَالُهُمْ وَتَوَالَهُمُ عِنْدِي

خَلِ الْغَاثِ

۱۱) میں نے ان کے حالات ان کے گھر وں سے دریافت کئے تو وہ نمب بے سکرادیئے اور کچھ اظہار نہیں کیا۔
۱۲) یہاں تک کہ میں پاخانہ کے قریب کو گزرا تو اس نے مجھ سے کہا کہ ان کے مال اور داد و ہش سب میرے پاس ہیں،

وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَأَجَادَ

إِنِّ إِلَيَّ إِلَى لَنَا مَطِيَّةٌ
فَقَصَّارُهُنَّ مَعَ الْهُمُومِ طَوِيلَةٌ
تَطْوِي وَتُنْشُرُ بَيْنَهُمَا الْأَعْمَامُ
وَطَوَّاهُنَّ مَعَ السُّرُورِ قَصَائِرُ

۱۱) شب دروز غلو کی سواریاں ہیں جن میں ان کی عمریں کھولی اور پچی جاتی ہیں۔
۱۲) پس رنج و غم کی حالت میں چھوٹی سے چھوٹی رات بھی بڑی ہو جاتی ہے اور سرت و سرور کی حالت میں بڑی سے بڑی بھی چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔
۱۳) اہم مصیبت کے تو کوائے نہیں کئے * دن عیش کے گھریوں میں گزر جاتے ہیں کیسے۔

عُلُوُّ الْهَمَّةِ

القاضي هبة الله بن سنا الملك رحمه الله تعالى

سَوَايَ يَخَافُ الدَّهْرَ وَيَرْهَبُ لَوْدِي وَغَيْرِي يَهُوِي أَنْ يَكُونَ مُخَلَّدًا
وَلَا أَحْذَرُ الْمَوْتَ الزَّوَامَ إِذَا عَدَا وَلَوْ مَلَّ نَحْوِي حَادِثُ الدَّهْرِ طَرَفَهُ
تَوَقُّدُ عَزِيمٍ يَتَرَكُ الْمَاءَ جَمْرَةً وَحَلِيَّةٌ حَلِيمَةٌ تَتَرَكُ السِّيفَ مَبْرَدًا
وَلَوْ كَانَ لِي نَهْرُ الْهَجْرَةِ مُوَسَّرًا وَلَوْ كَانَ إِدْرَاكُ الْهَدْيِ بِتَذَلٍّ
وَقَدْ بَاغَيْتُ أَصْبَحَ الدَّهْرَ أَشْيَبًا وَبِي بِلْ بِفَضْلِي أَصْبَحَ الدَّهْرَ أَمْرَدًا
عَلَى الْكُرْهِ مَنِ انْأَرَى الْكَسِيلًا وَمَا أَنَا بِرَاضٍ أَنْتَنِي وَالطُّيَّ الْفَرَى
وَلَوْ عَلِمْتُ زَهْرُ النُّجُومِ مَكَانَتِي لَخَرْتُ جَمِيعًا نَحْوَ دُجَى سُجْدَا
مَنْ الْغَيْظُ مِنْ سَاكِنِ الْبُحْرِ مَزِيدًا وَلِي قَلَمٌ فِي أَمْلِي أَنْ هَزَزْتُهُ
إِذَا جَالَ فَوْقَ الْوُطَرِ قَمٌّ صَرِيرَةً | فَإِنْ صَلِيلُ الْمَشْرِفِ لَهُ صَدَى

حل لغات

الردی ہلاکت، یسوی جوی خواہش کرنا، سطا (ن) سطا۔ علیہ حمل کرنا، الزام مکرہ، طرف نظر، حجرہ، جنگلی، ببر، سولہا، اٹھا (ن) غلما پیسا ہونا، الحجۃ کھنکشاں، عوام اس کو در رب التبت کہتے ہیں قدما پرانا زمانہ، اخیب سفید سردالا، بوڑھا، امر دے زین فوجان دلائی دلی برعید روڈنا، التری نناک می، زہر لقمہ از قبیل اضافت صفت الی الموصوف ہے چکدار سارے خرت (ن من) ساجدا سجدہ میں گر پڑنا، مزید، جھاک پھینکے والا سمندر، اکل پور دے، ہر زہر ہر حرکت دینا، الہند ہندی تلوار، جال (ن) بولانا گھومنا، الطرس، صحیفہ جس کو بنا کر پھر لکھا جاتا، اطراس، صریر لکھتے وقت قلم کی آواز، صلیل تلوار کی جھنکان صدی گونج۔ تشبیہ۔

۱. دوسرے لوگ حوادث زمانہ کو اندیشہ ناک یا ہلاکت کے لرزہ بر اندام رہتے ہیں اور دنیا میں ہمیشہ رہنے کے مشتاق ہیں۔
۲. لیکن میں گردش زمانہ سے خائف نہیں اگر وہ مجھ پر پل پڑے (حملہ آور ہو) اور زکریہ موت سے ڈرتا ہوں جب وہ آجائے۔
۳. اگر میری طرف گردش زمانہ نظر اٹھائے تو میرے جی میں آتا ہے کہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاؤں۔ (۴) ارادہ کا اشتعال پانی کو انگارہ اور بربادی کی تمہیر خمیر کو سولہا بنا دیتا ہے (۵) اور پیسا رہ جاؤں گا اگر پانی مجھ پر پڑے مسان کا غبار کرنے لگے اگر روش ساراؤں کی نہر میری سیرانی کا ٹھاٹ ہو۔ (۶) اگر ہدایت یابی ذلت و خواری کو ہوتی تو اس ہدایت کی طرف بھی مائل نہ ہوتا۔
۷. سابق میں دوسرے لوگوں کی وجہ سے زمانہ بوڑھا تھا اور اب میری ذات اور میرے فضل کی بدولت زمانہ جوان ہو گیا۔
۸. اے زمانہ تو میرا حکام ہے اور میں گرائی کے ساتھ اپنے متعلق تیرا آقا ہونے کا خیال کرتا ہوں۔
۹. میں زمانہ کو روڈنے اور اس پر چلنے سے، راضی نہیں ہوں کیونکہ میری ہمت تو ان کی کو بھی نشستگاہ بنانے پر راضی نہیں۔
۱۰. اگر روشن سارے میرے مرتبہ کو پہچان لیتے تو سب میرے سامنے سجدہ میں گر جاتے۔
۱۱. میری عطا کردہ بڑھ گئی یہاں تک کہ فسخ سے خاموش سمندر بھی جھاک پھینکے والا ہو گیا۔
۱۲. میری انگلیوں میں تسلیم ہے اگر میں اس کو حرکت دوں تو ہندی تلوار کو حرکت لینے کی ضرورت نہیں۔
۱۳. جب صحیفہ پر اس کی صرصر لٹ واقع ہوتی ہے تو مشرقی تلوار کی جھنکا رہی اس کے سامنے ایک گونج سی محسوس ہوتی ہے۔

حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

لَا تَبَارَكَ اللَّهُ بَعْدَ الْعَرْضِ فِي الْمَالِ
وَكُنْتَ لِلْعَرْضِ إِنْ أَوْدَى بِمُحْتَالِ

أَصُونُ عَرْضِي بِمَالٍ لَا أَدْرِسُهُ
أَحْتَالُ لِلْمَالِ إِنْ أَوْدَى فَكُسِبُهُ

حاصل لغات: اصون (ن) صوننا، حفاظت کرنا، عرض، آبرو والا اور نہ عیب دار نہیں بنانا، اودوی ایذا، ہلاک کرنا۔
قشریہ: میں اپنی آبرو کو مال کے ذریعہ بچاتا ہوں، عیب دار نہیں ہونے دیتا آبرو دہری کے بعد خدا مال میں برکت دکرے۔
(۲) میں مال کیلئے تدبیریں کرتا ہوں اگر برباد ہو جائے تو کمالیتا ہوں اور عزت افزائی کیلئے حید گری نہیں کرتا اگر ذرہ ہے۔

أَبُو ذَوَيْبٍ الْهَذَلِيُّ

وَتَجَلَدْنِي لِلشَّامَتِينَ أَرِيهِمْ فَإِذَا الْمُنِيَّةُ انْشَبَتْ أَظْفَارَهَا وَالنَّفْسُ رَاغِبَةٌ إِذَا رَغَبَتْهَا	أَتَى الْوَيْبَ الدَّهْرَ لَا الضَّعْفَ أَلْقَيْتَ كُلَّ تَيْمِمَةٍ لَا تَنْفَعُ فَإِذَا اشْرَدُّ إِلَى قَلِيلٍ تَقْنَعُ
--	--

حل لغت جملہ میر و استقلال ظاہر کرنا تضعیف فردی کرنا، انشبت چٹنا چپاں کرنا، اظفار جظفر ناخن، تئیمہ، تعویذ، تقنع قناعت کرنا، تشریح :-

- (۱) دشمنوں کے سامنے میرا اظہار شجاعت اس لئے ہے کہ میں دکھاتا ہوں کہ حوادث زمانہ سے میں ہمت نہیں ہارتا۔
(۲) جب موت اپنے ناخن کاڑھے گی تو تو ہر تعویذ کو بے سود پائے گا۔
(۳) جب تو نفس کو زائد دے گا تو وہ اور زیادہ مہا ہے گا اور اگر کم کا عادی بنایا جائے تو قانع ہو جائیگا۔

بَشَارُ بْنُ بُرْدٍ

إِذَا أَكُنْتَ فِي كُلِّ الْأُمُورِ مُعَانِيَةً فَعِشْ وَاحِدًا أَوْ صِلْ أَخَاكَ فَإِنَّهُ إِذَا أَنْتَ كَثُرْتَ مَرَارًا عَلَى الْقَذَى	صَدِيقُكَ لَمْ تَلَقِ الَّذِي لَا تُعَاتِبُهُ مُقَارِفُ ذَنْبٍ مَرَّةً وَمُجَانِبُهُ ظَهْمْتُ وَأَتَى النَّاسَ تَصْفُوَ مَشَارِبُهُ
---	---

- تشریح :- (۱) جب تو ہر کام میں اپنے دوست کو سرزنش کرتا رہے گا تو پھر کوئی شخص ایسا نہ ملے گا جس پر تیرا عتاب نہ ہو۔
(۲) پس اکیلا زندگی گزار یا اپنے بھائی کے ساتھ اچھا سلوک کر کیونکہ وہ ایک بار تصور دہر ہوگا اور دوبارہ تصور سے گریزاں۔
(۳) جب تو تنگ کی وجہ سے بار بار پانی نہیں پئے گا تو پیاسا رہ جائیگا اور ہے بھی کون آدمی کہ اس کا پانی پاک صاف ہو۔

أَبُو الْفَرَجِ الْبَغَا

مَا الدُّنَى إِلَّا تَحْتُلُ الْيَمِينُ	فَكُنْ عَزِيزًا إِنْ شِئْتَ أَوْ فَرَمُنْ
---	---

حکایات ذل زلت، آئین جمع منہ احسان، آئین امر حاضر ہے ہاں ان، ہونا ذلیل و حقیر ہونا۔ تشریح :-
دوسروں کا بار احسان اٹھانا ہی ذلت ہے اب تو ہم سے تو بار و قارہ اور چائے تو ذلیل و غوار رہ،

أَبُو الْحَسَنِ الْمَوْسَوِيُّ النَّقِيبُ

إِشْتَرَا الْعَزِيزُ بِمَا يَنْعَمُ فَمَا الْعَزِيزُ بِغَالٍ	بِالْقَصَارِ الْبَيْضِ إِنْ شِئْتَ أَوِ السَّمْرِ الطَّوَالِ
--	--

لَيْسَ بِالْمُتَعَبُونَ عَقْلًا مُشْتَرَعًا بِأَبَالٍ	إِنَّمَا يَدَّ عَهْرُ الْمَالِ لِحَاجَاتِ الرِّجَالِ
وَالْفَقِيُّ مَنْ جَعَلَ الْأَقْوَالَ أَثْمَانِ الْمَعَالِ	

حل لغت غال گراں قیمت، القصار جمع قصیر البیض جمع بیض مراد چمکی ہوئی گواہیں، السمر جمع اسمر نیزہ، المعبر

دھوکا دیا ہوا، اتناں جمع میں قیمت۔ تشریح
 (۱) عزت جتنے میں بھی ہو غریبے کیوں کہ عزت گراں نہیں پا ہے صیقل شدہ تلواروں کے عوض خریدے یا بے خریدے تیروں
 (۲) مال کے عوض میں عزت خریدنے والا کوئے میں نہیں ہے کیونکہ مال تو لوگوں کی ضرورت ہی کے لئے جمع کیا جاتا ہے۔
 (۳) اور کامل جوان وہی شخص ہے جس نے اپنے اقوال کو مراتب عالیہ کا ثمن بنالیا۔

أَبُو الْفَيْضِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُسْتِي

إِذَا مَرَرْتَنِي يَوْمٌ وَلَمْ أَتَّخِذْ يَدًا | وَلَمْ أَسْتَفِذْ عِلْمًا ذَاكَ مِنْ عَمْرِي

جب مجھ پر کوئی ایسا دن گزرے جس میں جاہ و مرتبہ اور علم ماسلہ زکریا کوں تو وہ دن میری عمر کا نہیں ہے

وَقَالَ آخَرُ

كَمْ مِنْ آخٍ لَكَ لَمْ يَلِدْهُ أَبُوكَا | وَأَخٍ أَبُوكَ أَبُوكَا قَدْ يَجْفُو كَا
وَأَعْلَمُ بَانَ أَخَا الْحَفَاطِ أَخُوكَا | وَالنَّاسُ مَا اسْتَغْنَيْتَ كُنْتَ أَخَاهُمْ | وَإِذَا انْقَضَتْ إِلَيْهِمْ فَضُوكَا

حل لغت
 - جفوانہ جنوا جفاؤ بدسلوکی سے پیش آنا، ابا الحفاظ خود دار، فضو (نہض) رضا چھوڑنا، تشریح :-
 (۱) بہت سے تیرے وہ بھائی جو تیرے باپ سے پیدا نہیں تھے نفع رسا ہیں اور تیرے حقیقی بھائی تھے ضرر رسا ہیں۔
 (۲) شریفوں کے خدام کے ساتھ مل اگر ان سے بھائی بندی چاہتا ہو اور جان لے کہ عزت نفس رکھنے والا تیرا بھائی ہو سکتا ہے۔
 (۳) جب تک تو لوگوں کو مستغنی بران کا بھائی ہے اور جب قرآن کا محتاج ہو گا تو وہ تجھے چھوڑ دیں گے۔

اكرام النفس (لبعضہم)

إِذَا أَنْتَ لَمْ تَعْرِفْ لِنَفْسِكَ حَقَّهَا | هَوَانًا بَهَا كَانَتْ عَلَى النَّاسِ أَهْوَانًا | نَفْسُكَ أَكْرَمُهَا وَإِنْ ضَاقَ مَسْكَنُكَ
عَلَيْكَ بِهَا فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ مَسْكَنًا | وَإِيَّاكَ وَالسُّكْنَى بَدَارْ مَذَلَّةً | تُعَدُّ مُسِيئًا بَعْدَ مَا كُنْتَ مُحْسِنًا

(۱) جب تو خود کو حقیر سمجھ کر اپنی شرافت نہ پہچانے گا تو لوگوں کو نزدیک اور زیادہ بے وقعت ہو جائے گا
 (۲) اپنے نفس کی عزت کو اور اگر کوئی مقام تجھ پر سبب عزت نفس کے تک ہو جائے تو اپنے نفس کو واسطے دوسرا مقام تلاش کر۔
 (۳) اور رسوا کن گھر میں اقامت کرنے سے دور رہنا ورنہ تو نیک ہونے کے باوجود بد شمار ہو گا۔

عبد المطلب جد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَنَا نَفُوسٌ لِنَبِيلِ الْمَجْدِ عَاشِقَةٌ | وَلَوْ تَسَلَّتْ اسْلُنَا هَا عَلَى لَاسَلْ
لَا يَنْزِلُ الْمَجْدُ إِلَّا فِي مَنَازِلِنَا | كَالنَّوْمِ لَيْسَ لَهُ مَا وَّى سِوَى الْمَقْلِ

الْقَيْنِي

يَعِزُّ عَلَيَّ حَاسِدِيَّ إِنِّي فَإِنِّي كَوُودٌ إِذَا صَادَمْتُ	إِذَا أَطْرَقَ الْخَطْبُ لَمْ أَخْرُقْ رِيَاخُ الْخَوَادِثِ لَمْ يَغْلِقْ
---	--

حل لغت اطرَق خاموش ہونا، اَلَم اُغْرَق اِس اُغْرَقا خوف یا شرم سے دہشت زدہ ہونا، طُود پہاڑ، قَشْرِیْج ۱، میرے حاسد پر یہ چیز گراں گزرتی ہے کہ میں بے بے مصائب سے بھی دہشت زدہ نہیں ہوتا۔ ۲، اور یہ کہ میں ایسا پہاڑ ہوں کہ جب حوادثِ کِلی آندھیاں ٹکراتی ہیں تو شمع نہیں ہوتا

السَّعْيُ	الْبُورْكُوهُ
-----------	---------------

عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَسْعَى لِمَا فِيهِ نَفْعُهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُسَاعِدَكَ الذَّاهِرُ

ابن کو لازم ہے کہ وہ اس چیز کیلئے کوشش کرتا رہے جس میں اس کا نفع ہے اس کیلئے زمانہ کا سازگار ہونا ضروری نہیں ہے۔

الْكَاتِبُ أَبُو بَكْرٍ

سَأْبَغِي الْمَجْدَ فِي شَرْقٍ وَعَرْبٍ
فَإِنْ بَلَغْتَ مَا مَوْلَا فَنَاقَتْ
وَإِنْ أَنَا لَمَّا فُرِ سَمَرَادِ سَعِي

حَلِّ خُفَاتِ سَالِغِ (من) بغاء طلب کرنا، اغتراب وطن سے جدا ہونا، مامول مطلوب، جہد (ف) جہد اکوش کرنا طلب طلب کرنا، تشریح۔ (۱۱) میں شرقی مغرب تک بڑی تلاش کرتا رہوں گا کیونکہ جو ان کو کچھ تکلیف نہیں سوتا پر دیس کے (۱۲) پس اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا (تو بہت خوب کیونکہ) میں نے جد و جہد اور محوشش میں کمی نہیں کی (۱۳) اور اگر میں اپنی سعی میں ناکام رہا تو (کوئی غم نہیں کیونکہ) بہت سی حسرتیں آدمی اپنے ساتھ مٹی میں لے جاتا ہے۔

ابو محمد القاسم بن الفتح

ثم الشهيد عليك منك
وجميع سعيك يكتب
فأين ابن المهذب

- (۱) تیری زندگی کے دن گزرے جا رہے ہیں اور تیری ساری تک و دو بھی جا رہی ہے۔
 (۲) پھر تیرے خلاف تجھ ہی سے ایک گواہ ہوگا سو کہیں بھاگنے کی جگہ نہ ہوگی۔

الشیخُ صَفِيُّ الدِّينِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

مَنْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَ مَطْلَبَةٌ فَلَا يَخَافُ لِلدَّخِ الْخُلُوفِ مِنَ الْهَمِّ

جو شخص یہ جانتا ہے کہ میرا مقصد شہد ہے تو وہ شہد کی کھیرنی پیش رنی کے الم کی پروا نہیں کرتا!

وَقَالَ ابْنُ رَشِيْقٍ

يُعْطَى الْفَقِي فَقِيَالٌ فِي دَعَاةٍ
 فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ فَضْلَ رَاحَتِهَا
 إِنْ كَانَ لَا رِزْقَ إِلَّا سَبَبٌ
 مَا كَمْ يَنْقَلُ بِالْكَدِّ وَالْعَبِّ
 إِذْ كُنْتَ الْأَشْيَاءَ بِالطَّلَبِ
 فَرِجَاءُ رَبِّكَ أَكْظَمُ السَّبَبِ

خُلُوفِ
 دعتی راحت اس کے شروع میں داؤ مخدوف ہے کہ و تعب مشقت رجا امید۔ تشریح
 (۱) آدمی کو رزق دیا جاتا ہے پس تو راحت میں وہ پالیتا ہے جس کو وہ تعب و مشقت کے ساتھ حاصل نہیں کر
 سکتا تھا، (۲) پس تو اپنے لئے راحت طلب کر کیونکہ اشیاء کا حصول طلب پر موقوف نہیں،
 (۳) اور اگر یہی ہے کہ رزق بلا سبب نہیں ملتا تو اللہ کے امید رکھنا سب سے بڑا سبب ہے۔

سَمِعْتُ الْمَوْلَى السَّيِّدَ حُسَيْنَ أَهْلَ الْمَدَنِ يُنْشِدُ بِهَذِهِ الْبَيْتَيْنِ

میں نے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کو بار بار یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا ہے

إِنَّ الَّذِي أَنْتَ تَرْجُوهُ وَتَأْمُلُهُ
 فَاسْتَزِرْ قِيَامَ اللَّهِ عَمَّا فِي خِزَانَتِهِ
 مِنَ الْبَرِيَّةِ مَسْكِينٌ ابْنُ مَسْكِينٍ
 فَأَنَا الْاَهْمَرُ بَيْنَ الْكَافِ وَالنَّوْبِ

(۱) بے شک مخلوق میں وہ شخص جس سے تو اس لگائے ہوئے اور امید باندھے ہوئے ہے وہ تو سکیں ابن سکیں ہے،
 (۲) پس اللہ کے خزانہ میں سے روزی مانگ کیوں کر اس کے ہاں تو معاند کیوں کر ہے،

وَإِيضًا

جَنُودٌ مِنْكَ إِنْ السَّعْيَ رَزَقَ
 جَوَى قَلَمُ الْقَضَاءِ بِمَا يَكُونُ
 وَيُرْزَقُ فِي غَشَاوَةِ جَنِينٍ
 فَيَسِيكُنُ التَّحَرُّكُ وَالسَّكُونُ

(۱) یہ تیری نادانی ہے کہ رزق کسی سے ملتا ہے حالانکہ رزق بچے کو ماں کے پیٹ میں بھی دیا جاتا ہے۔
 (۲) ستم چل چکا اس پر جو ہونا ہے لہذا حرکت و سکون دونوں برابر ہیں۔

	ابوالعرب	دوری وطن !	الْإِغْتِرَابُ	
	وَهَذَا طَرِيقُ الْمَجْدِ بِإِدْيِ الْمَذَاهِبِ وَأَخْرَجْتُ هِمَّتِي لِلْمَغَارِبِ تَشَقُّ عَلَى أَخْفَافِهَا وَالْغَوَارِبِ يَلَادِي وَكُلُّ الْعَالَمِينَ أَقَارِبِي		الْأَمَّا اتِّبَاحِي بِالْأَمَانِي الْكَوَاذِبِ أَهْمُ وَلِي عَزْمَانِ عَزْمُ مَشْرِقٍ وَلَا بَدَلِي أَنْ أَسْأَلَ الْعَيْسَ حَاجَةً إِذَا كَانَ أَصْلِي مِنْ تَرَابٍ فَكُلُّهَا	
			<p>۱۱۔ اغتراب وطن سے جدا ہونا، الام الی حرف جا ہے اور تم استغناء میں آگے آخر سے الف حذف کر دیا گیا</p> <p>امانی جمع امنیہ آرزو، کواذب جمع کا ذبیہ، بادی بدایید و ظاہر ہونا، اہم ہم ہم سے مضارع مشکلم</p> <p>بمعنی ارادہ کرنا، عینی (من) ثقیلاً پھرانا، العیس بھورے رنگ کا اونٹ، اخفاف جمع خف اونٹ کی ٹاپ، الغوارب جمع غارب پیٹھے اور گردن یا کوهان اور گردن کے درمیان کا حصہ : تشریح</p> <p>۱۲۔ کب تک رہیگا میرا جھوٹی آرزوؤں کا پیچھا کرنا، بزرگی حاصل کرنے کی یہ روشن تو ظاہر بینوں کی ہے (۲) میں ارادہ کرتا ہوں اور میرے دو نچتہ ارادے ہیں ایک جانب مشرق کا اور دوسرا میری توجہ جانب مغرب کو پلٹتا ہے (۳) اور میرے لئے ضروری ہے کہ سفید اونٹوں پر سوار ہو کر حاجت کا طالب بنوں جو ان کے پیروں اور کاندھوں پر بھاری ہو۔ (۴) جب میری اصل مٹی ہے تو کل روئے زمین میرا وطن ہے اور سارا جہاں میرے عزیز و اقارب ہیں۔</p>	<p>حل لغت</p>
			فخر الدین الوزکانی	
	فَمَوْتُ وَأَمَّا مَشْرِقِي فَمَنْعَضُ لَدَيْكُمْ وَحِصْنِي بِالْبُعَادِ فَخَصَصُ		أَحْبَابُنَا أَمَّا حَيَاتِي بَعْدَ كُمُ وَأَسْعَدُ شَيْئِي فِي قَلْبِي لَا شَأْ	
				<p>۱۱۔ دوستو! تمہارے بعد میری زندگی، موت اور ترشی مکر رہے،</p> <p>۱۲۔ مجھ میں عمدہ ترین شئی میرا دل ہے کیونکہ یہ تمہارے پاس ہے اور میرا ہم دوری کے ساتھ مخصوص ہے،</p>
			الْبَايَعَةُ الْجَعْدَى	
	شَكِي الْفَقْرَ أَوْ لَامَ الصَّدِيقِ فَكَثُرَا تَعْلِسُ ذَا كَيْسَارٍ أَوْ تَمُوتُ فَتُعَذَّرَا		إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَطْلُبْ مَعَاشًا لِنَفْسِهِ فَسِرْفِي يَلَادِي اللَّهُ وَالْمَسِ الْعَنِي	
				<p>۱۱۔ جب آدمی اپنے لئے معاش کی فکر نہیں کرتا تو وہ فقر و فاقہ کی شکایت کرتا ہے یا دوستوں کو برا بھلا کہتا ہے۔</p> <p>۱۲۔ سو تو اللہ کی زمین میں جیل پھر اور غنی تماش کر کہ مالدار میں زندگی گزارے گا یا مر جائے گا اور معذور سمجھا جائے گا</p>

ابو العاتھية

عینای حتی توذنا بذھاب

فقد الشباب و فرقة الاحباب

شیان لو بکت الدماء علیھما

لما بلغ العشار من حقھما

۱۱ دو چیزیں ہیں اگر میری آنکھیں ان پر خون روتی روتی ختم بھی ہو جائیں،
۱۲ تب بھی میں ان کے حق کے دسویں حصہ کو نہ پہنچوں گا ایک جوانی کا ختم ہونا دوسرے احباب کی بُدائی۔

والاخر

وَانْ كَانَ فِيْهِ اَهْلُهُ وَالْاَقَارِبُ
وَجَانِبَ عِزَّتَانِ تَأْي عَنْهُمَا جَابُ
فَذَلِكَ فِي دَعْوَى التَّوَكُّلِ كَاذِبُ

شَوْصُ الْفَتَى عَنْ مَزَلِ الصِّمِّ وَاجِبُ
وَلَمْ يَرْهَأْ اَهْلًا اِنْ تَأْي عَنْهُ اَهْلُهُ
وَمَنْ يَرْضَ دَارَ الصِّمِّ دَارَ النَّفْسِ

حل لغت شخص (ن)، کوچ کرنا، الصمیم غلم، نائی دور ہونا۔ تشریح :-
۱۱ غلم کی جگہ سے آدمی کا کوچ کرنا ضروری ہے اگرچہ وہاں اس کے اہل و عیال اور عزیز و اقارب ہوں :-
۱۲ اگر شریف آدمی کے اہل و عیال اس سے دور ہوں تو اس کے لئے اور بہت سے اہل ہیں اور اگر عزت کی ایک جانب دور ہو تو دوسری جانب ہے۔ ۱۳ جو شخص غلم کی جگہ اپنا گھر بنائے سے راضی ہو تو وہ توکل کے دعوے میں جھوٹا ہے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ

طَبِيبٌ بِدَاءِ الْعَارِشَيْنِ خَيْرُ
وَمَّا لَيْكُمُ سَادَتِي فَقَوِيْرُ
وَأَكْثَرُ عُمُرِ الْعَارِشَيْنِ قَصِيْرُ

أَحْبَبَابُ قَلْبِي هَلْ سَوَاكُمْ لِعَلَّتِي
وَأِنِّي كَسْتَفْنِ عَنِ التَّكْوِيْنِ دَوْنَكُمْ
فَجَوْدُوا بِوَصْلٍ فَالزَّمَانُ مُعْرِقُ

حل لغت اسباب تصفیر احباب صنادی، دار بیماری، آئینوں عالم، جو دوا امر حاضر ہے :- تشریح :-
۱۱ اے میرے جگرے دوستو! میرے دل کی بیماری کا تھما ہے سوا کوئی طبیب جو عاشقوں کی بیماری سے واقف ہو (۱۲) میں تمہارے سوا سارے عالم سے بے نیاز ہوں اور اے میرے بزرگو! میں تمہارا محتاج ہوں۔
۱۳ سو مجھے نعمت وصل سے نوازو کہ نہ زمانہ جدا کرنے والا ہے اور عاشقوں کی عمر کا زہی لیل ہی ہوتی ہے۔

لَيْسَ الْغِنَى مِنَ الْعَقْلِ مَا لَدَارِي عَقْلِي بِمَوْقُوفٍ نِهْنُ رِبْعُهُمْ

الرِّزْقُ فِي يَنْطِي بَابٍ عَاقِلٌ قَوْمُهُ وَيَبْنِي بَوَابَ الْإِحْقَاقِ

رزق اپنی قوم کے دشمنوں کے دروازے سے خطر کرنے کے حقوق کے دروازے پر دربانوں کی طرح رات گزارتا ہے

وَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي قَرَيْبٍ

مَتَى يَأْتِي النَّاسُ الْغَنَىَّ وَبَارَهُ
وَلَيْسَ الْغَنَىُّ إِلَّا الْفَقْرُ مِنْ حَيْلَةٍ الْفَقْرُ

فَقَدَرْتُ قَوْلًا عَاجِزًا وَجَلِيلًا
وَلَكِنْ أَحَاطَ قِسْمَتٌ وَجَدُودًا

حکایات جلیلہ قوی، احاطہ جمع حظوۃ (حلاف قیاس) حصہ، یا جملہ کی جمع اجمع ہے جدو جمع حد نصیب قسری
(۱) جب لوگ کسی مالدار کو دیکھتے ہیں در انحالیکہ اس کا ہمسایہ فقیر ہو تو کہتے ہیں کہ یہ قوت و کمائی کی وجہ سے مالدار ہے اور یہ عجز
کی وجہ سے نادار (۲) حالانکہ مالدار کی اور ناداری آدمی کی تدبیر سے متعلق نہیں بلکہ تو نصیب اور حصے میں جو مقسوم ہو چکے۔

الْمَشُورَةُ قَالَ الشَّاعِرُ

الرَّأْيُ كَاللَّيْلِ مُسَوِّدٌ جَوَانِبُهُ
فَأَصْنَمُ مَصَابِيحِ أَرَاوِ الْجَالِ إِلَى

وَاللَّيْلُ لَا يَنْجِي إِلَّا بِأَضْيَاجِ
مَصَابِيحِ رَأْيِكَ تَزْدُ ذُؤُودُ مَصَابِيحِ

حکایات مسود تاریک لاینگلی انجلا روشن ہونا مصابیح جمع مصباح چراغ :- **تشریح :-**
(۱) رات کی طرح رائے کا ہر پہلو تاریک ہے اور رات چراغ جلانے بغیر روشن نہیں ہوتی،
(۲) پس تو اپنی رائے کے چراغ کیساتھ دوسروں کی رائے کے چراغوں کو شامل کر لے تاکہ تیرے چراغ کی روشنی بڑھ جائے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

إِقْرَنُ بِرَأْيِكَ رَأْيَ غَيْرِكَ وَكَثِيرُ
فَالْمَرْءُ مِرَاةٌ تُرِنُّهُ وَجْهَهُ

فَالْحَقُّ لَا يَخْفَى عَلَى أَشْيَيْنِ
وَيَرَى قَفَاهُ يَجْمَعُ مِرَاتَيْنِ

حکایات اقرن امر حاضر ہے قرن (ض) قرنا طائر، مرآۃ آئینہ، قفا گدی :- **تشریح :-**
(۱) اپنی رائے کے ساتھ دوسرے کی رائے ملا اور مشورہ کر کیونکہ حق دو پر مخفی نہیں رہتا،
(۲) آدمی آئینہ کی طرح ہے کہ ایک آئینہ صرف چہرہ دکھاتا ہے اور دوسرے سے اپنا پچھلا حصہ بھی دیکھ لیتا ہے

الْعَبْدُ لِلْعَمَلِ لَا لِلْقَوْلِ

اعتبار عمل کا ہر نہ کہ صرف کہنے کا،

لبعضہم

يَقُولُ لِي السَّجَّانُ وَهُوَ يَقْوَدُنِي

إِلَى السِّبْجِ لَا تَقْرَعُ فَمَا يَكُ مِنْ بَأْسٍ

داروغہ جیل مجھے قید خانہ کی طرف لے جاتا ہوا کہہ رہا تھا کہ گھر اہمیت کیونکہ تجھے کچھ اذیت نہ پہنچے گی!

صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْقَدِيرِ

وَأَنْ عَنَاءُ أَنْ تُقَرِّمَ جَاهِلًا

فَيَحْسَبَ جَهْلًا أَنْتَ وَمَنْكَ أَفْهَمُ

مَتَى يَبْلُغُ الْبَيَانُ يَوْمًا تَمَامَهُ

إِذَا كُنْتَ تَبْنِيهِ وَغَيْرُكَ يَهْدُمُ

حل لغات

عند مشقت، بیان عمارت، بہدم گزانا تشریح :-
 ۱۱ مشقت یہ ہے کہ تو کسی جاہل کو سمجھائے اور وہ نادانی سے خود کو تجھ سے زیادہ کچھ وار ہے۔

۱۲ وہ دیکھ کر کب بھڑکی ہو سکتی ہے جس کو بنانا چاہئے اور دوسرا گزانا چاہئے۔
 وَلَهُ اَيْضًا

لَا تَجِدُ بِالْعَطَاءِ فِي غَيْرِ حَقِّ
 اِنَّمَا الْجُودُ اَنْ تَجُودَ عَلَى مَنْ
 لَيْسَ فِي مَنِّهِ ذِي الْحَقِّ بِجُلٍّ
 هُوَ الْجُودُ مِنْكَ وَالْبَذْلُ اَهْلٌ

۱۱ بے عمل سخاوت مت کر کیونکہ غیر مستحق کو نہ دینے میں بخل نہیں ہے۔
 ۱۲ سخاوت قرہ ہے کہ تو اس شخص کو عطا کرے جو مستحق عطا ہے۔

الْمَرْكُ وَالْحُلُولُ غَيْرُكَ
 تیرے لئے غمی دوسروں کیلئے شیرین
 لِبَعْضِهِمْ

يَا ضَمْرًا أَخَذَنِي وَلَسْتُ بِكَاذِبٍ
 أَمِنَ السُّوْيَةُ أَنْ إِذَا اسْتَغْلَيْتُمْ
 وَإِذَا الشَّدَاثُ بِالْشَّدَاثِ مَرَّةً
 وَتَجَنَّبُ سَهْلُ الْبِلَادِ وَعَدُّ بَهَا
 وَإِذَا تَكُونُ كَرِيهَةً أَدْعَى لَهَا
 هَذَا الْعَمْرُكُمُ الضَّعَامُ بِعَيْنِهِ
 عَجَبًا لِيَلِكُ قَضِيَّةً وَأَقَامَتِي
 وَأَخْوَكُ نَافِعُكَ الَّذِي لَا يَكْذِبُ
 وَأَمْنَكُمْ فَأَنَا الْبَعِيدُ الْأَجْتَبُ
 أَشْجَكُكُمْ فَأَنَا الْحَبِيبُ الْأَقْرَبُ
 وَلِي الْمَلَامُ وَحَزَنُ الْمَجْدِ
 فَإِذَا يَحْسُ الْحَيْسُ يُدْعَى جُنْدُكُ
 لَا أَمْرِي إِنْ كَانَ ذَاكَ وَلَا أَبُ
 فِيكُمْ عَلَى تِلْكَ الْقَضِيَّةِ أَجْعَبُ

حل لغات
 المرشح، الحلو شیریں، ضمیر ایک شخص کا نام ہے، اشجک اشجاء، غلین کرنا، جذب ایک شخص کا نام ہے۔
 الملاح زمین شور، حران سخت زمین، الجذب بجز زمین، اماس۔ ایس اس میں بنا میں ایک قسم کا کھانا؟
 جو کھجور اور کھجور اور ستوے تیار کیا جاتا ہے، الصغار ذلت و رسوائی تشریح :-

۱۱ ضمیر! مجھے بتلا میں جھوٹا نہیں ہوں، اور تیرا بھائی وہی ہے جو تجھے نفع پہنچائے اور جھوٹ نہ بولے،
 ۱۲ کیا یہ انصاف ہے کہ جب تم مستغنی اور مطمئن ہوتے ہو تو میں اپنی شمار ہوتا ہوں (۱۳) اور جب پہلے یہ پے پختیں تم کو غلین کرنا ہیں تو میں عزیز دوست بن جاتا ہوں (۱۴) نرم اور ہوار اور خوشگوار زمین تو جذب کیلئے اور شورا سخت اور بجز زمین کے لیے۔
 ۱۵ سخت لڑائی اور مصیبت کیلئے تو میں پکارا جاتا ہوں اور جب بنایا جاتا ہے تو جذب کو پکارا جاتا ہے،
 ۱۶ تمہاری عمر کی قسم یہ تو امر ذلت ہے اگر اب ہو تو خدا کرے کہ نہ میری ماں ہے اور نہ باپ۔
 ۱۷ یہ معاملہ میرے اور اس معاملہ کے باوجود میرے ساتھ رہنا اس سے زیادہ عجیب ہے۔

رَفْعَةُ الْأَرْدَالِ سَيِّمًا هَلَاكِيَهُمْ رُذُلُونَ كَمَا صَاحِبُ جَاهٍ هُوَ نَائِمٌ عَلَى هَلَاكٍ كَيْفَ تَنَافَى هُوَ.

إِذَا مَا أَرَادَ اللَّهُ اهْلَاكَ نَمَلَةٍ سَمَتْ بِجَنَاحَيْهَا إِلَى الْجَوْ تَصْعَدُ

حکایات رَفْعَةُ بُلندی اَرْدَالِ جَمیع رُذُلِ ذلیل در سوا سیمای علامت نَمَلَةِ چو پُری، سَمَتْ (ان) سَمُوْا بلند ہونا، تَشْرِیْح: خدا جب کسی چو پُری کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو وہ چو پُری پر دُک ڈال دیتا ہے اور اُوپر کو چڑھنے لگتی ہے۔

الْفَخْرُ لَا بَاءَ آباءَ وَاجِدٍ اِدْبَارِ فَرْسٍ وَقَالَ آخِرُ

اَيُّهَا الْفَاخِرُ جُفَلًا بِالْحَسَبِ اَيُّهَا الْفَخْرُ يَعْقِلُ رَاجِحِ اَيُّهَا الْفَخْرُ لَا بَاءَ آباءَ وَاجِدٍ اَدْبَارِ فَرْسٍ وَقَالَ آخِرُ اَيُّهَا الْفَخْرُ لَا بَاءَ آباءَ وَاجِدٍ اَدْبَارِ فَرْسٍ وَقَالَ آخِرُ

۱۱۔ اے حسب نسب پر فخر کرنے والے سب لوگ ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ سے پیدا ہیں (۱۲) فخر تو عقلِ صمیم، پاکیزہ اخلاق اور ادب پر ہی صمیم ہے (۱۳) یہ وہ چیزیں ہیں جن پر لوگوں نے فخر کیا ہے، اور جنہوں نے ان پر فخر کیا وہ فانی اور غالب ہے۔

وقال الحکیم بن قنبر

لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَهُ أَصْلٌ بِلاَ آدَبٍ حَتَّى يَكُونَ عَلَى مَا نَابَهُ حَدَبًا كَمَا رَأَيْتُ مِنْ آخِرِ عِيٍّ وَطَمَطُيَّةٍ قَدِيمٍ لَدَى الْقَوْمِ مَعْرُوفٍ إِذَا انْتَبَا كَانُوا الرُّؤُوسَ فَأَطْعَمُوا بَعْدَهُمْ ذَبَابًا

حکایات تَابِرَن، نوبت۔ اُمّ پش آنا، ادب کبر میں رَاغ دَن، رُذُلًا منہ گھبرانا عیٍّ در ماندہ، الطمطیة عجمی زبان میں گفتگو کرنا، قَدِيمِ رُک، فدا شدہ، بیوقوف ہونا، گنگلو میں عاجز ہونا، بَجَب جمع بَجِب شریف۔ تَشْرِیْح: ۱۱۔ جس شخص کی اصل بلا ادب ہو اس میں کوئی خوبی نہیں، یہاں تک کہ وہ مصائب کیو بر سے کوزہ پشت ہو جائے۔ ۱۲۔ بہت سے در ماندہ اور نہ بات کر سکنے والے قوم میں معروف، الشب مجھے بہت پسند آئے، ۱۳۔ عزت والے مکان میں جن کے آباؤ اجداد شریف تھے جو تھے مزار (آقا) اور ہو گئے دُوم (تالچ) بلا ادب وہ جانے کی بنا پر۔

وَقَالَ آخِرُ

أَبُوكَ أَبُو خَيْرٍ وَأُمُّكَ حُرَّةٌ وَقَدْ يَلِدُ الْخُرَّانَ غَيْرَ مُجِبٍ

تیرے ماں باپ دونوں شریف ہیں — لیکن — کبھی شریفوں کے یہاں رُذُلِ پید ا ہو جاتا ہے

أَطْيَبُ الْحَالَاتِ بِهَيْرِ مَاتَ وَلَا آخِرُ

الايتنى ما كنت يو ما معظما	ولا عرفوا شخصى ولا علوا قصرى
اكلف فى حال المشيب مثلا	تحملة والغصن فى وراق نصر
فما عاش فى الايام فى حريشة	سوى رجل ناء عن النهى والامر

۱۱. کاش کہ میں کسی روز بھی صاحب وقار نہ ہوتا، نہ لوگ میری ذات سے واقف ہوتے اور نہ میرا گھر جانتے،
 ۱۲. مجھ کو بڑھاپے میں ان امور پر مجبور کیا جاتا ہے جو میں اس وقت کرتا تھا جبکہ شاخ تر و تازہ پتوں میں تھی (جہاں میں)
 ۱۳. دنیا میں خوشگوار زندگی اس کے ہوا کسی نے نہیں گذاری جو لوگوں کے امر و نہی سے دور رہا۔

مؤلف الكتاب غفر الله له

آبَاتُ أَنْشَدْتُهَا فِي (نَادِيَةِ الْأَدَبِ) الْمُتَعَلِّقَةِ بِدَارِ الْعُلُومِ الدِّيُونِيَّةِ حِينَ أُمِرُوا بِإِجَارَةِ قَوْلِ الشَّاعِرِ
 چند اشعار میں جو میں نے دارالعلوم دیوبند کی مجلس ادب میں اس وقت پڑھے تھے جبکہ شاعر کے شعرہ متع ام پرگزہ لگانے کا حکم دیا گیا تھا

تَسْتَعْمُ مِنْ شَمِيمٍ عَزَّارٍ بِمُحَدِّدٍ | فَمَا بَعْدَ الْعَشِيَةِ مِنْ عَرَّاسٍ

أَلَامَ عَلَى التَّجَنُّبِ وَالتَّخَلُّ	فَقُلْتُ أَجِيبُهُمْ هَذَا شَعَارِي	لَقَدْ طَوَّفْتُ فِي الْأَفَاقِ هَذَا
وَجَبْتُ الْقَفْرَ الْبِيدَ الصَّوَارِي	وَجَزَيْتُ الْبِلَادَ وَمَنْ عَلَيْهَا	وَمِيزْتُ الصَّغَارَ مِنَ الْكِبَارِ
فَإِنِّي لَمْ أَجِدْ أَحَدًا أَنْصُوخًا	يَقِينِي مِنْ وَقْعِي فِي عَوَابِ	وَلَا يُقَاتِلُنِي غَيْبُ عَنْدِ
وَلَا يُوْذِي إِذَا هُوَ فِي جَوَابِ	رَأَيْتُهُمْ عُدُوِّي فِي الْبِلَادِ	وَأَجَابِي إِذَا أُنَادُو بِسَاءِهَا
وَلَكِنِ الْكِتَابَ كِتَابَ عِلْمٍ	سَمِيرِي فِي اللَّيَالِي وَالنَّهَارِ	يُؤَاسِينِي إِذَا هَجَمَتْ هُمُومِي
وَيُونُسِي إِذَا أَنَا فِي الدَّهَارِ	خَلِيلِي فِي الْهَوَا جَسَدِي وَالْزُّهَارِ	أَنْتِيسِي مُوْنَسِي حَامِلِي لَذَائِرِ
طَرِيفِي تَالِدِي وَوَلِيَّ أَمْرِي	أَحِبُّ ذَخَائِرِي وَكَذَائِمَارِي	يُدَافِعُ عَسْكَرَ الْأَحْزَانِ عَنِّي
وَيَهْدِي أُنِي إِذَا أَنَا فِي السَّهَارِ	بِهَ سَكْرِي إِذَا مَا شَتَّتْ خُمْرَارِي	وَمِنْهُ أَفَاقِي وَبِهَ خُمَارِي
فَهَلَا أَيْتُمَا التَّوَامُ لِمَتُمُ	خَلَقَ الْقَلْبَ مِنْ قُطْفِ الثَّمَارِ	ثَمَارِ فَنُونِ عِلْمٍ بِاجْتِهَادِ
وَتَقْرِيبِ لِمَا يَدْرِيهِ دَاهِرِ	خَمُولِي طَيِّبًا لِحَالَاتِ عِنْدِي	وَأَعَزَّازِي لِنَهْمِ فَيْعَارِي

صل لقا | شمیم عذو خوشبو سزار ایک خوشبودار پھول جس کا نام گاؤں پر شہر ہے۔ حجب و محمل خدمت کرینی، محبت ان پر ہونے کرنا

بیدار، صحرای جنگ، لصوص نصیحت کر نوالا، غور عیب، پکڑے کی پٹلیں، سمیرات کا قصہ گو، دمار، ہاک ہونا۔ ہوا جس
 جمع جس دوسرے، رزایا جمع رزیت مصیبت، حامی الذمار، نگہداشت کر نوالا، طلیف نیامال، تالہ پڑنا مال، شمار غیر متوقع مال،
 بیدار آفت، ہدایا بچہ کو سنانے کیلئے پھلکی دینا، سہار بیداری، توام جمع لازم ملامت کر، لطف التمار پہل پھنسا۔ کشمیر
 بند کے بھول ہو کر نفع حاصل کرے کیونکہ شہ کے بعد بھول رہے ہوں گے۔
 ۱۲) مجھ کو علیحدگی پسندی اور خلعت گزینی پر ملامت کی جاتی ہے تو میں جواب دیتا ہوں کہ میرا شیوہ یہی ہے۔
 ۱۳) میں ایک عرصہ تک دُنیا کے گوشہ گوشہ میں پھرا ہوں اور میں نے بیابان جنگل طے کئے ہیں،
 ۱۴) بستنیوں کو اور وہاں کے باشندوں کو آزمایا ہے، چھوٹے بڑے میں امتیاز کیا ہے۔
 ۱۵) لیکن میں نے کوئی ایسا خیر خواہ نہیں پایا جو مجھے عیب میں پڑنے سے بچائے۔
 ۱۶) اور میری عدم موجودگی میں غیبت نہ کرے اور موجودگی میں تلیف نہ دے۔
 ۱۷) میں نے لوگوں کو مصیبتوں کے زمانہ میں اپنا دشمن اور مال داری میں دوست پایا ہے۔
 ۱۸) لیکن علمی کتاب میرا شب و روز کا ذمہ ساز دہرا ہے۔

۱۹) جب مجھ پر اچانک رنج و غم پڑی تو میری غمخواری کرتی ہے اور جب میں ہلکتا ہوں چھپس جاؤں تو تسلی دیتی ہے۔
 ۲۰) و سادس و مصائب میں غافل دوست غم خوار۔ مونس و محافظ ضروریات ہے۔

۲۱) کتاب میرا نیا اور پرانا سرمایہ منتظم امور، محبوب ترین ذخیرہ اور غیر متوقع مال ہے۔
 ۲۲) مجھ سے غم کے لشکر کو ڈر کرتی ہے اور جب مجھ کو غم نہ ہو تو لوریاں بے کسر ملاتی ہے۔ (۲۳) جب مجھے شراب
 کی خواہش ہوتی ہے تو میرا نشانہ اسی سے ہوتا ہے اور اسی سے مجھے افادہ ہوتا ہے اور اسی سے میرا فائدہ ہے۔ (۲۴) ملامت کر دیا تم نے
 کیوں نہ ملامت کی غفلت کے حامل کرنے سے بے شکریہ آدمی کو، (۲۵) یعنی علم کے مختلف درجات سے محنت اور دروڑ و صوب
 کیساتھ جس کو اہل علم جانتے ہیں (۲۶) میرے نزدیک سب اچھی حالت اپنی گنتی ہے اور لوگوں میں میرا اعزاز اکرام باعث عار ہے۔

یَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُهَلْبِيُّ

وَمَنْ ذَا الَّذِي تَرْضَى بِنَجَايَا كُلِّهَا كَفَى السَّرْعُ نَبْلًا أَنْ تُعَدَّ مَعَايِبُهُ

ایسا کون شخص ہے جس کی ساری عادتیں پسندیدہ ہوں آدمی کی شرافت کیلئے ہی کافی ہے کہ اس کے عیب شمار کئے جائیں۔

الْفَقِيهَةُ الْبَاهِرُ

إِذَا كُنْتُ أَعْلَمُ عُلَمَاءَ يَقِينًا
 فَإِنْ جَمَعْتُ حَيَاتِي كَسَاعَةً
 فَلَمْ لَا أَكُونُ ضَرِينًا يَهْمًا
 وَأَجْعَلُهَا فِي صَلَاحٍ وَطَاعَةٍ

۱) جب میں یقین کیساتھ جانتا ہوں کہ میری پوری زندگی بس ایک لمحہ کی ہے۔

۲) تو پھر میں ایسے نیکلوں نہ ہوں اور اس کو اللہ کی اطاعت اور خیر و صلاح میں کیوں نہ صرف کر دوں،

ولبعضهم

لا تَكُنْ سُكْرًا فَتَاكُلُكَ النَّاسُ | وَلَا خَطْلًا تَذَانِي فَنُزَلِي

زقربا کل شرکی بن کرول تجھے چٹ کر جائیں اور نہ ایلو ابن کر مکتے ہی چھینک دیا جائے۔

الْمَدَائِحُ

وَلِلْمَوْلِيفِ غَفَرَةٍ فِي مَدْحِ دَارِ الْعُلُومِ الدِّيُوبَنْدِيَّةِ

مولف کے یہ اشعار دارالعلوم دیوبند کی تحسین میں ہیں۔

دَارُ الْعُلُومِ بِقِيصِهَا الْمَدَامِ | فَاقَتْ حَيَاءَ الشَّمْسِ نَضْفَهَا
مِنْ قِيصِهَا الرِّهْطَالِ بِخُوجَاهِ | مَنْ جَاءَ يَسْتَسْقِي بِحَارِ قِيُوضِهَا
زَادَتْ عَلَى قَمِيصِ السَّمَاءِ وَبَدْرُهَا | نُورًا فَلَيْسَ مُعَارِضٌ وَمُبَاهَا
وَمَيِّزُ الْإِبْرَارِ مِنْ فُجَاهِ | تَدْعُو إِلَى غُفْرَانِ رَبِّ غَافِرٍ
شَرِهَتْ مَلِكُةُ الْإِلَهِ بِفَضْلِهَا | وَدَعَتْ لَهَا الْجَنَّتَانِ تَحْتَ بِحَارِهَا
الْأَنْهَارِ لِلْأَخْيَارِ وَالْأَشْرَارِ | رَبِّمَا قَرْنُهَا يَقُوقُ هُبُوبُهَا
وَلَتَصُوعُ الْاَلْكَوَانِ مِنْ قُوَاهَا | فَكَمَا زَهْرٌ مِنْ الْأَنْهَارِهَا
كَانَتْ سَهُولًا أَوْ مِنْ الْأَوْعَامِ | إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا رَوْضَةً
يَتَلَى كِتَابُ اللَّهِ فِيهَا دَائِمًا | وَحَدِيثُ أَحْمَدَ سَيِّدِ الْإِبْرَاهِمِ
الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ لِلزَّوَارِ | إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا مَعْدِنًا
شَاهِدُهَا قُرْآنُهَا مَمْلُوءَةٌ | مِنْ طَالِعِ حَاشٍ مِنَ الْقَهَارِ
أَجْرَتْ عَلَى الْأَوْعَارِ مِنْ أَهَارِ | إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا كَوْكَبًا
فَاغْفِرِ الرَّهْمِيَّ مِنْ بَنَاتِهَا خُلَصًا | تَلْسِيْمُهَا كِتَابُ بَيْتِ الْبَارِي
مِثْلُ الْجَوْهَرِ هَدَايَةُ لِلْسَارِي | شَبَابُهَا شَبَابُ زُهْدٍ وَالتَّقَى
وَالْعِلْمُ عِلْمُ الدِّينِ دِينِ مُحَمَّدٍ | مَقْصُودُهُمْ بِاللَّيْلِ أَوْ يَتَقَامِ
وَلَا يَبْعُ عَيْنَ الْاِسْتِغْفَارِ | ذِكْرُ الْإِلَهِ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ
جَاثَتْ جُودُهُمْ الْمُصَاحِفَ لِيْلَهُمْ | وَتَرَاهُمْ يَنْكُونُ بِالسَّحَارِ
بَاقِي عَلَى الزَّمَانِ لِأَهْلِهِ | يَسْقِي بِهَا عَلَاءُ بَقْعَةِ الْبَارِي
عَادَتْ تَضِيُّ وَلَيْكُهَا كَهَارُهَا | عَادَتْ تَضِيُّ وَلَيْكُهَا كَهَارُهَا
وَلَتَصِيرُ تَوْسًا مِنْ عَذَابِ النَّارِ | رَوْضٌ حَكَتْ جَنَاتُ عَذَابِ نَحَارِهَا
هَبَّ النَّسَائِمِ أَوَّلَ الْاَبْكَارِ | هَبَّ النَّسَائِمِ أَوَّلَ الْاَبْكَارِ
يُحْيِي الْأَرْضَ كُلَّهَا تَهْتَاتُهَا | يُحْيِي الْأَرْضَ كُلَّهَا تَهْتَاتُهَا
أَلْفًا مِنَ الْقُرْآنِ وَالْاَتَا | أَلْفًا مِنَ الْقُرْآنِ وَالْاَتَا
إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا رَايَةً | إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا رَايَةً
لِلْعِلْمِ عِلْمُ نَبِيْنَا الْمُخْتَارِ | لِلْعِلْمِ عِلْمُ نَبِيْنَا الْمُخْتَارِ
إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا مُرْتَةً | إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا مُرْتَةً
يَهْدِي إِلَى الْجَنَاتِ لِلْأَخْيَارِ | يَهْدِي إِلَى الْجَنَاتِ لِلْأَخْيَارِ
وَمَدْرَسُهَا كُلُّهُمْ إِلَّا أَنَا | وَمَدْرَسُهَا كُلُّهُمْ إِلَّا أَنَا
وَشَبُوهَا عَزٌّ مِنْ الْأَنْوَارِ | وَشَبُوهَا عَزٌّ مِنْ الْأَنْوَارِ
فِيهَا رِجَالٌ لَيْسَ تَلْفِيْهِمْ تَجَارِ | فِيهَا رِجَالٌ لَيْسَ تَلْفِيْهِمْ تَجَارِ
يَتَصَوَّعُونَ لِكَثْرَةِ الْأَذْكَارِ | يَتَصَوَّعُونَ لِكَثْرَةِ الْأَذْكَارِ
طَمَعًا إِلَى رِضْوَانِ رَبِّهِمْ وَخَوْفًا | طَمَعًا إِلَى رِضْوَانِ رَبِّهِمْ وَخَوْفًا

مِنْ عَذَابِ الْقَادِرِ الْجَبَّارِ | صَوَاهِرُ حُجَرَاتِهِمْ لَكِنَّهُمْ
سَمِعَتْ بِفَضْلِهِمْ الْعُجُومُ عَلَى السَّمَاءِ | مَا إِنَّ لَهُمْ مِنْ غَائِبٍ أَوْ مُرَاهِمِ
وَحُسُودُهُمْ مُسْتَكَرٌّ أَخْبَارِي | وَلَكِنَّهُمْ فَضَائِلٌ لَا تَعْدُ وَكَيْفَ لَا
يَا رَبِّ أَصْلِحْ حَالَنَا وَمَا لَنَا | وَالحَقُّ بِسَيِّفِكَ صَوْلَةُ الْكَفَّارِ
وَاخْذُلْهُمْ خُذْ لَكَ ذِي الْأَوْدَادِ | أَوْ قَدْ لَهُمْ نَارٌ أَخْرَقَتْ كُلَّهُمُ
وَأَحْمُ الذَّنْبِ صَغِيرُهَا وَكَبِيرُهَا | مَتَابَعَاتُهَا الْعَبْدُ يَا سَتَّارِ
حَتَّى مَا ذَنْبٌ حَامِلٌ الْأَوْدَادِ | وَتَرْوِي حُبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
وَرَجَاءُ رَبِّ قَادِرِ عَقَابِهَا

حل لغت

مدار بہت ہنہ والا، ہطل بڑی بوندوں والی لگا تار بارش، طلل دوسری مرتبہ میں، مبار مقابل، ٹرس ڈھال
جمع آراس، مینان، جمع حوت مچھل، روض جمع روضۂ باغ، دنیا عمدہ خوشبو، قر نفل ٹونگ، ہیوب ہوا کا جہنا،
تفصوح۔ المسک خوشبو کا مہکا، زہر جمع ازہار گل، ادوار جمع دوار سمت زمین، اُلف سرسبز وشاداب حصہ زمین جس کو کسی جانور نے
زچرا ہو، فرنتہ، پانی سے بھر ہوا بادل کا ٹکڑا، شبان جمع شباب جوان، جافت مجافات دُور رہنا، المضاجع۔ جمع مضجع خواب گاہ
شوی ٹھکانا، زار اس فاعل ہے زری اض علیہ عیب لگانا، صولتہ دہرہ، ادوار جمع دوار گناہ۔ تیار سمندر کی موج۔۔۔ تشریح
۱۱۔ دارالعلوم دیوبند، اپنے عام فیض کی وجہ سے دہرہ کے وقت آفتاب کی روشنی پر بھی فانی ہے۔
۱۲۔ اس کے فیض عام کا بہتا سمندر رہتی دنیا تک دُنیا والوں کے لئے باقی رہے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)
۱۳۔ جو شخص اس کے دریا فیض سے زیر آب ہونے کیلئے آتا ہے تو اس کو بھون باری مکر رہ کر میراب کیا جاتا ہے۔
۱۴۔ اپنی آب و تاب میں شمس دہرہ سے بھی بڑھ گیا پس نہ کوئی اس کا مقابل ہے اور نہ کوئی مماثل ہے۔
۱۵۔ آثار روشن ہے کہ اس کی رات بھی دن کی طرح منور ہے اور یہ اچھوں کو بڑوں سے ممتاز کر لیتا ہے۔
۱۶۔ دُنیا میں توبہ اللہ کی مغفرت کی طرف بھا رہا ہے اور آخرت میں عذاب و دوزخ سے لوگوں کیلئے ڈھال ہوگا۔
۱۷۔ طاغوت جس اس کے فضل کے شاہد اور سمندروں میں مچھلیاں اس کے لئے دھار گویں۔
۱۸۔ یہ نیک و بد سبھی کیلئے ایک جہن ہے جو جن ہائے بہشت کے مشابہ ہے، جگہ نیچے نہیں بہتی، موٹی۔
۱۹۔ اس کی پھولوں کی خوشبو کا پھیلنا صبح کی ٹھنڈی ہوا پر فانی ہے۔
۲۰۔ اس کی خوشبوؤں سے تمام جہان مسطر ہے مگر یا عمدہ خوشبو دار کھیلوں میں سے ایک کلی ہے۔
۲۱۔ اس کی لگا تار بارش تمام زمینوں کو خواہ نرم ہوں یا بجز زندگی بخش رہی ہے۔
۲۲۔ اگر تو اس کی زیارت کرے گا تو حدیث قرآن سے لبریز باغ پائے گا۔
۲۳۔ جس میں داتا اللہ کی کتاب اور سردارانِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھی جاتی ہیں۔
۲۴۔ اگر تو اس کی زیارت کرے گا تو زیارت کنندگان کیلئے ایمان اور اسلام کی نشانی پائے گا۔
۲۵۔ اگر تو اس کی زیارت کرے گا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم کا مرکز پائے گا۔

- (۱۶) تو یہاں آئے گا تو اللہ کی اطاعت کرینوا اور اللہ سے ڈرنے والوں سے اسکو بھرا ہوا پائے گا۔
 (۱۷) اگر تو اس کی زیارت کرے گا تو اس کو برس و بادل پائے گا جس نے ہجر زمینوں میں بھی نہیں بہا دی ہیں۔
 (۱۸) اگر تو اسکی زیارت کرے گا تو کوکب ہدایت پائے گا جو جنت کی راہ بتاتا ہے۔
 (۱۹) سو بار الہا! جس نے مخلص کیساتھ خاند کعبہ کی طرح اس کی بنا قائم کی ہے اس کی مغفرت فرما۔
 (۲۰) میرے علاوہ اس کے تمام مدرسین ستاروں کی طرح ہر راہ دیکھنے باعث ہدایت ہیں۔
 (۲۱) اس کے نوجوان صاحب زہد و تقویٰ ہیں اور اس کے شیوخ پختہ روشن پیشانیوں والے ہیں۔
 (۲۲) جن کا مقصد رات دن صرف دین محمدی کا علم حاصل کرنا ہے (۲۳) اسیں ایسے لوگ ہیں جنکو استغفار سے نہ غریب غفلت میں ڈال پاتی ہے نہ فروخت (۲۴) اللہ کا ذکر ان کا کھانا پینا ہے اور وہ کثرت ذکر کی وجہ سے ہر وقت پہلے بہتے ہیں۔
 (۲۵) ان کے پیلورات بھر خراب گاہوں سے ملیدہ ہوتے ہیں اور وہ کچھ پیر گریہ و زاری میں مشغول رہتے ہیں۔
 (۲۶) باری تعالیٰ کی خوشنودی کی امید اور اس کے عذاب کے خوف کی وجہ سے۔
 (۲۷) انکی قیام گاہیں حجرے میں لیکن یہ کہا جائے "من انصاری" تو فوراً دوڑ پڑتے ہیں۔
 (۲۸) ستارے آسمان پر ان کے فضل کے شاہد ہیں ان کو کوئی غیب لگانے والا نہیں ہے۔
 (۲۹) لوگوں کی زبانیں ان کے فضائل بیان کرنے سے قاصر ہیں اور میں نے جو انکے حالات بیان کئے ہیں حاسد لوگ اسی کو مبالغہ زیادہ سمجھتے ہیں۔
 (۳۰) ان کے فضائل بے شمار ہیں اور کیوں نہ ہوں جبکہ انہوں نے زہد و تقویٰ میں اپنی جانیں صرف کر دیں۔
 (۳۱) بار الہا! ہماری دنیا اور آخرت بہتر بنا اور اپنی شمشیر غضب کفار کے دبدبہ کو بٹا دے،
 (۳۲) ان پر طرح طرح کی مصیبتیں نازل فرما اور ان کو کسی طرح رسوا کر جیسے تو گنہگاروں کو قیامت کے روز رسوا کرے گا۔
 (۳۳) ان کے لئے ایسی آگ بھڑکانے جہیں یہ سب جل کر خاک ہو جائیں اور سندر کی لہروں کی طرح ان سب کو گھیر لے،
 (۳۴) اسے تباہ و تیرے بندہ نے جو گناہ کئے ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے سبکو معاف کر دے۔
 (۳۵) اور بار الہا! اپنے گنہگار اور قصودار بندہ اعزاز علی پر رسم فرما۔
 (۳۶) میرا نقشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور بردار گار قادر و غفار کی رحمت کا امیسمند:

وَلِبَعْضِهِمْ

يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ الرَّفِيعُ جَنَابُهُ	لَمْ يُلَفِّ فِي كُلِّ الْوَرَى لَكَ ثَنَانٌ
ظِلُّ لَوْثِ الْعَرْشِ أَنْتَ وَظَاهِرُهُ	أَنْ لَا يَكُونَ لِوَاحِدٍ ظِلَانٌ

- ۱۱۔ اے عظیم الشان دربار والے بادشاہ و تیرا ثانی پوری مخلوق میں بھی نہیں پایا جاتا۔
 ۱۲۔ تو مالک عرش کا سایہ اور ظاہر ہے کہ ایک شے کے دو سایے نہیں ہوتے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

وَالنَّجْمُ تَشْتَبِعُ الْأَبْصَارَ طَلْعُهُ	وَالذَّنْبُ لِلْعَيْنِ لَا لِلنَّجْمِ فِي الصَّغَرِ
--	---

- ستارہ نگاہوں میں چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور چھوٹا دیکھنے میں نشو و نما کچھ کا ہے نہ کہ ستارے کا۔

لمؤلف غفر له (رب قصیدہ) مؤلف کا ہے

لید من نعم جوده کما عثر فضل وجوده، وتبني احسانه العميو، وبره الكرم اکتاف العالم من شمول انعمه، وجوده من
المستغنى عن التلقيب والتكنيه والغافى عن التوصيف والتسميه، اعزى له الملك الجليل الشهر النبيل عثمان علي بن
سلطان الدلة الاصفى لا زال جوده ينزل الرعايا من الامن فى حصن حصين، ويستخلص لدعاء ولده
الغلام الافاق، فلا احد الا وهو من المخلصين، خل الله ملكه سلطنته، وعظم نصرته امين

اس کی تعریف میں جسکی سخاوت کے ذاتی فضل کی طرح عام ہے اور اسکی نیکی اور احسان عیس نے آباد و غیر آباد تمام اطراف عالم کو ملکہ بخش بنا
رکھا ہے جو انقباب و کنی کے مستغنی اور تسمیہ و توصیف کے بے نیاز ہے یعنی عظیم الشان آئینہ خاطر شریف الاصل، صاحب الشہر عثمان
علی بن سلطان دولت اصفیہ خدا کرے کہ اس کی سخاوت رعایا کو امن کے محفوظ قلعوں میں جگہ دیتی رہے اور اس کی سلطنت کیلئے
اطراف عالم سے خالص دعا، عامل ہوتی ہے اور تمام لوگ اس کے مخلص ہر مائیں اللہ اس کے ملک و سلطنت کو قائم و دائم رکھے اور اسکی بھلائی
مرد فرمائے آمین۔

عثمان عثمان قد ضمات به الدكن كلاً وربى اضماء الارض والسم من زل الخواف والاھوال من دكر
وعنتها الروح والريحان والامن عثمان ماوى لقوم ما لهم سكن
غوث الارامل اذ بات تسهرها الضروف من دهرها والذل والفتن
ومن على الارض ما فى عنقهم من
حلوا لخطب شؤس لمضطحين
ومن طغى ونفى فى عهد وهنوا
ضعف القلوب اذ اقويتهم شجعوا
انضاء فقير جدب للهمى اذنوا
فلا تحف مكر حشا اذ امكروا
وقد ترى على من بالعلى قمين
شعائر الدين فى ايامه عظمت
البتاء جودك لا من ولا محن
انت الملاذ لقوم قد اتوك على
جوداً وعدلاً فما ماتوا ولا ذقوا
اعليت دين رسول فاق من سبقوا
يرعى رعاياه لا هو ولا وسن
فهنه الدولة القراء ما طرقة
وليس يرضى بما يلقى به دكر
اذا استغاثك يا عثمان! مختبط
فوسان خيال اذ امر عتيم جبنوا
احييت كل ملوك الارض قاطبة
فليس يا كل الا اهل الضغن
يبيت عثمان مولا هو اذ اردوا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا | قَوْمُ اِذَا اَعْتَرَبُوْا فِیْ ظُلُمَہِ قَطُنُوْا | اِظْلَکَ اللّٰہُ فِی الْاِظْلَالِ رَافِیَہُ
 کَمَا تَرٰکُمُوْہُمْ فِیْ دَہْرِہُمْ اٰمِنُوْا | وَخَلَدَ اللّٰہُ مَلٰکَآئِکَہُ | یٰۤاَمَنُ عِزَّائِہُ فِی الدَّہْرِ لَا یُہِنُّ
 وَمَنْ یُعَادِ بِکَ یَا عِمَّاٰنُ! مِنْ سَفَہٍ | فِی الْلَہْمِّ وَالْغَمِّ وَالْاِحْزَانِ مَرْتَهَنٌ
 اَعَزَّکَ اللّٰہُ مِنْ بَیْنِ الْمَلُوْکِ کَمَا | اَعَزَّتْ مَا نَطَقَ الْقَرَارُ وَالسَّنَنُ

حل لغات غوث مدر، ار اہل جمع ار اہل محتاج، من جمع منہ احسان، ماطر برسنے والی، مختبط سائل بلا وسیلہ، شوش
 جمع اشوش غصہ یا جگر کی بنا پر ترچھی نظر سے دیکھنے والا، دلا دین، مضطرب، کینہ رکھنے والا، درن میل ٹیل، دہنوا (من، س، ک) ضعیف
 و کمر در ہونا، ملاز جائے پناہ، انصاف جمع نضو کمر در جانور، اہلی جمع تہوہ پیتے ہوئے عجب میں ایک مرتبہ متنبی مقدار میں غلہ ڈالیں،
 لب بھر مال، ضعیف کینہ، ترری عیب لگانا، من، لائق، دکن غودلی، قطنوا (ن)، اقامت پذیر ہونا۔ تشدیح۔
 ۱۱۔ صرف عثمان علیہاں کی ذات سے دکن منہ ہو گیا، نہیں بلکہ تم رتے زمین اور کل جہاں روشن ہو گیا۔

- ۱۲۔ دکن سے تمام خوف و خطرات کو دور کر کے عدل و انصاف راحت و آرام اور امن و امان کو عام کر دیا۔
- ۱۳۔ عثمان بے گروں کا ٹھکانا اور بے وطن مسافر کیسٹے جائے پناہ ہے۔
- ۱۴۔ فقر و مساکین کا فریاد رس ہے جب کہ ان کو فتنے اور حوادث بیدار رکھیں اور وہ نہ سو سکیں۔
- ۱۵۔ دنیا میں ایسا کون ہے جسکو اسکی دولت نے پرورش نہ کیا ہو اور روئے زمین پر ایسا کون ہے جس کی گردن میں اسکی احسان کا طوق نہ ہو۔
- ۱۶۔ پس یہ سلطنت مخلوق پر جو دروغ کی ایسی بانٹ برسانے والی ہے جس کی کوئی قیمت نہیں دیا جاسکتی۔
- ۱۷۔ سالمین کے حق میں بڑا میٹھا ہے اور کینہ و دروں کیلئے بہت غضب ناک ہے اور محبوب من چیزوں کے ہمیشہ ناخوش رہتا ہے۔
- ۱۸۔ اس کے زمانہ میں اللہ کے احکام نے وقعت پائی اور جس نے بغاوت و سرکشی کی وہ ذلیل و کمزور ہوا۔
- ۱۹۔ اے عثمان! جب تجھ سے کوئی مدد مانگتا ہے تو تیری عطا بغیر احسان جتائے اور بغیر شفقت میں ڈالے لیبک کہتی ہے۔
- ۲۰۔ جب ٹوٹنے کمر و دلوں کو قوت بخشی تو وہ بہادر ہو گئے اور جب شہسواروں کو مرعوب کیا تو وہ بزدل ہو گئے۔
- ۲۱۔ ثور پناہ گاہ ہے ان لوگوں کی جو تنگی و بد حالی کی لہر سوار یوں پر تیرے پاس آئے جنہوں نے کہ بڑی عطاؤں کو کسٹیں رکھا تھا۔
- ۲۲۔ عدل و انصاف اور جو دروغ سے تو نے تمام بادشاہوں کو زندہ کر دیا پس زندہ فرما اور زندہ و فنی کئے گئے۔
- ۲۳۔ تو ماسدوں کی مکاریوں سے اندیشہ نہ کر کیونکہ اھدا ماسدی کو کھا جاتا ہے۔
- ۲۴۔ ٹوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بلند کیا جو تمام انبیاء سابقین میں افضل ہیں اور ستی مراتب عالیہ کو بیچ کر دیا گیا۔
- ۲۵۔ جب عایا سو جاتی ہے تب انکا آقا عثمان ان کی پاسبانی کرتا ہے اور نیند تو کیا غنودگی تک نہیں ہوتی۔
- ۲۶۔ ساری مخلوق منصفت و دیار بادشاہ کی دعا گو ہے، لوگ جب پر دیس میں سجا ہیں تو اس کے سایہ عاطفت میں قیام پذیر ہوتے ہیں۔
- ۲۷۔ خداوند تعالیٰ تجھ کو اپنی خاص رحمت کا سایہ عطا کرے کیونکہ تو نے رعایا کو مامون و مطمئن کر دیا ہے۔ (۱۸) اور اس ملک کو ہمیشہ رکھے
 جسکا تو مالک ہے وہ شخص جس کے ارادے کبھی کمزور نہیں جھٹے (۱۹) اور جو شخص اپنی نادانی سے تیرے ساتھ دشمنی کرے وہ رنج و غم میں
 چھنسا رہے گا (۲۰) باری تعالیٰ تجھے بادشاہوں کی درمیان عزیز بخشے جیسا کہ تو نے قرآن و حدیث کے احکام کی تعظیم و توقیر کی ہے۔

الہجاء ولبعضہم

أَبْجَعْفَرُ رَجُلٌ عَالِمٌ بِمَا يُصِلُهُ الْمَعْدَةُ الْفَاسِدَةُ تَخَوَّفُ ثَمَنَةَ أَضْيَافِهِمْ فَعَوَّدَهُمْ أَكْلَةً وَاحِدَةً

- (۱) ابوجعفر ایسا شخص جانتا ہے جو فاسد معدہ کو درد ست کر دیتا ہے۔
(۲) مہمانوں کی بد مہمنی سے ڈرتا ہے اس لئے ان کو ایک لقمہ کا عادی بن دیتا ہے۔

وَقَالَ آخَرُ

رَغِيفُ ابْنِ عَلِيٍّ خَوْفًا مِنَ الْأَضْيَافِ مَنَزَلَةَ السَّمَاءِ إِذَا كَسَرُوا رَغِيفًا لِي عَلِيٍّ بَكِيٌّ يَبْكُ بَكَاءَ هَوْبَابٍ

- (۱) ابوعلی کی روٹی مہمانوں کے خوف سے بدقت حاصل ہونے میں، ہنزلہ سماں ستاروں کے ہے۔
(۲) جب مہمان ابوعلی کی روٹی توڑتے ہیں تو وہ رونا روتا ہے اور روتا ہی رہتا ہے۔

ابنُ بَسَامٍ

أَنَا بَاخْبُزْلَه يَا بَسَامُ كَيْشِلُ الدَّرَاهِمِ فِي خَلْفَتِهِ إِذَا مَا تَنَفَّسَتْ عِنْدَ الْخَوَانِ لَطَا يَرُنِي الْبَيْتُ مِنْ خِيفَتِهِ

- (۱) وہ ہمارا پاس ایک سوکھی ہوئی روٹی لے کر آیا جو صورت میں بالکل درہم کی طرح تھی۔
(۲) اگر تو سترخوان کے پاس سانس بھی لے تو وہ اس کے خوف سے گھر میں اڑی پھرے۔

وَقَالَ عَبَّاسُ الْخِطَّاطِ

رَغِيفَةُ الْجَمْرِ لَسَنَ سَرَامَةٍ لَا يَزِي وَلَا يَطْمَعُ فِي لَمْسِهِ كَانَتْهُ فِي جَوْفٍ مَرَاتِبِهَا يَبْدُو وَلَا يَطْمَعُ فِي جَمْتِهِ وَقَلَسُهُ الْأَمْسُ الَّذِي قَدْ مَضَى بَلْ أَمْسُهُ أَوْجَدُ مِنْ فَلْسِهِ

- (۱) جو شخص خیم کے پاس آئے وہ اس کی روٹی کو بس دیکھتا ہی رہے چھونے کی خواہش نہ کرے۔
(۲) گویا اس کی روٹی آئینہ کے اندر ہے کہ ظاہر آدھائی دیتی ہے لیکن ہاتھ سے چھوئی نہیں جاتی
(۳) اور اس کی پیرکل گزشتہ کی طرح ہے بلکہ اس کے پیسے کی برابرت کل گزشتہ کا پایا جانا ممکن تر ہے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

لَا تَعَذُّ لَوْ نِيَّ إِنْ هَجَرْتُ طَعَامَهُ خَوْفًا عَلَى نَفْسِي مِنَ الْمَاكُولِ
فَمَتَى أَكَلْتُ قَتَلْتُهُ مِنْ بَحْلِهِ وَمَتَى قَتَلْتُ قَتَلْتُ بِالْمَقْتُولِ

- (۱) اگر میں نے اپنی جان کے اندیشہ سے اس کا کھانا چھوڑ دیا تو مجھے ملامت نہ کر دو (۲) کیونکہ میں جب اس کا کھانا کھاؤں گا تو اس کے

بخل کیوجہ میں اس کو قتل کر دیا اور جب میں قتل کر دیا تو مقتول کے عوض میں مجھے قتل کیا جائے گا۔

الْتَهْنَةُ بِالْعِيدِ السَّعِيدِ

رعد سعید پر مبارک باد

لِلْإِسْتَاذِ الْفَاضِلِ الْعَلَامَةِ الْمُفَتَّى مُحَمَّدٍ كَفَايَتِ اللَّهِ الَّذِي هَلَوِي (جَيْنَ كَانَ مَسْجُودًا فِي الْمَلْتَانِ) إِلَى مَرْكَزِ دَايْرَتِهِ الْمَرْوُوفَةِ، وَالنَّسَانِ نَاطِقَةِ الْفَتْوَةِ، صَاحِبِ الرَّأْيِ الْمَتِينِ السَّيِّمِ فَضْلِ الدِّينِ مُدِيرِ السَّجْنِ الْمُرَكَّزِيِّ الْجَدِيدِ بِمُلْكَانِ

أَهْلِيكَ، يَا مَنْ فَازَ بِالْخَيْرِ وَارْتَوَى
بِأَخْلَاقِكَ الزَّهْرَاءَ طَيِّبَةَ الشَّدَايِ
بَعِيدَ إِذَا وَاقَى أَتَى بِمَسْرُورَةٍ
تَحْرُكُ كَرِيمٍ فَازَ بِالْعَيْشِ وَالْمُنَى
يَعُودُ إِلَيْكُمْ مِثْلَ حَيْثُ يَزُورُكُمْ
مِنَ الْعَمْرِ بِالْخَيْرَاتِ وَالرَّشْدِ الْهُدَى
إِذَا الْعِيدُ يَأْتِي الْمَرْءَ وَالْمَرْءُ مَحْتَضٍ
عَلَى الْمَرْءِ لَمْ يَكُورَتْ سَكَا الْخُرْنِ وَالشَّجْوَى
وَكَمْ بَيْنَ حَرِّ قَرْعَيْنَاكَ بِالْهَوَى
وَنَقْلِي ظِبَاءً أَذْ تَدَاعَتْ إِلَى لَوْنِي
أَتَيْنَا أَبَاءَ الْيَثِ ذُلٌّ تَعَبُدُ
فَمَا ذُنُبُنَا إِلَّا الدَّفَاعُ عَنِ الْحَمَى
وَأَنْ خَانَنَا الدَّهْرُ الْعَشْوَمُ فَلَا تَكُنْ
كَرِيمًا مُعِينًا لِلَّذِي جَارَ وَاعْتَدَى
وَمَا السَّجْنُ لِلْمَظْلُومِ إِلَّا عَطِيَّةً
وَيَارِبْ عَوْنًا وَانْتِصَارًا مِنَ الْعُكْ
لِيَهْذَكَ عِيدُ الْفَطْرِ هَذَا وَبَعْدَهُ | أَسْتَمْتَعَتْ بِالْأَعْيَادِ مَا شَرَقَ الدُّكَا

أَهْلِيكَ، يَا مَنْ صَادَافْتَدَةُ الْوَرَى
عَلَى كُلِّ مَنْ أَعْطَى وَأَنْفَقَ مَا حَوَى
أَهْلِيكُمْ بِالْعِيدِ وَالْعِيدُ مُحِبُّ
عَلَيْكُمْ وَفِيكُمْ جَالِبًا الْكُورَ الْهِنَا
يَعُودُ إِلَى مَا تَشْتَهِيهِ وَتَرْضَى
وَيَلْتَدُّ كُلَّ بِالْعِنَاقِ وَبِالْقَفَا
وَلَكِنَّهُ أَنْ حُلَّ وَالسَّجْنُ مُوصَدُّ
وَبَيْنَ الْمُنَى مَحْنَةُ السَّجْنِ وَالْعِنَا
وَلَكِنَّهُ قَوْمٌ نَلَاغِبُ بِالْظَبْيِ
وَعَنْ لِيُوْثُ نَحْسُ الشَّرِّ فِي الْوَعْنِ
حَسَنًا وَأَوْذَيْنَا بِغَيْرِ جَرِيْمَةٍ
فَأَنَا نَرَى هَذَا مِنْ سُودِ الْفَتَى
فَأَنْتَ كَرِيمُ ابْنِ الْكَرِيمِ وَلَمْ نَجِدْ
وَأَنْ كَانَ رَجَزًا لِلْمَوَاقِعِ فِي الْخَنَا
فِيَارِبْ تَشْبِيْتًا وَصَبْرًا عَلَى الْبَلَا
وَنُورَكَ فَضْلَ الدِّينِ وَازْدَدَتْ رِفْعَةً وَوُفَّقَتْ بِاطَاعَاتِ الْخَيْرِ الثَّقَى

خل نقلا | اہنیک تہنیتہ مبارکباد پیش کرنا، ارتوی ارتواز سیراب ہونا، کاس دھاق لہریام، استغنی، شفا یانا، شذی
 ہوگی تیزی، تندت استعم بیماری کا جسم میں سرایت کرنا، اعلیٰ جمع غلیظ گہرائی، اہلنا خوش، مسرت، العنان، معانقہ، تحت نصیب
 منفی گھر، اسجن قید خانہ، مومد اوصد اباب دروازہ بند کرنا، استجی وہ لمبی جوتلق میں لگ سا مژد رنج دغم ینا، مناغہ
 الرعل مقابلہ کرنا، افریب ہونا معانی اسم فاعل ہے معاناة مشقت برداشت کرنا، لقصلی اصطلاح آگ تاپنا، فسترد
 چنگاری، قوی فراق، بعد غلیظ جمع غلیظ تلوار وغیرہ کی دھار، نقلی قلام بعض رکض، ظبار، جمع غلیظ ہرن، ولی سستی، لیوت جمع لیث
 شیر جسم دمن، حسن جرمے کاٹنا، دخی شور، لڑائی، استہ گالی، عار، عدی جمع عدد دشمن، احمی ہر وہ چیز جس کی حفاظت ضروری
 ہو، عاتشم ظالم، مودد سرداری، عشوم ظالم، خودن خیانت کرنا، جاد جوار ظلم کرنا، رجز عذاب، آگشت، فحش کلامی۔
 قشریحہ مبارک باد پیش کرنا، ہوں آپ کو اے وہ ذات کہ ہر قسم کی خیر سے بہرہ اندوز اور بزرگی و شرافت کے لہریز جام
 سے سیراب و شفا یاب ہے۔

- ۱۱ اور اے وہ ذات کہ تو نے عمدہ اور پاکیزہ اخلاق کے ساتھ مخلوق کے دلوں کو شکار کر لیا ہے۔
- ۱۲ اور اے وہ شخص کہ تو فضل و سخاوت کی وجہ سے ہر عطا کر نیوالے اور جمع کردہ کو خرچ کر نیوالے پر فائز ہے۔
- ۱۳ عید پر کہ جب وہ آتی ہے تو مخلوق کے دلوں کی گہرائیوں میں سرایت کر جانوالی مسرت لے کر آتی ہے۔
- ۱۴ میں آپ کو عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور عید خوش گئی ہے ہر ایسے بزرگ شریف انسان کیلئے جو خوش عیشی اور آرزوں
 میں کامیاب ہے۔ ۱۵ عید قابل تعریف اور بابرکت ہو کر نیز تہائے لئے فرح و سرور کا سامان لے کر بار بار آگے سامنے آئے۔
- ۱۶ عید تہائے پاس زیارت کنندہ دوست کی طرح بار بار آتی ہے اور جو خوشی محبوب لے کر آتا ہے وہ عید لے کر آتی رہے۔
- ۱۷ عیدان چیزوں کو لے کر آتی ہے جنکو تو چاہتا ہے اور جن سے خوش ہوتا ہے یعنی خیر و صلاح، رشد و ہدایت،
- ۱۸ احباب، صبح ہی صبح ایک دوسرے کی زیارت کے حق میں اور معانقہ و ملاقات کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
- ۱۹ جب آدمی پہلے ہی سے اپنے اہل و عیال میں مسرور ہوتا ہے تو عید اگر مزید فرح و سرور کا باعث ہوتی ہے۔
- ۲۰ لیکن جب عید اس حالت میں آئے کہ آدمی پر جیل خانہ کا دروازہ بند ہو تو رنج و غم کے سوا کچھ نہیں لاتی۔
- ۲۱ فرق عظیم ہے بوی بچوں کے ساتھ مسرور شریف آدمی کے درمیان اور جیل خانہ کی سختی و مشقت برداشت کر نیوالے کے درمیان
- ۲۲ اور فرق عظیم ہے درمیان شریف آدمی کے جس کی آنکھیں اپنی ہر خواہش حاصل کر سکیں وجہ سے ٹھنڈی ہوں اور قیدی کے جو بعدائی
 کی آگ میں جل رہا ہو۔

- ۲۳ لیکن ہم لوگ تلواروں کے ساتھ پھیلتے ہیں اور ہر نون کو ناپسند کرتے ہیں جب کہ وہ مسرتی اور ذلت کا باعث ہوں۔
- ۲۴ اور ہم شریف ہیں کہ عطاء کے وقت خیر کے مالک ہوتے ہیں اور ہمارے شیریں کہ لڑائی کے وقت شر کی بیج بکھرتے ہیں۔
- ۲۵ ہم شیریں کی طرح غلامی کی ذلت برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ دشمنوں کے غلام ہونے کی ذلت سے بڑھ کر کوئی عار نہیں ہے۔
- ۲۶ ہم کو با جرم قید کیا گیا اور طرح طرح سے ستایا گیا ہمارا جرم اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم ممالک اسلامیہ کی حفاظت چاہتے ہیں۔
- ۲۷ اگر کوئی ظالم دفاع کو بھی جرم سمجھا کرے ہم تو اس کو سرداری سمجھتے ہیں۔
- ۲۸ اور اگر ظالم زمانہ ہم سے خیانت کرے تو غنائول کا معاوان مت ہو بلکہ جب حق آشکارا ہو جائے تو اس کا تباہ کر۔

مدح المذنب

حسن الجہل جہالت کی خوبی وقال آخر

لَئِنْ كُنْتُ حَتَّاجًا إِلَى الْحِلْمِ أَنْتَ وَمَا كُنْتُ أَرْضَى الْجَهْلَ خِذَا وَضَحِيًّا
فَانْ قَالَ قَوْمٌ إِنَّ فِيهِ سَمَاجَةً وَلِي فَرَسٌ لِلْحِلْمِ بِالْحِلْمِ مَلْجَأُ
فَمَنْ شَاءَ تَقْوِي يَ فَا نِي مَقُومُ إِلَى الْجَهْلِ فِي بَعْضِ الْأَحْيَانِ حَوَجٌ
وَلَا كُنْتُ أَرْضَى بِهِ حِينَ أَحْرَجَ فَقَدْ صَدَقُوا وَالذَّلُّ بِالْحَرِّ اسْمٌ
وَلِي فَرَسٌ لِلْجَهْلِ بِالْجَهْلِ مُسْتَرْجِعٌ وَمَنْ شَاءَ تَعْوِي يَ فَا نِي مَعَوَجٌ

مل لقا: الحکم عقل و دانش، احایین جمع احیان، خذلن دوست، ساتھی جمع اخذلن، سماجہ قباہت بجم الحکم الذبہ

کام ڈان: تشریح: ۱۔ بیشک میں عقل و دانش کا محتاج ہوں لیکن بعض اوقات اس سے کہیں زیادہ جہل کا محتاج ہوتا ہوں (۱) میں جہل سے رفیق اور دوست ہونے کی دے رہی نہیں بلکہ میں اس سے اس وقت ارضی ہوتا ہوں جب میں تنگ دل ہوتا ہوں (۲) اگر کوئی یہ کہے کہ میں تو قباہت ہے تو شک ہے مگر ذلت و خواری شریف آدمی کیلئے اس سے بھی زیادہ قبیح ہے۔ (۳) میرا اس ایک گھوڑا تو عقل کا ہے جس کو عقل کی کام پہنائی گئی ہے اور ایک گھوڑا جہل کا ہے جس پر جہل کی کاٹھی لگی ہوئی ہے (۴) پس جو شخص مجھے سیدھا دیکھنا چاہے تو میں چلا ہوں اور جو مجھے ٹھٹھا دیکھنا چاہے تو میں ٹھٹھا ہوں۔ ۵۔ بھول میں بھولوں نہیں ہوں کاٹھا ہوں کاٹھوں میں امیر ہوں یا رعب یا رعب میں ہوں عیبت اور عیادوں میں ہوں

مذمہ الشیث بڑھاپے کی تعریف مُسْلِمُ بْنُ الْوَلِيدِ

الْشَيْبُ كَرُهُ وَكَرُهُ أَنْ يُفَارِقَنِي أَحَبُّ لِي عَلَى الْبُغْضَاءِ مَوْدُودٌ

بڑھاپا ناگوار ہے اور اس کا مجھ سے جدا ہونا بھی ناگوار ہے اے مخاطب! اس شے پر تعجب کر کہ ناگوار کی باوجود گوارا ہے۔

أَبُو الْفَتْحِ الْبُسْتِي

يَا شَيْبَتِي أَدُومِي وَلَا تَتَرَحَّلِي قَدْ كُنْتُ أَجْزَعُ مِنْ حُلُولِكَ مَرَّةً
وَيَقِينِي أَنْتِي بِوَصْلِكَ مُوَلِّعٌ فَلَا أَنْ مِنْ خَوْفِي إِتْحَالِكَ أَجْزَعُ

۱۱۔ اے بڑھاپے ہمیشہ رہو، جا مت اور یقین کر کہ میں تیرے وصال کا بڑا ہی عاشق ہوں۔

۱۲۔ اس سے پیشتر تو میں تیرے گھبراتا تھا اور اب تیرے چلے جانے کے خوف سے زیادہ گھبرا رہا ہوں

فَاَمَّا الشَّيْبُ فَصَبِيٌّ بَدَا	وَاَمَّا الشَّبَابُ فَلَيْلٌ اَقْلُ
سَقَى اللّٰهُ هَذَا وَهَذَا اَمْعَا	فَتَعَمَّ الْمَوْتُ وَلِنَعْمَ الْبَدَلُ

۱۱۔ بڑھا پامیں جو طلوع ہو گئی اور جوانی رات تھی جو غروب ہو گئی،
۱۲۔ اللہ دونوں کو خوش رکھے جو غروب ہوا وہ بھی بہتر ہے اور جو بدل ملا وہ بھی بہتر ہے۔

اَبُو الْقَعْمِ كَشَّاحٌ

تَفَكَّرْتُ فِي شَيْبِ الْفَقْرِ وَشَبَابِهِ	فَاَيَقُنْتُ اَنَّ الْحَقَّ لِلشَّيْبِ وَاجِبُ
يُصَاحِبُنِي شَرُّهُ الشَّبَابُ فَيَنْقُضُنِي	وَشَيْبُنِي لِي حَتَّى الْمَمَاتِ مُصَاحِبُ

۱۱۔ میں نے انسان کی جوانی اور بڑھاپے میں غور کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ بڑھاپے کا حق واجب ہے۔
۱۲۔ جوانی کا آغاز میرے ساتھ کچھ دن تک رہ کر ختم ہو جاتا ہے اور بڑھاپا میرے ساتھ رہ کر ختم ہونے تک رہتا ہے۔

اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسْبَاطِيُّ

لَا يُرِيكَ الشَّيْبُ يَا بَنَّةَ عَبْدِ اللّٰهِ	فَالشَّيْبُ زِينَةٌ وَوَقَارٌ
اِنَّمَا احْسَنَ الرِّيَاضِ اِذَا مَا	صَيَّحْتَ فِي ظِلِّهَا الْاَنْوَاسُ

مل لقا۔ راعک روماً گھرا دینا، ظلال جمع غل سایہ، انوار جمع نور کی، شکر ذرا۔ تشریح
۱۱۔ اے عبداللہ کی بیٹی! بڑھاپا تجھے خوف زدہ نہ کرے کیونکہ بڑھاپا زینت و وقار ہے۔
۱۲۔ جمن کی بہار اس وقت ہے جب اس کے سایہ میں گلشن کھل کھلا اٹھیں۔

زِيَادُ بْنُ سُرَيْدٍ

وَلَا اَمْنٌ مِنَ الشَّرِّ وَالشَّرُّ تَارِكِي	وَلَكِنْ مَتَى اَحْلُ عَلَى الشَّرِّ رَاكِبِي
--	---

میں شر نہیں چاہتا جبکہ وہ مجھے چھوڑنے والا ہو لیکن میں مجبور کر دیا جاتا ہوں تو سوار ہو جاتا ہوں۔

وَقَالَ اٰخَرُ

تَحَامَنُ مَعَ النُّجْمِ اِذَا مَا لَقِيَهُمْ	وَلَا فِهِمُ بِالْجَهْلِ فِعْلُ ذَوِي الْجَهْلِ
وَعَلِظَ اِذَا لَاقِيََتْ يَوْمًا مَخْلُطًا	يُخَلِّطُ فِي قَوْلٍ صَوِيحٍ وَفِي الْهَزْلِ
فَاِنِّي رَأَيْتُ الْمَرْءَ يُشْفَى بِعَقْلِهِ	كَمَا كَانَ قَبْلَ الْيَوْمِ يُسْعَدُ بِالْعَقْلِ

- ۱۱) جب تو احمقوں سے ملاقات کرے تو احمق بن اور جاہلانہ افعال کے ساتھ ان سے مل۔
 ۱۲) اور جب تو بکواس کر بنوے سے بڑے جو سمجھتا کو غلط بات کیا تھ جائے تو تو بھی بکواس کر۔
 ۱۳) کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ اس قسم کے مواقع میں آدمی اپنی عقلندی کے باوجود بد نصیب بن کر رہ جاتا ہے جیسا کہ اس سے قبل بیانے عقل نیک نصیب تھا۔

الْجَبْنُ	رَبُّ الْعُظْمِ
قَامَتْ تَتَّبِعُنِي هُنْدٌ فَقُلْتُ لَهَا لَا وَالَّذِي مَنَعُ الْإِبْصَارَ رُؤْيَايَ لِلْحَرْبِ قَوْمٌ أَضَلَّ اللَّهُ سَبِيلَهُمْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا أَهْوَى فَعَالَهُمْ	إِنَّ الْجَنَاعَةَ مَقْرُونٌ بِهَا الْعُظْبُ مَا يَشْهَى الْمَوْتُ عِنْدِي مَنْ لَكَ أَرْبُ إِذَا دَعَتْهُمْ إِلَى نَيْلِهَا وَثَبُّوا لَا الْقَتْلُ يُغْنِي عَنْهُمْ وَلَا سَلْبُ

عل تھا ۱۱) جب بن زید، کچھ جرات دلانا، العطب ہلاکت، ارب عقل، نیران جمع نار آگ، سلب مقتول کا ساز و دامن جو چھین لیا جائے۔ تشریح

- ۱۱) ہند مجھے جرات مند بنانا چاہتی تھی میں نے اس سے کہا کہ شجاعت کے ساتھ ہلاکت وابستہ ہے (۲) قسم ہے اس ذات کی جس کے دیدار نے آنکھوں کو روک دیا رنگ میں جس کے دیدار سے عاجز ہیں، سحر نزدیک دانشمندوت کی تمنا نہیں کرتا۔
 ۱۲) اڑائی کیلئے وہ لوگ جنکو اللہ نے ناکام کر دیا ہو کہ جب لڑائی نے انکو اپنی آگ کی طرف بلایا تو فوراً گود پڑے۔
 ۱۳) اور میں نہ انیس سے ہوں اور نہ ان کے افعال کو پسند کرتا ہوں نہ مجھے انکا مقتول ہونا پسند ہے اور نہ انکا مال و متاع۔

ذَمُّ الْمَذْمُومِ	ذَمُّ الْحَسَدِ
--------------------	-----------------

حِكْمِي عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ قَالَ تَتَّبَعْتُ مَا عَرَفْتُهُ مِنْ دَوَائِرِ الشَّعْرَاءِ قَدْ يَبْرَهُمْ وَ
مُحَلِّدُهُمْ فَوَجَدْتُ أَبَا تَمَامٍ مُنْفِرًا بِمُغْنِي قَوْلِهِ

بعض سے منقول ہے کہ متقدمین و متاخرین شعراء کے جن دیوانوں سے میں واقف ہوں ان میں بہت چھان بین کی ابوتام کو اس مضمون کے ادا کرنے میں منفر دیا۔

وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ نَشْرَ فَضِيلَتِكَ لَوْ لَا التَّخَوُّفُ لِلْعَوَاقِبِ لَمْ يَزَلْ	طَوَيْتَ أَتَا حَ لَهَا لِسَانَ حَسُودٍ لِلْحَاسِدِ التَّعْمَى عَلَى الْمَحْسُودِ
---	--

۱۱) جب اللہ رب العزت کسی مخفی فضیلت کو شہرت دینا چاہتا ہے تو حاسدوں کی زبان کو اس کے مشہور کر نیک ذریعہ بنا دیتا ہے۔

۱۲) اگر انجام کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہمیشہ حاسدوں کو بقیہ بد محسوس کے نعمت حاصل رہتی۔

تَفَكَّرُوا فِي أَحْسَنِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ الْأَبْيَاتِ

ان اشعار میں بہترین شعر کا سوچ کر انتخاب کر دو !

الَّتَابِعَةُ الذُّبْيَانِي

وَلَا عَيْبَ فِيهِمْ غَيْرَ أَنْ سُلُوْهُمْ

بِهِنَّ قُلُوْلٌ مِنْ قَرَاعِ الْكُتَائِبِ

انہیں اس کے سوا اور کوئی عیب نہیں کہ ان کی تلواروں میں اُن گنت شکرےں کو ماننے کی وجہ سے دھندلے پڑ گئے ہیں

وَلِبَعْضِهِمْ

وَلَا عَيْبَ فِيكُمْ غَيْرَ أَنْ ضَيُّوْكُمْ

لُعَابُ بَنِي سَيَانَ الْأَجْبَةِ وَالْوَحَنِ

تم میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں کہ تمہارا بھانوں کو اجاب اور وطن بھول چکا کا عیب لگایا جاتا ہے

الشَّيْخُ صَفِيُّ الدِّينِ الْحَلِّي

لَا عَيْبَ فِيهِمْ سِوَى أَنَّ التَّرْزِيلَ بِهِمْ

يَسْلُوْعِنَ الْأَهْلَ وَالْأَوْطَانَ وَالْحُشَمَ

ان میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں کہ ان کا مہمان اہل و عیال وطن عزیز اور حشم و خدام سب کو بھول جاتا ہے۔

لِبَعْضِهِمْ (لَمْ أَطْلِعْ عَلَى إِنْمِ)

لَا عَيْبَ فِيهِمْ سِوَى أَنْ لَا تَرَى لَهُمْ

ضَيْقًا يَجُوعُ وَلَا جَارًا يُمْتَضِعُ

ان میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں کہ تو ان کے مہمان کو بھوکا اور مہسایہ کو مظلوم نہیں دیکھتا۔

عَدَمُ الْإِكْتِرَاتِ بِمَا تَقُوهُ بِهِ النَّاسُ

لوگوں کی بجا اس سے لاپرواہی

لِبَعْضِهِمْ

وَلَوْ أَنَّ ذَاكَ النَّبِيَّ الْمُطَهَّرَ

وَأَنْ كَانَ مَقْدًا لَا يَقُولُونَ مَبْدَرُ

رَمَا أَحَدٌ مِنَ أَلْسِنِ النَّاسِ سَلَامًا

فَإِنْ كَانَ مَقْدًا مَا يَقُولُونَ أَهْوَجَ

وَلَا تَكْثُرْ بِالنَّاسِ فِي الْمَذْحِجِ وَاللَّتَا	وَأِنْ كَانَ مِنْطِقًا يَقُولُونَ مَهْذَرٌ
وَلَا تَكْثُرْ بِالنَّاسِ فِي الْمَذْحِجِ وَاللَّتَا	وَلَا تَكْثُرْ بِالنَّاسِ فِي الْمَذْحِجِ وَاللَّتَا

حکایات اکثر ایش، پردہ کرنا، نفوذ، بولنا، السن جمع سان زبان، مقدم بہت پیش قدمی کرنا والا، اہمیت لبا ہوئی، مفصل، فیاض۔ مہذب فضول خوجی کرنا والا، سکیت بہت خاموشی، اہم کمزور، مہذب بواس کرنا والا، ذرا، بڑا پانی۔
 تشریح (۱) لوگوں کی زبان تو کوئی شخص بھی محفوظ نہیں رہا اگرچہ وہ نبی پاک ہی کیوں نہ ہوں۔
 (۲) پس اگر کوئی پیش قدمی کرنا والا ہو تو کہتے ہیں کہ احمق ہے اور اگر کوئی سخی ہو تو کہتے ہیں کہ فضول خرچ ہے۔
 (۳) اگر کوئی زیادہ خاموش ہو تو کہتے ہیں کہ گونگا ہے اور اگر کوئی بیخ و زباں اور ہو تو کہتے ہیں کہ فضول گو اور بگڑا ہے۔
 (۴) اور اگر کوئی روزہ دار تہجد گزار ہو تو کہتے ہیں کہ جھوٹا مکار دیکار ہے۔
 (۵) پس تو بڑائی بھلائی میں لوگوں کی پردہ ذکر بلکہ اللہ سے ڈرتا رہ، اللہ رب بڑا ہے۔

وَقَالَ الشَّاعِرُ

إِنْ عَابَ نَاسٌ عَلَى مَقَالِي	فَلَيْسَ بِي قَوْلُهُمْ نَصِيرٌ	قَدْ قِيلَ إِنَّ الْقُرْآنَ نَصِيرٌ	وَمَا يَقُولُ الرَّسُولُ زُورٌ
---------------------------------	---------------------------------	-------------------------------------	--------------------------------

حل لکھا | یقیناً میرا نقصان دینا، زور جھوٹ : تشریح
 (۱) اگر کوئی میری بات پر عیب لگائے تو میرے لئے نقصان وہ نہیں۔
 (۲) کیونکہ کہنے والوں نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے (الحیاء باللہ) کہ قرآن مجاہد ہے اور نبی کا فرمان فریب ہے (استغفر اللہ)

كَيْتَمَانُ الْأَسْرَارِ	راز داری !	لِبَعْضِهِمْ
--------------------------	------------	--------------

إِذَا الْمَرْءُ أَشْهَى بِسَرِّهِ يَلْسَانُهُ	وَلَا مَعْلِيهِ غَيْرُهُ فَهُوَ أَحْمَقُ
إِذَا احْتَنَقَ صَدْرُ الْمَرْءِ مِنْ بَعْضِ نَفْسِهِ	فَصَدْرُ الَّذِي يُسَوِّدُ عَالَمَ الْأَصْبِقِ

(۱) جب آدمی خود اپنی زبان سے اپنا راز ظاہر کرے اور اشتہاء پر دوسرے کو ملامت کرے تو وہ خود احمق ہے۔
 (۲) جب راز دار کا سینہ اپنے راز سے تنگ ہو گا تو جس کے ماہی وہ راز کو رکھ رہا ہے اس سینہ اس زیادہ تنگ ہو گا۔

الشَّدَا اِشْدُ	عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَ ابْنِ عُتْبَةَ الْمِثْبَتِي
-----------------	---

كُلُّ الصَّائِبِ قَدْ جُمِعَ عَلَى الْفَتَى	فَتَهْمُونَ غَيْرَ شِمَاتِهِ الْأَعْدَاءُ
---	---

انسان پر ہر طرح کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور وہ سب آسان ہوتی ہیں سو دشمنوں کی خوشی کے،

العباس بن الاحنف

صِرْتُ كَأَنِّي ذُبَالَةٌ تُصِبْتُ تُضَيُّ لِلنَّاسِ وَهِيَ تَحْتَرِقُ

میں تو ایسا ہو گیا جیسے چراغ کی بتی کہ وہ دو طرفوں کیسے روشنی کرتی ہے اور خود جلتی رہتی ہے۔

وَلَكِنَّا أَيْضًا

كُفِيَ حُرًّا أَنَّا الْبُغَاةُ بَيْنَنَا وَقَدْ جَمَعْتَنَا وَالْأَجَبَةُ دَأْسًا

رج و نسیم کیلئے یہ کافی ہے کہ ہمارے درمیان بغد ہے جب کہ ہم کو اور دوستوں کو گھر جمع کر چکا ہے۔

الجلال الحارثی

إِذَا مَا أَهَانَ أَمْرُؤُ تَفَسَّدَا فَلَا أَكْرَمَ اللَّهُ مَن مَّكِرَ مَدَا

جب آدمی خود کو بے وقعت کرے تو حسد اس کی عزت کو نیوالے کو باعث نہ کرے گا۔

وَقَالَ آخَرُ

صَبْرْتُ عَلَى مَا لَوْ تَحْتَلَّ بَعْضُهُ جِبَالُ شَرَاةٍ أَصْبَحَتْ تَتَصَدَّعُ
مَلَكَتُ دُمُوعَ الْعَيْنِ حَتَّى رَدَّدْتُهَا إِلَى بَاطِنِ فَالْعَيْنُ فِي الْقَلْبِ تَلَدَّعُ

۱۱) میں نے ایسی ایسی مصیبتوں پر صبر کیا ہے کہ اگر مقام شرا کے پہاڑ ان میں سے بعض کو اٹھائیں تو وہ پھٹ پڑیں۔

۱۲) میں نے آنکھ کے آنسوؤں پر کنٹرول کر لیا اور ان کو باطن کی طرف لوٹا دیا پس اب آنکھ دل میں انسو بہا رہی ہے۔

وَقَالَ الْفَقِيهُ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ حَوْزَمٍ

لَا يَشْمَتَنَّ حَاسِدٌ إِنْ نَكَبَتْ عَرَضَتْ فَالذَّهْرُ لَيْسَ عَلَى حَالٍ بِمُتَرَكٍ
فَالْحَرُّ كَالْتَبَرِّ يُلْقَى تَحْتَ مُنْفَخَةٍ طَوْرًا وَطَوْرًا يُرَى تَاجًا عَلَى مِلْكٍ

۱۱) اگر کوئی نصیبت پیش آجائے تو حاسد کو خوش نہیں ہونا چاہیے کیونکہ زمانہ ایک حالت پر چھوڑنے والا نہیں ہے۔

۱۲) پس شریف آدمی سونے کی طرح ہے کہ کبھی دھونکنی کے نیچے ڈالا جاتا ہے اور کبھی بادشاہ کے سر پر تاج نظر آتا ہے۔

حَسَنُ الْمُخَاصَمَةِ خَوْبِي خَتَابُ ابْنُ جَابِرٍ

إِنْ شِئْتُ أَنْ يَجِدَ الْعَدُوُّ وَقَدْ غَدَا لَكَ صَاحِبًا يُؤْتِي الْجَمِيلَ وَيُجَسِّنُ
فَاعْمَلْ كَمَا قَالَ النُّجَيْرُ بِخَلْقِهِ فِي قَوْلِهِ إِذْ فَعَّ بِالْبَنِي هِيَ أَحْسَنُ

۱۱ اگر ترانے دکن کو اسے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے
۱۲ تو وہ کام کر جس کا حکم اللہ نے اس آیت میں کیا ہے۔ بدی کا دغیر ایسے برائے کر جو بہت ہی اچھا ہو۔

قَلَّةُ الْمَالِ قَلَّتْ مَالٌ (کم مانگی) لِبَعْضِهِمْ

النَّفْسُ مَلَأَى مِنَ الْمَعَالَى وَالْكَتْسُ صِفْرُ الْجَنَانِ خَالٍ فَلَيْتَ مَالِي كَمَثَلِ فَضْلِي وَلَيْتَ فَضْلِي كَمَثَلِ مَالِي

۱۱ میرا نفس شرفوں کو بھرا ہوا ہے اور پھیل باطل خالی ہے ۱۲ سو کا شرف میرا مال میرے فضل کے مثل اور میرا فضل میرے مال کے مثل ہوتا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ

دَعِ الْآيَاتِ مَا تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَطَبَّ نَفْسًا إِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ وَلَا تَجْزَعْ لِحَادِثَةِ الْيَمَانِي فَمَا لِحَوَادِثِ الدُّنْيَا بَقَاءُ إِذَا مَا كُنْتَ ذَا قَلْبٍ قَنُوعٍ فَأَنْتَ وَمَالُكَ الدُّنْيَا سَوَاءُ

۱۱ زمانہ کو چھوڑ دو جو چاہے کرے تو زو دل بلا کے وقت ہشاش بشاش رہو ۱۲ حوادث زمانہ سے مت گھبراؤ کیونکہ حوادث زمانہ کچلے بقاء نہیں ہے۔ ۱۳ جب تو فانیع دل والا ہے تو تو اور مالک دنیا دونوں برابر ہیں۔

أَبُو اسْحَاقَ الصَّبَّاحِ

أَصْبَبْتُ وَالتَّوْنُ قَدْ يُرْجَى لِقَاءُهُمَا وَلَيْسَ يُرْجَى الْإِتْقَانُ اللَّبَّ وَالذَّهَبُ

حَلَلَاتِ صَب گویا جمع اصب نون پھیل جمع نینان، انوان، لب عقل، ذہب سونا۔ تشریح
گوہ اور پھیل کا اجتماع تو ممکن ہو سکتا ہے لیکن عقل اور سونے کا جمع ہونا ممکن نہیں۔

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ حَرِيمٍ الْهَمْدَانِيُّ

أَيُّتُ وَالْآيَاتُ ذَاتُ تَجَارِبٍ وَتَبْدِي لَكَ الْآيَاتُ مَا لَسْتَ تَعْلَمُ بِأَنَّ ثَرَاءَ الْمَالِ يَنْفَعُ رَبَّنَا وَيُبْدِي عَلَيْنَا الْحَمْدَ وَهُوَ مَدْفُونٌ وَأَنَّ قَلِيلَ الْمَالِ لِلْمَرْءِ مُفْسِدٌ يُجْنُ كَمَا حَزَّ الْقُطَيْعُ الْمَحْرَمُ يَزِي دَرَجاتِ الْجَدِّ لَا يَسْتَطِيعُهَا وَتَقَعْدُ وَسَطُ التَّوْمِ لَا يَتَكَلَّمُ

حَلَلَاتِ ثراء زیادتی مال، تجربان، حزن کا نام، القیظ جھڑ، الحرم، مراد غیر مدبوخ چیز۔ تشریح
۱۱ مجھے بتایا گیا ہے اور زمانہ بہت تجرب کار ہے ایسی ایسی چیزیں ظاہر کرتا ہے جن سے تو باطل نا آشنا ہے۔
۱۲ یہ کہ مالدار کو اس کی مال داری نفع دیتی ہے اور اس کی قہریت کراتی ہے حالانکہ وہ بڑا ہے۔

۱۲۔ اور کہ تمہارا مال کسی کیلئے باعث فساد ہے ایسے ہی کاٹ یا جاتا ہے جیسے کچا چمڑا،
۱۳۔ بزرگ کے درجے کو دیکھتا ہے یا نہیں سکتا اور لوگوں کے درمیان بیٹھتا ہے بول نہیں سکتا۔

الشکوٰی الیٰ الصدقاء | دوستوں سے شکوہ | وَقَالَ بَعْضُهُمْ

يَا غَائِبِينَ تَعَلَّنَا بِغَيْبَتِهِمْ | بِطِيبِ دَهْرٍ وَلَا وَاللَّهِ لَمْ يَطِيبْ
ذَكَرْتُ وَالْكَاسُ فِي كَفِّي لِيَا لَيْكُمُ | فَالْكَاسُ فِي رَاحَةِ وَالْقَلْبُ فِي نَعْبٍ

۱۱۔ اے دور جانو! ہم خوشگوار زمانے کے سبب تمہاری یاد سے غافل ہو گئے لیکن زمانہ بھی خوشگوار نہ ہوا۔
۱۲۔ میرے ہاتھ میں جام ہے اسی حالت میں تمہاری راتیں یاد آئیں پس جام ہاتھ میں ہے اور دل بے یمنی میں ہے۔

كُتِبَ أَبُو دَلْفٍ إِلَى ابْنِ طَاهِرٍ بِعَائِبَتِهِ | ابو دلف نے ابن طاہر کو مرز نش کرتے ہوئے لکھا۔

إِخَاءُكُمْ كَالْوَسْرِ لَيْسَ بِدَائِمٍ | وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَدُومُ لَهُ عَهْدٌ
وَعَهْدِي لَكُمْ كَالْأَسْحَىٰ وَبَهْجَةٍ | لَهُ وَرَقِي خَضِرٌ إِذَا فَنَى الْوَسْرُ

مل لغات | آثار۔ معذ ہے بھائی یا دوست بننا، اور دھلاب، اس ایک درخت ہے جو ریحان کے نام سے مشہور ہے
تجارت رونق، ورق پست، خضر، سبز۔ تشریح۔
۱۱۔ تمہاری دوستی دھلاب کی طرح ہے کہ دوام پذیر نہیں اور جو چیز دوام پذیر نہ ہو اس میں کوئی خوبی نہیں ہوتی ۱۲۔ اور میری دوستی ریحان کی طرح ہے کہ ہمیشہ تروتازہ رہتا ہے اور اس کے پتے اس وقت بھی سرسبز رہتے ہیں جب کہ دھلاب فنا ہو چکا ہوتا ہے

فَاجَابَهُ ابْنُ طَاهِرٍ | ابن طاہر نے ابو دلف کو جواب دیا۔

أَشْبَهْتَ عَهْدَ الْوَسْرِ فِيمَا تَدَّيْتُهُ | وَهَلْ زُهْرَةٌ إِلَّا وَسِيدُهُ الْوَسْرُ
إِخَاءُكُمْ كَالْأَسْحَىٰ مُرَمَّدًا فَهْ | وَلَيْسَ لَهُ فِي الرَّيْحِ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

مل لغات | زہرہ کل، مرتج، مذاق مزہ۔ تشریح۔
۱۱۔ تو نے دھلاب کو اس کی مذمت کرتے ہوئے تشبیہ دی ہے حالانکہ کوئی گل نہیں جس کا سردار دھلاب نہ ہو
۱۲۔ تمہاری دوستی ریحان کی طرح ہے جو ہمیشہ ہوتا ہے مزید برآں اس میں خوشبو نہیں ہوتی نہ اول نہ آخر

لِلْإِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ رَضِيَ تَعَالَى عَنْهُ

إِذَا بُلِيتَ بِغَيْرَةٍ فَاصْبِرْ لَهَا | صَبِرَ الْكَرِيمُ فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْزَمُ
لَا تَشْكُونَ إِلَيَّ الْخَلَاءِيقَ إِنَّمَا | تَشْكُو الرَّحِيمَ إِلَى الَّذِي لَا يَرْحَمُ

” جب تو جیرانی میں مبتلا ہو جائے تو شریفوں کی طرح صبر کر کہو نہ سب بڑی دانائی اور خوشیاری یہی ہے۔
 ” غفلت سے ہرگز شکایت نہ کرنا کیونکہ اس صورت میں تو زحیم کی شکایت اس سے کرے گا جو رحم نہیں کر سکتا۔

النَّاسُ عَلَى دَيْنٍ مُلُوكِهِمْ | لوگ اپنے بادشاہوں کے طبقہ پر ملتے ہیں۔

إِذَا كَانَ رَبُّ الْبَيْتِ بِالْذِّقِ مُوَلِّعًا | فِثْمَةُ أَهْلِ الْبَيْتِ كُلِّهِمْ رَفِصًا

جب صاحب خانہ ذق کا دلدادہ ہو تو گھر والوں کی عادت ناپختے گانے کی ہوگی۔

لَا يَدُّ لِلْمَلِكِ مِنَ الْإِعْطَاءِ | بادشاہوں کیلئے سخاوت ضروری ہے۔

إِذَا لَمْ يَكُنْ مَلِكٌ وَاهِبَةً | فَدَعُهُ فَذَوَلَّتْ ذَاهِبَةً

جب بادشاہ بخشش کرنا لانا نہ ہو تو اُسے چھوڑ اس کی دولت فنا ہونے والی ہے

الظَّرَافَةُ | خوش طبعی ! | ابْنُ تَمِيمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

قَالُوا أَيْنَاكَ كُلَّ وَقْتٍ هَيِّمٌ بِالشَّرِّبِ وَالْعَنَاءِ | فَقُلْتُ إِنِّي فَتَى تَوَلَّى | أَعْيَشُ بِالنَّاءِ وَالْمَقَامِ

لوگوں نے مجھ سے کہا، ہم تجھے ہر وقت شراب نوشی اور گانے میں آوارہ پھرتے ہوئے دیکھتے ہیں میں نے کہا میں قانع آدمی ہوں میری بانی اور ہوا پر گراؤ

مُحْسِنُ الْإِسْتِئْذَانِ | اجازت طلبی کا بہترین انداز | وَلِبَعْضِهِمْ

يَا مَعْدِنَ الْفَضْلِ وَطُودَ السَّخَا | لَا زِلْتُ مِنْ بَحْرِ التَّخَاغُفِ | عَيْدُكَ بِالْبَابِ فَقُلْ مُنْعَمًا | يَدْخُلُ أَوْ يَصْبِرُ أَوْ يَنْصَرِفُ

” اے معدنِ فضل و کوہِ سخا تو ہمیشہ دیانے سخاوت سے سیراب ہوتا ہے۔

” تیرا غلام دروازہ پر حاضر ہے پس مرجعہ کہہ تاکہ وہ اندر آجائے یا صبر کرے یا واپس ہر جائے۔

الشَّيْبُ | بڑھاپا ! | وَلَا خَرَّ

وَلِي خَطٌّ وَلَا أَيَّامٌ خَطٌّ | وَبَيْنَهُمَا فَخْةُ الْمَدَامِ | فَكُتِبَتْهُ سَوَادٌ فِي بَيَاضٍ | وَتُكْتُبُهُ بَيَاضًا فِي سَوَادٍ

” میرا بھی ایک خط ہے اور زمانہ کا بھی ایک خط ہے مگر ان دونوں میں روشنائی مختلف ہے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

” میں سفید سیاہ (کاغذ) میں لکھتا ہوں اور وہ سیاہ (بالوں) میں سفید لکھتا ہے۔

وَلَمَّا رَأَيْتُ الشَّيْبَ أَقْبَنْتُ أَنَّهُ | نَذِيرٌ لِّجَنَّتِي بِأَهْدَامِ بِنَائِهِ | إِذَا أَبْيَضَ خَضِرُ النَّبَاتِ فَإِنَّهُ | دَلِيلٌ عَلَى اسْتِحْصَارِهِ وَقَنَائِهِ

میں نے بڑھاپے کو دیکھ کر یقین کر لیا کہ یہ میرے جسم کو اس کی بے سندم ہونے کا نشانہ ہے۔

۳۳۳
 کیونکہ جب بزرگھاس سفید ہونے لگے تو یہ اس کے کٹنے اور فنا ہونے کی دلیل ہے۔

	وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ حَزْمٍ	
وَحَلَّ عَلَيْكَ نَذِيرُ الْمَشِيبِ وَأَنْتَ عَلَى مَا أَرَى مُسْتَقِرٌّ فَمَا لَكَ لَا تَسْتَعِدُّ إِذَنْ وَتَعْلَمُ أَنَّ لَيْسَ مِنْهَا مَقَرٌّ	فَمَاذَا تَوَمَّلُ أَوْ تَنْتَظِرُ تَمُرُّ لَيْلَا لَيْلِكَ مَرَّ أَحْيَا مِنَ الْعَبْرِ لَأَخْصَتْ خَيْرَ الْبَشَرِ أَتَرْغَبُ عَنْ فُجَاوَةِ الْمُنُونِ	ثَلَاثٌ وَسِتُّونَ قَدْ جَزَّهَا فَمَا تَرْغَوِي أَوْ فَمَا تَرْهَ جُرْ فَلَوْ كُنْتَ تَعْقِلُ مَا يَنْقُضُنِي لِدَارِ الْمَقَامِ وَدَارِ الْمَقَرِّ
	فَأَمَّا إِلَى جَنَّةٍ انْتَرِلْتُ	أَوْ أَمَّا إِلَى سَعْيٍ تَسْتَحِرُّ

صل لغات | حضرت ابن ہونا گزر رہا، تو دل امید کرنا، حقیقت تیرا قرار، منوں موت، مفر جائے قرار، ازل لغت (ن)،
 زلفا قریب ہونا، استعرا اسار بھرنا۔ تشریح
 ۱۔ تیری عمر کے تریسٹھ سال گزر گئے اب کہ ہے کی امید اور انتظار کرتا ہے۔
 ۲۔ تیرے پاس بڑھاپے کا قاصد پہنچ چکا ہے پس تو اب بھی نہیں رکتا اور باز نہیں آتا۔
 ۳۔ تیری رانی بڑی تیزی سے گزر رہی ہیں اور میں تجھے ایک ہی حالت پر راتی دیکھ رہا ہوں۔
 ۴۔ تیری عمر کا جو حصہ گزر گیا اگر تو اس کو سمجھتا تو رانی کے بدلے نیکی کرتا۔
 ۵۔ سو تجھے کیا ہوا کہ تو اب بھی دائمی قیام گاہ (آخرت) کیلئے تیاری نہیں کرتا۔
 ۶۔ کیا تو موت کے پہاڑ آجانے سے اعراض کرتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ اس سے مفر نہیں ہو سکتا۔
 ۷۔ پس یا تو جنت کی طرف جانا ہوگا جو مومنین کے لئے نزدیک کر دیا گیا اور یا جہنم کی طرف جو دھلتی ہوگی۔

	وَقَالَ الْآخَرُ	
خَيْرٌ أَمَّ مَشِيبِي؟ قَالَ: بَلْغَمٌ لَقَدْ أَخْطَأْتَ فِيمَا قُلْتَ بَلْ غَمُّ		سَأَلْتُ مِنَ الْأَطِبَّاءِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ لَهُ عَلَى غَيْرِ احْتِشَامٍ

۱۔ میں نے ایک روز مازق طبیب سے دریافت کیا کہ میرا بڑھاپا کس سبب سے ہے؟ اس نے کہا: بلغم!
 ۲۔ میں نے اس سے بڑھچھک کہہ دیا کہ آپ نے غلط کہا ہے بلکہ بڑھاپا غم کی وجہ سے آیا ہے۔

	ذَمُّهُ	
كُنْتُ ابْنُ عِمَةٍ فَصِرْتُ عَمًّا وَدَكُنْتُ بِنْتًا فَصِرْتُ أُمًّا		قَالَتْ وَقَدْ رَأَيْتُهَا مَشِيبِي وَسَمَّيْتُ ابْنِي فَقُلْتُ أَيْضًا

۱۱ ایک عورت نے میرے بڑھاپے سے مخالفت ہو کر مجھ سے کہا تو چار سو بھائی تھاب تو خود ہی چچا ہو گیا۔
۱۲ اس نے میرے ساتھ دل لگی کی سو میں نے بھی کہہ دیا کہ پہلے تو لاکی تھی اب ماں ہو گئی۔

النَّظَرُ فِي الْعَوَاقِبِ

اِنْجَمَ بِنِي !
لَا تَبْكُ ثَوْبَكَ اِنْ اَبْلَيْتَ جَدَّكَ
وَلَا تَكُونَنَّ فُحْشًا لَا يَجِدُ تَه
وَلَا تَعْفُ اِذَا ابْصَرْتَهُ دَلْسًا
وَابَاكَ الَّذِي اَبْلَيْتَ الْاَيَّامُ مِنْ بَدَنِكَ
فَرُبَّمَا كَانَ لِهَذَا التَّوْبُ مِنْ كَفِّكَ
فَاِنَّمَا الْكُتُبُ الْاَوْسَاخُ مِنْ دَلْسِكَ

۱۱ اپنے پڑے پرست رو اگر دینتے دینتے پڑنا کر دیا ہے تو نیا بنالے گا، اس پر رو کہ مرد راہم در دانی عمر نے تیرا بدن پڑنا کر دیا۔
۱۲ پڑنا ہونے پرست اگر کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہی پڑنا تیرا کفن بنے۔
۱۳ پڑے کو مینا کھلا دیکھ کر نہ مت بسور کیونکہ یہ تیرے ہی میل کچل سے پیدا ہوا ہے۔

ابُو وَهَبٍ الْقُرْطُبِيُّ

تَنَامُ وَقَدْ اَعَدَّ لَكَ الشَّهَادَ
وَتَصْبِحُ مِثْلَ مَا تَمْسِي مُضِيْعًا
اَلْظَمِعُ اَنْ لَفُوْا غَدًا هِنِيْعًا
اِذَا فَرَطْتَ فِي تَقْدِيْمِ زَرْعٍ
وَتَوْقِنُ بِالرَّجِيلِ وَلَيْسَ رَاَدُ
كَأَنَّكَ لَسْتَ تَذَرِي مَا الْمُرَادُ
وَلَمْ يَكْ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا اجْتِهَادُ
فَكَيْفَ يَكُوْنُ مِنْ عَدَمِ حَصَادُ

مل لغات سہاد بے خوابی، زاد تو شہ، فرط کوتاہی، حصاد درانی سے کھیتی کاٹنا۔ تشریح
۱۱ تو موتا ہے حالانکہ تیرے لئے بے خوابی تیار کی گئی ہے اور تجھے کو بچ کرنے کا یقین ہے حالانکہ تیرے پاس کچھ تو شہ نہیں ہے۔
۱۲ تو شام کی طرح صبح بھی بیکاری میں گزرتا ہے گویا کہ تو مقصد اور مراد کو مانتا ہی نہیں۔
۱۳ دنیا میں کوشش کئے بغیر قیامت کے روز کا کیا باب ہو رہا ہوتا ہے۔
۱۴ جب تو نے پہلے کھیتی بونے میں کوتاہی کی ہے تو پھر بغیر بونے کھیتی کیسے کاٹا جاسکتی ہے۔

عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّهِمِ

سَرَّ مِنْ عَاشٍ مَالُهُ فَاجَا
حَاسِبُهُ اَللّٰهُ سَرَّهٗ الْاَعْدَاْمُ

آدمی کو زندگی میں اس کا مال خوش کن ہوتا ہے اور جب خدا حساب لیا تو اس کو ناداری خوش کن ہو گئی۔

شَهَابُ الدِّينِ الْأَنْدَلُسِيِّ

يَا مَنْ تَجَلَّدَ لِلزَّمَانِ
أَمَّا نَرَمَانِكَ مِنْكَ أَحَلَّدُ
سَلَطَ هَاكَ عَلَى هَوَاكَ

وَعَدَ يَوْمَكَ لَيْسَ مِنْ غَدٍ | إِنَّ الْحَيَلَةَ مَرَّ اسْرَاعٍ | قَاذِرٌ غَمٌّ مَا قَدْ شِئْتَ مُحَمَّدُ
وَالنَّاسُ لَا يَبْقَى سِوَى | أَثَارِهِمْ وَالْعَيْنُ تَفْقَدُ | أَوْ مَا سَمِعْتَ بِمَنْ مَضَى
هَذَا أَيُّدَمُ وَذَلِكَ يُحْمَدُ | الْمَالُ إِنْ أَصْلَحَتْهُ | يُصْلِحُ وَإِنْ أَفْسَدَتْ يُفْسِدُ

۱۱۔ اسے وہ شخص کہ تو زمانہ کو زور دکھاتا ہے یا درکہ کہ زمانہ تجھ سے زیادہ طاقت ور ہے ۱۲۔ اپنی عقل کو اپنی خواہشات پر غالب کر اور یہ سمجھ کہ تیرا آج کا دن کل سے وابستہ ہی نہیں ۱۳۔ بیشک زندگی بھیتی ہے پس جو تو کاٹتا چاہے وہی ہو۔
۱۴۔ لوگوں کے صرف آثار باقی رہ جائیں گے ذات سب کی فنا ہو جائیگی۔
۱۵۔ کیا تو نے گذشتہ لوگوں کے متعلق نہیں سنا کہ کسی کو بڑا کہا جاتا ہے اور کسی کی تعریف کی جاتی ہے
۱۶۔ اگر تو مال کو اچھا بنائے گا تو اچھا ہو جائے گا اور خراب کرے گا تو خراب ہو جائیگا۔

الشَّيْخُ بِهِاءُ الدِّينِ الْأَمَلِيُّ

أَلَا يَا خَايَضًا بَحْرًا أَلَمَانِي | هَذَا كَ اللَّهِ مِنْ هَذَا النَّوَانِي | أَصْنَعْتُ الْعُمْرَ عَصِيانًا وَجَحْلًا
فَمَهْلًا أَيُّهَا الْمَغْرُورُ مَهْلًا | مَضَى عَهْدُ الشَّبَابِ وَأَنْتَ عَاقِلٌ | وَفِي تَوْبِ الْعَيِّ وَالْغَيِّ سَرِيفٌ
إِلَى كَعَالِيهَا تَجَرَّ أَنْتَ هَائِلٌ | وَفِي وَقْتِ الْغَنَائِمِ أَنْتَ تَائِلٌ | وَطَرَفُكَ لَا يَبْرِي إِلَّا طُمُوحًا
وَنَفْسُكَ لَمْ تَزَلْ أَبَدًا جَمُوحًا | وَقَلْبُكَ لَا يُفِيقُ عَنِ الْمَعَاصِي | فَوَيْلُكَ يَوْمَ يُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي

حل لغات | فائض خاض (ن) نوصاً داخل ہونا، امانی جمع امنیۃ آرزو، النوانی مستی، قور، الغی گمراہی، اقل
رقل (ن) رقلنا دامن کیسٹے ہوئے ناز سے چٹا، باجم حیران غنائم جمع غنیمت، طرف اسبجھ، طموحاً طمع (ن) طمحا طما ما بفرح ناکا اھٹنا
جھارٹ، الفرس سرکش کرنا، سوار کے قابو میں ڈالنا، توامی جمع ناصیۃ پیشانی۔ تشدید
۱۱۔ اے امیدوں کے دریا میں ڈوبے ہوئے اس کوتاہی سے اللہ تیری ہدایت کرے۔
۱۲۔ تو نے نافرمانی اور نادانی میں ساری عمر برباد کر دی سو باز آئے فریب خوردہ باز آ۔
۱۳۔ جوانی کا زمانہ گزرنے لگا اور تو عاقل ہے اور اندھے پن اور گمراہی کے لباس میں اکڑنا پھرتا ہے۔
۱۴۔ تو جو پاؤں کی طرح کب تک مارا مارا پھرتا رہے گا اور اوقات غنیمت میں کب تک سوتا رہے گا۔
۱۵۔ تیری نگاہ ہمیشہ ادب ہی اٹھی رہی اور تیرا نفس ہمیشہ سرکش ہی رہا۔
۱۶۔ اور تیرا دل معاصی سے کبھی ہوش میں نہیں آتا سو اس دن تیرے لئے ہلاکت ہوگی جس دن پیشانی میں پرچی جائیگی۔

وَقَالَ آخِرُ

وَمَا أَهْلُ الْحَيَلَةِ لَنَا بِأَهْلٍ | وَلَا ذَا رُ الْقَنَاءِ لَنَا بِدَاهِلٍ
وَمَا أَمْوَالُنَا إِلَّا غَوَاهِلُ | سَيَأْخُذُهَا الْمُعِيرُ مِنَ الْمُعَاهِلِ

اور دنیا والے ہمارے اور زانی دنیا ہمارا گھر ہے ہمارا مال عایت ہے عاریت پر لئے والا پھر لے لیگا۔

إِلَى الطَّيِّبِ الْمُتَّيِّنِ

الظُّلَمُ مِنْ شَيْمِ النَّفُوسِ فَإِنْ تَجَدَّدَ
وَمِنْ الْبَلِيَّةِ عَذْلٌ مَنْ لَا يَرْعَوِي
وَالذِّكْرُ يُظْهِرُ فِي الدَّلِيلِ مُوَدَّةً
وَمِنْ الْعَدَاوَةِ مَا يَمُوتُ نَفْعُهُ
ذَاعِفَةٌ فَلَعَلَّةٍ لَا يَظْلَمُ
عَنْ جَهْلِهِ وَخَطَابُ مَنْ لَا يَفْهَمُ
وَأَوْدُ مِنْهُ لِمَنْ يُوَدُّ الْأَرْقَمُ
وَمِنْ الصَّدَاقَةِ مَا يَضُرُّ وَيُؤْلَمُ

محل ثلثا شیم جی شیمت عادت اعفتہ پاکدامنی پر ہیزگاری، البلیۃ نصیبت، عدل مامت کرنا، لایرعوی، اور عوار باز رہنا، رجوع کرنا، الارقم کوڑیالا سانپ۔ تشدیج۔

۱۱۔ ستما کی نفوس کی سرکشتی میں داخل ہے سوا کرتا ایسے شخص کو یاد ہے جو ظلم سے بچتا ہو تو کسی وجہ خاص کی وجہ سے ظلم نہیں کرتا۔
۱۲۔ منجہ مصابک ہے اس شخص کو ملامت کرنا جو اپنی نادانی سے باز نہ آئے اور اس شخص کا خطاب کرنا جو نا سمجھ ہو۔

۱۳۔ عجیب بات تو دیکھو کہ کچھ دی گنجی ﴿﴾ حضور بلبل بستان کرے تو اسکی ﴿﴾ ذلت حقیر میں دوستی کو ظاہر کرتی ہے حالانکہ ذیل جس سے اپنی دوستی کا اظہار کرے اس کے حق میں ذیل کی نسبت کوڑیالا سانپ زیادہ قابل گوشت ہوتا ہے۔
۱۴۔ بعض دشمن ایسی ہوتی ہے کہ تم کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے اور بعض دوستی ایسی ہوتی ہے کہ کچھ اور در پہنچاتی ہے۔

إِنِّي أَصَاحِبُ حِلْيَةٍ وَهَوَاؤِي كَرَمٌ
وَلَا أَقِيمُ عَلَى مَالٍ أَذِلُّ بِهِ
وَلَا أَصَاحِبُ حِلْيَةٍ وَهَوَاؤِي جُبْنٌ
وَلَا الذِّمَّاءُ عَرَضِي بِهِ دَرَنٌ

۱۱۔ میں اپنے علم کو اس وقت تک تم کو دیتا ہوں جب تک کہ وہ میرے باعث عزت ہو اور جب نہ ہو تو اس کو تم سے نہیں لکھتا۔
۱۲۔ میں ایسے مال نہیں چھتا جس سے کہ میں ذلیل ہوں اور مجھے اس چیز میں مزہ نہیں آتا جس سے میری آبرو ذلیل ہو۔

مِنْ امْتَصَى بِسَوَى الْهَيْدَى حَاجَتُهُ
أَجَابَ كُلَّ سُؤَالٍ عَنْ هَلْ يَلْمُ

جو شخص ہندی تلوار کے بغیر اپنی حاجت طلب کرے گا تو دوسرے سائل کو جواب نہیں میں یگانہ تلوار کے بغیر کامیاب ممکن نہیں ہے۔

وَمَا كُلُّ هَاوٍ لِلْجَمِيلِ بِفَاعِلٍ
وَلَا كُلُّ فَعَالٍ لَهُ بِمُتَمِّمٍ

ہر نیک کام کا قصد کرنا والا کو گداز کرنا والا نہیں ہوتا اور نہ ہر کام کرنا والا اس کو کا حقہ متا کرتا ہے۔

ذَوُ الْعَقْلِ يَشْقَى فِي التَّعْلِيمِ بِعَقْلِهِ
وَالْهَمُّ يُخْطِرُ الْجَمِيلَ خَافَةً
فَلَا غَرَّتْ بِي سَاعَةٌ لَا تُعْزِي
وَأَخْوَا الْجَهْلَةِ فِي الشَّقَاوَةِ يَنْعَمُ
وَلْيَشِيبْ نَاصِيَتَهُ الصَّبِيُّ وَهَرَمُ
وَلَا صَحْبَتِي فَهَجَةٌ تَقْبَلُ الظَّلْمَا

(۱) عقلمند ناز و نعمت میں شغلی اور بد نصیب تھا ہے اور جاہل بد نصیبی کے باوجود چین اڑاتا کیونکہ اس کو سکر مال نہیں ہوتا۔

دیوانہ باشش تا غم تو در گیران خورد ❀ عاقل مباحث تا تو غم دیگران خوری

(۲) غم شخص جسم کو بسبب لاغری کے ہلکا اور مٹے پیشانی تو غم کو مسند اور بوقوف پورھا کرتا ہے (۳) سو مجھ پر ایسی ساعت نہ گزری جو میری عزت کا باعث نہ ہو اور اس کی جان میں کس پر اس نے جو لوگوں کا طعن قبول کرے۔

سَوَى وَجَعِ الْحَسَادِ دَاوِ قَاتِهِ وَلَا تَطْمَعَنَّ فِي حَاسِدٍ فِي مُؤَدَّةٍ يَهْوُونَ عَلَيْكَ أَنْ تَصَابَ جُثُومُنَا	إِذَا حَلَّ فِي قَلْبٍ فَلَيْسَ يَحُولُ وَأَنْ كُنْتَ تَبْدِيهَا لَهُ وَتَنْبِيلُ وَكُنْ لَمْ أَغْرَاضُ لَنَا وَعَقُولُ
--	---

(۱) حاسدوں کے درد کے علاوہ دیگر امراض کا علاج کر کیونکہ مرض حسد جب کسی دل میں ٹھہر جاتا ہے تو پھر زائل نہیں ہوتا۔

(۲) حاسد سے محبت کی طمع مت کر اگرچہ تو اس سے محبت ظاہر کرے اور اس کو عطا کرے،

(۳) ہم کو یہ آسان ہے کہ ہمارے جسم لڑائی میں زخموں وغیرہ کی مصیبت پہنچائے جائیں اور ہماری آبرو میں اور عقلیں سلامت رہیں۔

وَمَنْ كَانَ عَزْمِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ حَدًّا إِذَا أَعْتَادَ الْفَتَى خَوْضَ السَّنَايَا رَمَانِي الدَّهْرُ بِالْأَرْزَاءِ حَتَّى فَصُرْتُ إِذَا أَصَابَتْكُنِي سِهَامٌ	وَحَيْلٌ طُولُ الْأَرْضِ فِي عَيْنِهِ شَبْرًا فَأَهْوَنُ مَا تَمُرُّ بِهِ الْوُحُولُ فَوَادِي فِي غُشَاءٍ مِنْ نَبَا تَكْثُرُ الْبَصَالُ عَلَى نَصَالِ
---	---

(۱) جس شخص کے پہلوؤں میں میرا سنبند قصد ہوگا تو وہ اس کو مفردائی پر لے لیجئے کرے گا اور زمین کے طول کو اس کی آنکھ میں بقدر البشت ٹاپ کرے گا۔

(۲) جب جوان مرد موتوں کے درمیان میں گھسنے کا عادی ہو تو کچھ دنوں میں اس کو چلنا نہایت آسان ہے

(۳) زمانے میرے مصائب کے تیر مارے یہاں تک کہ میرا دل اس کے تیروں سے پرے میں ہے۔

(۴) سو میں اس حال میں ہو گیا کہ جب میرے تیر لگتے تھے تو تیروں کی بہاؤں پر لگ کر گونسی تھیں، یہ مشکلیں میرے پریشانی کی آسان گونسی

لَيْسَ الْجَمَالُ بَوَجْهِ صَحْرٍ مَارِنَةٍ فَلَيْسَ يَرْفَعُهُ شَيْءٌ وَلَا يَضَعُهُ إِذَا سَرَّيْتُ يَوْمَ اللَّيْلِ بَارِزَةً فَمَا لِحَرْجِ إِذَا أَرْضَاكُمْ أَلَمُ	أَنْفُ الْعَرَبِ يَقْطَعُ الْعِزَّ يَجْدَعُ إِنَّ السَّاحِرَ يَجْمَعُ النَّاسَ خَمْلَةً فَلَا تَنْظُنَّ أَنَّ اللَّيْلَ يَنْبَسِمُ إِذَا تَرَحَّلْتَ عَنْ قَوْمٍ وَقَدْ دَرُوا مَنْ كَانَ قَوْقُ حَلِّ الشَّمْسِ مَضْعَةً وَلَيْسَ كُلُّ ذَوَاتِ الْخَلْبِ السَّبْعُ إِنْ كَانَ سَرَّكُمْ مَا قَالَ حَاسِدُنَا أَنْ لَا تَقَارِدَهُمْ فَالْزَاحُونَ هُمُ
---	---

شَرُّ الْبِلَادِ بِلَادُ لَا صَدِيقَ بِي وَشَرُّ مَا يَكْسِبُ الْإِنْسَانُ مَا يَصِمْ

علی نقلاً | مارن نام کا لازم حصہ جمع موارد، بجد کان کان کا کٹ جانا، الخلب چھل جمع مطالب، یوب جمع نام

کھل کے دانت، بارزہ ظاہر، جرج زخم، الم تکلیف، یصم عیب لگانا۔ تشریح

(۱) حقیقی جمال اس چہرہ کو حاصل نہیں جسکی ناک سالم ہو کیونکہ صاحب عزت شخص کی ناک بے عزتی سے کٹ جاتی ہے۔

(۲) جس شخص کا مرتبہ آفتاب کے مرتبہ سے اونچا ہو تو اس کو کوئی چیز گھٹا بڑھا نہیں سکتی۔

(۳) بیشک ہتھار سب لوگ اٹھاتے ہیں مگر بہادر کوئی ہی ہوتا ہے دیکھو ہر پنجہ دراز زندہ نہیں ہوتا۔

یہ جب تو شیر کے دانت کھلے تو نے دیکھے تو یہ مت سمجھ کہ شیر بتر کر نیا لایا ہے (بلکہ وہ تیرے ہلاک کرنے کا قاصد ہے)
 (۵) اگر تم کو ہمارے حاسدوں کے قول نے خوش کیا ہے تو اس زخم کا جس نے تم کو خوش کیا ہے ہمیں درد معلوم نہیں ہوگا۔
 (۶) جب تو کسی قوم سے چلا ہو اور آنکھ لگا کر تیرے بعدانہ ہونے کی قدرت تھی تو اس صورت میں کوئی کر نیوالی حقیقت وہ قوم ہے نہ کہ تو۔
 (۷) بدترین شہر وہ ہیں جن میں کوئی دوست نہ ہو اور انسان کی بدتر کائی وہ ہے جو اس کو عیب لگائے۔

لَا تَشْكُونَنَّ إِلَى خَلْقٍ فَتَشْتُمْتَهُمْ | شَكْوَى الْجَرِيرِ إِلَى الْعُقْبَانِ وَالْخَجَمِ

تو غلوق سے ایسا شکوہ نہ کر جیسا مجروح شخص کوں اور مردار و نوار پرندوں سے کرتا ہے۔

وَيُطِرُنِي قَوْلُ الْمُتَنَبِّئِ | مجھے متنبی کا قول ست بناتا ہے

لَا يَخْجِدُ عَنْكَ مِنْ عَدُوٍّ دَمْعُهُ | وَأَرْحَمُ شَبَابِكَ مِنْ عَدُوٍّ وَتَرْحَمُ
 لَا يَسْلُمُ الشَّرَفُ الرَّفِيعُ مِنَ الْأَذَى | حَتَّى يَرَأَى عَلَى جَوَانِبِهِ الدَّمَ
 يُؤْذِي الْقَلِيلُ مِنَ الشَّامِ بِطَبْعِهِ | مَنْ لَا يَقِلُّ كَمَا يَقِلُّ وَيَكُونُ

(۱) تجھ کو دشمن کا رونا دھوکہ میں نہ ڈالے اور اس دشمن کے فرد سے کہ جس پر تو رحم کرتا ہے اپنی جوانی پر رحم کر
 (۲) شریف کے شرف رفیع اعداء و حساد کی تکلیف سے نہیں بچتے جب تک اس کے اطراف میں خون و شہنائی گرایا جائے۔
 (۳) ناکموں میں سے ذلیل شخص بقامائے اپنی بدشرشتی کے اس شخص کو ستانا اور ملامت کرتا ہے جو اس کی مانند ذلیل نہ ہو۔

دِيَوَانُ الْحَمَاسَةِ | قَالَ حَاتِمٌ

وَعَاذَكَ قَامَتْ عَلَى تَكْوَمِي | كَأَنِّي إِذَا أَعْطَيْتُ مَالِي أَصْنَمُهَا
 أَعَاذُكَ أَنْ أَجُودَ لَيْسَ بِمَهْلِكِي | وَلَا يُغْلِبُ النَّفْسَ الشَّيْخَةَ لَوْ هَا
 وَتَذَكَّرْ أَخْلَاقَ الْفَقْرِ وَعِظَامُهُ | مُعَيَّبَةً فِي الْخَدِّ بَالٍ سَرْمِيهَا

ملقات | عاذلے ملامت کر نیوالی، انہیں دشمن ایسا غم کرنا، عاذل ہمزہ ندائیہ ہے اور عاذل مرغم ہے، شیعہ بنیں
 عظام جمع عظم ہڈی، بال پڑانا، ریم بوسیدہ

تشریح : (۱) اور بہت سی ملامت کر عورتیں ملامت کرتے ہوئے مجھ پر ایسی چڑھاؤں کہ
 گویا جب میں اپنا مال کسی کو بخشا ہوں تو اس پر غم کرتا ہوں (۲) اے ملامت گر مجھ کو میری بخشش ہلاک نہیں کرے گی
 اور نہ بخیل طبیعت کو ان کا بخل ملام رکھے گا (۳) سخی آدمی کی عمدہ عادتوں کا تذکرہ برابر رہتا ہے حالانکہ اس کے استخوان قبریں
 بوسیدہ اور اس کی پڑائی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں

وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْفَرَّانِ تَيْنِ

لَهُ بِالْخَصَالِ الصَّالِحَاتِ وَصُولٌ اِذَا لَمْ تَزِنْ حَسَنَ الْجِسْمِ عُقُولٌ بِعَارْفَةٍ حَتَّى يُقَالَ طَوِيلٌ تَمُوتُ اِذَا لَمْ يُحْيِهِنَّ اُصُولٌ فَخُلُوْا وَاَمَّا وَجْهُهُ فَجَمِيْدٌ	اِلَّا يَكُنْ عَظِيْمٌ طَوِيْلًا فَاتِي وَلَا خَيْرَ فِي حَسَنِ الْجِسْمِ وَتَبْلِيْهَا اِذَا كُنْتُ فِي الْقَوْمِ الطَّوَالِ عَلُوْهُمْ وَكَمَرٌ قَدْ اَيْنَا مِنْ فَرْجٍ كَثِيْرَةٍ وَلَمْ اَسْرِكَ الْمَعْرُوفَ اَمَّا مَذَافُهُ
---	---

حل لغات | وصول واصل کا مبالغہ ہے جسوم جمع جسم، نبل کمال، لم وزن بر وزن لم یعد بمعنی برابر ہونا اور بر وزن لم یبع بمعنی خولصوت ہونا۔ تشریح۔

- ۱۱ اگرچہ میری لمبی لمبی نہیں لیکن میں طویل قد والا نہیں ہوں لیکن عمدہ خصلتوں کے ذریعہ طویل قامت کا کام بخوبی حاصل کر سکتا ہوں
- ۱۲ جسموں کی خولصوتی اور ان کے کمال میں کچھ بھلائی نہیں ہے جبکہ جسم کی خولصوتی کے موافق ان کی عقلیں نہ ہوں۔
- ۱۳ جب میں عمدہ قوم میں ہوتا ہوں تو ان پر احسان کرنے میں غائب ہوتا ہوں تاکہ یہ کہا جائے کہ میں نہایت عمدہ ہوں۔
- ۱۴ بارہم نے بہت سی شائیں نکھیں ہیں کہ وہ خشک ہو گئیں جب کہ انکو انکی جڑوں نے زندہ نہیں رکھا۔
- ۱۵ میں نے احسان کی مانند کوئی چیز نہیں دیکھی ذکر کیوقت اس کا مزہ شیریں ہے اور دیکھنے میں اس کا مزہ خولصوت ہے۔

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ

مَا دَايَكُفُّ الرُّوحَاتِ وَالْذُّلَجَا كَمْ مِنْ فِتْنٍ قَصَّ رَتْ فِي الرِّزْقِ خُطُوْهُ اِنَّ اَلْاُمُوْرَ اِذَا السَّدَّتْ مَسَالِكُهَا لَا تَبْنٰسُ وَاِنْ طَالَتْ مُطَالَبَةٌ اَخْلَقَ بِذِي الصَّبْرِ اَنْ يَّحْظِيَ بِحَاجَتِهِ قَدَّ رُلْرُجْلِكَ قَبْلَ اَلْخُطُوْهِ مَوْضِعَهَا وَلَا يَغْرُنَكَ صَفْوُ اَنْتَ شَارِبُهُ	اَلْكِبْرُ طَوْرًا وَاَوْطُوْرًا تَرْكِبُ اَلْحَجَا اَلْفَيْتَهُ بِسَهَامِ الرِّزْقِ قَدْ فُلَجَا فَاَلصَّبْرُ يَفْتِقُ مَثْلَهَا كُلَّ مَا اَرْتَبَجَا اِذَا اُسْتَعْنَتْ بِصَبْرٍ اَنْ تَرَى فَرْجَا وَمَدَّ مِنَ الْقَرْعِ اِلَّا اَبْوَابُ اَنْ يَّالِجَا فَمَنْ عَلَا مَرَّ لَقَا عَنْ غُرَّةٍ رُجَا فَرُبَّمَا كَانَ بِاَلتَّكْدِيْرِ مُمْتَزَجَا
--	---

حل لغات | الروعات جمع روتہ شام کے وقت آنا یا جانا، دلج جمع دلجہ رات کے آخری حصہ کا وقت، البر خشکی طور باری جمع اطوار الج جمع لبتہ پانی کا بڑا حصہ، خطوة دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ عوام اسے نشتر کہتے ہیں۔ سهام جمع سہم حصہ، فلج (نض) فلجنا۔ القوم کا میاب ہونا۔ السدت السدا بند ہونا، مسالك جمع مسلك راستہ یعلق فتق بھانڑنا، کھولنا، ارتج رج (ن) رنجا۔ الباب دروازہ بند کرنا، لا تبناس ایس نا امید ہونا، فرج بخشاہی، اخلق میضہ تعوبی

یحتفظ خطیا کامیاب ہونا، جس اسم فاعل ہے اور کن ہمیشہ کرنا، قرع دروازہ کھٹکھٹانا۔ الخطو قدم رکھنا، علی (ان) علوا بلند ہونا، رزق پھسلنے کی جگہ، غزغز غفلت، ازج اس از لوجا پھسلنا، صفو صاف پانی، تکرر گدلا پن، متمرج، مخلوط :-
تشریح :- ۱) تجھ کو آخر کون چیز رات دن کے سفر کی تکلیف دیتی ہے کہ تو کبھی خشکی کا سفر کرتا ہے اور کبھی گہرے دریاؤں کا۔
۲) بہت سے جوانوں کو جن کے قدم طلب رزق میں کوتاہ ہیں تو دیکھ گاکر وہ رزق کے حصول پر بخوبی کامیاب ہوتے ہیں۔

۳) جب تمام کاموں کی راہیں بند ہوجاتی ہیں تو صبر تمام بند راہوں کو کھول دیتا ہے۔
۴) جب تو صبر سے حصول مطلوب کی مدد مانگے تو خدائے تعالیٰ مشکل اور کشادگی دیکھنے سے ناامید مت ہو اگرچہ کامیابی میں دیر ہو جائے۔

۵) کس قدر سزاوار ہے صابر آدمی اپنی کامیابی کا اور ہمیشہ دروازہ کھٹکھٹانوالا گھر میں داخل ہونے کا۔
۶) قدم رکھنے سے پہلے پاؤں دیکھنے کی جگہ بخور کرے کیونکہ جو شخص براہ غفلت پھسلنے کی بجائے چرچہ جائیگا بیشک پھسل جائیگا۔
۷) صاف پانی جس کو تو پیتا ہے تجھے دھوکا دے کیونکہ وہ ب اوقات مکر کر نیوالی چیز سے بڑا ہوتا ہے۔

وَقَالَ آخِرُ

وَأَعْرِضْ عَنْ مَطَاعِمَ قَدَّارِهَا فَلَا وَابْنِكَ مَا فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ يَعِيشُ الْمَرْءُ مَا اسْتَحْيَىٰ بِخَيْرٍ	فَأَنْزَلْنَاهَا فِي بَطْنِي أَنْطَوَاءَ وَلَا الدُّنْيَا إِذَا ذُكِرَ الْحَيَاءُ وَيَبْقَى الْعُودُ مَا بَقِيَ الْكِبَاءُ
---	--

مل لثات مطاعم جمع مطعم غوراک، بطن شکم، الطواء لبثا، العود، لکڑی، الحاء چھال :- تشریح :-
۱) جن کھانوں کو دیکھتا ہوں کہ ان کے کھانے میں عار ہے ان سے منہ پھیر لیتا ہوں اور ان کو چھوڑ دیتا ہوں۔
۲) مالا لکھ پیٹ میں آنتیں بیچ و تاب کھاتی ہیں۔
۳) سو میں آپ کھانا نہ کھاؤں گا کیونکہ تیرے باب کی قسم زندگی میں اور نہ دنیا میں جب کہ حیا جاتی رہے۔
۴) جب تک آدمی میں حیا ہے وہ ابھی زندگی جیتا ہے اور نہ لکڑی اسی وقت تک باقی رہتی ہے جب تک اس کی چھال اس پر ہے۔

وَقَالَ الْمُؤْمِلُ بْنُ أَمِيْلٍ الْحَارِثِيُّ

وَكَمْ مِنْ لَيْمٍ وَدَّ أَنْ يَشْتَمَهُ وَلَكَيْفَ عَنْ شَتْمِ اللَّيْمِ تَكْرُمًا	وَأِنْ كَانَ شَتْمِي فِيهِ صَابٌ وَعَلَقَمٌ أَخْذَلَهُ مِنْ شَتْمِ حَيْنٍ يَشْتَمُ
--	---

مل لثات لیم کینہ، شتم گالی، صاب، علقم دو درخت ہیں۔ تشریح :-
۱) بہت سے کینے دوست رکھتے ہیں کہ میں ان کو گالی دوں، اگرچہ میری گالی ان کی حق میں شل صاب و علقم تلخ ہو۔
۲) براہ کرم کینہ کو گالی دینے سے بچنا اس کو زیادہ ضرر پہنچاتا ہے بہ نسبت اس کے کہ جب وہ گالی دیا جائے۔

نَادِرَات

صَدِيقِي الصَّدَقِ فِي الدُّنْيَا قَلِيلٌ لِحَاجَّتِهِ يَوْذُكَ كُلُّ شَخْصٍ صَدِيقُكَ مَنْ إِذَا مَا أَنْتَ مِنْهُ	فَمَنْ لَكَ إِنْ ظَفِرْتَ بِذَلِكَ مَنْ لَكَ وَذَلِكَ إِذَا اقْضَاهَا مِنْكَ مَلَكٌ كَلَبَتِ الزُّوْحَ بِالْقَلِيلِ مَلَكٌ
---	--

- ۱۱۔ دُنیا میں سچے دوست بہت کم ہوتے ہیں اگر تو ایسے دوست پر کامیابی چاہتا ہے تو تیرا دستہ کون لے۔
۱۲۔ اپنی ضرورت ہی کی خاطر تجھ کو ہر شخص چاہتا ہے اور جب ضرورت پوری کریتا ہے تو تجھ سے اکتانے لگتا ہے۔
۱۳۔ درحقیقت دوست تو وہ ہے کہ اگر تو اس سے جان مانگے تو جان بھی تیرے حوالے کر دے۔

التَّوَدِيعُ	رِوَاغِي !	أَبُو سَمْحٍ إِبْرَاهِيمُ
--------------	------------	---------------------------

عَلَيْكُمْ سَلَامُ اللَّهِ إِنِّي سَرَّاجِلٌ فَإِنْ نَحْنُ عَشْنَا فَمَوْجِبَعُ بَيْنَنَا	وَعَيْنَايَ مِنْ خَوْفِ التَّفَرُّقِ تَدَمُّعٌ وَإِنْ نَحْنُ مُتْنَا فَالْقِيَامَةُ تَجَمُّعٌ
--	--

- ۱۱۔ تم پر اللہ کی جانب سے سلامتی نازل ہو میں جاتو رہا ہوں لیکن (اس حالت میں کہ میری آنکھیں جدائی کے خوف سے آنسو بہا رہی ہیں۔
۱۲۔ اگر ہم زندہ رہے تو نہاد ہم کو یک جا بنی نصیب کرے گا اور اگر مر گئے تو قیامت جمع کرے گی۔

القَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الظَّاهِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

يَا سَيِّدِي إِنْ جَرَى مِنْ مَدَامَعِي دَمِي لَا تَخْشَ مِنْ قَوْدِ يُقْتَصُّ مِنْكَ بِهِ	لِلْعَيْنِ وَالْقَلْبِ مَسْفُوحٌ وَمَسْفُوكٌ فَالْعَيْنُ جَارِيَةٌ وَالْقَلْبُ مَمْلُوكٌ
---	---

- ۱۱۔ اے میرے آقا! اگر میری آنکھ سے بہتے آنسو اور میرے دل سے بہنے والا خون جاری ہے۔
۱۲۔ تو یہ خوف نہ کر کہ تجھ سے قصاص لیا جائے گا کیونکہ میری آنکھ باندی اور میرا دل غلام ہے۔

جَمَالُ الدِّينِ بْنِ نَبَاتَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

بِرُوحِي حَيْرَةً أَبْقُوا دُمُوعِي كَأَنَّا لِلْمَجَاوِرَةِ اقْتَسَمْنَا	وَقَدْ رَجَلُوا بِقَلْبِي وَاضْطَبَّارِي فَقَلْبِي جَارُهُمْ وَالذَّمُّ مَعَ جَارِي
--	--

- ۱۱۔ ان ہمایوں پر میری جان قربان جنہوں نے میرے آنسو تو میرے پاس چھوڑ دیئے اور خود میرا دل اور میرے دل پر چل گئے۔

۱۲) گویا ہم نے ہمسائیگی کی واسطے تقسیم کر لی کہ میرا دل ان کا ہمسایہ اور تم سو میرا ہمسایہ ہو گا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ

رَحَلُوا فَأَنْتَيْتِ الدُّمُوعَ تَحْرُقًا
وَهَمْتُ أَنْ الْعُودَ يَقْطُرُ مَاءً
مِنْ بَعْدِهِمْ وَبَجِيتُ إِذْ أَنَا بَاقٍ
عِنْدَ الْوُقُودِ لِقُرْقَةِ الْأَوْرَاقِ

۱۱) میرے احباب کو جھگڑنے اور میرا انسان کے فراق کی آگ میں جلتے جلتے ختم ہو گیا۔ اور میں خود اپنی بقا و تیار پر متعجب ہوں۔
۱۲) میں جان گیا کہ جلتے وقت لکڑی سے جو پانی کے قطرات ٹپکتے ہیں وہ پتوں کی جگہ والی کیوبہ ٹپکتے ہیں۔

الْمَوْتُ

وَنَحْنُ فِي غَفْلَةٍ عَمَّا يَرَادُ بِنَا
وَأَنْ تَوَشَّحَتْ مِنَّا أَوَائِمُ الْحَسَنَاتِ
أَيُّنَ الَّذِينَ هُمْ كَانُوا لَنَا سَكَنًا
فَصَيَّرَ هُمُ لَطِبَاقِ الثَّرَى مَرَهَنًا
الْمَوْتُ فِي كُلِّ حِينٍ يَنْشُرُ الْكَفَنَاتِ
لَا تَظْمِنُ إِلَى الدُّنْيَا وَهَجَّتْهَا
أَيُّنَ الْحَيَّةِ وَالْجَبْرَانِ مَا فَعَلُوا
سَقَاهُمُ الْمَوْتُ كَأَسَاغِيرَ صَافِيَةٍ

۱۱) موت ہر وقت کفن پھیلانے رہتی ہے اور ہم اس امر سے غفلت میں پڑے ہیں جو ہمارے متعلق چاہا جا رہا ہے۔
۱۲) دنیا اور اس کی رونق پر اطمینان نہ کر اگرچہ تو اس کے حسین کپڑوں سے آراستہ ہو جائے۔
۱۳) دوست احباب اور ہمسائے کہاں گئے؟ انہوں نے کیا کیا اور وہ کہاں ہیں جو ہمارے لئے باعث سکون تھے۔
۱۴) ان سب کو موت نے ایک مکدر مہر پہا کر خاک کے سپرد کر دیا۔

أَبُو الْعَتَاهِيَةِ

تَعَلَّقْتُ بِأَمْثَالِ طَوَالِ أَيْ أَمْثَالِ
أَيَّاهُذَ الْجَهَنَّمَ لِفِرَاقِ الْأَهْلِ وَالْمَالِ
فَأَقْبَلْتُ عَلَى الدَّهْرِ مُلْحًا أَيْ إِقْبَالَ
فَلَا يَذُّ مِنَ الْمَوْتِ عَلَى حَالٍ مِنَ الْحَالِ

۱۱) میں کتنی ہی لمبی چوڑی آرزوؤں میں لٹکا رہا پھر اصرار کرتا ہوا پوئے طور پر زمانہ کی طرف متوجہ ہوا۔
۱۲) اے مخاطب! اہل و عیال، مال و منال کے فراق کا سامان کر لیں تاکہ کسی نہ کسی حالت پر موت کا آنا ضروری ہے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

وَضَاقَتْ عَلَيْهِ أَرْضُهُ وَسَمَاءُهُ
أَقْدَامُهُ خَيْرٌ لَهُ أَمْ وَرَاءُهُ
إِذَا أَقْلَ مَالُ الْمَرْءِ قَلَّ بِهِاءُهُ
وَأَضْبَحَ لَا يَدْرِي وَإِنْ كَانَ حَازِمًا

وَأَنْ غَابَ لَمْ يَشْتَقْ إِلَيْهِ حَلِيلُهُ
وَأَنْ عَاشَ لَمْ يُبْرِزْ صَدِيقًا لِقَاءَهُ
وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِمُرِيٍّ ذِي خَصَالَةٍ
مِنَ الْعَيْنِ فِي ذَلِكَ كَثِيرٌ عَنَّا وَهُ

- (۱) جب آدمی کا مال کم ہو جاتا ہے تو اس کی عزت کم اور زمین و آسمان اس پر تنگ ہو جاتے ہیں۔
(۲) اور وہ بھتا ہی مائل اور پختہ کار ہو لیکن نہیں سمجھ پاتا کہ آئندہ زمانہ اس کے لئے بہتر ہے یا وہ ہو گذر گیا۔
(۳) وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے تو اس کے دوست کو اس کا اشتیاق نہیں ہوتا اور اگر وہ زندہ رہے تو اس کا دیدار دوست کو نہیں بھاتا۔
(۴) ایسے شخص کے جو کم آدمی کیلئے ذات اور پر مشقت زندگی سے موت بہتر ہے۔

الرَّثَاءُ

وَلَمْ يُولَفْ (عَفَرَ اللَّهُ لَهُ) فِي رِثَاءِ الْمَوْتَى الْهَمَامُ الْخَيْرُ الْعَلَامُ مَوْلَانَا الْحَاجُّ الْحَافِظُ مُحَمَّدٌ
نَاظِمُ دَارِ الْعُلُومِ الدِّيُونِيَّةِ وَمُدِيرُهَا وَمَاتَ (قَدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ) غَرِيبًا وَكَانَ الرَّحْلُ
لِبَعْضِ حَوَائِجِ دَارِ الْعُلُومِ الْمَذْكُورَةِ فَمَرَضَ فِي (حَيْدَرِ الْبَادِ) فَتَجَلَّ فِي الْعَوْدِ إِلَى وَطَنِهِ
وَلَبَّى دَاعِيَ الْمَوْتِ وَلَمْ يَقْضِ بِالْوُصُولِ إِلَى الْوُطَنِ -

مرثف کے مذکورہ ذیل اشعار عالی ہمت حضرت ملا محمد الحاج الحافظ محمد احمد صاحب نایم و ہمت دار العلوم دیوبند کے مرثیہ میں ہیں مرقوم نے سمات سفر انتقال کیا، دارالعلوم کی کسی ضرورت سے سفر میں گئے تھے حیدر آباد جا کر بیمار ہو گئے اور وہاں سے بجلت تمام وطن کی طرف واپس ہوئے لیکن وطن تک نہ پہنچ پائے تھے کہ داعی اہل کو لبیک کہا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

نَبِيْلًا قَاضِيًا شَهْمًا ذَكِيًّا وَقِيَا حَائِزًا اجْرًا وَدُخْرًا لِعِطْشَةِ الْعِلْمِ وَالْعِلْسِ الْمَصْفَى سَبِيْ اِحْسَانٍ عَبْدًا وَحُرًّا فَكَوْنِ اَعْيُنٍ قَدْ بَيَّضَتْهَا وَزُهْدًا ثَمَّ تَقَوَّى ثَمَّ فَقْرًا وَيُسْمِعُنَا وَرُودَ نِظَامِ مَلِكٍ خُبْرَتِنَا شَجِيْعٍ فَاقَ عَصْرًا	جَلِيْلًا مَاجِدًا بِالْفَضْلِ حَرَمِي سُلَالَةً قَاسِمِ الْخَيْرَاتِ دَلْبَا وَفِي السَّرَّاءِ كَانَ يَزِيْدُ شُكْرًا وَاعْتَقَ عَلَيْهِ اسْرَاءُ جَهْلٍ فَكَلَّمُ بِحُورِ الدَّمِ مَعَ اَجْرِي فَقَدْ نَاقَا سَمَا الْخَيْرَاتِ عِلْمًا يُخَجِّلُ وَجْهَهُ شَمْسًا وَبَدَا مَلِيْكٍ عَادِلٍ يَقْظُ اَبِي	نَعِي النَّاعُونَ شَيْخًا ذَا حِفَاطٍ مَطِيْعًا رَبِّهَ نَهْيًا وَامْرًا صَبُورًا فِي الْمَصَائِبِ وَالزَّلَالَا وَالْعُلَمَاءِ كَانَ اجْلًا جَمْرًا شَهِيْدًا مَاتَ مَغْتَرِبًا غَرِيْبًا دَمُوعٌ قَدْ جَرَتْ بَيْضًا وَحُمْرًا وَكَا اَمْلِيْنَ بَانَ سِرَاهُ سَمِيَّ خَلِيْقَتَيْنِ اِضَاءَةً دَهْرًا
---	---	---

لہجہ حکاۃ الغیت طوراً	اذا اسقطتہ والبحر اُخری	یحب الناس ما شاءوا ولكن
لہ قلب بیض المجد مقری	ولکنا سمعنا ان قدراً	من الله العظیم لسن تجری
ولبی داعی الله الذی لا	مردّ لہ وان خدعاً ومکراً	لہ خللٌ وللخدا ام حزن
رأینا موتہ خیراً وشرّاً	فیامن ہمتہ دائر العلوم الـ	تی اجربہا بحراً ونہراً
سعیت لہا بنائہ ابوک سعياً	فحزت الاجر ثم حویت براً	ولموند فک کلا بل دفناً
علوم ہدی فد فک ما امراً	حیت تجل داوبقت فرداً	وقد تزیت شرکاً ثم کفراً
بعدت عن الذی فیہ نصّ	وعنما جاء ما فارقت شبراً	وقد اجربت بحر الدمع منا
وقد اودعت فی الکباد جہراً	بقینا ہائمن بلا انیس	کاتالو نجد خلا وخسراً
تغزینا اذا خطب دہاناً	بفقدک قد فقلنا الارصبدا	تداوینا اذا اجتناک مرضی
حیاری فی المسائل مثل سکری	فیعطی ربنا جنات عدین	لاحمد فائق الاقران طراً
وقد سس سکر من فضل پ	رعوف واسیع للعبد سترّاً	الہی فاسقی من انہار خلدا
دفعین اللہ احمد حازقدا	وعفوا عن ذنوب قد جناها	وصفعا عنه جاہراً واسراً

وایتحبیب رحمان قرؤنا | او قرؤنا بعد ہا وھکتر جراً

مل تھا | اثناء میت پر دونا اور محاسن شمار کرتا تھی نئی نیا۔ موت کی اطلاع دینا، احمی، لائق۔ نبیل نجیب و شریف شہم
تیز خاطر، سلاطہ خلاصہ نسل و ولد، اندب فضائل کی طرف سبقت کرینا، دانا، ولی کثیر اوفاء، حاکم جامع رزایا جمع رزیتہ مصیبت
عظشی جمع عطشان پیاسا، اسراء جمع اسیر قیدی، جہشتہ شیر، مغری اسم مفعول ہے۔ اغری۔ الرمل کلنا برا یعنی تیرے کرنا، عذر
و صوکا دینا، عزت دن، عوزا جمع کرنا، ترب خاک ڈالنا، شہر بالشت اکباد جمع کبد، جگر، چنگاری، اکم حیران، امس غمزار۔
قل سرکہ، تغزینا تغزیتہ نقل دینا، خطب ام عظیم، دھارن، دھیا آفت و بلا پہنچا، حیارسی جمع حیران، سکری جمع سکران بے ہوش
جنی امن، جنایتہ گناہ کرنا۔
تشریح :-

۱۔ مہرین مرگ نے خود وار ہوا دقار شریف و بزرگ اور لائق فضل شیخ کے انتقال کی خبر دی۔

۲۔ جوفا نبیل و شریف، تیز خاطر و ذکی اور امد و نواہی باری کے فرماں بردار۔

۳۔ قدردا العلماء حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے شریف با دافا صاحبزادے، جرد و لب اور ذخیرہ اخروی جمع کرینے والے۔

۴۔ بلا مصائب میں صبر شعار اور خوشحالی میں بیش از بین شکر گزار۔

۵۔ تشنگان علم کیسے مثل شہد فالحص اور علماء کیسے بہت بڑے سمندر تھے۔

- ۶۱ جن کے علم نے جہالت کے قیدیوں کو رہائی بخشی اور احسانِ عظیم نے غلام و آزاد سبھی کو حلقہٴ بخش بنالیا۔
- ۶۲ سفر کی حالت میں شہادت کی موت پائی تو سب نے آنسوؤں کے دریا بہا دیئے۔
- ۶۳ سو کتنی ہی آنکھیں ہیں کہ ان کو خون آلود اور سفید آنسوؤں نے بہتے بہتے سفید کر دیا ہے۔
- ۶۴ ہم نے علم و ذہد و فقر و تقویٰ میں قاسمِ خیرات کے کشتیہ کو گم کیا ہے۔
- ۶۵ حالانکہ ہم متوقع تھے کہ ان کو اس حال میں دیکھیں گے کہ وہ اپنے چہرے سے آفتاب و آفتاب کو شرمندہ کرتے ہوں گے۔
- ۶۶ اور حضرت عثمان و حضرت علیؓ کے ہمام شاہِ نظام الملک کے درودِ مسود کی خبر سنائیں گے جس نے زمانہ کو روشن کر دیا ہے۔
- ۶۷ یعنی ایسے بادشاہ کی آمد کی خبر سنائیں گے جو انصاف پسند پیدا و مغرور خود دار شیر مرد بہادر اور زمانہ میں سب پر فوقیت رکھتا ہو۔
- ۶۸ اس میں ایسی سنمات ہے کہ جب تو اس سے سخا کی بارش کا طالب ہو تو کبھی اس کے مشابہ سعادتی بارش ہوگی اور کبھی سمندر۔
- ۶۹ لوگ جو چاہیں پسند کریں لیکن اس کا بدل تو بزرگی کے خوبصورت چہروں پر نظر لیتے ہیں۔
- ۷۰ سختی و آسانی ہر حال میں مخلوق اس کی اطاعت کرتی ہے اور اس کا فرمانِ خشکی و تری سب میں جاری ہے۔
- ۷۱ اس کی ذات سے علوم دینیہ نے فروغ پایا ہے اسی لئے اس کو نظام الملک کہتے ہیں۔
- ۷۲ مگر ہم نے (نظام الملک کی تشریف آوری کی اطلاع کے بجائے) یہ سنا کہ اللہ کی قضاء و تدبیر نے ان زحوم کا راستہ بند کر دیا۔
- ۷۳ اور انہوں نے اللہ کے دائمی کو لبیک کہا، جس کو کوئی زور و کار نہیں کر سکتا اگرچہ وہ مکرو و فریب سے کام لے۔
- ۷۴ ان کیلئے غلہ بریں ہے اور غلام کیلئے حزن و دلال ہے پس ان کی موت باعثِ خیر بھی ہے اور باعثِ شر بھی۔
- ۷۵ سوائے وہ ذات کہ جس کا واعدہ مقصد دار العلوم ہے جسکو آپ نے نہر اور دریا کی طرح جاری کر دیا ہے۔
- ۷۶ جس کو آپ نے پدر و زور کو اپنے قائم کیا تھا، اس کیلئے اپنے ان تھک کو بخشش کی ہے اور اس کے صلے میں اپنے اعظم اور علیٰ جمع کی ہے۔
- ۷۷ ہم نے آپ کو دفن نہیں کیا بلکہ علوم ہدایت کے پیسے کو دفن کیا ہے پس آپ کا دفن بڑا ہی تلخ ہے۔
- ۷۸ تو اپنے مجددینِ کر زنگی بسر کی اور یکتا ہو کر بانی رہے اور آپ نے شرک و کفر کو خاک میں ملادیا۔
- ۷۹ جس جزیرہ میں شارع سے کوئی نص وارد نہیں ہوئی اس سے آپ دور رہے اور جہیں نص وارد ہو اس کو آپ ایک بانٹ نہیں بنے۔
- ۸۰ اپنے ہمارے آنسوؤں کا دریا بہا دیا اور دلوں میں آگ کی چنگاری لگا دی۔
- ۸۱ ہم بلا انیس حیران و سرگردان رہ گئے گویا ہم سرکہ اور شراب کچھ بھی نہیں پاتے۔
- ۸۲ جب ہم کو کوئی مصیبت پہنچتی تھی تو آپ تسلی دیتے تھے پس آپ کے فقدان سے ہمارا صبر ماتا رہا۔
- ۸۳ جب ہم کسی مسئلہ میں حیران و پریشان ہو کر آپ کے پاس آتے تھے تو آپ ہماری دوا دارد کرتے تھے،
- ۸۴ خداوند تعالیٰ جنت عدن عطا کرے شیخ احمد کو جو تمام ہم عصروں پر فائق تھے۔
- ۸۵ اور آپ کا باطن پاک ہو نہایت مہربان اور بڑے پردہ پوش رب کے فضل سے۔
- ۸۶ بار اہل! مدفون لحد شیخ احمد صاحب عز و وقار کو نہر بہشت سے سیراب فرما، (۳۲) اور ان کے تمام گناہ معاف فرما پوشیدہ طور پر رکھے ہوں یا علانیہ (۳۳) اور حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب کو ابد الابد تک قائم رکھ۔